35
سلسلة خدمة الحديث النبوي

2

تہذیب
الفتح الربانی
ترتیب
مسند امام احمد بن حنبل شیبانی

شیخ احمد عبد الرحمن بنا ساعاتی رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا عباس انجم گوندلوی، پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

ابوالقاسم محمد محفوظ اعوان حفظہ اللہ

اختصار و تہذیب
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

تحقیق و تخریج
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

فہرست عنوانات

- نمازِ تراویح کے ابواب 27
- یہ باب نماز تراویح کی فضیلت کے بارے میں ہے اور اس بارے میں کہ نماز تراویح سنت ہے واجب نہیں ہے... 27
- نماز تراویح کے سبب اور اس کا مسجد میں باجماعت ادا کرنے کے جواز کا بیان 27
- اس کی دلیل کا بیان، جو یہ کہتا ہے کہ گھر میں تراویح ادا کرنا افضل ہے 30
- اس کی دلیل کا بیان جو یہ کہتا ہے کہ وتر کے علاوہ نماز تراویح آٹھ رکعت ہے 31
- چاشت کی نماز کے بارے میں ابواب 33
- صلوٰۃ الضحیٰ کی فضیلت اور اس کے حکم کا بیان 33
- صلوٰۃ الضحیٰ کے وقت اور اس کے باجماعت ادا کرنے کے جواز کے بارے میں بیان 34
- فصل: ان روایات کے بارے میں جو (اس مسئلہ میں) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہیں 35
- وضو کے بعد نماز پڑھنے کا بیان 36
- تحیۃ المسجد کا بیان 37
- نماز استخارہ کا بیان 38
- جو شخص شادی کا ارادہ رکھتا ہے اس کے لیے استخارہ کرنے کے بیان میں فصل 39
- سفر کی نماز، آداب اور اذکار اور اس سے متعلقہ دوسرے امور کا بیان 40
- سفر کی فضیلت، اس پر آمادہ کرنے اور اس کے بعض آداب کا بیان 40
- سفر کے لیے افضل دن اور مسافر کو الوداع کہنے اور اس کو وصیت کرنے اور اس کے لیے دعا کرنے کا بیان 42
- سفر میں ساتھی بنانے اور اس کے سبب کا بیان 43
- سواری پر سوار ہوتے وقت اور اس کو ٹھوکر لگتے وقت کیا کہنا چاہیے اور نیز سواری پر ردیف بنانے کے بارے

میں بیان 44
❁ ان اذکار کا بیان، جو مسافر سفر کے ارادے کے وقت، دورانِ سفر کہیں اترتے وقت اور اپنے وطن کو واپس ہوتے ہوئے کہتا ہے 46
❁ مسافر کے سفر سے لوٹنے کے آداب اور اس کا رات کے وقت گھر میں واپس نہ آنا اور (واپس آ کر) دو رکعتیں پڑھنے کا بیان 48
❁ جس عورت کا خاوند غائب ہو، اس پر (مرد) کے داخل ہونے کی ممانعت اس کا سبب اور ایسا کرنے والے کی وعید کا بیان 49
❁ عورتوں کے سفر کرنے، ان کے ساتھ نرمی کرنے، سفر کے لیے ان کے درمیان قرعہ اندازی کرنے اور محرم کے بغیر ان کا سفر نہ کرنے کا بیان 51
❁ سفری نماز کے تقرر اور اس کے حکم کا بیان 52
❁ قصر کی مسافت اور کسی شہر میں اقامت کی نیت سے ٹھہرنے والے کے حکم کا بیان مقیم کی اقتدا میں مسافر کا نماز پوری پڑھنا کیا اہل مکہ منیٰ میں قصر نماز پڑھیں گے 53
❁ قصر نماز کی مدت، مسافر کب پوری نماز ادا کرے گا اور اقامت کی نیت نہ کرنے والے کا حکم، ان سب امور کا بیان 56
❁ دو نمازوں کو جمع کرنا 57
❁ سفر میں نمازوں کو جمع کرنے کی مشروعیت 57
❁ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو تقدیم وتاخیر کے ساتھ جمع کر کے ادا کرنا 58
❁ ظہر وعصر کو جمع کر کے ادا کرنے کا بیان 59
❁ مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا کرنے کا بیان 60
❁ مقیم آدمی کا بارش وغیرہ کی وجہ سے نمازوں کو جمع کرنے کا بیان 61
❁ دو نمازوں کے درمیان نفلی نماز کے بغیر ایک اذان اور اقامت سے جمع کرنے کا بیان 62
❁ سفر میں سنن مؤکدہ کا حکم 62
❁ مریض کی نماز اور بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں ابواب 64
❁ یہ باب اس شخص کے بارے میں ہے جو بیماری وغیرہ کی وجہ سے کھڑے ہونے پر قدرت نہیں رکھتا، وہ جیسے ممکن

ہو نماز پڑھ لے، اس کو کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والے کی طرح اجر ملے گا 64
❁ جو شخص فرض یا نفل نماز میں مشقت کے ساتھ کھڑے ہونے پر قادر ہو اور بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی بہ نسبت آدھا اجر ملے گا 66
❁ بغیر کسی عذر کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے جواز کا بیان اور نبی کریم ﷺ کے علاوہ کے لیے نماز کے اجر کا آدھا ہونے کا بیان 67
❁ نبی کریم ﷺ کا بیٹھ کر نفلی نماز ادا کرنا 67
❁ اسی باب کی فصل: نبی کریم ﷺ کا بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صفت 68
❋ نماز با جماعت کے بارے میں ابواب 70
❁ اس کی فضیلت کے بارے میں منقول احادیث کا بیان 70
❁ فجر اور عشاء کی جماعتوں میں حاضر ہونے کی ترغیب کا بیان 73
❁ جماعت کے بارے میں تاکید اور اس پر آمادہ کرنے کا بیان 74
❁ جماعت بالخصوص عشاء اور فجر سے پیچھے رہ جانے پر سختی کا بیان 75
❁ ان عذروں کا بیان جو جماعت سے پیچھے رہنے کو جائز کر دیتے ہیں 77
❋ عورتوں کے جماعت کے لیے مسجدوں کی طرف نکلنے کے بیانات 79
❁ عورتوں کو مسجد میں جانے کے لیے اجازت کا بیان 79
❁ جب فتنوں کا اندیشہ ہو تو عورتوں کو مسجد میں نہ جانے دینے کا بیان اور گھروں میں ان کی نماز کی فضیلت کا بیان .. 80
❁ عورتوں کے مسجد کے لیے نکلنے اور اس میں نماز پڑھنے کے آداب کا بیان 82
❁ دور والی مسجد کی اور مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چلنے کی فضیلت کا بیان 83
❁ سکون کے ساتھ جماعت کی طرف چلنے کی فضیلت 85
❁ جو شخص شرعی حکم کے مطابق جماعت کے لیے نکلا، لیکن اس سے پہلے نماز پڑھ لی گئی تو اس کے لیے اتنا ہی اجر ہوگا، جتنا اس جماعت کو پانے والے کو ملے گا 87
❋ امامت کا بیان، اماموں کی صفات اور ان سے متعلقہ مزید احکام 88
❁ امام کے ضامن ہونے اور فاسق کی امامت کا بیان 88
❁ اس کا بیان کہ امامت کا زیادہ حق دار کون ہے 90

- نابینا آدمی اور بچے کی اور عورت کی عورتوں کی امامت کا بیان 92
- اس تخفیف کا بیان جس کا امام کو حکم دیا گیا ہے 93
- مقتدیوں کو لمبی نماز پڑھانے کے بارے میں سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا قصہ اور عذر کی وجہ سے مقتدی کا اکیلے نماز پڑھنے کا جواز 95
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باوجود نماز مکمل کرنے کے لوگوں کو ہلکی نماز پڑھانے کا بیان 97
- اس امام کے حکم کا بیان، جس کو (دورانِ نماز) یہ یاد آجائے کہ وہ بے وضو ہے 98
- نماز میں امام کا اپنا نائب بنانے کا اور نائب بنانے والے امام کے آنے کے بعد نائب کا مقتدی بن جانے کا جواز 99
- اکیلے آدمی کا (دورانِ نماز) امامت کی طرف منتقل ہو جانے کے جواز کا بیان 101
- اس بات کا بیان کہ قبیلے کے امام کی عدم موجودگی میں کیا کیا جائے 102
- امام کا پہلی رکعت کو لمبا کرنے اور اس شخص کا انتظار کرنے کا بیان جس کو وہ داخل ہوتا ہوا محسوس کرے، تاکہ وہ رکعت پالے 102
- امام کا مقتدیوں کو سنانے کے لیے نماز میں اونچی آواز سے تکبیر کہنے کے جواز کا بیان اور امام کے علاوہ کسی دوسرے کا تکبیر سنانے کا حکم 103
- امام اور ایک مقتدی کے ساتھ جماعت کا منعقد ہو جانا، برابر ہے کہ وہ مقتدی مرد ہو یا عورت ہو یا بچہ 104

مقتدیوں سے متعلقہ اور اقتداء کے احکام کے ابواب 106

- امام کی اتباع کے واجب ہونے اور اس سے آگے بڑھ جانے کی ممانعت کا بیان 106
- مفترض کی متنفل کی اور مقیم کی مسافر کی اقتداء میں نماز ادا کرنا 110
- وضو کرنے والے کا تیمّم کرنے والے کی اقتدا کرنے کے جواز کا بیان 110
- مقتدی کا امام کی اقتدا اس حال میں کرنا کہ ان دونوں کے درمیان کوئی چیز حائل ہو 111
- کھڑے ہونے پر قدرت رکھنے والے کا بیٹھے ہوئے امام کی اور کسی عذر کی وجہ سے بیٹھنے والے کا کھڑے ہونے والے امام کی اقتدا کرنے کا بیان 112
- فاضل کا مفضول کی اقتداء کرنے کے جواز کا بیان 114

امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کے ابواب اور صفیں بنانے کے احکام 115

❁ امام کے ساتھ ایک آدمی کے کھڑے ہونے کا بیان 115
❁ امام کے ساتھ دو آدمیوں کے کھڑا ہونے کا بیان 116
❁ مردوں کے ساتھ عورتوں اور بچوں کے کھڑے ہونے کے مقام کا بیان 117
❁ امام کا مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہونے اور اس کے برعکس کا بیان 117
❁ عقلمند اور سمجھدار لوگوں کا امام کے قریب کھڑے ہونے کی مشروعیت کا بیان 118
❁ صفوں کو درست کرنے اور ملانے پر رغبت دلانے کا بیان اور ان میں سے سب سے اچھی 120
❁ اور سب سے بری صفوں کا بیان 120
❁ پہلی صف کی فضیلت کا بیان 125
❁ کیا لوگ امام سے پہلے صفیں بنا لیں یا نہیں 127
❁ مقتدیوں کا ستونوں کے درمیان صف بنانے کی کراہت کا بیان 128
❁ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کا نماز پڑھنے کا بیان 128
❁ اس شخص کا بیان جو صف کے بغیر رکوع کرے پھر چل کر صف میں مل جائے 129
❋ جماعت کے احکامات کے متعلق بیان 130
❁ اقامت کے بعد فرضی نماز کے علاوہ کسی اور نماز کے نہ ہونے کا بیان 130
❁ جس آدمی نے نماز ادا کر چکنے کے بعد جماعت کو پا لیا تو وہ ان کے ساتھ نفلی نماز ادا کر لے 131
❁ مسجد میں دو مرتبہ جماعت کرانے کا اور حدیث ''ایک دن میں ایک نماز دو مرتبہ نہ پڑھو'' کا بیان 134
❁ جس سے کچھ نماز رہ گئی ہو، وہ کیا کرے؟ اس کا بیان 134
❋ نماز جمعہ اور جمعہ کے دن کی فضیلت اور اس کے متعلقات کے ابواب 136
❁ یوم جمعہ کی فضیلت کا بیان 136
❁ فصل: جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے کی ترغیب کا بیان 137
❁ جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی اور اس کے وقت کا بیان 138
❁ جمعہ کی فرضیت اور اس کو ترک کرنے پر تشدید کا بیان، نیز یہ کن لوگوں پر واجب ہے 139
❁ عید یا بارش کے دن جمعہ ترک کرنے کے جواز کا بیان 140
❁ جمعہ کے وقت کا بیان 141

- جمعہ کے لیے غسل کرنے، اچھے کپڑے پہن کر خوبصورتی اختیار کرنے اور خوشبو لگانے کا بیان 142
- جمعہ کے لیے جلدی جانے، پیدل چل کر جانے، نہ کہ سواری پر، امام کے قریب ہو کر بیٹھنے اور خطبہ کے لیے خاموش ہونے وغیرہ کی فضیلت کا بیان 146
- جمعہ کے لیے مسجد میں بیٹھنے اور اس کے آداب اور کسی ضرورت کے بغیر لوگوں کے کندھے پھلانگنے کی ممانعت کا بیان 148
- خطیب کے منبر پر چڑھنے سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان اور اس چیز کا بیان کہ جب وہ منبر پر چڑھ جائے تو آنے والا دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے گا 149
- جمعہ کی اذان کا بیان جب خطیب منبر پر بیٹھ جائے، نیز اس چیز کا بیان کہ عہد نبوی میں منبر کیسا تھا............ 150
- دو خطبوں، ان کی کیفیات اور آداب اور ان کے درمیان بیٹھنے کا بیان 151
- دوران خطبہ باتیں کرنے سے رکے رہنے، لیکن کسی مصلحت کے لیے امام سے بات کرنے یا امام کا بات کرنے کی رخصت اور کسی معاملے کے واقع ہو جانے کی وجہ سے خطبہ منقطع کر دینے کا بیان 155
- دو رکعت نماز جمعہ ہونے کا بیان، اس آدمی کا حکم جس سے ایک رکعت رہ جائے یا ہجوم کر دیا جائے اور جمعہ کے صحیح ہونے کے لیے مسجد کی شرط لگانے والے کا بیان 157
- نماز جمعہ میں قراءت کا بیان 158
- جمعہ کی نماز کے بعد نفل پڑھنے اور ان کو فرض نماز کے ساتھ نہ ملانے کا بیان حتی کہ نمازی کسی سے کلام کرلے یا وہاں سے نکل جائے 158

عیدین اور ان کے متعلقہ امور مثلاً نماز وغیرہ کے ابواب 160

- ان دونوں کی مشروعیت کے سبب، ان کے لیے غسل اور تجمّل کے مستحب ہونے 160
- اور واپسی پر راستہ تبدیل کرنے کا بیان 160
- عورتوں کا عیدین کی طرف جانے کی مشروعیت 161
- عید الفطر کے موقع پر نکلنے سے پہلے کھانے کا مستحب ہونا، نہ کہ عید الاضحیٰ میں اور ان دونوں میں نماز کے وقت پر کلام کرنے کا بیان 162
- خطبہ سے قبل اذان و اقامت کے بغیر نماز عید کے دو رکعت کے ہونے کا اور عید گاہ میں امام کے سامنے سترہ رکھنے کا بیان 163

❁ عیدین کے دن امام کے سامنے برچھی یا نیزہ گاڑھنے کا بیان 165
❁ عید کی نماز میں تکبیرات کی تعداد اور ان کے محل کا بیان 165
❁ عیدین میں قراءت کا بیان 166
❁ عیدین کے خطبہ اور اسکے احکامات کا بیان، اور عورتوں کو وعظ کرنے اور ان کو صدقہ کرنے پر ابھارنے کا بیان 167
❁ عید کی نماز سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنے کا بیان 171
❁ عید کے دن دف بجانے اور کھیلنے کا بیان 172
❁ عیدین، دس دنوں اور ایام تشریق میں ذکر کرنے، اطاعت کے کام کرنے اور تکبیرات کہنے پر ابھارنے کا بیان .. 173
❋ نمازِ کسوف کے ابواب 175
❁ کسوف کے لیے نماز کی مشروعیت اور اس کے لیے بلانے کی کیفیت کا بیان 175
❁ نمازِ کسوف میں قراءت اور اس کے جہری یا سرّی ہونے کا بیان 177
❁ اس شخص کا بیان جو یہ روایت کرتا ہے کہ اس نماز کی دو رکعتیں (دوسری نمازوں کی) عام رکعات کی طرح ہوں گی 178
❁ اس شخص کا بیان جس نے روایت کیا ہے کہ نمازِ کسوف دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں دو رکوع ہیں نیز اس نماز کو مسجد میں با جماعت ادا کرنے اور مطوّل و مختصر ہونے کی صورت میں اس کے ارکان کا بیان 180
❁ اس شخص کا بیان جو یہ روایت کرتا ہے کہ یہ دو رکعت نماز ہے اور ہر رکعت میں تین رکوع ہیں 183
❁ نماز کسوف کی طوالت اور اس نماز کے لیے عورتوں کی مسجد میں جماعت کے لیے حاضری کا بیان 185
❁ سورج گرہن کی نماز کے بعد خطبے کا بیان 185
❁ فصل: اس موقع پر لوگوں کو وعظ کرنے، ان کو صدقہ، ذکر، دعا اور تکبیر کہنے پر ترغیب دلانے کا بیان 187
❋ نمازِ استسقاء کے ابواب 188
❁ نمازِ استسقاء کی کیفیت، اس کے لیے خطبے اور اس میں جہری قراءت کا بیان 188
❁ جمعہ کے خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنے اور نماز کے بغیر یہ دعا کرنے کا بیان 189
❁ امام اور لوگوں کا دعا کے دوران اپنی اپنی چادریں تبدیل کرنے اور ان کی کیفیت اور وقت کا بیان........... 189
❁ استسقاء کی دعا کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھانے اور منقول دعاؤں کا بیان 190
❁ اس عقیدے کا بیان کہ بارش اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اس کی مخلوق ہے اور اسی کی ایجاد کردہ ہے اور اس

آدمی کے کفر کا بیان جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے 191
❁ جب آدمی بارش کو دیکھے تو کیا کرے اور کیا کہے، اس کا بیان 192
❋ نماز خوف اور اس کی کئی صورتیں ہیں 193
❁ نمازِ خوف کی مشروعیت کا سبب، اس کا حکم اور یہ کب ادا کی جائے گی نماز خوف کی اقسام میں سے پہلی قسم کا بیان .. 193
❁ نماز خوف کی دوسری صورت امام ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھائے اور لوگ ایک ایک رکعت الگ الگ پڑھیں .. 194
❁ نماز خوف کی تیسری صورت: ہر گروہ کا امام کے ساتھ والی ایک رکعت پر ہی اکتفا کرنا اور دوسری کی قضائی نہ دینا 195
❁ نمازِ خوف کی چوتھی صورت: امام ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھا کر اس قدر انتظار کرے کہ وہ لوگ دوسری رکعت خود پڑھ لیں 197
❁ نماز خوف کی پانچویں صورت: امام ہر گروہ کو (الگ الگ) ایک سلام کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھائے 197
❁ نمازِ خوف کی چھٹی صورت: دونوں گروہوں کا قیام اور سلام میں امام کے ساتھ شریک ہونا 199
❁ نماز خوف کی ساتویں صورت: ایک گروہ کا پہلی رکعت میں قیام سے لے کر پہلے سجدے تک امام کے ساتھ شریک ہونا اور دوسرے گروہ کا اُسی رکعت کے دوسرے سجدے میں شریک ہونا، پھر ''دوسری رکعت'' میں سب کا امام کے ساتھ شرکت کرنا 200

جنازہ کے احکام ومسائل

❁ موت کو یاد رکھنے، اس کے لیے تیار رہنے اور اہل ایمان کو اس سلسلے میں ترغیب دلانا 202
❁ اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنے اور حسن خاتمہ کا بیان 204
❁ موت کی تمنا کے مکروہ ہونے اور نیک عمل والی طویل عمر کی فضیلت کا بیان 206
❁ نیک عمل والی طویل عمر اور اجنبیت والی موت مرنے والے کی فضیلت کا بیان 207
❁ قریب الموت کو کلمہ توحید کی نصیحت کرنا، اس کے پاس نیک لوگوں کا حاضر ہونا اور اس کی پیشانی کا پسینہ، ان امور کا بیان 208
❁ قریب الموت کے پاس سورۂ یٰس کی تلاوت کرنے، شدتِ موت، روح کے عالم نزع میت کی آنکھیں بند

کرنے اور اس کے لیے دعا کرنے کا بیان 211
❁ اس کا بیان کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی روح کسی علاقے میں قبض کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کے لیے اس میں کوئی ضرورت بنا دیتا ہے نیز اچانک موت کا بیان 212
❁ قریب الموت کو دکھائے جانے والے مناظر اور جسم سے جدا ہونے کے بعد روح کا ٹھکانہ 213
❁ روح سے متعلقہ مسائل 218
❁ میت کی تجہیز و تکفین اور قرضہ ادا کرنے میں جلدی کرنا 219
❁ میت کو ڈھانپنے اور اسے بوسہ دینے کا بیان 220
❋ میت پر رونے، سوگ کرنے اور موت کی اطلاع دینے کے ابواب 221
❁ میت پر رونے کی ناجائز صورت کا بیان 221
❁ نوحہ کرنے، نوحہ کرنے والی اور اسے سننے والی کے حق میں ثابت ہونے والی سختی کا بیان 223
❁ گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیئے جانے کا بیان 223
❁ نوحہ کے بغیر رونے کی رخصت کا بیان 227
❁ میت پر سوگ منانے کا بیان 230
❋ میت کو غسل دینے کے مسائل 232
❁ میت کے امور کا ذمہ دار کون ہے؟ اس کا اور اس کے ساتھ نرمی کرنے اس پر پردہ ڈالنے اور اس کے ثواب کا بیان 232
❁ میاں بیوی کا ایک دوسرے کو غسل دینے کا بیان 232
❁ شہید کو غسل نہ دینے کا بیان 233
❁ میت کو غسل دینے کا بیان 234
❋ کفن اور اس سے متعلقہ مسائل 235
❁ اس امر کا بیان کہ غلو کئے بغیر میت کو عمدہ کفن دیا جائے اور سفید کفن زیادہ پسندیدہ ہے 235
❁ مرد اور عورت کے کفن کی کیفیت کا بیان، نیز وہ کتنے کپڑے ہونے چاہئیں 236
❁ میت کی تکفین اس کے راس المال سے کرنے، ضرورت کے وقت دو تین تین اموات کو ایک ایک کپڑے میں کفن دینے کہ شرم والے مقامات پر پردہ ہو جائے، اور کسی دوسرے آدمی کو کفن دینے کے مستحب ہونے کا بیان . 237

- شہید کو انہی کپڑوں میں کفن دینے کا بیان، جن میں وہ شہادت پاتا ہے 240
- میت کے بدن و کفن کو خوشبو لگانے کا بیان، الّا یہ کہ وہ محرِم ہو، نیز محرم کی تکفین کا بیان 240

نماز جنازہ کے ابواب 242

- نماز جنازہ پڑھنے اور میت کے ساتھ جانے کی فضیلت کا بیان 242
- نماز جنازہ میں نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے میت کے بارے میں رکھی جانے والی امید کا بیان 244
- انبیاء کی نماز جنازہ مشروع ہونے اور شہداء کی یہ نماز غیر مشروع ہونے کا بیان 245
- چھوٹے اور قبل از وقت پیدا ہونے والے نامکمل بچے کی نماز جنازہ پڑھنے اور نہ پڑھنے کا بیان 245
- وقت کے امام کا خیانت کرنے والے اور خودکشی کرنے والے جیسے لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا بیان 246
- جو شخص کسی شرعی حد میں قتل کیا جائے، امام اس کی نماز جنازہ پڑھے یا نہ پڑھے، اس کا بیان 247
- غائبانہ نماز جنازہ کا بیان 248
- دفن کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان 250
- نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد اور سلام کا بیان 252
- نمازِ جنازہ میں میت پر پڑھی جانے والی دعاؤں کا بیان 253
- اس امر کا بیان کہ امام یا منفرد آدمی مرد اور عورت کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت کہاں کھڑا ہو اور جب متعدد جنازے ہوں تو کیا کیا جائے؟ 255
- مسجد میں نماز جنازہ کا بیان 255
- جنازہ کو اٹھانے اور دوڑے بغیر تیزی سے لے کر جانے کا بیان 256
- جنازہ کے آگے پیچھے چلنے اور سوار ہو کر جانے کا بیان 258
- جنازے کے ساتھ آگ لے جانے، چیخ و پکار کرنے اور عورتوں کے جانے کا ممنوع ہونا 260
- جنازے کے ساتھ چلنے والے کے جنازے کے رکھے جانے تک نہ بیٹھنے اور جنازے کے گزرتے وقت اس کے لیے کھڑے ہونے کا بیان 261
- کافر کی میت کے لیے کھڑے ہونا 262
- میت کو دیکھ کر کھڑے ہونے کے منسوخ ہو جانے کا بیان 263

- لوگوں کا میت کی تعریف کرنا اوراس کے حق میں گواہی دینا 264
- مردوں کو برا بھلا کہنے اوران کی خامیوں کو یاد کرنے سے ممانعت کا بیان 267

دفن کے ابواب اور قبروں کے احکام 268

- ''لحد'' کو''شق'' پر ترجیح دینا، قبر کو گہرا اور وسیع کرنا اور حالات کے تقاضے کے مطابق دو تین تین افراد کو ایک قبر میں دفنانا 268
- اس امر کا بیان کہ میت کو کہاں سے قبر میں داخل کیا جائے، اس وقت کیا کہا جائے اوراس کو اتارنے والا کون ہو، نیز قبر پر مٹی ڈالنے اور دفن سے فراغت کا انتظار کرنے کا بیان 270
- میت کو رات کو دفن کرنے کا اوران اوقات کا بیان جن میں تدفین منع ہے 270
- قبروں کو برابر کرنا، ان پر پانی چھڑکنا اوران کو کوہان نما بنانا تاکہ ان کو پہچانا جا سکے 271
- قبروں کے اوپر عمارت بنانے، ان کو چونا گچ کرنے، ان کے اوپر بیٹھنے اوران کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان اور میت کی ہڈی توڑنے اور جوتے پہن کر قبروں کے درمیان چلنے (کے جواز یا عدم جواز) کا بیان........ 272
- مصیبت زدہ کی تعزیت کرنا، صبر کرنے کا ثواب، صبر کرنے کا حکم اور ایسی صورتوں میں کیا کہا جائے، ان سب امور کا بیان........ 275
- اہلِ میت کے لیے کھانا تیار کرنے اوراس چیز کے مکروہ ہونے کا بیان کہ یہ کھانا اہل میت خود تیار کریں، کیونکہ وہ لوگوں کے اکٹھ کی وجہ سے مصروف ہوں گے 276
- وہ اعمالِ صالحہ جن کا ثواب فوت شدگان تک پہنچتا ہے 277

عذاب قبر کے ابواب........ 280

- قبر کی ہولناکی، آزمائش، اس میں کیے جانے والا سوال اوراس کی سختی کا بیان........ 280
- عذاب قبر اوراس سے پناہ مانگنے کا بیان 285
- قبر میں کفار اور یہود کو عذاب دیے جانے کا بیان 286
- دورِ جاہلیت والے لوگوں کا قبر میں عذاب 287
- گنہگار مومنوں کو قبر میں عذاب ہونے اوراس کو ہلکا کرنے والے امور کا بیان اوراس چیز کی وضاحت کہ یہ عذاب زیادہ پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے 289

فصل چہارم: قبر کے میت کو سختی کی ساتھ دبوچنے کا بیان 290
کسی صحیح مقصد کے لیے میت کو منتقل کرنے یا اس کی قبر اکھاڑنے کا بیان 291
قبروں کے اوپر مساجد بنانے کی ممانعت کا بیان 291
قبروں کی زیارت کے بارے میں ابواب 294
اس امر کا بیان کہ قبروں کی زیارت صرف مردوں کے لیے مستحب ہے، نہ کہ عورتوں کے لیے 294
قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اوران پر چراغ جلانے والوں پر لعنت کا بیان........................ 295
اس امر کا بیان کہ قبروں کی زیارت کے موقع کیا کہا جائے اور کیا میت، زندہ کی بات سنتا ہے؟ 296

زکوۃ کا بیان

زکوۃ کی فضیلت اوراس کی انواع اور زکوۃ کی فضیلت کا بیان 300
زکوۃ کی فرضیت، اس کی ترغیب اور زکوۃ ادا نہ کرنے کی مذمت کا بیان........................ 304
زکوۃ کے فرائض پر مشتمل رسول اللہ ﷺ کی تحریر کا بیان 310
جن چیزوں میں زکوۃ واجب ہے، ان کا اوران میں سے ہر ایک کے نصاب کا بیان 313
گائے اور وقص کی زکوۃ کے بارے میں بیان 314
زکوۃ وصول کرتے ہوئے لوگوں کے قیمتی مال سے اجتناب کرنے، بکریوں میں سے کس قسم کی بکری کا کفایت کرنے اور زکوۃ کی واجب مقدار سے افضل یا زائد دینے کا بیان 314
غلاموں، گھوڑوں اور گدھوں میں زکوۃ کے نہ ہونے کا بیان........................ 316
سونے اور چاندی کی زکوۃ 317
کھیتیوں اور پھلوں کی زکوۃ کا بیان 318
زیورات کی زکوۃ کا بیان........................ 320
زکوۃ کی ادائیگی کے متعلق ابواب........................ 321
زکوۃ ادا کرنے میں جلدی کرنے، وقت سے پہلے ادا کر دینے اور امام کا زکوۃ دینے والے کے حق میں دعا کرنے کا بیان........................ 321

❁ اس امر کا بیان کہ انسان کسی کو مستحق سمجھ کر صدقہ ادا کر دے، لیکن بعد میں پتہ چلے کہ وہ صدقہ کا مستحق نہ تھا.. 323
❁ زکوۃ کے عامل کو زکوۃ دے دینے سے مالک بریٔ الذمہ ہو جاتا ہے، خواہ وہ نمائندہ اس میں ناجائز تصرف کرے............ 324
❁ مالک کے ساتھ نرمی کرنے اور زکوۃ وصول کرنے والے نمائندے کا خود اس کی طرف چلے جانے اور اس پر زیادتی نہ کرنے کا بیان............ 325
❁ زکوۃ وصول کنندہ کو راضی کرنا............ 325
❁ حقیر قسم کی چیز کا قصد کرنے اور اس کا صدقہ کرنے کی کراہت اور عمدہ چیز کا صدقہ کرنے کی فضلیت کی بیان... 325
❁ حکمران کا کسی مصلحت کی بنا پر بعض لوگوں کو دینا اور بعض کو محروم کر دینا............ 327
❁ فقیر اور مسکین کا بیان............ 328
❁ عاملینِ زکوۃ............ 329
❁ ان لوگوں کا بیان، جن کو تالیفِ قلبی کے لیے زکوۃ دی جاتی ہے............ 329
❁ غلاموں کی آزادی پر زکوۃ صرف کرنا............ 331
❁ قرض داروں کو زکوۃ دینا............ 332
❁ اللہ کی راہ میں اور مسافروں کو صدقہ دینے اور مصارفِ زکوۃ کی تمام اصناف کو صدقہ دینے کا بیان.......... 334
❁ بنو ہاشم اور ان کی بیویوں اور غلاموں کے لیے صدقہ کے حرام ہونے اور ہدیہ کے جائز ہونے کا بیان....... 335
❁ صدقہ میں خیانت کرنے اور ایسا کرنے والے کے لیے وعید کا بیان............ 337
❁ مالدار کو سوال سے منع کرنے، غِنٰی کی حد اور ان لوگوں کا بیان، جن کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔.......... 339
❁ اوپر والے ہاتھ اور نیچے والے ہاتھ کا بیان............ 341
❁ بھیک مانگنے پر اکتفا کرتے ہوئے کمائی کو ترک کر دینے اور ایسا کرنے والے کی مذمت کا بیان............ 343
❁ سوال کرنے سے بچنے اور اس کی فضیلت کا بیان............ 344
❁ سوال نہ کرنے پر بیعت کرنا............ 344
❁ اگر بن مانگے کچھ مل جائے تو اسے قبول کر لینے اور اگر مانگنے کے بغیر کوئی چارۂ کار نہ ہو تو نیک لوگوں سے سوال کر لینے کا بیان............ 345

❁ سائل کے ساتھ حسن سلوک کرنے، اس کے بارے میں حسنِ ظن رکھنے اور خواہ وہ گھوڑے پر آئے، اس کو کچھ نہ کچھ دینے کا بیان 346
❁ اللہ تعالیٰ کے نام پر یا اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرنے کا بیان 347
❁ صدقہ کرنے والے کے لیے اپنی صدقہ کی ہوئی چیز خریدنے سے ممانعت کا بیان 348
❁ صدقہ فطر کی مشروعیت اور حکم کا اور جن لوگوں پر یہ فرض ہے، ان کا بیان 349
❁ صدقۂ فطر کی مقدار اور اجناس کا بیان 349
❁ گندم کے نصف صاع کی روایت بیان کرنے والے 350
❁ صدقۂ فطر دینے کے وقت کا بیان 351
※ نفلی صدقات کا بیان 352
❁ نفلی صدقات کی ترغیب اور فضیلت کا بیان 352
❁ سب سے زیادہ فضیلت والے صدقے کا بیان 357
❁ عاریۃً دی ہوئی چیز کا بیان 359
❁ اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان 360
❁ صدقہ میں شمار کیے جانے والے اعمال اور جسم کے صدقے کا بیان 362
❁ جسم کے صدقہ کا بیان 363
❁ اس آدمی کا بیان جسے دو کپڑے بطورِ صدقہ دیئے گئے، لیکن اس نے ان میں سے ایک کپڑا صدقہ کی نیت سے ڈال دیا 366
❁ شوہر اور رشتہ داروں پر صدقہ کرنے اور ان کو دوسروں پر مقدم کرنے اور مستحق لوگوں کے مراتب کا بیان..... 367
❁ بیوی کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے صدقہ کرنے کا بیان 369
❁ مخفی طور پر صدقہ کرنے کی فضیلت 370
❁ صدقہ جاریہ کا بیان 371

روزوں کے احکام ومسائل

❁ مطلق طور پر روزوں کی فضیلت کا بیان 373
❁ رمضان کے روزوں اور قیام کی فضیلت کا بیان 375

❁ ماہِ رمضان اوراس میں کیے گئے عمل کی فضیلت کا بیان 376
❁ روزے کی فرضیت میں پیش آنے والے مختلف احوال، رمضان کے روزوں کے وجوب اوران کی فرضیت کی ابتدا کا بیان.. 378
❁ ماہِ رمضان کا آغاز اوراختتام چاندکو دیکھ کر کرنے اور بادل وغیرہ کی وجہ سے چاندنظر نہ آنے کی صورت میں تیس دن پورے کرنے کا بیان 380
❁ جب بادلوں کی وجہ سے رمضان کا چاندنظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کرنے کا خصوصی طور پر بیان. 381
❁ جب بادلوں کی وجہ سے شوال کا چاندنظر نہ آئے تو رمضان کے تیس دن پورے کرنے کا خصوصی طور پر بیان .. 382
❁ روزہ رکھنے اورترک کرنے کے بارے میں چاند کی رؤیت کے سلسلے میں کیسے افراد کی گواہی پر اکتفا کیا جائے؟.. 383

❋ افطار وسحری کے آداب 385
❁ روزہ افطار کرنے کا وقت 385
❁ روزہ جلدی افطار کرنے کی فضیلت اوراس امر کا بیان کہ کس چیز سے افطاری کرنا پسندیدہ ہے 385
❁ افطار کے وقت کی فضیلت،افطاری کے وقت کی دعا اور روزہ دار کوافطاری کرانے کی فضیلت کا بیان 386
❁ روزہ جلدی افطار کرنے اورسحری دیر سے کھانے (دونوں چیزوں) کا اکٹھا بیان 387
❁ سحری کی فضیلت اوراس کا حکم 387
❁ سحری کے وقت اوراس کو تاخیر سے کھانے کے مستحب ہونے کا بیان 388
❁ صبح صادق اورکاذب کی کیفیت اورسیّدنا بلال اورسیّدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کی اذانوں کا بیان 389
❁ سحری سے فراغت اورنماز فجر کے درمیان کے وقفہ کی مقدار کا بیان 390

❋ روزے کو باطل کردینے والے اوردورانِ روزہ مکروہ اورمباح امور کا بیان 391
❁ روزے کی حالت میں سینگی لگوانے کی رخصت کا بیان 391
❁ روزہ دار کو قے آجانے کا بیان 391
❁ روزے دار کے لیے مسواک کرنے،کلی کرنے، ناک میں پانی چڑھانے اورگرمی کی وجہ سے غسل کرنے کے جواز کا بیان.. 392
❁ روزے دار کا (اپنی بیوی کا) بوسہ لینا.. 393
❁ روزے دار کے لیے (بیوی کا) بوسہ لینے اوراس کے ساتھ مباشرت کرنے کی رخصت ہے، ماسوائے اس شخص

کے جسے اپنے نفس پر کوئی اندیشہ ہو 393
❁ بھول کر یا تاویل کر کے کھا پی لینے والے کا بیان............ 395
❁ جنابت کی حالت میں صبح کرنے والے، جبکہ وہ روزے دار بھی ہو، کا بیان 396
❁ روزے دار کو لغو، فحش کلامی اور غیبت سے متنبہ کرنے اور ان امور کا روزے کے ثواب کو ضائع کر دینے کا بیان ... 397
❁ وصال سے منع کرنے اور نبی کریم ﷺ کے لیے اس کا بطور خصوصیت جائز ہونے کا بیان 397
❁ رمضان کے دن میں مجامعت کرنے والے کے کفارہ کا بیان 398
❁ سفر میں روزہ چھوڑنے اور روزہ رکھنے کے جواز کا بیان 399
❁ جو آدمی روزہ تو رکھ لے، لیکن پھر اسی دن اس کو سفر کی وجہ سے توڑ دے، اس کا بیان 400
❁ جب مسافر (اپنے علاقے سے) باہر نکل جائے تو کب روزہ چھوڑ سکتا ہے، نیز افطار کو جائز قرار دینے والی مسافت کی مقدار کا بیان 401
❁ مریض، بوڑھے، حاملہ اور مرضِعہ کے روزے کے حکم کا بیان 402
❁ رمضان کے روزوں کی قضاء اور اس کے وقت کا بیان............ 402
❁ فوت شدہ کی طرف سے روزوں کی قضاء دینے کا بیان............ 403
❁ عیدین کے دو دنوں کا روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان 403
❁ ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت............ 405
❁ صرف جمعہ اور ہفتہ کو روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان............ 406
❁ ہمیشہ کے روزے رکھنے سے ممانعت کا بیان 407
❁ ان ایام کا بیان کہ جن میں روزہ رکھنا مستحب یا مکروہ ہے 408
❁ سفر میں نفلی روزہ رکھنا............ 409
❁ نفلی روزہ شروع کر دینے سے اس کے واجب نہ ہو جانے کا بیان 410
❁ اللہ کے مہینے محرم کے روزے اور ان کی فضیلت............ 410
❁ یوم عاشوراء کی فضیلت اور فرضیتِ رمضان سے قبل اس کے روزے کی تاکید کا بیان 410
❁ ماہِ رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بعد یومِ عاشوراء کے روزے کے غیر مؤکّد ہو جانے کا بیان............ 411
❁ محرم کی (9) تاریخ کو یوم عاشوراء قرار دینے والوں اور اس سے پہلے یا بعد میں روزہ رکھنے کا بیان............ 412

- رجب اور حرمت والے باقی مہینوں کے روزوں کا بیان 413
- نبی کریم ﷺ کے ماہِ شعبان میں بکثرت روزے رکھنے اور اس مہینے میں روزوں کی فضیلت 413
- شعبان کے دوسرے نصف میں روزہ رکھنے کی ممانعت اور اس کی رخصت کا بیان 414
- ماہِ صبر یعنی (رمضان) اور باقی مہینوں میں ہر ماہ کے غیر متعین تین روزے رکھنے کا بیان 415
- ایامِ بیض کے روزوں کا بیان 416
- ماہِ شوال کے چھ روزوں کا بیان 417
- ہفتہ اور اتوار کے روزوں کا بیان 418
- سوموار اور جمعرات کے روزوں کے مستحب ہونے کا بیان 418
- داؤد علیہ السلام کے روزوں یعنی ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے کا بیان 420
- حاجیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے ذوالحجہ کے نو دنوں کے اور یومِ عرفہ کے روزوں کا بیان 421
- حجاج کرام کے لیے نو ذوالحجہ کے روزے کی کراہت کا بیان 421

اعتکاف اور ماہ رمضان کے آخری عشرے کی فضیلت 423

- اعتکاف کی فضیلت اور اس کے زمان و مکان کا بیان 423
- جائے اعتکاف میں داخل ہونے کے وقت کا بیان، نیز جو شخص اس کا عادی ہو اور اس سے بوجہ عذر رہ جائے تو اس کی قضائی کے مستحب ہونے کا بیان 424
- معتکف کے لیے جائز اور ناجائز امور کا بیان 424
- استحاضہ والی خاتون سمیت عورتوں کے اعتکاف کے جواز کا بیان 426
- ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں بھرپور کوشش کے ساتھ عبادت کرنے کا بیان 426
- شبِ قدر اور اس کی فضیلت کا بیان، نیز اس امر کا بیان کہ وہ ماہِ رمضان کی کونسی رات ہوتی ہے شبِ قدر کی فضیلت اور اس رات کی خصوصی دعاء کا بیان 427
- شبِ قدر کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہونے یا ماہِ رمضان کی آخری رات ہونے اور اس کی علامتوں کا بیان 427
- ماہِ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شبِ قدر کے ہونے کا بیان 428
- رمضان کی اکیسویں رات کے شبِ قدر ہونے کا بیان 428

❁ رمضان کی تیئسویں رات کے شبِ قدر ہونے کا بیان 429
❁ رمضان کی ستائیسویں رات کے شبِ قدر ہونے اور اس کی علامتوں کا بیان 430

حج اور عمرہ کے ابواب

❁ حج اور عمرہ کی فضیلت کا بیان 433
❁ حج کی فرضیت کا بیان 435
❁ خواتین پر حج کے فرض ہونے اور ان سے متعلقہ بعض مسائل کا بیان 436
❁ عمر رسیدہ اور مستقل بیمار پر حج کے فرض ہونے کا بیان، بشرطیکہ ان کی طرف سے نیابت ممکن ہو اور میت کی طرف سے حج کے جواز کا بیان، جبکہ اس پر واجب ہو........................ 437
❁ نابالغ بچے اور غلام کے حج کا صحیح ہونا، جبکہ یہ ان پر واجب نہیں ہوتا........................ 437
❁ زادِ راہ اور سواری کی دستیابی کے ساتھ ساتھ راستے کا پرامن ہونا اور عورت کے ساتھ محرم کا ہونا حج کی استطاعت میں سے ہے 438
❁ عمرہ کے ابواب 441
❁ عمرہ کی اور بالخصوص ماہِ رمضان کے عمرہ کی فضیلت کا بیان 441
❁ حج سے پہلے، اس کے بعد اور اس کے ساتھ، غرضیکہ سال کے تمام مہینوں میں عمرہ کے جواز کا بیان 441
❁ عمرے کے حکم اور اس کے طریقہ کا بیان........................ 442
❁ اس چیز کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے حج اور کتنے عمرے کیے؟........................ 443
❁ عمرۂ حدیبیہ کا بیان 444
❁ عمرۂ قضاء کا بیان........................ 445
❁ عمرۂ جعرانہ کا بیان........................ 445
❁ ماہِ رجب میں عمرہ کرنے کا بیان 446
❁ نبی کریم ﷺ کے حج کی کیفیت کا بیان 447
❁ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ان مقامات اور مساجد کا تذکرہ، جہاں جہاں رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے سفر کے دوران قیام کیا اور نمازیں ادا کیں 451

احرام، اس کے مواقیت، طریقے اور اس سے متعلقہ دوسرے احکام 453
مواقیتِ احرام کے مقامات کا بیان 453
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بارے میں اختلاف کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ سے تلبیہ پڑھا تھا 453
احرام کا ارادہ کرنے والے کا غسل کرنا اور خوشبو لگانا 455
حیض اور نفاس والی عورتیں احرام سے پہلے اور اس کے بعد کیا کریں، ان امور کا بیان 456
احرام میں شرط لگانے کا بیان 457
مطلق طور پر احرام باندھنے والے یا اس شخص کا بیان جو یہ کہے: میں نے وہ احرام باندھا جو فلاں نے باندھا 458
حج تمتع، حج افراد اور حج قران میں سے کوئی ایک ادا کر لینے کا اختیار دینے کا بیان 460
حج افراد کا بیان 461
حج قران کا بیان 461
حج تمتع کا بیان 465
حج کے مہینوں میں عمرہ کی ادائیگی کے جائز ہونے اور کسی رکاوٹ کی بنا پر احرام کھول دینے کا بیان 467
تلبیہ اور اس کی کیفیت اور اس کے احکام 469
تلبیہ کے الفاظ اور اس کی فضیلت کا بیان 469
تلبیہ کا حکم اور اسے بآواز بلند پکارنا 470
تلبیہ کے دورانیہ اور نمازوں کے بعد تلبیہ پکارنے کا بیان 471
محرم کے لیے جائز اور ناجائز امور کا بیان 473
محرم کا سلے ہوئے کپڑے اتار دینے کا بیان اور اس امر کی وضاحت کہ کون سے کپڑے اور خوشبو اس کے لیے ناجائز ہے 473
محرم کے لیے سینگی لگوانے، سرمہ لگانے اور سر دھونے کا بیان 475
احرام کی حالت میں گرمی وغیرہ سے بچنے کے لیے سایہ کرنے، مرد کا سر کو اور عورت کا چہرہ کو ڈھانپنے اور محرم کا اپنے خادم کو مارنے کا بیان 476
سیّدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث اور اس کے متعدد طرق کا بیان 477
احرام کی حالت میں نکاح کرنے یا کروانے یا نکاح کا پیغام بھیجنے کا بیان 477

- محرم کے لیے خشکی کا شکار کرنے اور اس کو کھانے کے حرام ہونے کا بیان 478
- اس امر کا بیان کہ اگر محرم نہ تو خود شکار کرے اور نہ اس کی خاطر کیا جائے تو اس کے لیے اس کا کھانا جائز ہوگا 481
- ان حیوانات کا بیان، جن کو حرم کی حدود کے اندر اور باہر قتل کرنا محرم کے لیے جائز ہے 483

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے اور اس سے متعلقہ دوسرے مسائل 484

- مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا 484
- مکہ مکرمہ میں کس راستے سے اور کس وقت داخل ہوا جائے 485
- طواف کے لیے طہارت اور سترہ کا بیان 485
- طوافِ قدوم اور اس میں رمل اور اضطباع کا بیان 486
- طواف، رکن یمانی، حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کی فضیلت 488
- حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنے اور دوسرے دو کونوں کا استلام نہ کرنے کا بیان 489
- حجر اسود کا استلام کرنے، اس کو بوسہ دینے اور اس وقت کی دعا کا بیان، نیز ہجوم والا بندہ کیا کرے، اس چیز کا بیان 490
- بیت اللہ کے تمام کونوں کا استلام کرنا 491
- اس امر کا بیان کہ کسی عذر اور ضرورت کی بنا پر اونٹ وغیرہ پر طواف اور چھڑی وغیرہ کے ساتھ حجر اسود کا استلام کیا جا سکتا ہے 491
- اس امر کا بیان کہ طواف کرنے والا آدمی حطیم کے باہر سے طواف کرے، تاکہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے مطابق پورے بیت اللہ کا طواف ہو سکے 492
- ہر وقت میں طواف کے جائز ہونے کا اور بعض اوقات میں اس کو مکروہ سمجھنے والوں کا بیان 494
- حج افراد کرنے والے کا طواف 494
- حج قران کرنے والے کا طواف 496
- حج تمتع کرنے والے کے طواف کا بیان، یعنی وہ آدمی جو شروع میں صرف عمرے کا احرام باندھتا ہے 497
- طواف اور استلام کے موقع پر کیا جانے والا ذکر، جاہلیت والے لوگ طواف میں کیا کہتے تھے اور دورانِ طواف کلام نہ کرنے کا مستحب ہونا، ان سب امور کا بیان 498
- طواف کی دو رکعتوں اور ان کی قراءت اور ان کے بعد حجر اسود کے استلام کا بیان 499

❁ صفا مروہ کی سعی کے وجوب اور اللہ تعالی کے اس فرمان ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ.....﴾ کی تفسیر کا بیان 499
❁ صفا مروہ کی سعی میں صفا سے ابتدا کرنے اور اس میں چلنے یا رمل کرنے کا بیان 501
❁ کسی حاجت کے پیش نظر سوار ہو کر صفا مروہ کی سعی کرنے کا بیان 501
❁ صفا اور مروہ کے اوپر وقوف کرنے اور اس دوران اللہ تعالی کا ذکر کرنے کا بیان 502
❁ حج تمتع کرنے والے کو سعی اور بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد احرام کھول دینے کا حکم دینے کا بیان، الّا یہ کہ وہ قربانی لے کر آیا ہو 503
❁ حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا لینا 504
❁ اس امر کا بیان کہ حج تمتع کرنے والا کس وقت احرام باندھے، لوگ کس وقت منیٰ کو روانہ ہوں، وہاں کتنا عرصہ ٹھہریں اور منیٰ میں جا کر پہلے کونسی نماز پڑھی جائے؟ 506
❁ منیٰ سے روانگی کا وقت، وادیٔ نمرہ میں نزول اور عرفہ میں وقوف کے وقت کا بیان 507
❁ عرفہ کی طرف جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنے کا بیان 508
❁ وقوفِ عرفہ کے واجب ہونے اور اس کے وقت اور عرفہ کے سارے مقام کا جائے وقوف ہونے کا بیان 509
❁ عرفہ میں سواری پر وقوف کرنے اور وہاں خطبہ دینے اور دعا کرنے کا بیان 510
❁ عرفہ سے مزدلفہ کی طرف روانگی کا وقت اور عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان اترنے کا بیان 512
❁ عرفہ سے مزدلفہ کو جاتے وقت نبی کریم ﷺ کا لوگوں کو سکون سے چلنے کا حکم دینے کا بیان 513
❁ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کرنے اور وہاں رات بسر کرنے کا بیان 513
❁ مزدلفہ میں وقوف، اس کے آداب، وہاں سے منی کی طرف روانگی کے وقت، جانوروں کو تیز چلانے کا سبب اور جمرۂ عقبہ کی رمی کرنے تک تلبیہ جاری رکھنے کا بیان 514
❁ مزدلفہ سے منی کی طرف جاتے وقت سکینت کا حکم دینے اور وادیٔ محسر سے تیزی سے گزرنے کا بیان 516
❁ اس امر کا بیان کہ کمزور اور ضعیف خواتین کو رش سے پہلے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ کیا جا سکتا ہے 517
❁ رمی جمار کی مشروعیت کا سبب اور ان کا حکم اور کنکریوں کی تعداد اور ان کے حجم کا بیان اور اس امر کی وضاحت کہ یہ کنکریاں کہاں سے اٹھائی جائیں 518
❁ یوم نحر یعنی دس ذوالحجہ کو جمرۂ عقبہ کی رمی کے وقت کا بیان 519

- وادی کے درمیان کھڑے ہو کر جمرۂ عقبہ کی رمی کرنے، رمی کی کیفیت اور اس وقت کی دعا کا بیان 520
- جمرۂ عقبہ کی رمی کے لیے سوار ہو کر جانے اور باقی دنوں میں پیدل چل کر جانے کے مستحب ہونے کا بیان ... 521
- جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد حاجی کے حلال ہو جانے اور اس کے بعد دوسرے افعال کا بیان 522
- قربانی کرنا اور بال منڈوانا یا کترنا 523
- تراشنے کی بہ نسبت بالوں کو مونڈنے کی فضیلت کا بیان 523
- یوم النحر یعنی دس ذوالحجہ کو منیٰ سے طواف کے لیے لوٹنا اور اسی کو طوافِ افاضہ اور طوافِ زیارت کہنے اور شام تک یہ طواف نہ کر سکنے والے کے حکم کا بیان 524
- دس ذوالحجہ کو قربانی، حجامت، رمی اور طواف افاضہ میں تقدیم و تاخیر کے جائز ہونے کا بیان 525
- یوم النحر یعنی دس ذوالحجہ کو منیٰ میں خطبہ کا بیان 526
- منیٰ کی راتیں منیٰ میں بسر کرنے، ان دنوں میں جمروں کی رمی کرنے اور کچھ دوسرے امور کا بیان.......... 527
- یوم النحر یعنی دس ذوالحجہ کے بعد والے دنوں میں کنکریاں مارنے کے وقت اور اس کے آداب کا بیان........ 527
- اس امر کا بیان کہ اونٹوں کے چرواہوں کے لیے دو دنوں کی رمی ایک دن میں کر لینا اور ضرورت مند لوگوں کا منیٰ کی راتیں مکہ میں گزار لینا جائز ہے 529
- منیٰ میں نمازوں کو قصر کر کے ادا کرنے اور ان دنوں میں روزہ کے ناجائز ہونے کا بیان 529
- ایام تشریق کے وسط میں خطبہ دینے کا بیان 530
- منیٰ سے واپسی پر وادیٔ محصّب میں ٹھہرنے کا بیان.. 531
- مکہ مکرمہ سے ہجرت کر جانے والا آدمی مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد کتنا عرصہ وہاں قیام کر سکتا ہے؟ 532
- طوافِ وداع کی مشروعیت اور حائضہ سے اس کے ساقط ہونے اور ملتزم کے پاس دعا کرنے کا بیان 532
- **فوات اور احصار کا بیان** 534
- محصر کو حل و حرم کے جس مقام پر بھی روک دیا جائے گا، وہ قربانی اور پھر حلق کر کے عمرہ سے حلال ہو جائے گا اور اس پر کوئی قضاء نہیں ہو گی 534
- طوافِ افاضہ کے بعد حائضہ ہو جانے والی خاتون کا حکم.. 535
- کعبہ میں داخل ہونا اور اس میں آپ ﷺ کے نماز پڑھنے کے بارے میں صحابہ کا اختلاف 537
- اس چیز کا بیان کہ حاجی واپس آتے وقت کیا کہے گا یا کیا کرے گا، اسی طرح اس پر سلام کہنے، اس کے ساتھ مصافحہ کرنے اور اس سے دعا کا مطالبہ کرنے کے مستحب ہونے کا بیان.. 537

- ❋ ہدی اور قربانی کے جانوروں کے مسائل 539
- قربانی کے اونٹوں کو اشعار کرنا اور ہدی کے تمام جانوروں کو قلادے ڈالنا 539
- ہدی بھیجنے والے پر وہ چیزیں حرام نہیں ہوں گی، جو حاجی پر حرام ہوتی ہیں 539
- ہدی میں اشتراک اور ہدی میں اونٹ اور گائے کا سات سات افراد سے کفایت کرنا 540
- ہدی والے اونٹ پر سوار ہونے کا بیان 541
- ہدی کا اپنے محل تک پہنچنے سے پہلے تھک جانا 542
- اونٹ کو کھڑا کر کے اور باندھ کر نحر کرنا، ہدی لے جانے والے کا اپنی ہدی کا گوشت کھانا اور اس کے چمڑے اور پالان وغیرہ کو صدقہ کر دینا اور اس میں کوئی چیز قصاب کو اجرت میں نہ دینا 543
- قربانی، اس پر ابھارنا اور اس کی فضیلت اور حکم 545
- رسول اللہ ﷺ کی اپنی ذات، اہل بیت اور اپنی امت کے فقراء کی طرف سے قربانیاں 546
- ان امور کا بیان کہ قربانی کا ارادہ رکھنے والے ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں جن سے اجتناب کرے گا، نیز اس چیز کا بیان جو فقیر کے لیے قربانی کے قائم مقام ہوتی ہے 548
- جانور کی اس عمر کا بیان جو قربانی میں کفایت کرتی ہے 548
- ان جانوروں کا بیان کہ عیب کی وجہ سے جن کی قربانی نہیں کی جا سکتی اور جن کی قربانی مکروہ ہے اور جن کی مستحب ہے 550
- خصی جانور کی قربانی کرنا 551
- اونٹ کا دس افراد کو، گائے کا سات افراد کو اور ایک بکری کا ایک گھر والوں کو بطورِ قربانی کفایت کرنا 552
- ذبح کے وقت کا بیان 552
- تین ایام سے زائد تک قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت کے منسوخ ہو جانے کا بیان 554
- میت کی وصیت کی بناء پر اس کی طرف سے قربانی کرنا اور قربانی کا گوشت اچکنے کی اجازت دینے والوں کا اور اچک لینے کی ممانعت کا بیان 556
- عقیقہ، فرع اور عتیرہ کی حقیقت کا بیان 557
- فرع اور عتیرہ کے حکم اور ان سے نہی کا بیان 559
- بچے اور بچی کی طرف سے عقیقہ کرنے کا حکم 560
- عقیقہ کا وقت، بچے کا نام رکھنا، اس کو سر مونڈنا اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی کا صدقہ کرنا 561

- ولادت کے بعد بچے کے دونوں کانوں میں اذان دینا اور پھر اس کے بعد گڑتی دینا 562
- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک سب سے محبوب نام 563
- محمد نام رکھنا اور آپ ﷺ کے نام اور کنیت کو جمع کرنے کی ممانعت کا بیان 564
- اس معاملے میں رخصت کا بیان 565
- وہ افراد جن کے نام نبی کریم ﷺ نے رکھے اور وہ افراد کہ آپ ﷺ نے کسی مصلحت کی وجہ سے جن کے نام تبدیل کیے 566
- لقب اور ان افراد کا بیان جن کی نبی کریم ﷺ نے کنیتیں رکھیں 568
- حرام اور مکروہ نام 569

أَبْوَابُ صَلَاةِ التَّرَاوِيْحِ
نمازِ تراویح کے ابواب

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهَا وَأَنَّهَا سُنَّةٌ وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ
یہ باب نمازِ تراویح کی فضیلت کے بارے میں ہے اور اس بارے میں کہ نمازِ تراویح سنت ہے واجب نہیں ہے

[2233/1080]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِقِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ وَكَانَ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .))

تخریج الحدیث اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین: سنن ابوداود: 1371، سنن النسائی: 3/201. (مسند احمد: 10843)

ترجمة الحدیث ''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان میں قیام کرنے کا حکم دیتے تھے، لیکن وہ یہ حکم وجوب کے ساتھ نہیں دیتے تھے اور آپ ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے: ''جس نے رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کیا، اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سَبَبِهَا وَجَوَازِ فِعْلِهَا جَمَاعَةً فِيْ الْمَسْجِدِ
نمازِ تراویح کے سبب اور اس کا مسجد میں باجماعت ادا کرنے کے جواز کا بیان

[2235/1081]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى فِيْ رَمَضَانَ، فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُ، قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ إِلَى جَنْبِي، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ حَتّٰى كُنَّا رَهْطًا، فَلَمَّا أَحَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّا خَلْفَهُ تَجَوَّزَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَصَلّٰى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّهَا عِنْدَنَا، قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحْنَا، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ! أَفَطِنْتَ بِنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، فَذَاكَ

الَّذِی حَمَلَنِی عَلَی الَّذِیْ صَنَعْتُ .)) قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ یُوَاصِلُ وَذَاكَ فِی آخِرِ الشَّهْرِ، قَالَ فَأَخَذَ رِجَالٌ یُوَاصِلُوْنَ مِنْ أَصْحَابِهِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَالُ رِجَالٍ یُوَاصِلُوْنَ، اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِی، أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ مُدَّ لِیَ الشَّهْرُ وَاصَلْتُ وِصَالًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1104 . (مسند احمد: 13012)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان میں نماز پڑھ رہے تھے، پس میں آیا اور آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوگیا، ایک اور آدمی آیا اور میرے پہلو میں کھڑا ہوگیا، پھر ایک اور آدمی آ گیا، یہاں تک کہ ہم ایک جماعت بن گئے۔ لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے محسوس کیا کہ ہم آپ ﷺ کے پیچھے ہیں تو آپ ﷺ نے تخفیف کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور گھر تشریف لے گئے اور وہاں (لمبی) نماز پڑھی، وہ ہمارے پاس نہیں پڑھی تھی۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب صبح ہوئی تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو رات کے وقت ہمارے متعلق علم ہوگیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اور یہی وہ چیز تھی جس نے مجھے ایسے کرنے پر آمادہ کیا۔'' سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر نبی کریم ﷺ نے وصال شروع کر دیا اور یہ مہینے کے آخری ایام کی بات ہے۔ آپ ﷺ (کی اقتداء میں) بعض صحابہ ﷺ نے بھی وصال شروع کر دیا۔ (جب آپ ﷺ کو علم ہوا تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ یہ بھی وصال کر رہے ہیں۔ (یاد رکھو کہ) تم میری مثل نہیں ہو، خبردار! اللہ کی قسم ہے کہ اگر یہ مہینہ میرے لیے لمبا کر دیا جاتا تو میں وصال جاری رکھتا، اس طرح سے دین میں تشدّد کرنے والے اپنے تشدد سے باز آ جاتے۔''

[2238/1082]...... عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ فَثَابَ رِجَالٌ فَصَلَّوْا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ تَحَدَّثُوا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدْ خَرَجَ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ، فَاجْتَمَعَ اللَّیْلَةَ الْمُقْبِلَةَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ، قَالَتْ: فَخَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ اِغْتَسَلَ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَصَلّٰی وَصَلَّوْا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ، ثُمَّ أَصْبَحَ فَتَحَدَّثُوا بِذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَ اللَّیْلَةَ الثَّالِثَةَ نَاسٌ كَثِیْرٌ حَتّٰی كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، قَالَتْ: فَخَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَصَلّٰی فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّیْلَةُ الرَّابِعَةُ اِجْتَمَعَ النَّاسُ حَتّٰی كَادَ الْمَسْجِدُ یَعْجِزُ عَنْ أَهْلِهِ فَجَلَسَ النَّبِیُّ ﷺ فَلَمْ یَخْرُجْ، قَالَتْ: حَتّٰی سَمِعْتُ نَاسًا مِنْهُمْ یَقُوْلُوْنَ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْهِمُ النَّبِیُّ ﷺ فَلَمَّا صَلّٰی صَلَاةَ الْفَجْرِ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ یَخْفَ عَلَیَّ شَأْنُكُمُ اللَّیْلَةَ وَلٰكِنِّی خَشِیْتُ أَنْ تُفْرَضَ

عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا .)) (زَادَ فِیْ رِوَايَةٍ) وَذٰلِكَ فِی رَمَضَانَ .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 924، 2012، صحيح مسلم: 761. (مسند احمد: 25362، 25446)

ترجمۃ الحدیث ''عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے درمیانی حصے میں نکلے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی، پس کچھ لوگ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر نماز پڑھی، پس جب لوگوں نے صبح کی تو انہوں نے گفتگو کی کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) نکلے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں رات کے درمیانی حصے میں نماز پڑھی، آنے والی رات میں لوگ پہلے سے زیادہ جمع ہوگئے، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور رات کے درمیانی حصے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، پھر لوگوں نے صبح کی پس انہوں نے رات کے معاملے میں گفتگو کی، پس تیسری رات میں لوگ پہلے سے بھی زیادہ جمع ہوگئے حتیٰ کہ مسجد والے زیادہ ہوگئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے درمیانی حصے میں نکلے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، پس جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ پھر جمع ہوگئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ مسجد لوگوں سے عاجز آجائے گی، (لوگوں کی کثرت کی وجہ سے) پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں بیٹھ گئے اور مسجد میں نہ نکلے، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہاں تک کہ میں نے لوگوں کی آوازیں سنیں وہ کہہ رہے تھے، نماز، نماز پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نہ نکلے، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھ لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا پھر لوگوں میں کھڑے ہوئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حمد وثناء کے بعد، پس بے شک تمہاری رات کی حالت مجھ سے چھپی ہوئی نہیں رہی اور لیکن میں اس بات سے ڈر گیا کہ کہیں اس کو تم پر فرض نہ کردیا جائے (اگر تم پر فرض کردی گئی تو) تم اس سے عاجز آجاؤ گے، ایک روایت میں یہ اضافہ ہے، اور یہ رمضان کی بات ہے۔''

[2241/1083]...... عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِیَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا اللَّيْلَةَ الرَّابِعَةَ وَقَامَ بِنَا اللَّيْلَةَ الَّتِی تَلِيهَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ۔ قَالَ: ((اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ بَقِيَّةُ لَيْلَتِهِ .)) ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا السَّادِسَةَ وَقَامَ بِنَا السَّابِعَةَ ، وَقَالَ وَبَعَثَ اِلٰى أَهْلِهِ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِينَا أَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ۔ قال قُلْتُ: مَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُوْرُ .

تخریج الحدیث **اسناده صحيح على شرط مسلم:** سنن ابوداود: 1375، سنن ابن ماجه: 1327، سنن

الترمذی: 806، والنسائی: 83/3. (مسند احمد: 21447)

ترجمة الحديث: ''جبیر بن نفیر حضرمی سے مروی ہے کہ سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے، ہوا یوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا مہینہ ہمارے ساتھ قیام نہ کیا، یہاں تک کہ سات راتیں باقی رہ گئیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تئیسویں رات کو) ہمارے ساتھ قیام کیا، یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوبیسویں رات کو قیام نہ کیا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچیسویں رات کو اتنا طویل قیام کرایا کہ تقریبا آدھی رات گزر گئی۔ سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صحابہ نے یہ فرمائش کی کہ اے اللہ کے رسول! کاش آپ ہمیں باقی رات بھی نوافل پڑھا دیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی امام کے ساتھ قیام کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ چلا جاتا ہے تو اس کے لیے باقی رات کے قیام کا بھی ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھبیسویں رات کو ہمیں قیام نہیں کرایا، البتہ ستائیسویں رات کو قیام کروایا۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو (قیام کے لیے جمع ہونے کے لیے) پیغام بھیجا، دوسرے لوگ بھی اکٹھے ہو گئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اتنی طویل نماز پڑھائی کہ ہم ڈرنے لگے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آج ''فلاح'' رہ جائے۔ جبیر بن نفیر کہتے ہیں: میں نے سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ''فلاح'' کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا: اس کا مطلب سحری ہے۔''

بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ أَنَّ فِعْلَهَا فِی الْبَيْتِ اَفْضَلُ

اس کی دلیل کا بیان، جو یہ کہتا ہے کہ گھر میں تراویح ادا کرنا افضل ہے

[2243/1084]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّخَذَ حُجْرَةً فِی الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰی فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيَالِیَ حَتّٰی اِجْتَمَعَ اِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: ((مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِی رَأَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰی خَشِيْتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِی بُيُوْتِكُمْ، فَاِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِی بَيْتِهِ اِلَّا الْمَكْتُوْبَهَ.))

تخريج الحديث: صحيح البخاری: 731، 7290، صحيح مسلم: 781. (مسند احمد: 21582)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا ایک حجرہ بنایا اور اس میں رات کو نماز پڑھی، جب لوگوں کو علم ہوا تو وہ بھی جمع ہو گئے، لیکن پھر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو گم پایا، ان کا خیال تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے ہیں، اس لیے بعض لوگوں نے کھانسنا شروع کر دیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی

طرف آ جائیں۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ تم کرتے رہے، مجھے اس کا اندازہ ہے، اصل بات یہ ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ قیام تم پر فرض نہ کر دیا جائے اور اگر یہ فرض کر دیا گیا تو تم اس کو قائم نہ رکھ سکو گے۔ اس لیے (میں کہتا ہوں کہ) لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو، آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا افضل عمل ہے، سوائے فرضی نماز کے۔''

بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ أَنَّهَا ثَمَانِ رَكْعَاتٍ غَيْرَ الْوِتْرِ

اس کی دلیل کا بیان جو یہ کہتا ہے کہ وتر کے علاوہ نماز تراویح آٹھ رکعت ہے

[2245/1085]...... عَنْ أَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی رَمَضَانَ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِی رَمَضَانَ وَلَا فِی غَيْرِهِ علی اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يُصَلِّی أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّی أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّی ثَلَاثًا۔ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! اِنَّهُ أَوْ اِنِّی تَنَامُ عَيْنَایَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِی .))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1147، 2103، صحيح مسلم: 738، المؤطا امام مالك: 120/1 ، سنن ابوداؤد: 1341، سنن الترمذی: 439. (مسند احمد: 24073)

ترجمة الحديث ''ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی رمضان میں نماز کے متعلق سوال کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے، آپ ﷺ چار رکعتیں پڑھتے، پس تو ان کی خوبصورتی اور لمبائی کے بارے میں سوال نہ کر، پھر آپ ﷺ چار رکعتیں پڑھتے، پر تو ان کی خوبصورتی اور لمبائی کے بارے میں کچھ نہ پوچھ، پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں، لیکن میرا دل نہیں سوتا۔''

[2246/1086]...... عَنْ أَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَیْ أُمَّهْ! أَخْبِرِيْنِی عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ قَالَتْ: كَانَتْ صَلَاتُهُ فِی رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ سَوَاءً، ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ۔ قُلْتُ: فَأَخْبِرِيْنِی عَنْ صِيَامِهِ ، قَالَتْ: كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ أَفْطَرَ وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِی شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُهُ اِلَّا قَلِيْلًا۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 738 و1156 . (مسند احمد: 24116)

ترجمۃ الحدیث ''ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اماں جی! مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں بتلایئے۔ انہوں نے کہا کہ رمضان ہو یا غیر رمضان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعات ہوتی تھی، ان میں دو رکعتیں فجر کی سنتیں ہوتی تھیں۔ میں نے کہا: مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں بتایئے۔ انھوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم (مسلسل) روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ روزے رکھیں گے، لیکن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (تسلسل کے ساتھ) روزے ترک کرنے لگ جاتے، یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے ترک کر دیں گے۔ اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں اتنی کثرت سے روزے رکھتے نہیں دیکھا جتنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں رکھتے تھے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ سارے شعبان کے روزے رکھتے تھے، سوائے تھوڑے دنوں کے۔''

اَبْوَابُ صَلَاةِ الضُّحٰی
چاشت کی نماز کے بارے میں ابواب

بَابُ مَا وَرَدَ فِیْ فَضْلِهَا وَ حُكْمِهَا
صلوٰۃ الضحیٰ کی فضیلت اور اس کے حکم کا بیان

[2249/1087]...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوْصَانِیْ خَلِیْلِی بِثَلَاثٍ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحٰی، وَلَا أَنَامُ اِلَّا عَلٰی وِتْرٍ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1432. (مسند احمد: 7512)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے یہ تین وصیتیں کیں: ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا، چاشت کی نماز پڑھنا اور نمازِ وتر پڑھ کر سونا۔''

[2250/1088]...... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمًا یُحَدِّثُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ: ((مَنْ قَامَ اِذَا اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ غُفِرَ لَهُ خَطَایَاهُ فَكَانَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 234، سنن ابوداؤد: 170. (مسند احمد: 121، 17392)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں نکلے، ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں سے گفتگو فرما رہے تھے، ایک بات یہ بھی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس وقت کھڑا ہو، جب سورج بلند ہو چکا ہو، پھر اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور وہ ایسے ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے اسی دن جنم دیا ہو۔''

[2251/1089]...... عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ: یَا ابْنَ آدَمَ! لَا تَعْجِزَنْ مِنَ الْأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ نَهَارِكَ أَكْفِكَ آخِرَهُ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الترمذی: 475. (مسند احمد: 27480)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آدم کے بیٹے! دن کے شروع میں چار رکعتوں کو پڑھنے سے عاجز نہ آجا، (اگر تو یہ نماز پڑھے گا تو) میں تجھے دن کے آخر میں کافی ہو جاؤں گا۔''

[2253/1090]...... عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوْ صَانِی خَلِیْلِی أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ لِشَیْءٍ أَوْصَانِی بِثَلَاثَةِ أَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَأَنْ لَّا أَنَامَ إِلَّا عَلٰی وِتْرٍ وَسُبْحَةِ الضُّحٰی فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 722. (مسند احمد: 27481)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل ابو القاسم ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی، میں ان کو کسی وجہ سے نہیں چھوڑوں گا، آپ ﷺ نے مجھے نصیحت کی کہ میں ہر مہینے میں تین دن روزے رکھوں، وتر کی نماز پڑھ کر ہی سوؤں، اور سفر و حضر میں چاشت کی نماز ادا کروں۔''

[2254/1091]...... عَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یُصْبِحُ عَلٰی كُلِّ سُلَامٰی مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ وَتَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَتَكْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ وَتَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ، وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَیُجْزِیْ أَحَدَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ یَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1285، 1286، 5244. (مسند احمد: 21475، 21548)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی صبح کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ہوتا ہے اور تسبیح کرنا صدقہ ہے، لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برے کام سے روکنا صدقہ ہے (اس طرح یہ امور سر انجام دے کر ان اعضاء کا صدقہ ادا کیا جا سکتا ہے) اور ان تمام چیزوں سے دو رکعتیں کفایت کرتی ہیں، جو آدمی چاشت کے وقت ادا کرتا ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ وَقْتِهَا وَجَوَازِ فِعْلِهَا جَمَاعَةً

صلوٰۃ الضحیٰ کے وقت اور اس کے باجماعت ادا کرنے کے جواز کے بارے میں بیان

[2258/1092]...... عَنْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی أَهْلِ قُبَاءٍ وَهُمْ

يُصَلُّوْنَ الضُّحٰى۔ فَقَالَ: ((صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ إِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ مِنَ الضُّحَى .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 748. (مسند احمد: 19264)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء والے لوگوں کے پاس آئے اور وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اوابین کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں چاشت کے وقت گرمی سے جلنے لگیں۔''

[2260/1093]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ رَآنِي أَبُو بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَا أُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحٰى حِيْنَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَعَابَ عَلَيَّ ذٰلِكَ وَنَهَانِي ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تُصَلُّوا حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند البزار: 2304، المعجم الاوسط: 6520. (مسند احمد: 21889)

ترجمة الحدیث ''سعید بن نافع کہتے ہیں: صحابی رسول سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے مجھے سورج طلوع ہوتے وقت نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا، انھوں نے میرے اس عمل کو معیوب قرار دیا اور ایسا کرنے سے منع کیا، پھر کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک سورج بلند نہ ہو جائے اس وقت تک نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔''

[2261/1094]...... عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى فِي بَيْتِهِ سُبْحَةَ الضُّحٰى فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن الدارقطنی: 80/2. (مسند احمد: 23773)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں چاشت کی نماز پڑھی اور لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور یہ نماز ادا کی۔''

فَصْلٌ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا

فصل: ان روایات کے بارے میں جو (اس مسئلہ میں) ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہیں

[2273/1095]...... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا وَقَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَتْرُكُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَنَّ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُحِبُّ مَا خَفَّ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْفَرَائِضِ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1128، 1177، صحیح مسلم: 718. (مسند احمد: 25444، 25451)

ترجمة الحدیث: ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی چاشت کے نوافل نہیں پڑھے تھے، البتہ میں یہ نماز پڑھتی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک عمل کو پسند کرنے کے باوجود اس کو ترک کر دیتے تھے، کیونکہ آپ ﷺ کو یہ ڈر ہوتا تھا کہ لوگ بھی آپ کی اقتداء کریں گے اور یہ عمل فرض ہو جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ فرائض کے معاملے پر لوگوں پر تخفیف کو پسند کرتے تھے۔''

[2276/1096]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی بَیْتِی الضُّحٰی أَرْبَعَ رَکَعَاتٍ۔

تخریج الحدیث: صحیح مسلم: 719. (مسند احمد: 25232، 24924)

ترجمة الحدیث: ''عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں چاشت کی چار رکعتیں پڑھیں۔''

بَابُ الصَّلَاةِ عَقِبَ الطُّهُوْرِ

وضو کے بعد نماز پڑھنے کا بیان

[2278/1097]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَا بَلَالُ! حَدِّثْنِی بِأَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِی الْإِسْلَامِ عِنْدَكَ مَنْفَعَةً، فَإِنِّی سَمِعْتُ اللَّیْلَةَ خَشْفَ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ؟)) فَقَالَ بِلَالٌ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِی الْإِسْلَامِ أَرْجٰی عِنْدِی مَنْفَعَةً إِلَّا أَنِّی لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا فِی سَاعَةٍ مِنْ لَیْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا کَتَبَ اللّٰهُ لِی أَنْ أُصَلِّیَ.

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 1149، صحیح مسلم: 2458. (مسند احمد: 8403، 9672)

ترجمة الحدیث: ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے کہا: ''اے بلال! مجھے اپنے سب سے امید والے عمل کے بارے میں بتاؤ، جو تیرے خیال کے مطابق اسلام میں بڑا نفع مند ہے، کیونکہ میں نے رات کو اپنے آگے تیرے جوتوں کی آواز جنت میں سنی تھی؟'' سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو میرے نزدیک اسلام میں نفع کے لحاظ سے سب سے زیادہ امید والا ہو، البتہ (یہ عمل ہے کہ) میں رات اور دن کی جس گھڑی میں جب بھی وضو کرتا ہوں، تو اس وضو سے اتنی نماز پڑھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میرے مقدر میں لکھی ہوتی ہے۔''

[2279/1098]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِی بُرَیْدَةَ یَقُوْلُ: أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ: یَا بِلَالُ! بِمَ سَبَقْتَنِی اِلَی الْجَنَّۃِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَکَ أَمَامِی، اِنِّی دَخَلْتُ الْبَارِحَۃَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَکَ (فَذَکَرَ حَدِیثًا یَخْتَصُّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ) وَقَالَ لِبَلَالٍ: ((بِمَ سَبَقْتَنِی اِلَی الْجَنَّۃِ؟)) قَالَ: مَا أَحْدَثْتُ اِلَّا تَوَضَّأْتُ وَصَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((بِھٰذَا .))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن الترمذی: 3689، صحیح ابن خزیمۃ: 1209، مستدرک الحاکم: 285/3، 313، شرح السنۃ البغوی: 1012 . (مسند احمد: 22996، 23040)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے جب صبح کی تو سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا: ''اے بلال! کس عمل کی وجہ سے تو جنت میں مجھ سے سبقت لے گیا، کیونکہ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے آگے تیرے قدموں کی آواز سنی ہے، گزشتہ رات بھی جب میں جنت میں داخل ہوا تو تیرے قدموں کی آواز سنی تھی (پس راوی نے وہ حدیث ذکر کی جو سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص تھی)۔ آپ ﷺ نے سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''کون سے عمل کی وجہ سے تو مجھ سے جنت میں سبقت لے گیا ہے؟'' سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں تو وضو کرتا ہوں اور پھر دو رکعتیں ادا کرتا ہوں۔'' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسی عمل کی وجہ سے (تو جنت میں مجھ سے بھی سبقت لے گیا)۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَحِیَّۃِ الْمَسْجِدِ

تحیۃ المسجد کا بیان

[2280/1099]...... عَنْ أَبِی سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ، فَدَخَلَ أَعْرَابِیٌّ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ فَجَلَسَ الْأَعْرَابِیُّ فِی آخِرِ النَّاسِ، فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ ﷺ: ((أَرَکَعْتَ رَکْعَتَیْنِ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: فَأَمَرَہُ، فَأَتَی الرَّحْبَۃَ الَّتِی عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ .

تخریج الحدیث **حسن**: سنن ابوداؤد: 1675، سنن الترمذی: 511، سنن النسائی: 106/3، سنن ابن ماجہ: 1113 . (مسند احمد: 11197)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک بدو (مسجد میں) داخل ہوا اور لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا، جبکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تو نے دو رکعتیں پڑھی ہیں؟'' اس نے کہا: نہیں، نبی کریم ﷺ نے اس کو حکم دیا، پس وہ منبر کے

پاس خالی جگہ پر آیا اور دو رکعتیں پڑھیں۔''

[2281/1100]...... عَنْ أَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ بَیْنَ ظَهْرَانَیِ النَّاسِ فَجَلَسْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اِنِّی رَأَیْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ، قَالَ وَاِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یَرْكَعَ رَكْعَتَیْنِ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 714. (مسند احمد: 22601)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، میں بھی بیٹھ گیا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کس چیز نے تجھے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے سے روکا؟'' میں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا اس لیے میں بھی بیٹھ گیا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دو رکعت پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔''

بَابُ صَلَاةِ الْاِسْتِخَارَةِ

نماز استخارہ کا بیان

[2283/1101]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ یَقُوْلُ: ((اِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ لِیَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْأَمْرَ خَیْرًا لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ قَالَ أَبُو سَعِیْدٍ وَمَعِیْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ، اَللّٰهُمَّ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُهُ شَرًّا لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ فَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1162، 6382، 7390. (مسند احمد: 14707)

ترجمة الحديث ''سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کی سورت کی طرح (بڑے اہتمام سے) استخارہ کی تعلیم دیتے اور کہتے: ''جب تم میں سے کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ فرضوں کے علاوہ دو رکعتیں نماز پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے: اے اللہ! بے شک میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر

طلب کرتا ہوں اور میں تیری قدرت کے ساتھ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ تو قادر ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، دنیا، معیشت اور میرے معاملے کے انجام میں میرے لیے بہتر ہے، تو اس کو میرے مقدر میں کر دے اور اس کو آسان بنا دے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، دنیا اور میرے معاملے کے انجام میں برا ہے، تو مجھے اس سے دور کر دے اور اس کو مجھ سے دور کر دے، اور خیر جہاں بھی ہو اس کو میرے مقدر میں کر دے اور پھر مجھے اس سے راضی کر دے۔''

فَصْلٌ فِی الْاِسْتِخَارَةِ لِمَنْ یُرِیْدُ الزَّوَاجَ

جو شخص شادی کا ارادہ رکھتا ہے اس کے لیے استخارہ کرنے کے بیان میں فصل

[2284/1102]...... عَنْ أَبِی أَیُّوبَ الْأَنْصَارِیِّ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: أُكْتُمِ الْخِطْبَةَ ثُمَّ تَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوئَكَ وَصَلِّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ ثُمَّ احْمَدْ رَبَّكَ وَمَجِّدْهُ ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، أَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، فَإِنْ رَأَیْتَ لِیْ فِی فُلَانَةَ تُسَمِّیْهَا بِاسْمِهَا خَیْراً فِی دِیْنِی وَدُنْیَایَ وَآخِرَتِی وَإِنْ كَانَ غَیْرُهَا خَیْراً لِی مِنْهَا فِی دِیْنِی وَدُنْیَایَ وَآخِرَتِی فَاقْضِ لِیْ بِهَا أَوْ قَالَ فَاقْدُرْهَا لِیْ.))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** صحیح ابن خزیمة: 1220، صحیح ابن حبان: 4040، المعجم الاوسط الطبرانی: 3901، مستدرك الحاكم: 314/1، سنن البیهقی: 147/7. (مسند احمد: 23597)

ترجمة الحدیث ''صحابی رسول ﷺ ابو ایوب انصاری ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جب تو کسی لڑکی سے نکاح کا ارادہ کرے تو اپنی منگنی کا (اپنے دل میں) خیال کر، پھر اچھی طرح وضو کر اور اتنی نماز پڑھ جو اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں لکھی، پھر اپنے رب کی حمد اور بزرگی بیان کر، پھر یہ دعا پڑھ: اے اللہ! بے شک تو قدرت رکھتا ہے، میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے، میں نہیں جانتا، بلکہ توں تو غیبوں کو جاننے والا ہے، اگر تو فلاں عورت (نام بھی لے) کو میرے لیے میرے دین، دنیا اور آخرت کے معاملے میں بہتر سمجھتا ہے (تو اس کو میرے مقدر میں کر دے) اور اگر اس کے علاوہ (کسی اور عورت کو) میرے لیے میرے دین، دنیا اور آخرت کے معاملے میں بہتر سمجھتا ہے، تو میرے حق میں اس کا فیصلہ کر دے اور اس کو میرے مقدر میں کر دے۔''

اَبْوَابُ صَلَاةِ السَّفَرِ وَآدَابِهٖ وَأَذْكَارِهٖ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

سفر کی نماز، آداب اور اذکار اور اس سے متعلقہ دوسرے امور کا بیان

بَابُ فَضْلِ السَّفَرِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ وَشَيْءٍ مِنْ آدَابِهٖ

سفر کی فضیلت، اس پر آمادہ کرنے اور اس کے بعض آداب کا بیان

[2286/1103]...... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ يَعْنِی مِنْ بَيْتِهِ اِلَّا بِبَابِهِ رَايَتَانِ، رَايَةٌ بِيَدِ مَلَكٍ، وَرَايَةٌ بِيَدِ شَيْطَانٍ، فَاِنْ خَرَجَ لِمَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِتَّبَعَهُ الْمَلَكُ بِرَايَتِهِ فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ رَايَةِ الْمَلَكِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهِ، وَاِنْ خَرَجَ لِمَا يُسْخِطُ اللّٰهَ اِتَّبَعَهُ الشَّيْطَانُ بِرَايَتِهِ فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ رَايَةِ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهِ.))

تخریج الحدیث حسن: معجم الاوسط: 4783، الزهد للبيهقى : 699. (مسند احمد: 8286)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں ہے کوئی نکلنے والا، جو اپنے گھر سے نکلتا ہے، مگر اس کے دروازے پر دو جھنڈے ہوتے ہیں، ایک جھنڈا فرشتے کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور ایک شیطان کے ہاتھ میں، اگر وہ شخص اللہ کے پسندیدہ کام کے لیے نکلتا ہے تو فرشتہ اپنا جھنڈا لے کر اس کے پیچھے چل پڑتا ہے اور وہ شخص فرشتے کے جھنڈے کے نیچے رہتا ہے یہاں تک کہ گھر واپس آ جاتا ہے اور اگر وہ ایسے کام کے لیے نکلتا ہے جو اللہ کو ناراض کرتا ہے، تو اس کے پیچھے شیطان اپنا جھنڈا لے کر چل پڑتا ہے اور وہ شخص شیطان کے جھنڈے کے نیچے ہی رہتا ہے یہاں تک وہ گھر واپس لوٹ آتا ہے۔''

[2287/1104]...... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2113. (مسند احمد: 7566)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے اس قافلے کے

ساتھ نہیں چلتے، جس میں کتا ہو یا گھنٹی کی آواز ہو۔''

[2288/1105]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَأَسْرِعُوا السَّيْرَ، وَإِذَا أَرَدْتُمُ التَّعْرِيْسَ فَتَنَكَّبُو الطَّرِيْقَ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1926. (مسند احمد: 8442)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سبزہ زاروں میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حق دیا کرو اور جب تم خشک زمین پر سفر کرو تو تیزی کے ساتھ چلا کرو اور جب تم رات کے آخر میں پڑاؤ ڈالنے کا ارادہ کرو تو راستے سے اتر کر ایک طرف پڑاؤ کیا کرو۔''

[2209/1106]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سِرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَمْكِنُوا الرِّكَابَ أَسْنَانَهَا وَلَا تُجَاوِزُوْا الْمَنَازِلَ وَإِذَا سِرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَاسْتَجِدُّوا وَعَلَيْكُمْ بِالدَّلَجِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ، وَإِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغِيْلَانُ فَنَادُوا بِالْأَذَانِ، وَإِيَّاكُمْ وَالصَّلَاةَ عَلٰى جَوَادِّ الطَّرِيْقِ وَالنُّزُوْلَ عَلَيْهَا، فَإِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ، وَقَضَاءَ الْحَاجَةِ فَإِنَّهَا الْمَلَاعِنُ.))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن ابوداؤد: 2570، سنن ابن ماجہ: 329. (مسند احمد: 14277، 15091)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سر سبز وشاداب زمین میں چلو تو اپنی سواریوں کو چرنے کے لیے چھوڑ دو، (مسافر لوگوں کے آرام کرنے والی) منزلوں سے تجاوز نہ کیا کرو، جب بنجر زمین میں سفر کرو تو تیزی سے چلا کرو اور رات کے اندھیرے میں سفر کیا کرو، کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے، اور جب جادوگر جنّ (لوگوں کو راستے سے گمراہ کرنے کے لیے) مختلف رنگوں اور شکلوں میں ظاہر ہوں تو اذان کہا کرو اور راستے کے درمیان میں نماز پڑھنے اور پڑاؤ ڈالنے سے بچو، کیونکہ یہ رات کو درندوں اور سانپوں وغیرہ کا ٹھکانہ ہوتے ہیں اور (راستے میں) پیشاب یا پاخانہ وغیرہ کرنے سے بھی بچو، کیونکہ یہ فعل لعنت کا سبب بنتا ہے۔''

[2291/1107]...... عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهِ، وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَيْهِ وَوَضَعَ رَأْسَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 683. (مسند احمد: 22546م، 22632)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے اور جب صبح سے کچھ دیر پہلے پڑاؤ کرتے تو اپنے بازو زمین پر کھڑے کر کے اپنی ہتھیلیوں کے درمیان سر رکھ کر لیٹ جاتے۔

[2292/1108]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَإِذَا قَضٰى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلٰى أَهْلِهِ))

تخريج الحديث: صحيح البخاری: 1804، 3001، 5429، صحيح مسلم: 1927. (مسند احمد: 7225)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، جو تم کو کھانے، پینے اور سونے سے روک دیتا ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی سفر میں اپنا کام پورا کرے تو جلدی اپنے گھر لوٹ آئے۔''

بَابُ أَفْضَلِ الْأَيَّامِ لِلسَّفَرِ وَتَوْدِيعِ الْمُسَافِرِ وَإِيصَائِهِ وَالدُّعَاءِ لَهُ

سفر کے لیے افضل دن اور مسافر کو الوداع کہنے اور اس کو وصیت کرنے اور اس کے لیے دعا کرنے کا بیان

[2295/1109]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يُرِيدُ سَفَرًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَوْصِنِي، قَالَ: ((أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ.)) فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَللّٰهُمَّ ازْوِ لَهُ الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ.))

تخريج الحديث: حسن: سنن ابن ماجه: 2771، سنن الترمذی: 3445. (مسند احمد: 8310، 9724)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی، جو سفر کا ارادہ رکھتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھ کو کوئی وصیت فرما دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تجھے اللہ سے ڈرانے کی اور ہر اونچی جگہ پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔'' جب وہ آدمی واپس جانے کے لیے پلٹا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! اس شخص کے لیے زمین کو لپیٹ دے (یعنی اس کی مسافت مختصر کر دے) اور اس پر سفر کو آسان کر دے۔''

[2296/1110]...... عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ أَبِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ وَهُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ قَالَ لَهُ: اُدْنُ حَتّٰى أُوَدِّعَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُوَدِّعُنَا فَيَقُولُ: ((اَسْتَوْدِعُ

اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ .))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 2600، سنن الترمذی: 3442، 3443. (مسند احمد: 4524، 4957)

ترجمة الحديث ''سالم بن عبد اللہ سے کہتے ہیں کہ میرے باپ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی آدمی سفر کا ارادہ لے کر آتا تو وہ کہتے: میرے قریب ہو جا، تاکہ میں تجھے اس طرح الوادع کہوں، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں الوداع کہا کرتے تھے، پھر وہ کہتے: میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے اعمال کے خاتمے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

[2298/1111]...... عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لِرَجُلٍ: أُوَدِّعُكَ كَمَا وَدَّعَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ كَمَا وَدَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِى لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ۔

تخریج الحدیث صحيح لغيره: سنن ابن ماجه: 2825. (مسند احمد: 8694، 9230)

ترجمة الحديث ''موسیٰ بن وردان کہتے ہیں کہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کہا: میں تجھے اس طرح الوداع کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے الوداع کہا تھا (یا راوی نے کہا، جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الوداع کہا)، میں تجھے اُس اللہ کے سپرد کرتا ہوں کہ جس کو سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔''

بَابُ اِتِّخَاذِ الرَّفِيْقِ فِى السَّفَرِ وَسَبَبِهٖ

سفر میں ساتھی بنانے اور اس کے سبب کا بیان

[2299/1112]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ خَيْبَرَ فَاتَّبَعَهُ رَجُلَانِ وَآخَرُ يَتْلُوهُمَا يَقُوْلُ: اِرْبَعَا اِرْبَعَا حَتّٰى رَدَّهُمَا، ثُمَّ لَحِقَ الْأَوَّلَ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَانِ شَيْطَانَانِ وَاِنِّى لَمْ أَزَلْ بِهِمَا حَتّٰى رَدَدْتُهُمَا، فَإِذَا أَتَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُ أَنَّا هٰهُنَا فِى جَمْعِ صَدَقَاتِنَا وَلَوْ كَانَتْ تَصْلُحُ لَهُ لَبَعَثْنَا بِهَا إِلَيْهِ، قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ الرَّجُلُ الْمَدِيْنَةَ أَخْبَرَ النَّبِىَّ ﷺ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَلْوَةِ۔

تخریج الحدیث صحيح: مسند أبو يعلى: 2589، مستدرك الحاكم: 102/2، مسند البزار: 2022. (مسند احمد: 2510، 2719)

ترجمة الحديث ''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک آدمی خیبر سے نکلا، دو آدمی اس کے پیچھے چل

پڑے اور ایک ان کے پیچھے، جو انھیں کہتا تھا: ٹھہر جاؤ، ٹھہر جاؤ۔ (یہاں تک کہ) انھیں لوٹا دیا، پھر وہ پہلے آدمی کو جا ملا اور اسے بتایا کہ یہ دو شیطان تھے، میں ان کے ساتھ لگا رہا، حتی کہ انھیں لوٹا دیا۔ جب تو رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ کو میرا سلام عرض کرنا اور بتلا دینا کہ ہم یہاں صدقات جمع کر رہے ہیں، اگر آپ ﷺ کے لائق ہوں تو ہم بھیج دیں گے۔ وہ آدمی مدینہ میں پہنچا اور آپ ﷺ کو اس کا پیغام پہنچا دیا۔ اس وقت آپ ﷺ نے خلوت (تنہائی) سے منع کر دیا۔''

[2300/1113]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ أَحَدٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ أَبَداً .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2998. (مسند احمد: 4748)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگ جان لیں کہ رات کو اکیلا سفر کرنے میں کیا نقصان ہے تو کوئی بھی رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے۔''

بَابُ مَا يَقُوْلُهُ الْمُسَافِرُ عِنْدَ رُكُوْبِ دَابَّةٍ وَعِنْدَ عَثْرَتِهَا وَمَا جَاءَ فِي الْإِرْتِدَافِ

سواری پر سوار ہوتے وقت اور اس کو ٹھوکر لگتے وقت کیا کہنا چاہیے اور نیز سواری پر ردیف بنانے کے بارے میں بیان

[2304/1114]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلَيْهَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثاً وَكَبَّرَ ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْلِي ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ: مِمَّ ضَحِكْتَ بِاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ: مِمَّ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((يَعْجَبُ الرَّبُّ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِي، وَيَقُوْلُ: عَلِمَ عَبْدِي أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِي .))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: سنن ابوداؤد: 2602، سنن الترمذی: 3446. (مسند احمد: 753).

ترجمة الحدیث ''علی بن ربیعہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، ان کے پاس ایک سواری لائی گئی تا کہ وہ اس پر سوار ہوں، جب انہوں نے رکاب میں اپنا پاؤں رکھا تو ''بسم اللہ'' کہا، جب اس پر سوار ہو گئے تو کہا:

ساری تعریف اللہ کے لیے ہے، وہ ذات پاک ہے، جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا، جبکہ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں، پھر تین دفعہ اللہ کی حمد اور تین دفعہ اس کی بڑائی بیان کی، پھر کہا: تو پاک ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تحقیق میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، مجھ کو معاف کر دے، پھر وہ ہنسے۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ ﷺ نے ایسے ہی کیا، جیسے میں نے کیا ہے، پھر آپ ﷺ ہنسے، میں نے کہا تھا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رب اپنے بندے پر تعجب کرتا ہے، جب بندہ کہتا ہے: اے میرے رب! مجھے معاف کر دے، تو اللہ کہتا ہے: میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے علاوہ گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں ہے۔''

[2306/1115]...... عَنْ أَبِی تَمِیْمَةَ الْهُجَیْمِیِّ عَمَّنْ كَانَ رَدِیْفَ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ كُنْتُ رَدِیْفَهُ عَلٰی حِمَارٍ فَعَثَرَ الْحِمَارُ فَقُلْتُ: تَعِسَ الشَّیْطَانُ، فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ: ((لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّیْطَانُ، فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ تَعِسَ الشَّیْطَانُ تَعَاظَمَ الشَّیْطَانُ فِی نَفْسِهِ وَقَالَ صَرَعْتُهُ بِقُوَّتِی فَاِذَا قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ تَصَاغَرَتْ اِلَیْهِ نَفْسُهُ حَتّٰی یَكُوْنَ أَصْغَرَ مِنْ ذُبَابٍ (وَفِی لَفْظٍ) تَصَاغَرَ حَتّٰی یَصِیْرَ مِثْلَ الذُّبَابِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4982. (مسند احمد: 20591)

ترجمۃ الحدیث ''ابو تمیمہ ہجیمی ایسے صحابی سے روایت کرتے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے ردیف تھے، وہ کہتے ہیں: میں گدھے پر نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا، گدھے کو ٹھوکر لگ گئی، جس پر میں نے کہا: شیطان ہلاک ہو جائے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: ''اس طرح نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو جائے، کیونکہ جب تم یہ کہتے ہو کہ شیطان ہلاک ہو جائے تو شیطان دل میں اپنے آپ کو بڑا جاننے لگتا ہے اور کہتا ہے: میں نے اپنی طاقت سے اس کو گرا دیا ہے، لیکن (جب ایسی صورت میں) تم ''بسم اللہ'' کہو گے تو شیطان کا نفس ذلیل ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ وہ مکھی سے بھی زیادہ چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اتنا ذلیل ہو جاتا ہے کہ وہ مکھی کی طرح چھوٹا بن جاتا ہے۔''

[2308/1116]...... عَنْ عَلِیٍّ الْأَزْدِیِّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَلَّمَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِهِ خَارِجًا اِلٰی سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((﴿سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِی سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی

الْأَهْلِ وَالْمَالِ (وَفِی رِوَایَةٍ: اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِی سَفَرِنَا، وَاخْلُفْنَا فِی أَهْلِنَا) .)) وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِیْهِنَّ: ((آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1342 . (مسند احمد: 6374)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے علی ازدی کو یہ تعلیم دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو نکلتے ہوئے اپنے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہتے، پھر پڑھتے: ''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس سواری کو تابع کیا ہے، جبکہ ہم اس کو تابع کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بے شک ہم سب نے اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اے اللہ بے شک ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقوی کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جو تجھے پسند ہو، اے اللہ! اس سفر کو ہمارے لیے آسان کر دے اور اس کی دوری کو ہم سے لپیٹ دے، اے اللہ! سفر میں بھی تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور گھر میں بھی تو ہی ہمارا خلیفہ ہے، اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشکلات سے، ناکام و غمگین واپس لوٹنے سے اور اپنے گھر اور مال میں برے منظر کو دیکھنے سے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اے اللہ! سفر میں ہمارا ساتھی بن جا اور ہمارے اہل میں ہمارا خلیفہ بن جا۔'' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس لوٹتے تو یہی کلمات کہتے اور ان میں یہ الفاظ زائد کرتے: واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔''

بَابُ أَذْکَارٍ یَقُوْلُهَا الْمُسَافِرُ عِنْدَ اِرَادَةِ السَّفَرِ وَفِیْ أَثْنَائِهِ عِنْدَ النُّزُوْلِ وَعِنْدَ الرُّجُوْعِ اِلٰی وَطَنِهِ

ان اذکار کا بیان، جو مسافر سفر کے ارادے کے وقت، دورانِ سفر کہیں اترتے وقت اور اپنے وطن کو واپس ہوتے ہوئے کہتا ہے

[2318/1117]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا أَرَادَ أَنْ یَخْرُجَ اِلٰی سَفَرٍ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَعُوْذُبِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِی السَّفَرِ وَالْکَآبَةِ فِی الْمُنْقَلَبِ، اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ .)) وَاِذَا أَرَادَ الرُّجُوْعَ قَالَ: ((آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ .)) وَاِذَا دَخَلَ أَهْلَهُ قَالَ: ((تَوْباً تَوْباً لِرَبِّنَا أَوْباً لَایُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْباً .))

تخریج الحدیث حسن: مسند أبو یعلی: 2353، صحیح ابن حبان: 2716، معجم الاوسط:

11735، مسند البزار: 3127، مستدرك الحاكم: 1/488. (مسند احمد: 2311)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سفر میں نکلنے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ وَالْكَآبَةِ فِي الْمُنْقَلَبِ، اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ.'' ...... ''اے اللہ! تو سفر میں ساتھی ہے اور ہمارے گھر میں خلیفہ ہے، اے اللہ! میں تجھ سے سفر میں کثرتِ عیال سے اور سفر سے ناکام واپسی سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے (یعنی اس کی مسافت کو کم کر دے) اور ہمارے لے یہ سفر آسان کردے۔'' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس لوٹنے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: ''آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.'' ...... واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔ اور جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو فرماتے: ''تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا أَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا.'' ''ہم توبہ کرتے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں اور اپنے اس رب کی طرف رجوع کرتے ہیں، جو ہمارا کوئی گناہ نہیں چھوڑتا، (بلکہ سب کو معاف فرما دیتا ہے)۔''

[2319/1118]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رضی اللہ عنہ (قَالَ عَاصِمٌ: وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم): كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا خَرَجَ فِيْ سَفَرٍ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمُظْلُوْمِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ.)) وَاِذَا رَجَعَ قَالَ مِثْلَهَا اِلَّا أَنَّهُ يَقُوْلُ: ((وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ.)) فَيَبْدَأُ بِالْأَهْلِ.

تخريج الحديث صحيح مسلم: 1343. (مسند احمد: 20776)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کے لیے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمُظْلُوْمِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ۔ (اے اللہ! میں سفر کی مشقتوں سے، واپس لوٹنے کے غم سے، زیادہ ہو جانے کے بعد نقصان سے، مظلوم کی بددعا سے اور مال اور گھر میں برے منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)''
''اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس لوٹتے تو یہی کلمات دوہراتے۔'' البتہ آخری جملے کو اس طرح کہتے تھے: وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ۔ (اور اپنے اہل اور مال میں برے منظر۔)'' یعنی اس میں ''الْأَهْل'' کا لفظ پہلے آیا، (اور ''المَال'' کا بعد میں)

[2322/1119]...... عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةَ رضی اللہ عنہا

تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ، ثُمَّ قَالَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2708 . (مسند احمد: 27122)

ترجمة الحديث ''سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہیں پڑاؤ ڈالے اور یہ دعا پڑھے: ''أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ .'' (میں اللہ کے تمام اور مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی) تو کوئی چیز اسے وہاں سے روانہ ہونے تک نقصان نہیں دے گی۔''

[2323/1120]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2993، 2994 . (مسند احمد: 14568)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے، جب (بلند جگہ پر) چڑھ رہے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب (بلند جگہ سے) اتر رہے ہوتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔''

بَابُ آدَابِ رُجُوْعِ الْمُسَافِرِ وَعَدَمِ طُرُوْقِهِ أَهْلَهُ لَيْلًا وَصَلَاةِ رَكْعَتَيْنِ

مسافر کے سفر سے لوٹنے کے آداب اور اس کا رات کے وقت گھر میں واپس نہ آنا اور (واپس آکر) دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

[2325/1121]...... عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى ، فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ) فَيَأْتِيهِ النَّاسُ فَيُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3088، صحيح مسلم: 716 . (مسند احمد: 15772، 15775)

ترجمة الحديث ''سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دن کو چاشت کے وقت میں واپس آتے تھے، جب آپ ﷺ پہنچ جاتے تو مسجد سے شروع ہوتے، پس آپ ﷺ اس میں دو رکعت نماز پڑھتے، پھر وہاں بیٹھ جاتے اور لوگ آپ ﷺ کے پاس آکر آپ کو سلام کہتے۔''

[2326/1122]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا ، كَانَ

يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً۔

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 1800، صحيح مسلم: 1928 . (مسند احمد: 12263)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے واپسی پر) رات کو گھر نہیں آتے تھے، بلکہ صبح یا شام کے وقت آتے تھے۔''

[2330/1123]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا ، أَنْ يَخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1528 . (مسند احمد: 14232)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی رات کے وقت (سفر سے) اپنے اہل کے پاس آئے، کہ وہ ان کی خیانت کو ڈھونڈے یا ان کی غلطی کا موقع تلاش کرے۔''

[2331/1124]...... عَنْ أَبِى سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ لَيْلاً فَتَعَجَّلَ إِلٰى امْرَأَتِهِ فَإِذَا فِى بَيْتِهِ مِصْبَاحٌ ، وَإِذَا مَعَ امْرَأَتِهِ شَىْءٌ ، فَأَخَذَ السَّيْفَ ، فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: إِلَيْكَ عَنِّى ، فُلَانَةُ تُمَشِّطُنِىْ ، فَأَتَى النَّبِىَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ ، فَنَهٰى أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا .

تخریج الحدیث **صحيح لغيره:** مستدرك الحاكم: 293/4، مصنف ابن ابى شيبة: 523/12، مصنف عبد الرزاق: 14019، صحيح مسلم: 1528/3 . (مسند احمد: 15736)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک دفعہ رات کو سفر سے واپس آئے اور جلدی جلدی اپنی بیوی کے پاس پہنچے، وہ کیا دیکھتے ہیں کہ گھر میں چراغ تھا اور اس کی بیوی کے پاس کوئی فرد تھا۔ پس اس نے تلوار پکڑی، لیکن اتنے میں اس کی بیوی نے کہہ: پیچھے ہٹ جا، یہ فلاں عورت ہے، میری کنگھی کر رہی تھی۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ساری بات بتلائی، (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا کہ آدمی رات کو اپنے اہل کے پاس آئے۔''

بَابُ النَّهْىِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَةِ مُنْفَرِدًا وَ سَبَبِ ذٰلِكَ وَوَعِيْدِ مَنْ فَعَلَهُ

جس عورت کا خاوند غائب ہو، اس پر (مرد) کے داخل ہونے کی ممانعت اس کا سبب اور ایسا کرنے والے کی وعید کا بیان

[2332/1125]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَفَراً مِنْ بَنِىْ هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلٰى

أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَدَخَلَ أَبُوبَكْرٍ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: لَمْ أَرَ إِلَّا خَيْراً۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ.)) ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ((لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا عَلَى مُغِيْبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوِ اثْنَانِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2173. (مسند احمد: 6595)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو ہاشم کے کچھ لوگ سیدہ اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا، جو سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، کے پاس آئے، اتنے میں سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، ان کو یہ بات ناگوار گزری، پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ مجھے اس میں خیر ہی نظر آ رہی ہے، (یعنی کسی قسم کا سوئے ظن نہیں ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے اسماء کو اس سے بری کر دیا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''آج کے بعد کوئی آدمی اس عورت کے پاس نہ جائے، جس کا خاوند موجود نہ ہو، مگر اس صورت میں اس کے ساتھ ایک دو افراد ہونے چاہئیں۔''

[2334/1126]...... عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: اِسْتَأْذَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَلَى فَاطِمَةَ فَأَذِنَتْ لَهُ، قَالَ: ثَمَّ عَلِيٌّ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَرَجَعَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا مَرَّةً أُخْرٰى، فَقَالَ: ثَمَّ عَلِيٌّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ حِيْنَ لَمْ تَجِدْنِي هٰهُنَا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 7348، صحیح ابن حبان: 5584. (مسند احمد: 17823)

ترجمۃ الحدیث ''ابو صالح کہتے ہیں کہ سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے (گھر میں آنے کی) اجازت طلب کی، انھوں نے اجازت دے دی، انھوں نے اندر آ کر پوچھا: یہاں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ پس وہ واپس چلے گئے۔ وہ بعد میں پھر ایک دفعہ آئے اور اجازت طلب کی اور پوچھا کہ کیا سیّدنا علی رضی اللہ عنہ یہاں پر موجود ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں، پھر وہ اندر آ گئے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کو (پچھلی دفعہ) میری عدم موجودگی میں کس چیز نے گھر میں آ کر (یہاں بیٹھنے سے) منع کیا تھا؟ سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان عورتوں پر داخل ہونے سے منع فرمایا، جن کے خاوند گھر پر موجود نہ ہوں۔''

بَابُ سَفَرِ النِّسَاءِ وَالرِّفْقِ بِهِنَّ وَالْاَقْرَاعِ بَيْنَهُنَّ لِأَجْلِ السَّفَرِ وَعَدْمِ سَفَرِهِنَّ بِدُوْنِ مَحْرَمٍ

عورتوں کے سفر کرنے، ان کے ساتھ نرمی کرنے، سفر کے لیے ان کے درمیان قرعہ اندازی کرنے اور محرم کے بغیر ان کا سفر نہ کرنے کا بیان

[2336/1127]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُومَحْرَمٍ.)) وجاءَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي أُكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَّةٌ۔ قَالَ: ((فَارْجِعْ فَحُجَّ مَعَهَا.))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 3006، 3061، 5233، صحيح مسلم: 1341. (مسند احمد: 1934، 3231)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت سفر نہ کرے، مگر محرم رشتہ دار کے ساتھ۔'' نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: فلاں فلاں غزوے میں میرا نام لکھا جا چکا ہے، جبکہ میری بیوی حج کے لیے جا رہی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تم واپس چلے جاؤ اور اس کے ساتھ حج کرو۔''

[2337/1128]...... عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ سَفَرَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَصَاعِداً إِلَّا مَعَ أَبِيْهَا أَوْ أَخِيْهَا أَوِ ابْنِهَا أَوْ زَوْجِهَا أَوْ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ.))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 1340. (مسند احمد: 11515)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت تین یا اس سے زیادہ دنوں کا سفر نہ کرے، مگر اس صورت میں کہ اس کے ساتھ اس کا باپ یا بھائی یا بیٹا یا خاوند یا کوئی اور محرم رشتہ دار ہو۔''

[2344/1129]...... عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُنَّ يَسُوْقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيْ أَنْجَشَةُ! رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيْرِ))

تخريج الحديث صحيح: سنن الكبرىٰ للنسائی: 10364، معجم الاوسط: 294/25. (مسند احمد: 27116)

ترجمة الحديث ''سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ بھی نبی کریم ﷺ کی عورتوں کے ساتھ تھیں اور ان

کی سواریوں کو ایک حدی خوان چلا رہا تھا، نبی کریم ﷺ نے اسے ارشاد فرمایا: ''اے انجشہ! آرام سے، شیشوں کے ساتھ نرمی کر۔''

بَابُ اِفْتِرَاضِ صَلَاةِ السَّفَرِ وَحُكْمِهَا

سفری نماز کے تقرر اور اس کے حکم کا بیان

[2347/1130]...... عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ صَلَاةَ الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَالْخَوْفِ رَكْعَةً عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 687، سنن ابوداؤد: 1247، سنن ابن ماجه: 1068، سنن النسائی: 226/1. (مسند احمد: 2124، 3332)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان پر حضر کی نماز چار رکعتیں، سفر کی نماز دو رکعتیں اور خوف کی نماز ایک رکعت فرض کی۔''

[2349/1131]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْأَضْحٰى رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1063، سنن النسائی: 111/3. (مسند احمد: 257)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سفری نماز کی دو رکعتیں، نمازِ عید الاضحیٰ کی دو رکعتیں، نمازِ عید الفطر کی دو اور نمازِ جمعہ کی دو رکعتیں محمد ﷺ کی زبان پر پوری نمازیں ہیں، ان میں کوئی کمی نہیں ہے۔''

[2350/1132]...... عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قُلْتُ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا﴾ وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ؟ فَقَالَ لِي عُمَرُ رضی اللہ عنہ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 686. (مسند احمد: 174)

ترجمة الحديث ''یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تو یہ کہا ہے کہ ''اگر تمہیں ڈر ہو کہ کفار تمہیں فتنے میں ڈال دیں گے تو نماز کو قصر کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے''، جبکہ اب تو لوگ امن میں ہیں؟ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے جواب دیتے ہوئے کہا: جس چیز سے تجھے تعجب ہوا ہے، مجھے بھی

اس پر تعجب ہوا تھا، لیکن جب میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ خیرات (اور رخصت) ہے، جو اللہ نے تم پر صدقہ کی ہے، سوتم اس کی یہ رخصت قبول کرو۔''

[2351/1133]...... عَنْ أَبِی حَنْظَلَةَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ الصَّلَاةِ فِی السَّفَرِ ، قَالَ: اَلصَّلَاةُ فِی السَّفَرِ رَكْعَتَانِ ، قُلْتُ إِنَّا آمِنُونَ ، قَالَ: سُنَّةُ النَّبِیِّ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبۃ: 447/2 . (مسند احمد: 4704، 5213)

''ابوحنظلہ کہتے ہیں: میں نے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سفر کی نماز کے بارے سوال کیا تو انہوں نے کہا: سفر کی نماز دو رکعتیں ہے۔ میں نے کہا: ہم تو اب امن میں ہیں؟ انھوں نے کہا: یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔''

بَابُ مَسَافَةِ الْقَصْرِ وَحُكْمِ مَنْ نَزَلَ بِبَلَدٍ فَنَوَى الْإِقَامَةَ فِيْهِ وَإِتْمَامِ الْمُسَافِرِ إِذَا اقْتَدٰى بِمُقِيْمٍ وَهَلْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ بِمِنًى أَهْلُ مَكَّةَ

قصر کی مسافت اور کسی شہر میں اقامت کی نیت سے ٹھہرنے والے کے حکم کا بیان مقیم کی اقتدا میں مسافر کا نماز پوری پڑھنا کیا اہل مکہ منیٰ میں قصر نماز پڑھیں گے

[2357/1134]...... عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِی السِّمْطِ أَنَّهُ أَتٰى أَرْضًا يُقَالُ لَهَا دَوْمِيْنُ ، مِنْ حِمْصَ عَلٰى رَأْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيلًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، فَقُلْتُ لَهُ: أَتُصَلِّی رَكْعَتَيْنِ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِذِی الْحُلَيْفَةِ يُصَلِّی رَكْعَتَيْنِ ، فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَ: كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 692 . (مسند احمد: 198)

ترجمة الحديث ''جبیر بن نفیر کہتے ہیں: جناب ابوسمط ''دومین'' نامی جگہ پر آئے، جو حمص سے اٹھارہ میل کے فاصلے پر ہے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی۔ میں نے کہا: کیا تو دو رکعت نماز پڑھ رہا ہے؟ اس نے کہا: میں نے تو سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ذی الحلیفہ دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، پھر جب میں نے ان سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا: میں تو اسی طرح کروں گا جیسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔''

[2358/1135]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَافَرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ (وَفِی رِوَايَةٍ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ) لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 547، سنن النسائی: 117/3 . (مسند احمد: 1852)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ سے سفر کیا (اور ایک روایت میں ہے: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں مکہ اور مدینہ کے درمیان کا سفر کیا) اور آپ ﷺ کو صرف اللہ تعالیٰ کا ڈر تھا، لیکن پھر بھی آپ ﷺ واپس آنے تک دو دو رکعت نماز ادا کرتے رہے۔''

[2359/1136]...... عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبِ نِ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِمِنًى أَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَآمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ .

تخريج الحديث صحیح البخاری: 1083، 1656، صحیح مسلم: 696. (مسند احمد: 18727، 18731)

ترجمة الحديث ''سیّدنا حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ منیٰ میں ظہر وعصر کی نمازیں دو دو رکعت پڑھیں، حالانکہ اس وقت لوگوں کی تعداد بھی سب سے زیادہ تھی اور امن بھی بہت تھا۔'' ان احادیث کا لب لباب یہ ہے کہ قصر کا تعلق دشمن کے خوف یا صرف جہادی سفر سے نہیں ہے، بلکہ ہر سفر میں قصر نماز پڑھی جائے گی، اس میں امن ہو یا خوف۔

[2360/1137]...... عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ: إِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا، وَإِذَا رَجَعْنَا إِلَى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ۔

تخريج الحديث صحیح مسلم: 688. (مسند احمد: 1862، 1996)

ترجمة الحديث ''موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں: ہم مکہ میں سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، میں نے کہا: جب ہم تمہارے ساتھ ہوتے ہیں تو چار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور جب اپنی رہائش گاہوں کی طرف لوٹتے ہیں تو دو رکعت (قصر نماز) پڑھتے ہیں، سیّدنا عبد اللہ نے کہا: یہ ابو القاسم ﷺ کی سنت ہے۔''

[2363/1138]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ سِتَّ سِنِينَ بِمِنًى فَصَلَّوْا صَلَاةَ الْمُسَافِرِ .

تخريج الحديث صحیح مسلم: 694. (مسند احمد: 4858)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ، سیّدنا ابو بکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور سیّدنا عثمان کے ساتھ چھ سال تک منی میں نماز پڑھی، وہ مسافر والی نماز پڑھتے تھے۔''

[2364/1139]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ نِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ آمِنًا لَا يَخَافُ فِي حَجَّةِ

الْوَدَاعِ .

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 2746، مسند ابویعلی: 3634، مختصر مسلم: 690. (مسند احمد: 12079، 13488)

ترجمة الحديث ''سیّدنا انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ میں مسجد نبوی میں ظہر کی نماز کی چار رکعت پڑھائی، اور ذوالحلیفہ کے مقام پر عصر کی نماز دو رکعت پڑھائی، یہ حجۃ الوداع کا (سفر تھا)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم امن کی حالت میں تھے اور کسی سے نہیں ڈر رہے تھے۔''

[2365/1140]...... عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيْدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ، قَالَ كُنْتُ أَخْرُجُ إِلَى الْكُوْفَةِ فَأُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى أَرْجِعَ، وَقَالَ أَنَسٌ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شُعْبَةُ الشَّاكُّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 691. (مسند احمد: 12313)

ترجمة الحديث ''یحییٰ بن یزید ہنائی کہتے ہیں: میں نے سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قصر نماز کے بارے میں پوچھا اور کہا کہ میں کوفہ کی طرف جاتا ہوں اور واپس لوٹنے تک دو دو رکعت نماز پڑھتا ہوں۔ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جب تین میل یا تین فرسخ کی مسافت تک نکلتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے، امام شعبہ کو شک ہوا ہے۔''

[2367/1141]...... عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا، فَسَأَلْتُهُ: هَلْ أَقَامَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، أَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2049، 2293، 3781، صحیح مسلم: 1427. (مسند احمد: 12976)

ترجمة الحديث ''یحییٰ بن ابی اسحاق کہتے ہیں: میں نے سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قصر نماز کے بارے میں سوال کیا، انھوں نے کہا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف سفر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹنے تک ہمیں دو دو رکعت نماز پڑھاتے رہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں قیام بھی کیا تھا؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں دس دن قیام کیا تھا۔''

بَابُ مُدَّةِ الْقَصْرِ وَمَتٰى يُتِمُّ الْمُسَافِرُ وَحُكْمِ مَنْ لَّمْ يُجْمِعْ اِقَامَةً

قصر نماز کی مدت، مسافر کب پوری نماز ادا کرے گا اور اقامت کی نیت نہ کرنے والے کا حکم، ان سب امور کا بیان

[2371/1142]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَقَامَ تِسْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا فَأَقَمْنَا تِسْعَ عَشْرَةَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4298، 4299. (مسند احمد: 1958)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک سفر کیا اور (اس کے دوران مکہ میں) انیس دن قیام کیا، اور دو دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ جب ہم کسی سفر میں انیس دن ٹھہرتے ہیں تو دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں، لیکن جب اس سے زیادہ دنوں تک ٹھہرتے ہیں تو چار چار رکعتیں ادا کرتے ہیں۔''

[2373/1143]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَبُوْكَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1235. (مسند احمد: 14139)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک میں بیس دن قیام کیا اور اس دوران قصر نماز پڑھتے رہے۔''

اَبْوَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ
دونمازوں کوجمع کرنا

بَابُ مَشْرُوْعِيَّتِهٖ فِي السَّفَرِ
سفر میں نمازوں کوجمع کرنے کی مشروعیت

[2378/1144]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ، الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.

تخریج الحدیث صحیح: مصنف عبد الرزاق: 4404. (مسند احمد: 1874)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں دونمازوں کو جمع کرلیا کرتے تھے، یعنی مغرب وعشاء کواور ظہر وعصر کو۔''

[2379/1145]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُوْمُ وَعَلِقَ النَّاسُ يُنَادُوْنَهُ: اَلصَّلَاةَ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: اَلصَّلَاةَ اَلصَّلَاةَ، قَالَ: فَغَضِبَ، قَالَ: أَتُعَلِّمُنِي بِالسُّنَّةِ؟ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلَقِيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَوَافَقَهُ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 705. (مسند احمد: 2269)

ترجمة الحدیث ''عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں: ایک دن سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ہمیں عصر کے بعد خطبہ دیا، حتی کہ سورج غروب ہوگیا اور ستارے ظاہر ہونے لگے۔ لوگوں نے یہ آواز لگانا شروع کی کہ نماز پڑھو۔ لوگوں میں بنی تمیم کا ایک آدمی بھی موجود تھا، اس نے بھی یہ کہنا شروع کر دیا کہ نماز، نماز۔ سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ غصے میں آگئے اور کہنے لگے: کیا تو مجھے سنت کی تعلیم دے رہا ہے؟ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا، آپ ﷺ نے ظہر و

عصر اورمغرب وعشاء کوجمع کر کے ادا کیا۔ عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: میں اپنے دل میں (شک اور تعجب) محسوس کرنے لگا، اس لیے میں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ملا اور ان سے اس مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، انھوں نے بھی اِن کی موافقت کی۔‘‘

[2380/1146]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِی السَّفَرِ.

تخريج الحديث صحيح بخاری معلقا: 1108، 1110 موصولاً . (مسند احمد: 12408)

ترجمة الحديث ’’سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کوجمع کرلیا کرتے تھے۔‘‘

[2381/1147]...... عَنْ أَبِی الطُّفَيْلِ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی سَفْرَةٍ سَافَرَهَا وَذٰلِكَ فِی غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، قُلْتُ: مَا حَمَلَهُ عَلٰی ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

تخريج الحديث صحيح مسلم: 706. (مسند احمد: 21997)

ترجمة الحديث ’’سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں نکلے، یہ غزوۂ تبوک کا واقعہ تھا، آپ ﷺ نے ظہر وعصر اورمغرب وعشاء کوجمع کر کے ادا کیا۔ راوی کہتا ہے: میں نے کہا کہ آپ ﷺ کواس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کا ارادہ یہ تھا کہ آپ اپنی امت پر تنگی نہ کریں۔‘‘

فِی الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ تَقْدِيمًا وَتَأْخِيرًا

ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو تقدیم وتاخیر کے ساتھ جمع کر کے ادا کرنا

[2382/1148]...... عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی السَّفَرِ، قَالَ: قُلْنَا: بَلٰی، قَالَ: كَانَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فِی مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَبَ وَإِذَا لَمْ تَزِغْ لَهُ فِی مَنْزِلِهِ سَارَ حَتّٰی إِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا حَانَتِ الْمَغْرِبُ فِی مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، وَإِذَا لَمْ تَحِنْ فِی مَنْزِلِهِ رَكِبَ حَتّٰی إِذَا حَانَتِ الْعِشَاءُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

تخريج الحديث صحيح: معجم الاوسط الطبرانی: 11522، سنن البيهقی: 164/3، سنن

الدارقطنی: 388/1، مصنف عبد الرزاق: 4405. (مسند احمد: 3480)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی سفر والی نماز کے بارے میں بیان نہ کروں؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں۔ سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: (آپ ﷺ جہاں پڑاؤ ڈالتے) اگر وہیں سورج ڈھل جاتا تو سوار ہونے سے پہلے ظہر وعصر کو جمع کر لیتے، اگر سورج کے ڈھلنے سے پہلے وہاں سے چل پڑتے تو سفر جاری رکھتے، حتی کہ عصر کا وقت ہو جاتا، پھر آپ ﷺ اترتے اور ظہر وعصر کو اکٹھا ادا کرتے۔ اسی طرح جب مغرب کا وقت (پڑاؤ والے) مقام میں ہی ہو جاتا تو مغرب وعشاء کو جمع کر لیتے اور اگر اس مقام پر مغرب کا وقت نہ ہوتا تو سوار ہو جاتے (اور چلتے رہتے) حتی کہ عشاء کا وقت ہو جاتا، پھر آپ ﷺ اترتے اور دونمازیں جمع کر کے ادا کرتے۔''

[2383/1149]...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ يُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَارَ، وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ، وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ.

تخريج الحديث صحيح: سنن الترمذی: 553، 554، سنن ابوداؤد: 1220. (مسند احمد: 22094)

ترجمة الحديث ''سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک (کے سفر) میں جب آپ ﷺ سورج ڈھلنے سے قبل (اپنے مقام سے) کوچ کر جاتے تو ظہر کو مؤخر کر کے اس کو عصر کے ساتھ جمع کر کے ادا کرتے، اور اگر سورج ڈھلنے کے بعد روانہ ہوتے تو ظہر وعصر کو جمع کر کے ادا کر لیتے، پھر سفر شروع کرتے۔ اسی طرح جب آپ ﷺ مغرب سے پہلے سفر شروع کرتے تو مغرب کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ اس کو عشاء کے ساتھ پڑھتے اور اگر مغرب کے بعد کوچ کرتے تو عشاء کو جلدی کر لیتے اور اس کو مغرب کے ساتھ ادا کر لیتے۔''

فِيْمَا رُوِيَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر وعصر کو جمع کر کے ادا کرنے کا بیان

[2385/1150]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1111، 1112، صحیح مسلم: 704، سنن ابوداؤد: 1218، سنن النسائی: 284/1. (مسند احمد: 13584)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج کے ڈھل جانے سے پہلے کوچ کر جاتے تو ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر کرتے، پھر اترتے اور ان دونوں کو جمع کرتے، لیکن اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نمازِ ظہر ادا کر کے سواری پر سوار ہو جاتے۔''

فِيْمَا رُوِىَ فِى الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا کرنے کا بیان

[2388/1151]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى أَتٰى سَرِفَ وَهِىَ تِسْعَةُ أَمْيَالٍ مِنْ مَكَّةَ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1215، سنن النسائی: 287/1. (مسند احمد: 14274)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غروب آفتاب کے وقت مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے اور نماز نہ پڑھی، یہاں تک کہ سرف مقام پر پہنچ گئے اور وہ مکہ سے نو میل کی مسافت پر ہے۔''

[2390/1152]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ كَانَ يَسِيْرُ حَتّٰى إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَأَظْلَمَ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ عَلٰى أَثَرِهَا ثُمَّ يَقُوْلُ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ۔

تخریج الحدیث سندہ جیّد: سنن ابوداؤد: 1234. (مسند احمد: 1143)

ترجمۃ الحدیث ''عمر بن علی کہتے ہیں: (ایک موقع پر) سیّدنا علی رضی اللہ عنہ چلتے رہے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور اندھیرا ہو گیا، پھر وہ اترے، نماز مغرب پڑھی اور اس کے بعد ہی نمازِ عشا ادا کی اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا تھا۔''

[2394/1153]...... عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ذُؤَيْبٍ مِنْ بَنِى أَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى الْحِمَى، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْنَا أَنْ نَقُوْلَ لَهُ الصَّلَاةَ حَتّٰى ذَهَبَ بَيَاضُ الْأُفُقِ وَذَهَبَتْ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ نَزَلَ فَصَلَّى بِنَا ثَلَاثاً وَاثْنَتَيْنِ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ۔

تخریج الحدیث صحیح: شرح مشکل الآثار: 161/1، سنن البیھقی: 161/3. (مسند احمد: 4598)

ترجمۃ الحدیث ''اسماعیل بن عبدالرحمن کہتے ہیں: ہم سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چراگاہ کی طرف نکلے، سورج غروب ہوگیا، لیکن ہم ان کی ہیبت کی وجہ سے نماز کا نہ کہہ سکے، حتی کہ افق کی سفیدی بھی غائب ہوگئی اور رات کا ابتدائی اندھیرا بھی ختم ہوگیا، پھر وہ (بالآخر) اترے اور ہمیں تین اور دو رکعتیں (یعنی مغرب وعشاء کی نمازیں) پڑھائیں، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا تھا۔''

[2395/1154]...... عَنْ نَافِعٍ قَالَ: جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً، جَاءَهُ خَبَرٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا وَجِعَةٌ، فَارْتَحَلَ بَعْدَ أَنْ صَلَّى الْعَصْرَ وَتَرَكَ الْأَثْقَالَ، ثُمَّ أَسْرَعَ السَّيْرَ فَسَارَ حَتّٰى حَانَتْ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: اَلصَّلَاةَ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا، ثُمَّ كَلَّمَهُ آخَرُ، فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا، ثُمَّ كَلَّمَهُ آخَرُ فَقَالَ: اِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَعْجَلَ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1207. (مسند احمد: 6375)

ترجمۃ الحدیث ''امام نافع کہتے ہیں: سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ دو نمازوں کو جمع کر کے ادا کیا، (تفصیل یہ ہے کہ) ان کو (اپنی بیوی) صفیہ بنت ابی عبید کے متعلق یہ خبر موصول ہوئی کہ وہ بیمار ہے، پس وہ نماز عصر ادا کر کے روانہ ہوئے اور سامان وغیرہ وہیں چھوڑ دیا، انھوں نے تیزی کے ساتھ چلنا شروع کیا، سفر جاری رکھا، یہاں تک کہ مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا، ایک ساتھی نے کہا: نماز پڑھو۔ لیکن سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا، پھر دوسرے بندے نے یہی بات کی، لیکن اس کو بھی کوئی جواب نہ دیا، جب تیسرے بندے نے یہی بات کی تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ جب آپ ﷺ کو جلدی چلنا ہوتا تو اس نماز کو مؤخر کر دیتے، یہاں تک کہ دونوں نمازوں کو جمع کر کے ادا کرتے۔''

بَابُ جَمْعِ الْمُقِيْمِ لِمَطَرٍ أَوْ غَيْرِهِ

مقیم آدمی کا بارش وغیرہ کی وجہ سے نمازوں کو جمع کرنے کا بیان

[2398/1155]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ، قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: وَمَا أَرَادَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 705، سنن ابوداؤد: 1211، سنن الترمذی: 187، سنن النسائی: 290/1. (مسند احمد: 1953)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر وعصر اور مغرب و عشاء کو مدینہ میں جمع کر کے ادا کیا، جبکہ نہ کوئی خوف تھا اور نہ بارش۔ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ (بارش اور خوف کے بغیر) ایسا کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود کیا تھا؟ انھوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ یہ تھا کہ امت کو تنگی میں نہ ڈالیں۔''

[2399/1156]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْمَدِیْنَۃِ مُقِیْمًا غَیْرَ مُسَافِرٍ سَبْعًا وَثَمَانِیًا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 543، 1174، صحیح مسلم: 705. (مسند احمد: 1918، 1929)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مغرب وعشاء کو جمع کر کے ان کی) سات اور (ظہر وعصر کو جمع کر کے ان کی) آٹھ رکعتیں ادا کیں، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں مقیم تھے اور مسافر نہ تھے۔''

بَابُ الْجَمْعِ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ مِنْ غَیْرِ صَلَاۃِ تَطَوُّعٍ بَیْنَ الْمَجْمُوْعَتَیْنِ

دونمازوں کے درمیان نفلی نماز کے بغیر ایک اذان اور اقامت سے جمع کرنے کا بیان

[2404/1157]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، صَلَّی الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَکْعَتَیْنِ بِإِقَامَۃٍ وَاحِدَۃٍ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1288، وصحیح البخاری: 1673 بلفظ: کل واحدۃ منھما باقامۃ (مسند احمد: 4894)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی تین رکعات اور عشاء کی دو رکعات ایک اقامت کے ساتھ پڑھائی تھیں۔''

بَابُ حُکْمِ صَلَاۃِ الرَّوَاتِبِ فِی السَّفَرِ

سفر میں سنن مؤکدہ کا حکم

[2410/1158]...... عَنْ أُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنِ السُّبْحَۃِ فِی السَّفَرِ؟ قَالَ: وَکَانَ

الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ جَالِسًا ، فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَطَاوُسٌ يَسْمَعُ: حَدَّثَنَا طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ ، فَكَمَا تُصَلِّى فِى الْحَضَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا فَصَلِّ فِى السَّفَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا ، قَالَ وَكِيْعٌ مَرَّةً: وَصَلِّهَا فِى السَّفَرِ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 1072 . (مسند احمد: 2064)

ترجمة الحدیث ''اسامہ بن زید کہتے ہیں: میں نے طاؤس سے سفر میں نفلی نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا، جبکہ حسن بن مسلم بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے، تو حسن بن مسلم نے کہا اور طاؤس سن رہے تھے، کہ ہمیں طاؤس نے سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضر وسفر کی نماز فرض کی ہے، اس لیے جس طرح تو حضر میں فرضی نماز سے پہلے اور بعد میں (نفلی) نماز پڑھتا ہے، اسی طرح سفر میں بھی پہلے اور بعد والی (سنتیں) پڑھا کرو۔''

[2413/1159]...... عَنْ جَابِرٍ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّىْ فِى السَّفَرِ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَتَهَجَّدُ مِنَ اللَّيْلِ ، قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: كَانَا يُوْتِرَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1193 . (مسند احمد: 5590)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں صرف دو رکعت نماز پڑھتے تھے، البتہ رات کو تہجد پڑھتے تھے۔ جابر نے سالم سے پوچھا: کیا (نبی کریم ﷺ اور سیّدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ) سفر میں وتر پڑھتے تھے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔''

أَبْوَابُ صَلَاةِ الْمَرِيْضِ وَصَلَاةِ الْقَاعِدِ
مریض کی نماز اور بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں ابواب

بَابُ مَنْ لَّمْ يَقْدِرْ لِمَرَضٍ اَوْ نَحْوِهِ يُصَلِّيْ كَيْفَمَا يَسْتَطِيْعُ وَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ الْقَائِمِ
یہ باب اس شخص کے بارے میں ہے جو بیماری وغیرہ کی وجہ سے کھڑے ہونے پر قدرت نہیں رکھتا، وہ جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لے، اس کو کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والے کی طرح اجر ملے گا

[2416/1160]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَابُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ اِلَّا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ الَّذِيْنَ يَحْفَظُوْنَهُ فَقَالَ: اُكْتُبُوا لِعَبْدِي كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَا كَانَ يَعْمَلُ مِنْ خَيْرٍ مَا كَانَ فِي وِثَاقِي -

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شيبة: 230/3، سنن الدارمی: 316/2، الادب المفرد للبخاری: 500، مستدرك الحاكم: 348/1، شعب الایمان للبیهقی: 9929. (مسند احمد: 6482)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے جس کو بھی کوئی جسمانی تکلیف لاحق ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرنے والے فرشتوں سے کہتا ہے: میرا بندہ دن اور رات میں خیر و بھلائی کے جو کام کرتا تھا، تم وہ لکھتے جاؤ، جب تک یہ میری بندھن میں رہے۔''

[2417/1161]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ بِيَ النَّاصُوْرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1117، سنن ابوداؤد: 952، وابن ماجه: 1223، سنن الترمذی: 372. (مسند احمد: 19819)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے ناسور کی بیماری تھی، اس لیے میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھڑے ہو کر نماز پڑھ، اگر کھڑے ہونے کی

طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے اور اگر بیٹھ کر بھی استطاعت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لیا کرے۔‘‘

[2418/1162]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَقَطَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى قَاعِداً وَصَلَّيْنَا قُعُودًا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً، فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُوْنَ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 805، 1114، صحیح مسلم: 441. (مسند احمد: 12074)

ترجمة الحديث ’’سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ گھوڑے سے گر پڑے، آپ کی دائیں جانب زخمی ہوگئی، ہم آپ ﷺ کی عیادت کرنے کے لیے آپ کے پاس آئے، اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا، آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی (آپ کی اقتداء میں) نماز بیٹھ کر پڑھی، آپ ﷺ نے جب نماز پوری کی تو فرمایا: ’’امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے، تب تم رکوع کرو، جب وہ سجدہ کرے تب تم سجدہ کرو، جب وہ ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه“ کہے، تو تم ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔‘‘

[2419/1163]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صُرِعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ فَرَسٍ عَلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهُ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي، فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِنْ صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوْسًا، وَلَا تَقُومُوا وَهُوَ جَالِسٌ كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 413، سنن ابوداؤد: 602، 606. (مسند احمد: 14205، 14590)

ترجمة الحديث ’’سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ گھوڑے سے کھجور کے ایک تنے پر گر پڑے، آپ ﷺ کے قدم کا جوڑ اتر گیا، ہم آپ ﷺ کی تیمارداری کرنے کے لیے آپ کے پاس گئے، لیکن آپ ﷺ (بیٹھ کر) نماز پڑھ رہے تھے، ہم بھی آپ ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنے لگ گئے، جبکہ ہم کھڑے تھے، جب آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو فرمایا: ’’بے شک امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، اس لیے اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو، جب وہ بیٹھا ہو تو تم کھڑے نہ ہوا کرو، جیسے فارسی لوگ اپنے بڑوں (کی تعظیم کرتے ہوئے ان) کے ساتھ کرتے ہیں۔‘‘

[2421/1164]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِ بُرْدٌ مُتَوَشِّحًا بِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔

تخریج الحدیث صحیح: الأحادیث المختارة: 1966. (مسند احمد: 13260)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری نماز اس حال میں پڑھی کہ آپ ﷺ پر ایک دھاری دار چادر تھی اور آپ ﷺ نے اس سے توشیح کر رکھی تھی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے۔''

بَابُ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ بِمَشَقَّةٍ فِي الْفَرْضِ اَوِ النَّفْلِ وَصَلّٰى قَاعِدًا فَصَلَاتُهٗ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

جو شخص فرض یا نفل نماز میں مشقت کے ساتھ کھڑے ہونے پر قادر ہو اور بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی بہ نسبت آدھا اجر ملے گا

[2425/1165]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهِيَ مَحَمَّةٌ فَحُمَّ النَّاسُ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ قُعُودٌ يُصَلُّوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صَلَاةُ الْقَاعِدِ نِصْفُ صَلَاةِ الْقَائِمِ.)) فَتَجَشَّمَ النَّاسُ الصَّلَاةَ قِيَامًا۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1230. (مسند احمد: 12395، 13236)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ میں آئے، جبکہ یہ بخار والی جگہ تھی، اس لیے لوگ بیمار ہو گئے، جب نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور دیکھا کہ لوگ مسجد میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''(اجر کے لحاظ سے) بیٹھنے والے کی نماز کھڑے ہونے والے کی نماز کی نصف ہے۔'' پس لوگوں نے مشقت کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کر دی۔''

[2427/1166]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا ذَا أَسْقَامٍ كَثِيْرَةٍ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلَاتِيْ قَاعِدًا، قَالَ: ((صَلَاتُكَ قَاعِدًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِكَ قَائِمًا، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مُضْطَجِعًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1115. (مسند احمد: 19887)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں کافی ساری بیماریوں والا آدمی تھا، اس لیے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری بیٹھ کر پڑھی ہوئی

نماز کھڑے ہو کر پڑھی ہوئی نماز سے نصف ہے اور اسی طرح آدمی کی لیٹ کر پڑھی ہوئی نماز اس کی بیٹھ کر پڑھی ہوئی نماز سے آدھی ہے۔'' یعنی اجر وثواب کے لحاظ سے۔''

بَابُ جَوَازِ التَّطَوُّعِ مِنْ جُلُوْسٍ لِغَيْرِ عُذْرٍ وَتَنْصِيفِ اَجْرِهٖ لِغَيْرِ النَّبِيِّ ﷺ

بغیر کسی عذر کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے جواز کا بیان اور نبی کریم ﷺ کے علاوہ کے لیے نماز کے اجر کا آدھا ہونے کا بیان

[2430/1167]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى جَالِسًا، قُلْتُ لَهُ: حُدِّثْتُ أَنَّكَ تَقُوْلُ صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلٰى نِصْفِ صَلَاةِ الْقَائِمِ؟ قَالَ: ((اِنِّی لَسْتُ كَمِثْلِكُمْ .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 735 . (مسند احمد: 6512)

ترجمة الحديث ''سیدنا عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، تو میں نے آپ ﷺ سے کہا: مجھے تو بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے یوں فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز کی بہ نسبت آدھی ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں۔''

[2431/1168]...... عَنِ السَّائِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ .))

تخریج الحدیث صحيح لغيره: سنن الكبرىٰ النسائى : 1367 . (مسند احمد: 15501)

ترجمة الحديث ''سیدنا سائب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز سے (اجر وثواب میں) آدھی ہوتی ہے۔''

بَابُ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ ﷺ قَاعِدًا

نبی کریم ﷺ کا بیٹھ کر نفلی نماز ادا کرنا

[2434/1169]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: وَالَّذِى تَوَفّٰى نَفْسَهُ! تَعْنِى النَّبِيَّ ﷺ مَا تُوُفِّيَ حَتّٰى كَانَتْ أَكْثَرُ صَلَاتِهٖ قَاعِدًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ، وَكَانَ أَعْجَبُ الْعَمَلِ اِلَيْهِ الَّذِى يَدُوْمُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1225، 4237، سنن النسائی: 222/3. (مسند احمد: 26599، 26709، 26726)

ترجمة الحديث ''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس ذات کی قسم جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فوت کیا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک فوت ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر نماز بیٹھ کر پڑھنے لگ گئے تھے، سوائے فرضی نماز کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عمل بہت اچھا لگتا تھا جس پر بندہ ہمیشگی کرے، اگرچہ وہ تھوڑا سا عمل ہی ہو۔''

[2435/1170]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّی قَائِمًا وَقَاعِدًا وَحَافِيًا وَمُنْتَعِلًا (زَادَ فِی رِوَايَةٍ) وَيَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند الحمیدی: 997، سنن البیهقی: 8899. (مسند احمد: 7384)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی طرح ننگے پاؤں بھی نماز پڑھتے اور جوتیاں پہن کر بھی اور (نماز سے فارغ ہو کر) دائیں جانب بھی پھر جاتے اور بائیں جانب بھی۔''

فَصْلٌ مِّنْهُ فِیْ صِفَةِ تَطَوُّعِهِ ﷺ قَاعِدًا

اسی باب کی فصل: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صفت

[2436/1171]...... عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَضِیَ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّیْ صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا حَتّٰى أَسَنَّ، فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ أَوْ أَرْبَعِيْنَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1118. (مسند احمد: 25448)

ترجمة الحديث ''زوجہ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی رات کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا تھا، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ ہو گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر قراءت کرتے، جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور تیس چالیس یا آیتوں کی تلاوت کر کے رکوع کرتے۔''

[2438/1172]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ أَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 730. (مسند احمد: 24019، 24822)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوکر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہوکر کرتے اور جب بیٹھ کرنماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے تھے۔''

[2439/1173]...... عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ جَالِسًا قَطُّ حَتّٰى إِذَا كَانَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ أَوْ بِعَامَيْنِ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ جَالِسًا وَيَقْرَأُ السُّوْرَةَ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا۔

تخريج الحديث صحيح مسلم: 733. (مسند احمد: 26441)

ترجمة الحديث ''زوجۂ رسول سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نفلی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا تھا، البتہ وفات سے ایک یا دو سال پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کرنماز پڑھنا شروع کر دی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سورت کی تلاوت کرتے اور اس کو اتنا ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی تر ہو جاتی تھی۔''

اَبْوَابُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ
نماز باجماعت کے بارے میں ابواب

بَابُ مَا وَرَدَ فِیْ فَضْلِهَا
اس کی فضیلت کے بارے میں منقول احادیث کا بیان

[2440/1174]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلاةُ الرَّجُلِ فِی جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلٰی صَلَاتِهِ فِی بَیْتِهِ وَصَلاتِهِ فِی سُوقِهِ بِضْعًا وَعِشْرِیْنَ دَرَجَةً، وَذٰلِكَ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لا یُرِیْدُ إِلَّا الصَّلاةَ، لا یَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلاةُ لَمْ یَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِیْئَةٌ حَتّٰی یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِی صَلاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلاةُ هِیَ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ یُصَلُّوْنَ عَلٰی أَحَدِهِمْ مَادَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِی صَلّٰی فِیْهِ یَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ، مَالَمْ یُؤْذِ فِیْهِ، مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْهِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 477، 647، 2119، صحیح مسلم: ص 459. (مسند احمد: 7430)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز اس کی گھر والی اور بازار والی نماز سے پچیس چھبیس گنا زیادہ ہوتی ہے اور وہ اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر وہ مسجد میں آتا ہے، اس کا نماز کے علاوہ اور کوئی ارادہ نہ ہوتا، اس کو کھڑا کرنے والی نماز ہی ہوتی ہے، تو وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے، اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک غلطی کو مٹادیا جاتا ہے، حتی کہ وہ مسجد میں داخل ہوجاتا ہے۔ جب وہ مسجد میں داخل ہوجاتا ہے تو وہ نماز میں ہی رہتا ہے، جب تک نماز اس کو مسجد میں روکے رکھتی ہے اور جب تک آدمی اس جگہ میں رہتا ہے، جس میں اس نے نماز پڑھی ہوتی ہے تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہوئے یوں کہتے ہیں: اے اللہ! اس کو بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اے اللہ! اس کی توبہ

قبول کر۔ (دعا کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے) جب تک وہ شخص کسی تکلیف نہیں دیتا یا جب تک بے وضوء نہیں ہوجاتا۔“

[2441/1175]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (يَعْنِى ابْنَ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى، وَمَا مِنْكُمْ إِلَّا وَلَهُ مَسْجِدٌ فِى بَيْتِهِ، وَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِى بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّى هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِى بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِى وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمٌ نِفَاقُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِى الصَّفِّ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَأْتِى مَسْجِدًا مِنَ الْمَسَاجِدِ، فَيَخْطُوْ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةٌ أَوْ حُطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيْئَةٌ وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، حَتّٰى أَنْ كُنَّا لَنُقَارِبُ بَيْنَ الْخُطَا وَإِنْ فَضْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِى جَمَاعَةٍ عَلٰى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً .))

تخريج الحديث صحيح: سنن ابن ماجه: 777، مصنف عبد الرزاق: 1979، مصنف ابن ابى شيبة: 479/2، مسند البزار: 458، مسند ابويعلى: 4995، المعجم الكبير: 10103. (مسند احمد: 3564، 3623)

ترجمة الحديث ”سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کو بحیثیتِ مسلمان ملے تو اس کو چاہیے کہ وہ فرض نمازوں کی حفاظت اس مقام پر کرے جہاں ان کے لیے بلایا جاتا ہے، کیونکہ یہ ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں اور بے شک اللہ نے اپنے نبی کے لیے ہدایت کے طریقے مقرر کیے ہیں۔ تم میں سے ہر ایک کی اس کے گھر میں مسجد ہونی چاہیے اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھنا شروع کر دو گے، جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا گھر میں نماز ادا کرتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ میں نے دیکھا کہ نماز سے وہی پیچھے رہتا تھا جس کا نفاق واضح ہوتا تھا اور میں نے دیکھا کہ ایک آدمی کو دو آدمیوں کا سہارا دے کر (مسجد کی طرف) لایا جاتا، یہاں تک کہ اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر مسجد کی طرف آتا ہے تو وہ جو قدم اٹھاتا ہے، اس کے عوض اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے یا اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔“ (ہماری صورتحال تو یہ تھی کہ ہم مسجد کی طرف آتے وقت) قریب قریب قدم رکھتے تھے (تاکہ کثرتِ قدم کی وجہ سے نیکیاں زیادہ ہو جائیں)“ اور بے شک آدمی کی جماعت کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز اکیلے پڑھی ہوئے نماز سے پچیس

گنا زیادہ فضیلت والی ہوتی ہے۔''

[2442/1176]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَفْضُلُ الصَّلَاةُ فِی الْجَمِیْعِ صَلَاةَ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ وَیَجْتَمِعُ مَلَائِکَةُ اللَّیْلِ وَمَلَائِکَةُ النَّهَارِ فِی صَلَاةِ الْفَجْرِ.)) ثُمَّ یَقُوْلُ أَبُو هُرَیْرَةَ: اِقْرَءُ وا اِنْ شِئْتُمْ ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا﴾.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 648، 4717، صحیح مسلم: 649. (مسند احمد: 7185)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جماعت میں پڑھی ہوئی نماز آدمی کے اکیلی ادا کی ہوئی نماز سے پچیس گنا زیادہ فضیلت والی ہوتی ہے اور دن رات کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔'' پھر سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو: ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا﴾ یعنی: ''اور فجر کا قرآن، بے شک فجر کا قرآن حاضر کیا گیا ہے۔''

[2443/1177]...... وَعَنْهُ أَیْضًا أَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ أَحَدَکُمْ یَعْلَمُ أَنَّهُ اِذَا شَهِدَ الصَّلَاةَ مَعِی کَانَتْ لَهُ أَعْظَمَ مِنْ شَاةٍ سَمِیْنَةٍ أَوْ شَاتَیْنِ لَفَعَلَ، فَمَا یُصِیْبُ مِنَ الْأَجْرِ أَفْضَلُ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 644، 2420، 7224، صحیح مسلم: 651. (مسند احمد: 7328، 7984)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی جان لے کہ جب وہ میرے ساتھ نماز میں حاضر ہوگا تو یہ نماز اس کے حق میں ایک یا دو موٹی موٹی بکریوں سے بہتر ہو گی تو وہ ضرور حاضر ہوگا، (یاد رکھو کہ اس نماز میں) اسے جو اجر ملے گا، وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔''

[2444/1178]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةٌ فِی الْجَمِیْعِ تَزِیْدُ عَلٰی صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِیْنَ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 645، صحیح مسلم: 650. (مسند احمد: 4670، 5332)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کی باجماعت نماز، اس کی اکیلی نماز سے ستائیس گنا زیادہ افضل ہے۔''

[2450/1179]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِکُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِیْنَ جُزْءًا.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 649. (مسند احمد: 10121)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جماعت کی نماز تم میں سے اکیلے کی نماز سے پچیس حصے زیادہ فضیلت والی ہوتی ہے۔''

[2451/1180]...... وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا أَوْ حَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا.))

تخریج الحديث حسن: سنن ابوداؤد: 564. (مسند احمد: 8947)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اچھی طرح مکمل وضو کیا، پھر وہ مسجد گیا، لیکن اس نے دیکھا کہ لوگ تو نماز پڑھ چکے ہیں، اللہ اس کو اتنا اجر عطا کرے گا، جتنا کہ ان لوگوں کو دیا جو اس نماز میں حاضر ہوئے، جبکہ ان کے اجر میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی۔''

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ حُضُوْرِ الْجَمَاعَةِ فِي الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ

فجر اور عشاء کی جماعتوں میں حاضر ہونے کی ترغیب کا بیان

[2452/1181]...... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ كَمَنْ قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَهُوَ كَمَنْ قَامَ اللَّيْلَ كُلَّهُ.))

تخریج الحديث صحيح مسلم: 656. (مسند احمد: 408، 409)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی، پس وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت پڑھی، وہ اس شخص کی طرح ہے، جس نے ساری رات قیام کیا۔''

[2453/1182]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.))

تخریج الحديث صحيح: سنن ابن ماجه: 796، سنن الكبرى للنسائى: 386، مصنف ابن ابى شيبة: 332/1. (مسند احمد: 24506)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ عشاء اور صبح کی نمازوں میں کتنا (اجر وثواب) ہے، تو وہ ان کو ادا کرنے کے لیے ضرور آئیں، اگرچہ انھیں سرین

کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔''

[2454/1183]...... عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ فَقَالَ: ((شَاهِدٌ فُلَانٌ؟)) فَقَالُوا: لَا، فَقَالَ: ((شَاهِدٌ فُلَانٌ؟)) فَقَالُوا: لَا، فَقَالَ: ((شَاهِدٌ فُلَانٌ؟)) فَقَالُوا: لَا، فَقَالَ: ((إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ أَثْقَلِ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَالصَّفُّ الْمُقَدَّمُ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِکَةِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِیْلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَیْنِ أَزْکٰی مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ رَجُلٍ، وَمَا کَانَ أَکْثَرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 554، سنن النسائی: 104/2. (مسند احمد: 21265)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور پھر فرمایا: ''فلاں آدمی حاضر ہے؟'' لوگوں نے کہا: نہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں آدمی حاضر ہے؟'' لوگوں نے کہا: نہیں، پھر آپ ﷺ فرمایا: ''فلاں آدمی موجود ہے؟'' لوگوں نے کہا: نہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہ دو (عشا اور فجر کی) نمازیں منافقین پر بڑی بوجھل ہیں، اگر وہ جان لیں ان دونوں کا اجر کیا ہے تو وہ ان کی ادائیگی کے لیے ضرور آئیں، اگرچہ انھیں سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔ اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اور اگر تم اس کی فضیلت کو جان لو تو تم ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو اور آدمی کی دو افراد کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز ایک آدمی کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز سے زیادہ پاکیزہ (یعنی زیادہ ثواب والی) ہے، اسی طرح جتنے آدمی زیادہ ہوں گے، وہ نماز اتنی زیادہ اللہ کو محبوب ہوگی۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَأْکِیْدِهَا وَالْحَثِّ عَلَیْهَا

جماعت کے بارے میں تاکید اور اس پر آمادہ کرنے کا بیان

[2459/1184]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَکْتُوْمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جِئْتُ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کُنْتُ ضَرِیْرًا شَاسِعَ الدَّارِ وَلِیْ قَائِدٌ لَا یُلَائِمُنِیْ فَهَلْ تَجِدُ لِیْ رُخْصَةً أَنْ أُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِیْ؟ قَالَ: ((أَتَسْمَعُ النِّدَاءَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((مَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً.))

تخریج الحدیث صحیح لغیره: سنن ابوداؤد: 552، سنن ابن ماجه: 792. (مسند احمد: 15490)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے

اللہ کے رسول! میں نابینا ہوں اور میرا گھر بھی مسجد سے دور ہے اور میرا ایک قائد تو ہے لیکن وہ میری موافقت نہیں کرتا تو کیا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت دیں گے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب میں تیرے لیے کوئی رخصت نہیں پاتا۔''

[2462/1185]...... عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِی طَلْحَةَ الْیَعْمَرِیِّ قَالَ: قَالَ لِی أَبُو الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ: أَیْنَ مَسْكَنُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: فِی قَرْیَةٍ دُوْنَ حِمْصَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِی قَرْیَةٍ لَا یُؤَذَّنَ وَلَا تُقَامُ فِیهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطَانُ، فَعَلَیْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ الذِّئْبَ یَأْكُلُ الْقَاصِیَةَ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 547، سنن النسائی: 106/2 . (مسند احمد: 21710)

ترجمة الحدیث ''معدان بن ابی طلحہ یعمری کہتے ہیں: سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تیرا گھر کہاں ہے؟ میں نے کہا: حمص سے پیچھے ایک بستی میں۔ پھر انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: یعنی: ''جس بستی میں تین آدمی ہوں اور اس میں نہ اذان دی جاتی ہو اور نہ نماز قائم کی جاتی ہو تو وہاں شیطان غالب آجاتا ہے، اس لیے تم جماعت کا التزام کرو، (وگرنہ ذہن نشین کرلو کہ) بھیڑیا (ریوڑ سے) دور چلی جانے والی بکری کو کھا جاتا ہے۔''

[2463/1186]...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ یَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِیَةَ وَالنَّاحِیَةَ فَإِیَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَیْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ وَالْمَسْجِدِ))

تخریج الحدیث حسن لغیره: معجم الطبرانی: 20/(345)، مسند عبد بن حمید: 114، حلیة الأولیاء: 257/2 . (مسند احمد: 22029)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک شیطان انسان کے لیے اسی طرح کا بھیڑیا ہے، جیسے بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے، جو دور جانے والی اور علیحدہ رہنے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے، پس تم گھاٹیوں سے بچو اور جماعت، عام مسلمانوں اور مسجد کو لازم پکڑو۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ التَّشْدِیْدِ عَلٰی مَنْ تَخَلَّفَ عَنِ الْجَمَاعَةِ خُصُوْصًا الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ

جماعت بالخصوص عشاء اور فجر سے پیچھے رہ جانے پر سختی کا بیان

[2464/1187]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَیَنْتَهِیَنَّ رِجَالٌ مِمَّنْ حَوْلَ

الْمَسْجِدِ لَا يَشْهُدُوْنَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةِ فِي الْجَمِيْعِ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ حَوْلَ بُيُوْتِهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 644، 2420، 7224، صحیح مسلم: 651. (مسند احمد: 7328، 7916، 7984)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسجد کے اردگرد والے لوگ ضرور ضرور اس چیز سے باز آجائیں کہ نمازِ عشاء کی جماعت میں حاضر نہ ہوں، وگرنہ میں ان کے گھروں کو جلانے کی لکڑیوں کی گٹھڑیوں کے ساتھ ضرور ضرور جلا دوں گا۔''

[2466/1188]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُؤَذِّنَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمُ الْحَطَبِ إِلَى قَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الصَّلَاةِ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 657، صحیح مسلم: 651. (مسند احمد: 9486)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عشاء اور فجر کی نمازیں منافقوں پر سب سے بھاری ہیں اور اگر یہ لوگ جان لیں کہ ان میں کتنا اجر وثواب ہے تو یہ ضرور آئیں، اگرچہ ان کو سرینوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اذان کہے، پھر کسی آدمی کا حکم دوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں خود نماز سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کی طرف ایسے افراد کو لے کر چلوں، جنھوں نے جلنے والی لکڑیوں کی گٹھڑیاں اٹھا رکھی ہوں، اور پھر ان کے گھروں کو آگ سے جلا دوں۔''

[2471/1189]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، ثُمَّ آمُرَ بِالنَّاسِ لَا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا فَتُحَرَّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتُهُمْ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 652. (مسند احمد: 3573، 3816)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً میں نے ارادہ کیا ہے کہ ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر ان لوگوں سمیت ان کے گھر جلا دینے کا حکم دوں، جو ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھتے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاَعْذَارِ الَّتِی تُبِیحُ التَّخَلُّفَ عَنِ الْجَمَاعَةِ

ان عذروں کا بیان جو جماعت سے پیچھے رہنے کو جائز کر دیتے ہیں

[2473/1190]...... عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ نَادٰی بِالصَّلَاةِ فِی لَیْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِیحٍ، ثُمَّ قَالَ فِی آخِرِ نِدَائِهِ: أَلَا صَلُّوا فِی رِحَالِكُمْ أَلَا صَلُّوا فِی رِحَالِكُمْ، أَلَا صَلُّوا فِی الرِّحَالِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ أَوْ ذَاتُ رِيحٍ فِی السَّفَرِ أَلَا صَلُّوا فِی الرِّحَالِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 632، صحیح مسلم: 697. (مسند احمد: 5151، 5800)

ترجمة الحدیث ''جناب نافع کہتے ہیں: سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سردی اور ہوا والی ایک رات کو نماز کے لیے اذان کہی، اور انہوں نے اذان کے آخر میں کہا: خبردار! اپنے خیموں میں ہی نماز پڑھ لو، خبردار! اپنے خیموں میں ہی نماز پڑھ لو، خبردار! اپنے خیموں میں ہی نماز پڑھ لو۔ پھر انھوں نے بیان کیا کہ جب سفر میں رات ٹھنڈی یا ہوا والی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم دیتے کہ وہ یہ بھی کہا کرے: خبردار! اپنے اپنے خیموں میں ہی نماز پڑھ لو۔''

[2476/1191]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ مُؤَذِّنُ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: نَادٰی مُنَادِی النَّبِیِّ ﷺ فِی يَوْمٍ مَطِيرٍ: أَلَا صَلُّوا فِی الرِّحَالِ۔

تخریج الحدیث سنن النسائی: 14/2. (مسند احمد: 15433، 19041)

ترجمة الحدیث ''ایک مؤذنِ رسول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے مؤذن نے بارش والے دن یہ آواز بھی دی: خبردار! اپنے اپنے خیموں میں ہی نماز پڑھ لو۔''

[2478/1192]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ: سَمِعْتُ مُؤَذِّنَ النَّبِیِّ ﷺ فِی لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ وَأَنَا فِی لِحَافِی فَتَمَنَّيْتُ أَنْ يَقُولَ: صَلُّوا فِی رِحَالِكُمْ، فَلَمَّا بَلَغَ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ: صَلُّوا فِی رِحَالِكُمْ، ثُمَّ سَأَلْتُ عَنْهَا فَإِذَا النَّبِیُّ ﷺ قَدْ أَمَرَهُ بِذٰلِكَ۔

تخریج الحدیث حسن: مصنف عبد الرزاق: 1927. (مسند احمد: 17933)

ترجمة الحدیث ''(دوسری سند) وہ کہتے ہیں: ایک ٹھنڈی رات تھی اور میں اپنے لحاف میں لیٹا ہوا تھا، اتنے میں میں نے نبی کریم ﷺ کے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنا، مجھ میں یہ تمنا پیدا ہوئی کہ کاش مؤذن یہ کہہ دے: اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو۔ (ایسے ہی ہوا اور جب) ''حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' تک پہنچا تو اس نے کہا: اپنی رہائش

گاہوں پر ہی نماز پڑھ لو، پھر جب میں نے ان (زائد) الفاظ کے بارے میں دریافت کیا تو پتہ چلا کہ نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا تھا۔‘‘

[2480/1193]...... عَنْ أَبِی الْمَلِیحِ بْنِ أُسَامَةَ قَالَ: خَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فِی لَیْلَةٍ مَطِیْرَةٍ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اِسْتَفْتَحْتُ، فَقَالَ أَبِی: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: أَبُو الْمَلِیحِ، قَالَ: لَقَدْ رَأَیْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَةِ وَأَصَابَتْنَا سَمَاءٌ لَمْ تَبُلَّ أَسَافِلَ نِعَالِنَا، فَنَادٰی مُنَادِی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ صَلُّوا فِی رِحَالِكُمْ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 936. (مسند احمد: 20707)

ترجمة الحدیث ’’ابو ملیح بن اسامہ کہتے ہیں: بارش والی رات کو میں مسجد کی طرف گیا، (نمازِ عشاء پڑھ کر) واپس آیا اور دروازہ کھولنے کو کہا۔ میرے ابو جان نے کہا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ابو ملیح ہے۔ انھوں نے کہا: ہم حدیبیہ کے موقع رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم نے دیکھا کہ (ہلکی سی) بارش ہوئی، اس سے ہمارے جوتوں کے نچلے والے حصے بھی نہیں بھیگے تھے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے کہا: اپنے خیموں میں ہی نماز پڑھ لو۔‘‘

[2483/1194]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ: ((اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَاءِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5465، صحیح مسلم: 558. (مسند احمد: 24120)

ترجمة الحدیث ’’سیدہ‘‘ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’جب شام کا کھانا پیش کر دیا جائے اور اُدھر نماز کی اقامت بھی کہہ دی جائے تو پہلے کھانا کھا لیا کرو۔‘‘

[2485/1195]...... عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ.)) قَالَ: وَلَقَدْ تَعَشّٰی ابْنُ عُمَرَ مَرَّةً وَهُوَ یَسْمَعُ قِرَاءَ ةَ الْاِمَامِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5464، صحیح مسلم: 559. (مسند احمد: 5806)

ترجمة الحدیث ’’سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب رات کا کھانا پیش کر دیا جائے اور نماز کا وقت بھی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لیا کرو۔‘‘

اَبْوَابُ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَى الْمَسَاجِدِ لِلْجَمَاعَةِ
عورتوں کے جماعت کے لیے مسجدوں کی طرف نکلنے کے بیانات

بَابُ الْاِذْنِ لَهُنَّ بِالْخُرُوْجِ لِذٰلِكَ
عورتوں کو مسجد میں جانے کے لیے اجازت کا بیان

[2487/1196]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَمْنَعُوا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 900، صحیح مسلم: 442. (مسند احمد: 4655)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے نہ روکو۔''

[2489/1197]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَمْنَعُوا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 565. (مسند احمد: 9645)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو اور عورتوں کو چاہیے کہ وہ خوشبو استعمال کیے بغیر مسجد میں جایا کریں۔''

[2491/1198]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِئْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ تَفِلَاتٍ.)) لَيْثُ الَّذِي ذَكَرَ: ((تَفِلَاتٍ))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابوداؤد الطیالسی: 1892، المعجم الکبیر: 13565. (مسند احمد: 5725)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کو

رات کے وقت (مسجد میں جانے کی) اجازت دے دیا کرو، اس حال میں کہ انھوں نے خوشبو استعمال نہ کی ہوئی ہو۔‘‘ صرف لیث راوی نے ’’تفِلات‘‘ کے الفاظ کا ذکر کیا ہے۔‘‘

[2497/1199]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمْ اِمْرَأَتُهُ أَنْ تَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَلَا يَمْنَعْهَا .)) قَالَ: وَكَانَتْ امْرَأَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهَا: اِنَّكِ لَتَعْلَمِيْنَ مَا أُحِبُّ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! لَا أَنْتَهِيْ حَتّٰى تَنْهَانِيْ، قَالَ: فَطُعِنَ عُمَرُ وَ اِنَّهَا لَفِي الْمَسْجِدِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 873. (مسند احمد: 4522)

ترجمة الحديث ’’سیّدنا عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کسی کی بیوی اس سے مسجد میں جانے کے لیے اجازت مانگے، تو وہ اس کو نہ روکے۔‘‘ سیّدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی بیوی بھی مسجد میں نماز پڑھتی تھی، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا: تو جانتی تو ہے کہ میں کیا پسند کرتا ہوں۔ لیکن اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک باز نہیں آؤں گی، جب تک آپ مجھے منع نہیں کر دیتے۔ پھر جب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خنجر مارا گیا تو ان کی بیوی مسجد میں ہی تھی۔‘‘

بَابُ مَنْعِهِنَّ مِنَ الْخُرُوْجِ إِذَا خَشِيَ مِنْهُ الْفِتَنَ وَفَضْلِ صَلَاتِهِنَّ فِيْ بُيُوْتِهِنَّ

جب فتنوں کا اندیشہ ہو تو عورتوں کو مسجد میں نہ جانے دینے کا بیان اور گھروں میں ان کی نماز کی فضیلت کا بیان

[2498/1200]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ حُمَيْدٍ امْرَأَةِ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّي أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ، قَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تُحِبِّيْنَ الصَّلَاةَ مَعِي، وَصَلَاتُكِ فِي بَيْتِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِي حُجْرَتِكَ، وَصَلَاتُكِ فِي حُجْرَتِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِي دَارِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي دَارِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِي .)) قَالَ: فَأَمَرَتْ، فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِي أَقْصٰى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمِهِ فَكَانَتْ تُصَلِّي فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

تخریج الحدیث حسن: صحيح ابن حبان: 2217، صحيح ابن خزيمة: 1689، مصنف ابن ابی

شيبة: 384/2 . (مسند احمد: 27630)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ ام حمید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''میں جانتا ہوں کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہے، لیکن تیرا (اپنی مخصوص) اقامت گاہ میں نماز پڑھنا (عام) کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور (عام) کمرے میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور گھر کے صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری اس مسجد (نبوی) میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔'' پھر اس عورت نے حکم دیا اور گھر کے ایک دور والے کونے اور اندھیرے والی جگہ میں ایک مسجد بنائی گئی، وہ اسی میں نماز پڑھتی تھی، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملی۔''

[2499/1201]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّـهُ قَالَ: ((خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ .))

تخريج الحديث: حسن: صحيح ابـن خزيمة: 1683، مستدرك الحاكم: 209/1، سنن البيهقي: 131/3، المعجم الكبير: 23/ (709) . (مسند احمد: 26542، 27105)

ترجمة الحديث: ''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھروں کی مخفی ترین جگہ ہے۔''

[2502/1202]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدَنَّ عِشَاءَ الْآخِرَةِ))

تخريج الحديث: صحيح مسلم: 444 . (مسند احمد: 8035)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت بخور استعمال کرے تو وہ عشاء کی نماز میں حاضر نہ ہو۔''

[2503/1203]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ .)) قَالَتْ عَائِشَةُ: وَلَوْ رَأَى حَالَهُنَّ الْيَوْمَ مَنَعَهُنَّ۔

تخريج الحديث: صحيح لغيره: مسند اسحاق بن راهويه: 1571، صحيح البخاري: 869، صحيح مسلم: 445 . (مسند احمد: 24406، 24602)

ترجمة الحديث: ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی بندیوں کو اللہ کی

مسجدوں سے نہ روکا کرو، اور انہیں بھی چاہیے کہ وہ خوشبو استعمال کئے بغیر جائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ''اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے آج کے حالات دیکھتے تو ان کو منع کر دیتے۔''

بَابٌ فِیْ آدَابٍ تَتَعَلَّقُ بِخُرُوْجِهِنَّ وَصَلَاتِهِنَّ فِی الْمَسْجِدِ

عورتوں کے مسجد کے لیے نکلنے اور اس میں نماز پڑھنے کے آداب کا بیان

[2505/1204]...... عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِی زَیْنَبُ الثَّقَفِیَّةُ امْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا: ((اِذَا خَرَجَتْ اِحْدَاكُنَّ اِلَی الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِیبًا.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 443. (مسند احمد: 27046، 27047)

ترجمة الحديث ''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی عشاء کے لیے جائے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔''

[2506/1205]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنَّ النِّسَاءُ یُصَلِّیْنَ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ الْغَدَاةَ ثُمَّ یَخْرُجْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ لَا یُعْرَفْنَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 372، صحیح مسلم: 645. (مسند احمد: 24051، 24096)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: عورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتی تھی، جب وہ واپس جاتیں تو اپنی چادروں میں اس قدر لپٹی ہوتی تھیں کہ ان کو پہچانا نہیں جا سکتا تھا۔''

[2509/1206]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رِجَالٌ یُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ عَاقِدِیْ أُزُرِهِمْ عَلٰی رِقَابِهِمْ كَهَیْئَةِ الصِّبْیَانِ، فَیُقَالُ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُؤُسَكُنَّ حَتّٰی یَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوسًا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 362، 814، 1215، صحیح مسلم: 441. (مسند احمد: 15562، 22810)

ترجمة الحديث ''سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مرد حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، انھوں نے بچوں کی طرح اپنے ازار گردنوں پر باندھے ہوئے ہوتے تھے، اس لیے عورتوں کو کہا جاتا کہ وہ (سجدوں سے) سروں کو نہ اٹھایا کریں، جب تک مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں۔''

[2510/1207]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النِّسَاءَ فِی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ

الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَثَبَتَ مَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ، فَإِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 866 . (مسند احمد: 26688)

ترجمة الحديث ''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب عورتیں فرض نمازوں سے سلام پھیرتیں تو (واپسی کے لیے) اٹھ کھڑی ہوتیں، لیکن رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے مرد حضرات، جب تک اللہ چاہتا، بیٹھے رہتے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تو وہ سارے کھڑے ہوجاتے تھے۔''

بَابُ فَضْلِ الْمَسْجِدِ الْأَبْعَدِ وَكَثْرَةِ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ

دور والی مسجد کی اور مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چلنے کی فضیلت کا بیان

[2511/1208]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْأَبْعَدُ فَالْأَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَفْضَلُ أَجْرًا))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ:** سنن ابوداؤد: 556، سنن ابن ماجہ: 782 . (مسند احمد: 8618، 9531)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد سے سب سے زیادہ دُور والے، پس سب سے زیادہ دور والے اجر وثواب میں سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں۔''

[2512/1209]...... عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ فِي كَثْرَةِ خُطَا الرَّجُلِ إِلَى الْمَسْجِدِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: هَمَمْنَا أَنْ نَنْتَقِلَ مِنْ دُوْرِنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لِقُرْبِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ: ((لَا تُعْرُوْا الْمَدِيْنَةَ ، فَإِنَّ لَكُمْ فَضِيْلَةً عَلٰى مَنْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ بِكُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةٌ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 665 . (مسند احمد: 14566، 14611)

ترجمة الحديث ''ابوزبیر کہتے ہیں: میں نے سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کو مسجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانے والے آدمی کے بارے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم نے خود مسجد کے قرب کی خاطر اپنے گھروں سے مدینہ میں منتقل ہونا چاہا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ڈانٹا اور فرمایا: ''مدینہ (کی اطراف) کو خالی نہ چھوڑو، بے شک مسجد کے پاس رہنے والوں کی بہ نسبت ہر ایک قدم کے بدلے تمہارے لیے

ایک ایک درجہ کی فضیلت ہے۔''

[2514/1210]...... وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكَرِهَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِيْنَةُ، فَقَالَ: ((يَا بَنِي سَلِمَةَ! أَلَا تَحْتَسِبُوْنَ آثَارَكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ؟)) قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَقَامُوا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 655، 656، 1887. (مسند احمد: 12033)

ترجمة الحديث ''سیدنا انس بن مالک ﷛ سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے، اس میں اس طرح کے الفاظ ہیں: جب یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی، جبکہ آپ نے مدینہ (کی اطراف) کے خالی ہو جانے کو ناپسند کیا، تو ان کو فرمایا: ''بنوسلمہ! کیا تم مسجد کی طرف اپنے (قدموں کے) نشانات میں (اللہ تعالیٰ سے) ثواب کی امید نہیں رکھتے؟'' انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ پھر وہ اسی جگہ پر ٹھہرے رہے۔''

[2515/1211]...... عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷛ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ مَنْزِلًا أَوْ قَالَ: دَارًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ: قَالَ: فَكَانَ يَحْضُرُ الصَّلَوَاتِ كُلَّهُنَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ) فَقِيلَ لَهُ: لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا فَرَكِبْتَهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظُّلُمَاتِ؟ فَقَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ دَارِي أَوْ قَالَ مَنْزِلِي اِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، فَنُمِيَ الْحَدِيْثُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا أَرَدْتَ بِقَوْلِكَ مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَنْزِلِي أَوْ قَالَ دَارِي اِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ؟)) قَالَ: أَرَدْتُ أَنْ يُكْتَبَ اِقْبَالِي اِذَا أَقْبَلْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِي اِذَا رَجَعْتُ اِلَى أَهْلِي۔ قَالَ: ((أَعْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ، أَوْ أَنْطَاكَ اللّٰهُ مَا احْتَسَبْتَ أَجْمَعَ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 663. (مسند احمد: 21214)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابی بن کعب ﷛ کہتے ہیں: مدینہ میں ایک آدمی تھا، میرے علم کے مطابق اس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا، لیکن وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تمام نمازوں میں حاضر ہوتا تھا، اس سے کسی نے کہا: اگر تم گدھا خرید لو اور سخت گرمی اور اندھیرے میں اس پر سوار ہو کر آ جایا کرو؟ لیکن اس نے کہا: میں تو اس چیز پر خوش نہیں ہوں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو۔ جب یہ ساری بات کا رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''یہ تو نے کہا کہ میں تو اس چیز پر بھی خوش نہیں ہوں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو، اس سے تیری مراد کیا ہے؟'' اس نے کہا: جی میرا مقصد یہ ہے کہ جب میں مسجد کی طرف آؤں تو میرا آنا اور جب میں اپنے گھر کی طرف واپس جاؤں تو میرا واپس جانا لکھا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یہ سارا کچھ تجھے عطا کر دیا۔'' یہ فرمایا: ''تجھے

جس ثواب کی امید تھی، اللہ تعالیٰ نے وہ سارا تجھے عطا کر دیا۔''

بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْجَمَاعَةِ بِالسَّكِينَةِ

سکون کے ساتھ جماعت کی طرف چلنے کی فضیلت

[2516/1212]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَلٰكِنِ ائْتُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔ (وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى) ((فَاقْضُوا)) بَدَلَ قَوْلِهِ ((فَأَتِمُّوا))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 202. (مسند احمد: 7250، 8964)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کھڑی کر دی جائے تو دوڑ کر نہ آیا کرو، بلکہ اس حال میں آؤ کہ تم پرسکون اور وقار ہو اور (امام کے ساتھ) جتنی نماز مل جاؤ، وہ پڑھ لو اور جتنی رہ جائے، وہ بعد میں پوری کر لو۔'' ایک روایت میں ((فَأَتِمُّوا)) کی بجائے ((فَاقْضُوا)) کے الفاظ ہیں، (دونوں کا معنی ایک ہی ہے)۔''

[2518/1213]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ، فَلَمَّا صَلّٰى دَعَاهُمْ فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكُمْ؟))قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوْا، إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سُبِقْتُمْ فَأَتِمُّوْا.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 635، صحيح مسلم: 603. (مسند احمد: 22608)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کے حرکت کرنے کی آواز سنی، جب آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو ان کو بلایا اور پوچھا: ''تم کو کیا ہو گیا تھا؟'' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے نماز کی طرف جلدی کی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس طرح نہ کیا کرو، جب تم نماز کی طرف آؤ تو سکون اور وقار کو لازم پکڑو، جو حصہ (باجماعت) پالو اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے، اسے (بعد میں) پورا کر لو۔''

[2519/1214]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْعٰى فَانْتَهٰى وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ أَوِ انْبَهَرَ فَلَمَّا انْتَهٰى إِلَى الصَّفِّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ،

فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: ((أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ؟)) فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: ((أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ؟ فَإِنَّهُ قَالَ خَيْرًا أَوْ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا .)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَا أَسْرَعْتُ الْمَشْيَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى الصَّفِّ فَقُلْتُ الَّذِيْ قُلْتُ، قَالَ: ((لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا .)) ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَمْشِ عَلٰى هِيْنَتِهِ فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَ وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهُ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 600، سنن ابوداؤد: 763، سنن النسائی: 132/2. (مسند احمد: 12034، 12713، 13645)

ترجمة الحديث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نماز کھڑی کردی گئی، ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا، جب وہ مسجد میں پہنچا، تو اس کا سانس پھولا ہوا تھا، جب وہ صف میں کھڑا ہوا تو اس نے کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ" (ساری تعریف اللہ کے لیے ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت تعریف)۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کی تو پوچھا: ''کون تھا تم میں کلام کرنے والا؟'' لوگ خاموش رہے، آپ ﷺ نے پھر پوچھا: ''کون تھا یہ کلام کرنے والا؟ اس نے اچھی بات ہی کہی ہے، کوئی حرج والی بات نہیں تھی۔'' اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں تیزی سے چل کر آیا تھا، جب صف میں کھڑا ہوا تو میں نے یہ کلمات کہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے بارہ فرشتے دیکھے، وہ اس کی طرف لپک رہے تھے کہ کون ان کلمات کو (پہلے) اوپر لے کر جائے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز کی طرف آئے تو اپنی عادت کے مطابق چل کر آئے، جو نماز پالے اسے پڑھ لے اور جو رہ جائے، اس کو (بعد میں) ادا کرلے۔''

[2521/1215]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ رَاحَ إِلٰى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخَطْوَةٌ تَمْحُوْ سَيِّئَةً وَخَطْوَةٌ تُكْتَبُ حَسَنَةً ذَاهِبًا وَرَاجِعًا۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: صحیح ابن حبان: 2039. (مسند احمد: 6599)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جماعت والی مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کا ایک قدم ایک برائی کو مٹا دیتا ہے اور ایک قدم نیکی لکھ دیا جاتا ہے، (مسجد کی طرف) جاتے ہوئے بھی اور واپس لوٹتے ہوئے بھی۔''

[2522/1216]...... عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَعْجَلْ أَحَدُكُمْ عَنْ طَعَامِهِ لِلصَّلَاةِ .)) قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ الْإِقَامَةَ وَهُوَ يَتَعَشّٰى فَلَا يَعْجَلُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6463، 5464، صحیح مسلم: 559. (مسند احمد: 4780، 5806)

﴿ترجمة الحديث﴾ ''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی نماز کے لیے اپنے کھانے سے جلدی نہ کرے۔'' نافع کہتے ہیں: جب سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس حال میں اقامت سنتے کہ وہ رات کا کھانا کھا رہے ہوتے تو وہ (کھانے سے) جلدی نہیں کرتے تھے۔''

بَابُ مَنْ مَشٰی اِلَی الْجَمَاعَةِ کَمَا اُمِرَ فَسُبِقَ بِهَا کَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ أَدْرَکَهَا

جو شخص شرعی حکم کے مطابق جماعت کے لیے نکلا، لیکن اس سے پہلے نماز پڑھ لی گئی تو اس کے لیے اتنا ہی اجر ہوگا، جتنا اس جماعت کو پانے والے کو ملے گا

[2523/1217]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا أَوْ حَضَرَهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَیْئًا.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 564. (مسند احمد: 8947)

﴿ترجمة الحديث﴾ ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا، پھر وہ (مسجد کی طرف) گیا، لیکن اس نے لوگوں کو پایا کہ وہ تو نماز پڑھ چکے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو اس نماز میں حاضر ہونے والے کے برابر اجر عطا کرے گا اور یہ ان کے اجروں میں سے کچھ کم نہیں کرے گا۔''

[2524/1218]...... وَعَنْهُ أَیْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ، فَمَا أَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوا، وَمَا فَاتَکُمْ فَأَتِمُّوا، فَإِنَّ أَحَدَکُمْ فِی صَلَاةٍ إِذَا مَا کَانَ یَعْمِدُ إِلَی الصَّلَاةِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 602. (مسند احمد: 7230، 9930)

﴿ترجمة الحديث﴾ ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے، تو نماز کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ، بلکہ اس حال میں آؤ کہ تم پرسکون اور وقار ہو، پھر جو پا لو وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لو، کیونکہ جب تم میں سے کوئی نماز کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔''

أَبْوَابُ الْأَمَامَةِ وَصِفَةِ الْأَئِمَّةِ وَأَحْكَامٍ تَتَعَلَّقُ بِهِمْ

امامت کا بیان، اماموں کی صفات اوران سے متعلقہ مزید احکام

بَابُ الْأَمَامُ ضَامِنٌ وَمَا جَاءَ فِي أَمَامَةِ الْفَاسِقِ

امام کے ضامن ہونے اور فاسق کی امامت کا بیان

[2525/1219]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ (وَفِي لَفْظٍ أَمِينٌ)، اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 517، سنن الترمذی: 207. (مسند احمد: 7169، 7818)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین ہوتا ہے، اے اللہ! تو اماموں کو ہدایت دے (یعنی ان کو اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق دے) اور مؤذنوں (سے ہوجانے والی کمی بیشی) کو معاف فرمادے۔''

[2526/1220]...... عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمَدَانِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ فِي سَفَرٍ وَمَعَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأُمَّنَا، فَقَالَ: لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتَ وَأَتَمَّ الصَّلَاةَ فَلَهُ وَلَهُمْ، وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 580. (مسند احمد: 17305)

ترجمة الحدیث ''ابوعلی ہمدانی کہتے ہیں: میں ایک سفر میں نکلا، ہمارے ساتھ سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی تھے، ہم نے ان سے کہا کہ آپ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، آپ اصحابِ رسول میں سے ہیں، اس لیے آپ ہمیں امامت کرائیں، لیکن انھوں نے کہا: نہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''جس نے لوگوں کی امامت کروائی اور صحیح وقت کا اہتمام کیا اور نماز کو مکمل طور پر ادا کیا، تو اس کو بھی ثواب ملے گا اور مقتدیوں کو بھی،

اور جس نے ان امور میں کسی چیز کی کمی کی، تو اس کا گناہ اس امام پر ہوگا، نہ کہ مقتدیوں پر۔''

[2527/1221]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُصَلُّوْنَ بِكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَإِنْ أَخْطَئُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 694. (مسند احمد: 8663)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ تم کو نماز پڑھائیں گے، اگر انھوں نے درست انداز میں نماز پڑھی تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور ان کو بھی، اور اگر انھوں نے غلطی کی تو تمہیں تو ثواب ملے گا اور ان پر گناہ ہوگا۔''

[2528/1222]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُوْنَ أَقْوَامًا يُصَلُّوْنَ صَلَاةً لِغَيْرِ وَقْتِهَا فَإِذَا أَدْرَكْتُمُوْهُمْ فَصَلُّوا فِي بُيُوْتِكُمْ فِي الْوَقْتِ الَّذِي تَعْرِفُوْنَ ثُمَّ صَلُّوا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوْهَا سُبْحَةً))

تخریج الحدیث حسن: سنن النسائی: 85/2، سنن ابن ماجه: 1255. (مسند احمد: 3601)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شاید تم ایسے لوگوں کو پا لو جو نماز کو اس کے وقت سے ٹال کر پڑھیں گے، اگر واقعی ان کو پا لو تو گھروں میں ہی اپنی پہچان کے مطابق وقت پر نماز پڑھ لینا، پھر ان کے ساتھ بھی ادا کر لینا اور اس کو نفل سمجھ لینا۔''

[2529/1223]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُ سَيَلِي أَمْرَكُمْ مِنْ بَعْدِي رِجَالٌ يُطْفِئُوْنَ السُّنَّةَ وَيُحْدِثُوْنَ بِدْعَةً وَيُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِيْتِهَا.)) قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ بِي إِذَا أَدْرَكْتُهُمْ؟ قَالَ: ((لَيْسَ يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ! طَاعَةٌ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ.)) قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَسَمِعْتُ أَنَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَاحِ مِثْلَهُ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 2865. (مسند احمد: 3790)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک قریب ہے کہ تمہارے امور کے والی ایسے لوگ بن جائیں، جو سنت کو مٹائیں گے، بدعتوں کو زندہ کریں گے اور نماز کو اس کے وقت سے لیٹ کر دیں گے۔'' عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب میں ان کو پا لوں تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ام عبد کے بیٹے! اللہ کی نافرمانی کرنے والے شخص کی کوئی اطاعت نہیں ہے۔'' آپ ﷺ نے یہ بات تین دفعہ ارشاد فرمائی۔''

بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

اس کا بیان کہ امامت کا زیادہ حق دار کون ہے

[2530/1224]...... عَنْ أَبِی مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِیِّ الْبَدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((یَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَإِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمَّ الرَّجُلُ فِی أَهْلِهِ وَلَا فِی سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسْ عَلٰی تَكْرِمَتِهِ فِی بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 673. (مسند احمد: 17092)

ترجمة الحدیث ''ابومسعود انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قوم کی امامت وہ آدمی کروائے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب زیادہ پڑھا ہوا ہو، اگر وہ قراءت میں برابر ہوں، تو وہ شخص امامت کروائے جو ہجرت میں مقدم ہو، اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو وہ امامت کرائے جو عمر میں بڑا ہو، اور آدمی کے گھر میں اور اس کے اقتدار میں اس کی امامت نہ کروائی جائے اور اس کے گھر میں اس کی عزت والی جگہ میں نہ بیٹھا جائے، مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔''

[2533/1225]...... عَنْ أَبِی سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: ((إِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 672. (مسند احمد: 11190)

ترجمة الحدیث ''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تین افراد ہوں تو ان میں سے ایک امامت کروائے اور ان میں زیادہ قراءت والا امامت کا زیادہ مستحق ہوگا۔''

[2536/1226]...... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِیْ أَبِی ثَنَا سُرَيْجٌ وَيُوْنُسُ قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِی ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَبِی قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ، قَالَ: فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، فَقَالَ لَنَا: ((لَوْ رَجَعْتُمْ إِلٰی بِلَادِكُمْ)) وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيْمًا ((فَعَلَّمْتُمُوْهُمْ.)) قَالَ سُرَيْجٌ وَأَمَرْتُمُوْهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا صَلَاةَ كَذَا حِيْنَ كَذَا قَالَ يُوْنُسُ وَمُرُوْهُمْ فَلْيُصَلُّوْا صَلَاةَ كَذَا فِی حِيْنِ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِی حِيْنِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 630، 658، 685، 819، صحیح مسلم: 674. (مسند احمد: 15601، 20529)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا مالک بن حویرث سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نوجوان لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور تقریبا بیس راتیں قیام کیا، چونکہ آپ ﷺ رحم دل تھے، اس لیے آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''اگر تم اپنے شہروں کی طرف لوٹ جاؤ اور ان کو تعلیم دو اور انھیں حکم دو کہ وہ فلاں فلاں نماز فلاں فلاں وقت میں پڑھیں، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان کہے اور وہ آدمی تمہاری امامت کرائے، جو تم میں بڑا ہو۔''

[2539/1227]...... عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ أَنَّهُ أَتَى أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ فِي مَنْزِلِهِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى: تَقَدَّمْ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! فَإِنَّكَ أَقْدَمُ سِنًّا وَأَعْلَمُ، قَالَ: لَا، بَلْ تَقَدَّمْ أَنْتَ فَإِنَّمَا أَتَيْنَاكَ فِي مَنْزِلِكَ وَمَسْجِدِكَ فَأَنْتَ أَحَقُّ، قَالَ: فَتَقَدَّمَ أَبُوْ مُوْسَى فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: مَا أَرَدْتَ إِلَى خَلْعِهِمَا؟ أَبِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ أَنْتَ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي الْخُفَّيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1039، مصنف ابن ابی شیبة: 417/2، معجم الکبیر: 9262، مسند ابوداؤد الطیالسی: 395. (مسند احمد: 4397)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن مسعود ؓ کہتے ہیں: میں سیّدنا ابوموسیٰ اشعری ؓ کے پاس ان کے گھر گیا، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا، انھوں نے مجھے کہا: ابوعبد الرحمٰن! آگے بڑھو (اور نماز پڑھاؤ) کیونکہ تم زیادہ عمر والے اور زیادہ علم والے ہو، لیکن میں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ خود آگے بڑھیں، کیونکہ ہم آپ کے پاس، آپ کے گھر اور آپ کی مسجد میں آئے ہیں، اس لیے آپ زیادہ حقدار ہیں، پس سیّدنا ابوموسی ؓ آگے بڑھے اور انھوں نے اپنے جوتے اتار دیئے، جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں نے کہا: آپ نے جوتے کیوں اتارے ہیں؟ کیا آپ وادیٔ مقدس میں ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ موزے اور جوتے پہن کر نماز پڑھتے تھے۔''

[2540/1228]...... عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُكْنَى أَبَا عَطِيَّةَ قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ ؓ يَأْتِينَا فِي مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ، قَالَ: فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا فَقُلْنَا: تَقَدَّمْ، فَقَالَ: لَا، لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتَّى أُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا أَتَقَدَّمُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ، وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ.))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن الترمذی: 356. (مسند احمد: 20532)

ترجمة الحديث ''ابوعطیہ کہتے ہیں: سیّدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ہماری جائے نماز میں آتے تھے اور باتیں کرتے تھے، ایک دن نماز کا وقت ہوگیا، ہم نے ان سے کہا: آگے بڑھو اور (نماز پڑھاؤ)، لیکن انھوں نے کہا: نہیں، تمہارا اپنا کوئی آدمی آگے بڑھے، میں تم کو بیان کرتا ہوں کہ میں آگے کیوں نہیں بڑھ رہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''جو آدمی دوسروں کی ملاقات اور زیارت کرنے کے لیے ان کے پاس آئے، وہ ان کو امامت نہ کرائے، بلکہ ان کا اپنا کوئی آدمی جماعت کرائے۔''

بَابُ أَمَامَةِ الْأَعْمٰى وَالصَّبِيِّ وَالْمَرْأَةِ بِمِثْلِهَا

نابینا آدمی اور بچے کی اور عورت کی عورتوں کی امامت کا بیان

[2541/1229]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ مَرَّتَيْنِ يُصَلِّي بِهِمْ وَهُوَ أَعْمٰى۔

تخريج الحديث **حسن**: سنن ابوداؤد: 595، 2931. (مسند احمد: 12344، 13000)

ترجمة الحديث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینے پر دو دفعہ اپنا نائب مقرر کیا، وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، جبکہ وہ نابینا تھے۔''

[2543/1230]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عَلٰى حَاضِرٍ فَكَانَ الرُّكْبَانُ (وَفِي رِوَايَةٍ فَكَانَ النَّاسُ) يَمُرُّوْنَ بِنَا رَاجِعِيْنَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَدْنُوْ مِنْهُمْ فَأَسْمَعُ حَتّٰى حَفِظْتُ قُرْآنًا، وَكَانَ النَّاسُ يَنْتَظِرُوْنَ بِإِسْلَامِهِمْ فَتْحَ مَكَّةَ، فَلَمَّا فُتِحَتْ جَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِيْهِ فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَا وَافِدُ بَنِيْ فُلَانٍ، وَجِئْتُكَ بِإِسْلَامِهِمْ، فَانْطَلَقَ أَبِي بِإِسْلَامِ قَوْمِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدِّمُوْا أَكْثَرَكُمْ قُرْآنًا.)) قَالَ: فَنَظَرُوْا، وَإِنَّا لَعَلٰى حِوَاءٍ عَظِيْمٍ، فَمَا وَجَدُوا فِيْهِمْ أَحَدًا أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي، فَقَدَّمُوْنِي وَأَنَا غُلَامٌ فَصَلَّيْتُ بِهِمْ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ وَكُنْتُ إِذَا رَكَعْتُ أَوْ سَجَدْتُ قَلَصَتْ فَتَبْدُوا عَوْرَتِي، فَلَمَّا صَلَّيْنَا، تَقُوْلُ عَجُوْزٌ لَنَا دُهْرِيَّةٌ: غَطُّوا عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ، قَالَ: فَقَطَعُوْا لِي قَمِيْصًا، فَذَكَرَ أَنَّهُ فَرِحَ بِهِ فَرَحًا شَدِيْدًا۔

تخريج الحديث صحيح البخاري: 4302. (مسند احمد: 20333)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ایسی جگہ پر سکونت پذیر تھے، جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹنے والے لوگ گزرتے تھے، میں ان کے قریب ہوتا اور ان سے سنتا تھا، حتیٰ کہ قرآن کا کافی

حصہ مجھے یاد ہوگیا، اُدھر لوگ اسلام لانے کے لیے فتح مکہ کا انتظار کر رہے۔ جب مکہ فتح ہوگیا تو لوگ آپ ﷺ کے پاس آنے شروع ہو گئے، ایک آدمی آتا اور کہتا: میں بنوفلاں کا نمائندہ ہوں اور ان کے اسلام کی اطلاع دینے کے لیے آیا ہوں۔ میرے باپ بھی اپنی قوم کے اسلام کی خبر لے کر گئے، جب وہ اُن کی طرف لوٹے تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جوتم میں قرآن زیادہ پڑھا ہوا ہو اس کو امامت کے لیے آگے کرنا۔'' پس انھوں نے دیکھا (کہ کس کو امام بنانا چاہیے) جبکہ وہاں لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی، لیکن وہ ایسا آدمی نہ پا سکے، جو مجھ سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہوتا، اس لیے انہوں نے مجھے امامت کے لیے آگے کر دیا اور میں ابھی لڑکا تھا۔ میں نے ان کو نماز پڑھائی اور مجھ پر ایک چادر تھی، جب میں رکوع یا سجدہ کرتا تو کپڑا اوپر اٹھ جاتا تو میری شرمگاہ ننگی ہونے لگتی، جب ہم نے نماز پڑھ لی تو بہت زیادہ عمر والی ایک بوڑھی عورت کہتی ہے: اپنے قاری کا سرین تو ہم سے ڈھانپ لو۔ پھر انہوں نے ایک کپڑا کاٹ کر میرے لیے قمیص بنائی، جس کی وجہ سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔''

بَابُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ الْإِمَامُ مِنَ التَّخْفِيفِ

اس تخفیف کا بیان جس کا امام کو حکم دیا گیا ہے

[2546/1231]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ (وَفِي رِوَايَةٍ وَالصَّغِيرَ بَدَلَ السَّقِيمِ) وَإِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 703، صحيح مسلم: 467. (مسند احمد: 10306)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ تخفیف کرے، کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں، ہاں جب کوئی آدمی اپنی علیحدہ نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی کرے۔'' ایک روایت میں ''کمزور'' کی بجائے ''چھوٹے'' کا لفظ ہے۔''

[2548/1232]...... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عُثْمَانُ! أُمَّ قَوْمَكَ، وَمَنْ أَمَّ الْقَوْمَ فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ، فَإِذَا صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ فَصَلِّ كَيْفَ شِئْتَ))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 468. (مسند احمد: 16276)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اے عثمان! اپنی قوم کی امامت کرواؤ، (لیکن یاد رکھو کہ) جو کسی قوم کی امامت کروائے اسے چاہیے کہ وہ تخفیف کرے، کیونکہ ان میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند ہوتے ہیں، ہاں جب تو علیحدہ اپنی نماز پڑھے تو جیسے چاہے نماز پڑھ۔''

[2551/1233]...... عَنْ أَبِی مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّی لَأَتَأَخَّرُ فِی صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَخَافَةَ فُلَانٍ يَعْنِی اِمَامَهُمْ قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَشَدَّ غَضَبًا فِی مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ .))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 90، 702، 704، 7159، صحيح مسلم: 466. (مسند احمد: 17065)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے فلاں امام (کی لمبی قراءت کے) ڈر سے نماز فجر سے لیٹ ہوتا ہوں۔ میں نے اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے سخت غصے کی حالت میں دیکھا، آپ نے فرمایا: ''لوگو! تم میں سے بعض لوگ دوسروں کو متنفر کرنے والے ہیں، تم میں سے جو بھی لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ تخفیف کرے، کیونکہ ان میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔''

[2552/1234]...... عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ (الطَّائِیِّ) رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ أَمَّنَا فَلْيُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، فَاِنَّ مِنَّا الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَالْمَرِيْضَ وَالْعَابِرَ سَبِيْلٍ وَذَا الْحَاجَةِ، هٰكَذَا كُنَّا نُصَلِّی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحيح: مصنف ابن ابی شيبة: 55/2، معجم الكبير : 17 / (222). (مسند احمد: 18261)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو شخص ہمیں امامت کرائے تو وہ رکوع و سجود کو مکمل کیا کرے، کیونکہ ہم میں کمزور، بوڑھے، مریض، مسافر اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں، ہم اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔''

بَابُ قِصَّةِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ فِیْ تَطْوِیْلِ الصَّلَاةِ بِالْمَأْمُوْمِیْنَ وَفِیْهَا جَوَازُ انْفِرَادِ الْمَأْمُوْمِ لِعُذْرٍ

مقتدیوں کو لمبی نماز پڑھانے کے بارے میں سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا قصہ اور عذر کی وجہ سے مقتدی کا اکیلے نماز پڑھنے کا جواز

[2553/1235]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ يَؤُمُّ قَوْمَهُ فَدَخَلَ حَرَامٌ وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَسْقِيَ نَخْلَهُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا رَأَى مُعَاذًا طَوَّلَ تَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ وَلَحِقَ بِنَخْلِهِ يَسْقِيْهِ، فَلَمَّا قَضَى مُعَاذُ الصَّلَاةَ قِيْلَ لَهُ: إِنَّ حَرَامًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا رَآكَ طَوَّلْتَ تَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ وَلَحِقَ بِنَخْلِهِ يَسْقِيْهِ، قَالَ: إِنَّهُ لَمُنَافِقٌ أَيَعْجَلُ عَنِ الصَّلَاةِ مِنْ أَجْلِ سَقْيِ نَخْلِهِ؟ قَالَ: فَجَاءَ حَرَامٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَمُعَاذٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَسْقِيَ نَخْلًا لِيْ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ لِأُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا طَوَّلَ تَجَوَّزْتُ فِي صَلَاتِي وَلَحِقْتُ بِنَخْلِي أَسْقِيْهِ فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ: ((أَفَتَّانٌ أَنْتَ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ، لَا تُطَوِّلْ بِهِمْ، اِقْرَأْ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ وَنَحْوِهِمَا.

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 481، سنن الکبریٰ للنسائی : 11674، الضیاء فی المختارۃ: 2292. (مسند احمد: 12247)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی امامت کرواتے تھے، ایک دن حرام (بن ملحان) رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے، جبکہ وہ اپنی کھجوروں کو سیراب کرنے کا ارادہ بھی رکھتے تھے، وہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں داخل ہوئے، لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ نماز کو لمبا کر رہے ہیں تو انھوں نے مختصر سی نماز پڑھی اور اپنی کھجوروں میں جا کر ان کو پانی دینے لگ گئے۔ جب سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز پوری کی تو ان کو بتلایا گیا کہ حرام رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تھے، لیکن جب انھوں نے آپ کی طویل نماز دیکھی تو انھوں نے اختصار کے ساتھ اپنی نماز پڑھ لی اور کھجوروں کو پانی دینے کے لیے وہاں چلے گئے ہیں۔ سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک وہ منافق ہے، کیا وہ کھجوروں کو پانی دینے کی خاطر نماز سے جلدی کرتا ہے! سیّدنا حرام رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبکہ سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرا ارادہ

کھجوروں کو پانی دینے کا تھا، لیکن میں پہلے مسجد میں آ گیا تا کہ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لوں۔ لیکن جب میں نے اِن کو دیکھا کہ یہ تو طویل نماز پڑھا رہے ہیں تو میں نے اختصار کے ساتھ نماز پڑھی اور اپنی کھجوروں کو پانی دینے کے لیے وہاں چلا گیا، تو سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میں منافق ہوں۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ پر متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا تو فتنہ باز ہے! کیا تو فتنہ باز ہے، ان کو لمبی نماز نہ پڑھایا کر اور سورۂ اعلی، سورۂ شمس اور ان جیسی سورتیں پڑھ لیا کر۔''

[2556/1236]...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يُقَالُ لَهُ سُلَيْمٌ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَأْتِيْنَا بَعْدَ مَا نَنَامُ وَنَكُوْنُ فِي أَعْمَالِنَا بِالنَّهَارِ فَيُنَادِي بِالصَّلَاةِ فَنَخْرُجُ إِلَيْهِ فَيُطَوِّلُ عَلَيْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ! لَا تَكُنْ فَتَّانًا، إِمَّا أَنْ تُصَلِّيْ مَعِي وَإِمَّا أَنْ تُخَفِّفَ عَلٰى قَوْمِكَ.)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا سُلَيْمُ! مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟)) قَالَ: إِنِّي أَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِهِ مِنَ النَّارِ، وَاللّٰهِ مَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهَلْ تَصِيْرُ دَنْدَنَتِي وَدَنْدَنَةُ مُعَاذٍ إِلَّا أَنْ نَسْأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذَ بِهِ مِنَ النَّارِ، ثُمَّ قَالَ سُلَيْمٌ: سَتَرَوْنَ غَدًا إِذَا الْتَقَى الْقَوْمُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ: وَالنَّاسُ يَتَجَهَّزُوْنَ إِلٰى أُحُدٍ فَخَرَجَ وَكَانَ فِي الشُّهَدَاءِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَرِضْوَانُهُ عَلَيْهِ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: التاريخ الكبير: 110/3، شرح مشكل الآثار: 409/1، المعجم الكبير: 6391. (مسند احمد: 20699)

ترجمة الحديث ''معاذ بن رفاعہ انصاری، بنوسلمہ کے ایک سُلَیم نامی آدمی سے بیان کرتا ہے، وہ کہتا ہے: اے اللہ کے رسول! سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس (نمازِ عشاء پڑھانے کے لیے) اس وقت آتے ہیں، جب ہم سو چکے ہوتے ہیں، جبکہ دن میں ہم کاموں میں مصروف رہتے ہیں، پھر وہ اذان دیتے ہیں اور جب ہم نماز پڑھنے کے لیے جاتے ہیں تو وہ لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے معاذ! تو فتنہ پیدا کرنے والا نہ بن، یا تو میرے ساتھ نماز پڑھ ((اور واپس جا کر لوگوں کو نماز نہ پڑھا)) اور یا پھر اپنی قوم پر تخفیف کر۔'' پھر فرمایا: ''اے سلیم! تجھے کتنا قرآن یاد ہے؟'' اس نے کہا: میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور آگ سے اس کی پناہ مانگتا ہوں، اللہ کی قسم! میں آپ اور معاذ کے گنگنانے کی طرح نہیں گنگنا سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا اور معاذ کی گنگناہٹ بھی یہی ہوتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور آگ سے اس کی پناہ طلب کرتے ہیں۔'' پھر سلیم رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کل دیکھ لوگے جب ان شاء اللہ قوم دشمن سے ملے گی۔ اس وقت لوگ جنگِ احد کی تیاری کر رہے تھے۔ پھر وہ نکلا اور (اس دن کے) شہداء میں ہو گیا، اس پر اللہ کی رحمت اور اس کی رضا مندی ہو۔''

بَابُ تَخْفِيْفِ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ مَعَ اِتْمَامِهَا

رسول اللہ ﷺ کا باوجود نماز مکمل کرنے کے لوگوں کو ہلکی نماز پڑھانے کا بیان

[2558/1237]...... عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَتَمِّ النَّاسِ صَلَاةً وَأَوْجَزِهِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 706، صحیح مسلم: 469. (مسند احمد: 11967، 11990)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں نماز کو سب سے زیادہ مکمل کرنے والے بھی تھے اور اس میں تخفیف کرنے والے بھی تھے۔''

[2561/1238]...... عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنِّي لَأَدْخُلُ الصَّلَاةَ وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُطِيْلَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَاوَزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 709، 710، صحیح مسلم: 470. (مسند احمد: 12067)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور میرا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ میں اس کو لمبا کروں گا، لیکن جب میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس میں تخفیف کر دیتا ہوں، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس کی ماں اس کے رونے سے بہت زیادہ تکلیف محسوس کرے گی۔''

[2563/1239]...... حدثنا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَوَّزَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ جَوَّزْتَ؟ قَالَ: ((سَمِعْتُ بُكَاءَ صَبِيٍّ فَظَنَنْتُ أَنَّ أُمَّهُ مَعَنَا تُصَلِّي ، فَأَرَدْتُّ أَنْ أُفْرِغَ لَهُ أُمَّهُ ، وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا فَظَنَنْتُ أَنَّ أُمَّهُ تُصَلِّي مَعَنَا فَأَرَدْتُ أَنْ أُفْرِغَ لَهُ أُمَّهُ))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 470. (مسند احمد: 12547، 13701)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نمازِ فجر کو مختصر کر کے پڑھا، (جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو) کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے نماز میں اتنی تخفیف کیوں کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے بچے کے رونے کی آواز سنی، جبکہ مجھے یہ گمان بھی تھا کہ اس کی ماں ہمارے ساتھ نماز پڑھ رہی ہوگی، اس لیے میں نے چاہا کہ اس بچے کے لیے اس کو جلدی فارغ کر دوں۔''

[2567/1240]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي

مُـصَلَّاهُ حَتّٰـى تَـطْـلُعَ الشَّمْسُ ، قَالَ: وَكَانَ يَقْرَأُ فِى صَلَاةِ الْفَجْرِ بِـ﴿قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ﴾ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدُ تَخْفِيْفًا۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 458، 670 . (مسند احمد: 20820، 20845)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نمازِ فجر پڑھاتے تو طلوع آفتاب تک اپنی جائے نماز میں بیٹھے رہتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورۂ ق کی تلاوت کرتے تھے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز مختصر ہوتی تھی۔''

[2571/1241]...... عَـنِ ابْنِ أَبِى خَالِدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ تَجَوَّزَ فِيْهَا ، فَقُلْتُ لَهُ: هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ وَأَوْجَزَ۔

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: مصنف ابن ابی شیبۃ: 56/2، مسند الحمیدی: 987، سنن البیہقی: 116/3 . (مسند احمد: 10097)

ترجمة الحديث ''ابو خالد کہتے ہیں: میں نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز پڑھائی اور اس میں کافی تخفیف کی، میں نے ان کو کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بھی اسی طرح ہوتی تھی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، بلکہ اس سے بھی زیادہ مختصر ہوتی۔''

بَابُ حُكْمِ الْإِمَامِ إِذَا ذَكَرَ أَنَّهُ مُحْدِثٌ

اس امام کے حکم کا بیان، جس کو (دورانِ نماز) یہ یاد آجائے کہ وہ بے وضو ہے

[2576/1242]...... عَنْ أَبِى بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ أَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَنْ مَكَانَكُمْ ثُمَّ دَخَلَ فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّى كُنْتُ جُنُبًا.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 234۔ امام البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ (مسند احمد: 20420)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی، اللہ اکبر کہا، لیکن اچانک نمازیوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہو گئے، پھر جب آپ باہر آئے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، پس آپ نے ان کی نماز پڑھائی اور نماز سے فارغ

ہونے کے بعد فرمایا: ''بے شک میں بشر ہی ہوں، دراصل میں جنبی تھا۔''

[2578/1243]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ إِلَی الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَأَوْمَأَ إِلَیْهِمْ أَیْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ یَقْطُرُ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: ((إِنِّی كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِیْتُ أَنْ أَغْتَسِلَ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1220 . (مسند احمد: 9786)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے آئے اور جب اللہ اکبر کہا تو (گھر کی طرف) چل دیئے اور لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ اپنی حالت پر قائم رہیں، پھر آپ ﷺ گھر چلے گئے اور غسل کر کے تشریف لائے، آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، پھر آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب نماز پڑھ لی تو فرمایا: ''میں جنبی تھا اور غسل کرنا یاد نہیں رہا تھا۔''

بَابُ جَوَازِ الْاِسْتِخْلَافِ فِی الصَّلَاةِ وَجَوَازِ اِنْتِقَالِ الْخَلِیْفَةِ مَأْمُوْمًا إِذَا حَضَرَ مُسْتَخْلِفُهُ

نماز میں امام کا اپنا نائب بنانے کا اور نائب بنانے والے امام کے آنے کے بعد نائب کا مقتدی بن جانے کا جواز

[2580/1244]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَیْنَ بَنِی عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ النَّبِیَّ ﷺ فَأَتَاهُمْ بَعْدَ الظُّهْرِ لِیُصْلِحَ بَیْنَهُمْ وَقَالَ: ((یَا بِلَالُ! إِنْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ یُصَلِّ بِالنَّاسِ .)) قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أَقَامَ بِلَالُ الصَّلَاةَ (وَفِی رِوَایَةٍ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ) ثُمَّ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ بِهِمْ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا دَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ فِی الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَوْهُ صَفَّحُوا وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَشُقُّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ أَبِی بَكْرٍ ، قَالَ: وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ إِذَا دَخَلَ الصَّلَاةَ لَمْ یَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِیْحَ لَا یُمْسَكُ عَنْهُ ، اِلْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِیَّ ﷺ خَلْفَهُ فَأَوْمَأَ إِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدِهِ أَنِ امْضِهْ فَقَامَ أَبُوْبَكْرٍ هُنَیَّةً ، فَحَمِدَ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرٰى ، قَالَ: فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: ((یَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَیْكَ أَنْ لَا تَكُوْنَ مَضَیْتَ "وَفِی رِوَایَةٍ أَنْ تَمْضِیَ" فِی صَلَاتِكَ؟)) قَالَ: فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ یَكُنْ لِابْنِ أَبِی قُحَافَةَ أَنْ یَؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ - فَقَالَ لِلنَّاسِ: ((إِذَا نَابَكُمْ فِی صَلَاتِكُمْ شَیْءٌ فَلْیُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْیُصَفِّحِ "وَفِی رِوَایَةٍ وَلْیُصَفِّقِ" النِّسَاءُ .)) وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((فَأَنْتُمْ لِمَ صَفَّحْتُمْ؟)) قَالُوْا: لِنُعْلِمَ أَبَابَکْرٍ، قَالَ: ((اِنَّ التَّصْفِیْحَ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِیْحَ لِلرِّجَالِ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7190، صحیح مسلم: 421. (مسند احمد: 22816، 22871)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بنی عمرو بن عوف قبیلے کے مابین کوئی لڑائی ہوگئی، جب نبی کریم ﷺ کو یہ بات موصول ہوئی تو آپ ﷺ ظہر کے بعد ان کے درمیان صلح کرانے کے لیے ان کے پاس گئے اور فرمایا: ''بلال، اگر نماز کا وقت ہوجائے اور میں نہ پہنچ سکوں تو ابوبکر کو حکم دینا کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔'' جب عصر کا وقت ہوا تو سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، پھر اقامت کہی اور سیّدنا ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ نماز پڑھائیں۔ پس وہ آگے بڑھے (اور نماز شروع کی)، اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے، جب لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو تالیاں بجانا شروع کردیں، اُدھر رسول اللہ ﷺ لوگوں کو چیرتے ہوئے آئے اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ جب نماز میں داخل ہوتے تو کسی چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے، اس دفعہ جب انھوں نے سوچا کہ تالیاں رک نہیں رہیں تو وہ پیچھے متوجہ ہوئے اور نبی کریم ﷺ کو اپنے پیچھے دیکھا، لیکن آپ ﷺ نے ان کو اشارہ کیا کہ وہ نماز جاری رکھیں، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر تو ٹھہرے رہے، لیکن پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہوئے الٹے پاؤں پیچھے آگئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: ''اے ابوبکر! جب میں نے تم کو اشارہ کردیا تھا تو تم کو نماز جاری رکھنے سے کس چیز نے روک دیا تھا؟'' سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن ابی قحافہ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی امامت کروائے۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''جب تم کو نماز میں کوئی امر لاحق ہوجائے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور عورتوں کو تالی بجانا چاہئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا تم نے تالیاں کیوں بجائی تھیں؟'' انہوں نے کہا: ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (آپ کی آمد کا) بتانا چاہتے تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے ہے۔''

[2582/1245]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَکْرٍ أَنْ یُصَلِّیَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ وَجَدَ خِفَّةً فَخَرَجَ، فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِ أَبُوْبَکْرٍ أَرَادَ أَنْ یَنْکُصَ فَأَوْمَأَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ فَجَلَسَ اِلٰی جَنْبِ أَبِی بَکْرٍ عَنْ یَسَارِهِ وَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْآیَةِ الَّتِی انْتَهٰی اِلَیْهَا أَبُوْبَکْرٍ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1235. (مسند احمد: 2055، 3330)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ

نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھایا کریں، پھر ایک دن آپ ﷺ نے راحت محسوس کی، اس لیے (مسجد میں) تشریف لے آئے، جب سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی آمد کو محسوس کیا تو انھوں نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا، لیکن نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا (کہ وہ اپنے مقام پر ہی رہیں)۔ پھر آپ آئے اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بیٹھ گئے اور اس آیت سے تلاوت شروع کر دی، جہاں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔''

[2584/1246]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَاعِدًا وَأَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ (وَفِي لَفْظٍ) كَانَ أَبُوْبَكْرٍ يَأْتَمُّ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِأَبِي بَكْرٍ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 664، 687، صحیح مسلم: 418. (مسند احمد: 25761، 26113، 26137)

ترجمۃ الحدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھایا کریں، ایک دن رسول اللہ ﷺ، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور لوگ اُن کے پیچھے تھے۔ ایک روایت میں ہے: سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کی اور لوگ اُن کی اقتداء کر رہے تھے۔''

بَابُ جَوَازِ انْتِقَالِ الْمُنْفَرِدِ إِمَامًا

اکیلے آدمی کا (دورانِ نماز) امامت کی طرف منتقل ہو جانے کے جواز کا بیان

[2585/1247]...... عَنْ أَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُ، قَالَ: وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ إِلَى جَنْبِي، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ حَتَّى كُنَّا رَهْطًا، فَلَمَّا أَحَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّا خَلْفَهُ تَجَوَّزَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَصَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّهَا عِنْدَنَا، قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَطِنْتَ بِنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، فَذَاكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ، ....))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1104. (مسند احمد: 13012)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ رمضان میں نماز پڑھ رہے تھے، میں آیا اور آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، پھر ایک اور آدمی آیا اور وہ میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا، اتنے میں ایک اور

آدمی آ گیا حتیٰ کہ ہم ایک جماعت بن گئے، جب رسول اللہ ﷺ نے محسوس کیا کہ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہیں تو آپ نے نماز کو مختصر کر دیا اور جب فارغ ہوئے تو گھر چلے گئے اور اس طرح کی اچھی نماز تو پڑھی، کہ وہ ہمارے پاس نہ پڑھی۔ جب صبح ہوئی تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا رات کو آپ کو ہمارے بارے میں پتہ چل گیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، اور اسی امر نے مجھے اس چیز پر آمادہ کیا، جو میں نے کی، ......۔''

بَابُ مَا يُفْعَلُ إِذَا لَمْ يَحْضُرْ إِمَامُ الْحَيِّ

اس بات کا بیان کہ قبیلے کے امام کی عدم موجودگی میں کیا کیا جائے

[2586/1248]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ مَرَّةً فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَثَوَّبَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ الْوَلِيْدُ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ أَجَاءَ كَ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَمْرٌ فِيْمَا فَعَلْتَ أَمِ ابْتَدَعْتَ؟ قَالَ: لَمْ يَاتِنِي أَمْرٌ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَمْ أَبْتَدِعْ، وَلٰكِنْ أَبَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ أَنْ نَنْتَظِرَكَ بِصَلَاتِنَا وَأَنْتَ فِي حَاجَتِكَ۔

تخریج الحدیث صحيح: سنن البيهقى: 124/3، مصنف عبد الرزاق: 3790، المعجم الكبير: 9500. (مسند احمد: 4298)

ترجمة الحديث ''ایک دفعہ ولید بن عقبہ نے نماز کو مؤخر کیا، سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، نماز کے لیے اقامت کہی اور لوگوں کو نماز پڑھا دی، ولید نے ان کی طرف پیغام بھیجا اور پوچھا: کس چیز نے تم کو ایسا کرنے پر آمادہ کیا، کیا امیر المؤمنین (سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ) کی طرف سے کوئی حکم ملا ہے یا تم نے خود یہ نیا کام شروع کر دیا ہے؟ سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: نہ مجھے امیر المؤمنین کا کوئی حکم موصول ہوا ہے اور نہ میں نے کوئی نیا کام شروع کیا ہے، بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس چیز کا انکار کرتے ہیں کہ ہم تیری نماز کا انتظار کرتے رہیں اور تو اپنے کام میں لگا رہے۔''

بَابُ إِطَالَةِ الْإِمَامِ الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى وَانْتِظَارِ مَنْ أَحَسَّ بِهِ دَاخِلًا لِيُدْرِكَ الرَّكْعَةَ

امام کا پہلی رکعت کو لمبا کرنے اور اس شخص کا انتظار کرنے کا بیان جس کو وہ داخل ہوتا ہوا محسوس کرے، تاکہ وہ رکعت پا لے

[2589/1249]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الْأُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي

الثَّانِيَةِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، يُطَوِّلُ الْأُولٰى وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ، وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 762، 779، صحيح مسلم: 451. (مسند احمد: 19418، 22520)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمیں امامت کرواتے، ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرتے اور کبھی کبھی ہمیں کوئی آیت بھی سنا دیتے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت کو لمبا اور دوسری رکعت کو مختصر کرتے، نماز فجر میں بھی آپ ﷺ کی یہی عادت تھی کہ پہلی رکعت کو طویل اور دوسری کو مختصر کرتے اور آپ ﷺ عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت کرتے تھے۔''

بَابُ جَوَازِ جَهْرِ الْإِمَامِ بِتَكْبِيرِ الصَّلَاةِ لِيَسْمَعَهُ الْمَأْمُومُونَ وَحُكْمِ التَّسْمِيعِ مِنْ غَيْرِ الْإِمَامِ

امام کا مقتدیوں کو سنانے کے لیے نماز میں اونچی آواز سے تکبیر کہنے کے جواز کا بیان اور امام کے علاوہ کسی دوسرے کا تکبیر سنانے کا حکم

[2590/1250]...... عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: اِشْتَكٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَوْ غَابَ فَصَلّٰى بِنَا أَبُوْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رضی اللہ عنہ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَحِيْنَ رَكَعَ وَحِيْنَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ قَامَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ عَلٰى ذٰلِكَ، فَلَمَّا صَلّٰى قِيْلَ لَهُ: قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ عَلٰى صَلَاتِكَ، فَخَرَجَ فَقَامَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! وَاللّٰهِ! مَا أُبَالِي اخْتَلَفَتْ صَلَاتُكُمْ أَوْلَمْ تَخْتَلِفْ، هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 825. (مسند احمد: 11140)

ترجمة الحدیث ''سعید بن الحارث کہتے ہیں: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے یا ویسے غائب تھے، اس لیے سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، انھوں نے نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کے بعد، سجدوں سے سر اٹھاتے وقت، سجدے کرتے وقت اور دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہوتے وقت اللہ اکبر کہا۔ جب انھوں نے اس طریقے پر نماز مکمل کی تو کسی نے کہا: لوگ تمہاری نماز سے اختلاف کر رہے ہیں، (یہ سن کر) وہ تشریف لائے اور منبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا: لوگو! اللہ کی قسم! مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ تمہاری نماز اس سے مختلف ہے یا نہیں ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔''

[2591/1251]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ

قَاعِدٌ وَأَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهُ، ......۔ الحديث۔

تخريج الحديث صحيح مسلم: 413. (مسند احمد: 14590)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوگئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے اور لوگوں کو اپنی تکبیر کی آواز سناتے تھے۔''

بَابُ اِنْعِقَادِ الْجَمَاعَةِ بِإِمَامٍ وَمَأْمُوْمٍ، سَوَاءٌ أَكَانَ الْمَأْمُوْمُ رَجُلًا أَمْ صَبِيًّا أَمْ اِمْرَأَةً

امام اور ایک مقتدی کے ساتھ جماعت کا منعقد ہو جانا، برابر ہے کہ وہ مقتدی مرد ہو یا عورت ہو یا بچہ

[2592/1252]...... عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَأٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ فَقَالَ: ((أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّي مَعَهُ.)) فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((هٰذَانِ جَمَاعَةٌ))

تخريج الحديث صحيح لغيره: المعجم الكبير: 7974، المعجم الاوسط: 6620. (مسند احمد: 22189)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اکیلا نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: ''کیا کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے۔'' پس ایک آدمی اٹھا اور اس کے ساتھ نماز پڑھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دو آدمی جماعت ہیں۔''

[2593/1253]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، فَقَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ لِأُصَلِّيَ بِصَلَاتِهِ، قَالَ: فَأَخَذَ بِذُؤَابَةٍ كَانَتْ لِيْ أَوْ بِرَأْسِيْ حَتّٰى جَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ۔

تخريج الحديث صحيح البخاري: 728، 5919، صحيح مسلم: 192، 193. (مسند احمد: 1843)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنی خالہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس رات ان ہی کے پاس تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا، تاکہ آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کے بالوں کو یا میرے سر کو پکڑا اور مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔''

[2594/1254]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ، وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى، فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ.))

تخریج الحدیث **اسناده قوی:** سنن ابوداؤد: 1308، 1450، سنن ابن ماجه: 1336، سنن النسائی: 205/3. (مسند احمد: 7410)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ اس آدمی پر رحم کرے جو رات کو کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے اور وہ بھی نماز پڑھتی ہے۔ اگر وہ اٹھنے سے انکار کرتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم کرے جو رات کو اٹھتی ہے اور نماز پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو بھی جگاتی ہے اور وہ بھی نماز پڑھتا ہے، اگر وہ اٹھنے سے انکار کرتا ہے تو وہ اس کے منہ پر چھینٹے مارتی ہے۔''

أَبْوَابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَأْمُوْمِيْنَ وَأَحْكَامِ الْإِقْتِدَاءِ

مقتدیوں سے متعلقہ اور اقتداء کے احکام کے ابواب

بَابُ وُجُوْبِ مُتَابَعَةِ الْأَمَامِ وَالنَّهْيِ عَنْ مُسَابَقَتِهٖ

امام کی اتباع کے واجب ہونے اور اس سے آگے بڑھ جانے کی ممانعت کا بیان

[2595/1255]...... حدثنا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِى أَبِى ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ أَنَّ الْأَشْعَرِيَّ صَلّٰى بِأَصْحَابِهٖ صَلَاةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ حِيْنَ جَلَسَ أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ، فَلَمَّا قَضَى الْأَشْعَرِيُّ صَلَاتَهٗ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ: أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، (قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ أَبِى: أَرَمَّ السُّكُوْتُ) قَالَ: لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا، لِحِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: وَاللّٰهِ! اِنْ قُلْتُهَا، وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْعَكَنِى بِهَا، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُّ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ: أَلَا تَعْلَمُوْنَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِى صَلَاتِكُمْ؟ فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ: ((أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَقْرَؤُكُمْ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا قَالَ ﴿وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوْا، فَاِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ.)) قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((فَتِلْكَ بِتِلْكَ، فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، وَاِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا، فَاِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ.)) قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((فَتِلْكَ بِتِلْكَ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُوْلَ: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

وَرَسُوْلُهُ.))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 404. (مسند احمد: 19665)

ترجمة الحديث ''حطان بن عبد اللہ رقاشی کہتے ہیں: سیّدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو ایک نماز پڑھائی، جماعت میں سے ایک آدمی نے بیٹھتے وقت کہا: نماز کو نیکی اور پاکیزگی کے ساتھ ملا دیا گیا ہے، جب سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی تو لوگوں پر متوجہ ہوئے اور کہا: ''فلاں فلاں بات کس نے کہی ہے؟ لوگ خاموش رہے۔ (ابوعبدالرحمن نے کہا: میرے باپ نے کہا ''اَرَمَّ'' کے معانی خاموشی کے ہیں۔) تو انھوں نے حطان بن عبداللہ سے کہا: اے حطان! شاید تو نے ہی یہ بات کہی ہو؟ انھوں نے جواباً کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات نہیں کہی، ہاں مجھے یہ ڈر ضرور تھا کہ آپ مجھے ڈانٹیں گے۔ اتنے میں ایک آدمی نے کہا: میں نے یہ کلمہ کہا تھا اور میرا ارادہ تو خیر و بھلائی کا ہی تھا۔ سیّدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہیں علم نہیں کہ تم اپنی نماز میں کیا کہتے رہتے ہو، بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا، جس میں ہمارے دین کے معاملات کی تعلیم دی اور نماز کا طریقہ واضح کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو سیدھا کیا کرو، جسے زیادہ قرآن مجید یاد ہو، وہ امامت کروائے، پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم ''آمین'' کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائیں گے، پھر جب امام تکبیر کہے اور رکوع کرے، تو تم تکبیر کہو اور رکوع کرو، پس بے شک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھاتا ہے، یہ (امام کا پہلے جانا) تمہارا (تاخیر سے اٹھنے کے) بدلے ہے، جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، اللہ تمہاری بات سنے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرمایا ہے اور جب امام تکبیر کہہ کر سجدہ کرے تو تم تکبیر کہہ کر سجدہ کرو، پس بے شک امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے اٹھتا ہے، یہ (اُس کا پہلے جانا) تمہارے اس (تاخیر سے اٹھنے) کے بدلے میں ہے۔ جب نمازی قعدہ میں ہو تو وہ سب سے پہلے یہ کہے: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، ...... اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔ (تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں صرف اللہ کے لیے ہیں، اے نبی: آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں)۔''

[2596/1256]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَلَا تُكَبِّرُوْا حَتّٰى يُكَبِّرَ، فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَلَا تَرْكَعُوْا حَتّٰى يَرْكَعَ، وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (وَفِي رِوَايَةٍ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ

الْحَمْدُ، وَفِي أُخْرٰى: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَلَا تَسْجُدُوا حَتّٰى يَسْجُدَ، وَإِنْ صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 734، مسلم: 415، 417. (مسند احمد: 7144، 8502)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امام صرف اس لیے ہوتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، اس لیے تم اس پر اختلاف نہ کیا کرو، جب وہ تکبیر کہہ لے تو تم تکبیر کہو اور تم اس وقت تک تکبیر نہ کہو جب تک وہ تکبیر نہ کہہ لے، اسی طرح جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور تم اس وقت تک رکوع نہ کرو جب تک وہ رکوع نہ کرے، جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو، ایک روایت میں اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور ایک میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ہے، جب امام سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور اس کے سجدہ کرنے سے پہلے سجدہ نہ کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔''

[2597/1257]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَسْجُدَ ثُمَّ نَسْجُدُ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 711، 747، صحيح مسلم: 474. (مسند احمد: 18511، 18710)

ترجمة الحديث ''سیّدنا برا بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے، تو اس وقت تک ہم میں سے کوئی بھی سجدے کے لیے اپنی کمر کو ٹیڑھا نہ کرتا، جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں نہ چلے جاتے، پھر ہم سجدہ کرتے تھے۔''

[2599/1258]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ فَأَقْبَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْقُعُوْدِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي، وَايْمُ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا.)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا رَأَيْتَ؟ قَالَ: ((رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ.)) زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَحَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 426. (مسند احمد: 11997)

ترجمة الحديث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''لوگو! بے شک میں تمہارا امام ہوں، اس لیے رکوع و سجود، قیام و قعود اور سلام میں مجھ سے آگے نہ بڑھا کرو، میں تم کو اپنے آگے سے اور اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں، اس ذات کی قسم جس کے

ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم وہ کچھ دیکھ لو جو میں نے دیکھا ہے تو تم ہنسنا تھوڑا کر دو اور رونا زیادہ کر دو۔'' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت اور جہنم کو دیکھا ہے۔'' ایک روایت میں ہے: اور آپ ﷺ نے ان کو نماز پڑھنے پر ابھارا۔''

[2600/1259]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَوْ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((أَمَا يَخَافُ الَّذِی يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَالْإِمَامُ سَاجِدٌ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ .))

تخريج الحديث صحيح البخاری: 691، مسلم: 426، 427. (مسند احمد: 7534، 9884)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا جو شخص اپنا سر اٹھا لیتا ہے، جبکہ امام سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کر دے۔''

[2602/1260]...... عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِی سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُبَادِرُوْنِی بِرُكُوعٍ وَلَا بِسُجُوْدٍ فَإِنَّهُ مَهْمَا أَسْبِقُكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ، تُدْرِكُوْنِی إِذَا رَفَعْتُ، وَمَهْمَا أَسْبِقُكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ، تُدْرِكُوْنِیْ إِذَا رَفَعْتُ، إِنِّی قَدْ بَدَّنْتُ))

تخريج الحديث **صحيح لغيره**: سنن ابوداؤد: 619، سنن ابن ماجه: 963. (مسند احمد: 16838)

ترجمة الحديث ''سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رکوع و سجود میں مجھ سے آگے نہ بڑھو، اگر میں رکوع کرتے وقت تم سے آگے بڑھتا ہوں تو تم مجھے پا لو گے جب میں اٹھوں گا، اسی طرح اگر میں سجدہ میں تم سے آگے بڑھ جاتا ہوں تو تم مجھے پا لو گے جب میں اٹھوں گا، بے شک اب میں بڑی عمر والا ہو گیا ہوں۔''

[2603/1261]...... عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِیَّ يَخْطُبُ فَقَالَ: أَخْبَرَنَا الْبَرَاءُ (بْنُ عَازِبٍ) رضی اللہ عنہ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوا قِيَامًا حَتّٰى يَسْجُدَ ثُمَّ يَسْجُدُوْنَ۔

تخريج الحديث صحيح البخاری: 711، 747، صحيح مسلم: 474. (مسند احمد: 18511)

ترجمة الحديث ''عبداللہ بن یزید انصاری نے اپنے خطبے میں کہا: سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خبر دی اور وہ جھوٹے نہیں ہیں (یعنی سچے ہیں) کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو وہ (سب صحابہ) کھڑے رہتے، یہاں تک آپ ﷺ سجدہ کرتے، پھر وہ سجدہ میں جاتے۔''

بَابُ اِقْتِدَاءِ الْمُفْتَرِضِ بِالْمُتَنَفِّلِ وَالْمُقِيمِ بِالْمُسَافِرِ

مفترض کی متنفل کی اور مقیم کی مسافر کی اقتداء میں نماز ادا کرنا

[2604/1262]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 705. (مسند احمد: 14190، 14241)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پہلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ عشاء پڑھتے، پھر وہ اپنی قوم کے پاس جاتے اور ان کو عشاء پڑھاتے تھے۔''

[2605/1263]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَهُ (يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ) الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ وَيَقُوْلُ لِأَهْلِ الْبَلَدِ: ((صَلُّوْا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفْرٌ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 1229. (مسند احمد: 19878)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ نے مکہ میں اٹھارہ دن قیام کیا، آپ ﷺ اِس موقع پر دو رکعت (یعنی قصر نماز) ہی ادا کرتے رہے، اور آپ شہر والوں (مقیم لوگوں) کو فرماتے تھے: ''تم چار رکعتیں پڑھ لیا کرو، کیونکہ ہم مسافر ہیں۔''

بَابُ جَوَازِ اِقْتِدَاءِ الْمُتَوَضِّئِ بِالْمُتَيَمِّمِ

وضو کرنے والے کا تیمّم کرنے والے کی اقتدا کرنے کے جواز کا بیان

[2606/1264]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ: اِحْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيْدَةِ الْبَرْدِ فَأَشْفَقْتُ إِنِ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِي صَلَاةَ الصُّبْحِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: يَا عَمْرُو! صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي احْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيْدَةِ الْبَرْدِ فَأَشْفَقْتُ إِنِ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَهْلِكَ وَذَكَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَلَا تَقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 334. (مسند احمد: 17812)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے ذات السلاسل

والے سال بھیجا تو سخت سردی والی رات کو مجھے احتلام ہوگیا، مجھے یہ خطرہ تھا کہ اگر میں نے غسل کیا تو مر جاؤں گا، اس لیے میں نے تیمّم کیا اور اپنے ساتھیوں کو نمازِ فجر پڑھائی۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتلائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمرو! تو نے اپنے ساتھیوں کو جنابت کی حالت میں ہی نماز پڑھا دی؟'' میں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! مجھے احتلام ہو گیا تھا اور سخت سردی والی رات تھی، مجھے یہ ڈر ہونے لگے کہ اگر میں نے غسل کیا تو مر جاؤں گا، جبکہ مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی یاد آ رہا تھا: ''اپنے آپ کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہمیشہ سے بہت رحم کرنے والا ہے۔'' اس لیے میں نے تیمّم کر کے نماز پڑھا دی، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور کچھ نہ کہا۔

بَابُ جَوَازِ الْإِقْتِدَاءِ بِأَمَامٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَأْمُوْمِ حَائِلٌ

مقتدی کا امام کی اقتدا اس حال میں کرنا کہ ان دونوں کے درمیان کوئی چیز حائل ہو

[2607/1265]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي حُجْرَتِي وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 729، 5861، صحيح مسلم: 782. (مسند احمد: 24016، 24124)

ترجمۃ الحدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: کہ نبی کریم ﷺ نے میرے حجرے میں نماز پڑھی اور لوگ حجرے کے پیچھے سے آپ ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے آپ ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔''

[2608/1266]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي حُجْرَتِهِ فَجَاءَ أُنَاسٌ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَخَفَّفَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَعَادَ مِرَارًا كُلُّ ذٰلِكَ يُصَلِّي، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّيْتَ وَنَحْنُ نُحِبُّ أَنْ تَمُدَّ فِي صَلَاتِكَ، قَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ بِمَكَانِكُمْ وَعَمْدًا فَعَلْتُ ذٰلِكَ.))

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 731، مسند ابویعلی: 3755، صحیح ابن خزیمۃ: 1627. (مسند احمد: 12005)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ایک رات حجرے میں نماز پڑھی، کچھ لوگ آئے اور انہوں نے بھی آپ ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کر دی، آپ ﷺ نے نماز میں

تخفیف کردی اور پھر گھر میں داخل ہو گئے، (وہاں آپ ﷺ نے طویل نماز پڑھی) پھر آپ ﷺ نکلے (اور ان کو ہلکی سی نماز پڑھائی)، آپ ﷺ کئی مرتبہ لوٹے، ہر دفعہ نماز پڑھی۔ جب صبح ہوئی تو صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے نماز پڑھی تھی اور ہم یہ پسند کر رہے تھے کہ آپ نماز کو لمبا کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تحقیق میں تمہارے مکان ((اور تمہاری اس حالت)) کو جان گیا تھا اور میں نے جان بوجھ کر یہ کام کیا تھا۔''

بَابُ اِقْتِدَاءِ الْقَادِرِ عَلَى الْقِيَامِ بِالْجَالِسِ وَالْجَالِسِ لِعُذْرٍ بِالْقَائِمِ

کھڑے ہونے پر قدرت رکھنے والے کا بیٹھے ہوئے امام کی اور کسی عذر کی وجہ سے بیٹھنے والے کا کھڑے ہونے والے امام کی اقتدا کرنے کا بیان

[2609/1267]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا هٰؤُلَاءِ! أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ؟)) قَالُوْا: بَلٰى نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: ((أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ؟)) قَالُوْا: بَلٰى نَشْهَدُ أَنَّهُ مَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَإِنَّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ طَاعَتَكَ، قَالَ: ((فَإِنَّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ أَنْ تُطِيْعُوْنِيْ، وَإِنَّ مِنْ طَاعَتِي أَنْ تُطِيْعُوْا أَئِمَّتَكُمْ، أَطِيْعُوْا أَئِمَّتَكُمْ، فَإِنْ صَلَّوْا قُعُوْدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا.))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 5450، صحیح ابن حبان: 2109، المعجم الکبیر: 13238. (مسند احمد: 5679)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صحابہ کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، آپ ﷺ ان پر متوجہ ہوئے، اور فرمایا: ''لوگو! کیا تم جانتے نہیں کہ بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں، ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم جانتے نہیں کہ اللہ نے اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کیا ہے کہ جس نے میری اطاعت کی، پس اس نے اللہ کی اطاعت کی؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم گواہی دیتے ہیں کہ جس نے آپ کی اطاعت کی، پس اس نے اللہ کی اطاعت کی اور آپ کی اطاعت کرنا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ کی اطاعت سے ہے کہ تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت سے ہے کہ تم اپنے اماموں کی اطاعت کرو، اپنے اماموں کی اقتدا کرو، اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھا کرو۔''

[2610/1268]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُوْدًا، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: ((اِنْ كِدْتُّمْ آنِفًا تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا وَائْتَمُّوْا بِأَئِمَّتِكُمْ، اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِنَّ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُوْدًا.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 413. (مسند احمد: 14590)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے، اس لیے ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگوں کو سنانے کے لیے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے ہماری طرف توجہ کی تو ہمیں کھڑے پا کر ہماری طرف اشارہ کیا (کہ ہم بیٹھ جائیں)، پس ہم نے بیٹھ کر نماز ادا کی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''قریب تھا کہ تم وہ کام کرو جو فارسی اور رومی کرتے ہیں، وہ اس طرح کہ ان کے بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں اور وہ ان کے پاس کھڑے ہوتے ہیں، سو تم ایسا نہ کرو اور اپنے اماموں کی اقتدا کیا کرو، اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔''

[2611/1269]...... عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی مَرْضِهِ الَّذِی مَاتَ فِيْهِ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ.)) قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّ أَبَابَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيْفٌ، فَمَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ تُدْرِكُهُ الرِّقَّةُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ، مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ.)) فَصَلّٰى أَبُوْبَكْرٍ وَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ خَلْفَهُ قَاعِدًا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3384، صحيح مسلم: 418. (مسند احمد: 24061، 25258)

ترجمۃ الحدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس بیماری میں وفات پا گئے تھے، اس میں فرمایا: ''ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔'' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ابوبکر بڑے نرم دل (اور جلد رونے والے) آدمی ہیں، جب وہ آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان پر رقت طاری ہو جائے گی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم بھی یوسف علیہ السلام کی صاحبات ہو، ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔'' پھر سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔''

بَابُ جَوَازِ اِقْتِدَاءِ الْفَاضِلِ بِالْمَفْضُوْلِ

فاضل کا مفضول کی اقتداء کرنے کے جواز کا بیان

[2612/1270]...... عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: خَصْلَتَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُمَا أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَهُمَا، صَلَاةُ الْإِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَعِيَّتِهِ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَلْفَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَمَسْحُ الرَّجُلِ عَلٰى خُفَّيْهِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 274. (مسند احمد: 18134، 18157، 18172)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: دو خصلتیں ہیں، میں ان دونوں کے بارے میں لوگوں میں کسی سے سوال نہیں کروں گا، کیونکہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ دونوں کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔(۱) امام کا اپنی رعایا میں سے کسی آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا، تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے سیّدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز فجر کی ایک رکعت پڑھی اور (۲) آدمی کا اپنے موزوں پر مسح کرنا، تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔''

[2614/1271]...... عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ فَأَدْرَكَهُمْ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَأَقَامُوا الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَهُمْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ خَلْفَهُ رَكْعَةً، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: ((أَصَبْتُمْ وَأَحْسَنْتُمْ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابوداؤد الطیالسی: 223، مسند البزار: 1014، مسند ابویعلی: 853. (مسند احمد: 1665)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے، اُدھر نماز کا وقت ہوگیا، صحابہ نے نماز کھڑی کر دی اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو امامت کے لیے آگے کر دیا، جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اُن کی اقتداء میں لوگوں کے ساتھ ایک رکعت پڑھی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''تحقیق تم درستگی کو پہنچے ہو اور تم نے اچھا کیا ہے۔''

أَبْوَابُ مَوْقِفِ الْأَمَامِ وَالْمَأْمُوْمِ وَأَحْكَامِ الصُّفُوْفِ

امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کے ابواب اور صفیں بنانے کے احکام

بَابُ مَوْقِفِ الْوَاحِدِ مِنَ الْأَمَامِ

امام کے ساتھ ایک آدمی کے کھڑے ہونے کا بیان

[2616/1272]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَرَّنِي فَجَعَلَنِي حِذَاءَهُ فَلَمَّا أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى صَلَاتِهِ خَنَسْتُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِيْ: ((مَاشَأْنِيْ أَجْعَلُكَ حِذَائِي فَتَخْنِسُ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ حِذَاءَكَ وَأَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِي أَعْطَاكَ اللّٰهُ، قَالَ: فَأَعْجَبْتُهُ، فَدَعَا اللّٰهَ لِي أَنْ يَزِيْدَنِي عِلْمًا وَفَهْمًا، قَالَ: ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُهُ يَنْفُخُ ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الصَّلَاةَ، فَقَامَ فَصَلّٰى، مَا أَعَادَ وُضُوءًا۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 233، سنن ابن ماجہ: 423. (مسند احمد: 1912، 2567، 3060)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات کے آخری حصے میں آیا آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا، آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے کھینچ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ پھر جب آپ ﷺ اپنی نماز میں متوجہ ہو گئے تو میں تھوڑا سا پیچھے ہٹ گیا، رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی اور جب فارغ ہوئے تو مجھے فرمایا: ''کیا بات ہے، میں تجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر رہا تھا اور تو پیچھے ہٹ رہا تھا؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا کسی کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ آپ کے برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھے، حالانکہ آپ تو اللہ کے وہ رسول ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے (بہت کچھ) عطا کیا۔ میں نے یہ بات کر کے آپ ﷺ کو تعجب میں ڈال دیا، اس لیے آپ ﷺ نے میرے لیے دعا کی اللہ تعالیٰ مجھے علم وفہم میں زیادہ کر دے،

پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ سو گئے ہیں، حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی، پھر سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! نماز، پس آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دوبارہ وضو کیے بغیر نماز پڑھی۔‘‘

[2617/1273]...... عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَأَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ، فَقَالَ: يَقُوْمُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقُلْتُ حَدَّثَنِي سُمِيْعُ نِ الزَّيَّاتُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقَامَهُ عَنْ يَمِيْنِهِ، فَأَخَذَ بِهِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الدارمی: 641. (مسند احمد: 3359)

ترجمۃ الحدیث ’’اعمش کہتے ہیں: میں نے ابراہیم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو امام کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے، انھوں نے کہا: وہ امام کی بائیں جانب کھڑا ہوگا۔ میں نے کہا: مجھے تو سُمیع زیات نے سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنی دائیں جانب کھڑا کیا تھا۔ پھر ابراہیم نے اس حدیث کو تسلیم کر لیا۔‘‘

بَابٌ فِيْ مَوْقِفِ الْإِثْنَيْنِ مِنَ الْأَمَامِ

امام کے ساتھ دو آدمیوں کے کھڑا ہونے کا بیان

[2622/1274]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلَى جَنْبِهِ عَنْ يَسَارِهِ فَنَهَانِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ فَجَاءَ صَاحِبٌ لِيْ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 974، صحیح مسلم: 3010، سنن ابوداؤد: 634. (مسند احمد: 14496)

ترجمۃ الحدیث ’’سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے، میں آیا اور آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، لیکن آپ ﷺ نے مجھے روکا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا، پھر میرا ایک اور ساتھی آ گیا، اس لیے ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنا لی، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، آپ ﷺ ایک کپڑے میں تھے، جس کے دونوں کنارے ایک دوسرے کی مخالف سمت میں تھے۔‘‘

[2625/1275]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا وَأَنَا اِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ أُصَلِّيْ مَعَهُ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن النسائی: 86/2، 104، صحیح ابن خزیمۃ: 1537. (مسند احمد: 2751)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا تھا اور آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔''

[2626/1276]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی بَيْتِ أُمِّ حَرَامٍ فَأَقَامَنِی عَنْ يَمِينِهِ وَأُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 660. (مسند احمد: 13019، 13118)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا کے گھر میں نماز پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔''

بَابُ مَوْقِفِ الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

مردوں کے ساتھ عورتوں اور بچوں کے کھڑے ہونے کے مقام کا بیان

[2630/1277]...... عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَطَوُّعًا، قَالَ: فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا قَالَ ثَابِتٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ وَأَقَامَنِی عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّيْنَا عَلٰى بِسَاطٍ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 660. (مسند احمد: 12626، 13019)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نفلی نماز پڑھائی، سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی ہوگئیں اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، ہم نے ایک چٹائی پر نماز پڑھی تھی۔''

بَابُ وُقُوْفِ الْإِمَامِ أَعْلٰى مِنَ الْمَأْمُوْمِ وَبِالْعَكْسِ

امام کا مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہونے اور اس کے برعکس کا بیان

[2631/1278]...... عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ أَبِی حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ فَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ، ثُمَّ عَادَ حَتّٰى فَرَغَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا فَعَلْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِی

وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِی .)) فَقِيْلَ لِسَهْلٍ: هَلْ كَانَ مِنْ شَأْنِ الْجِذْعِ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ؟ قَالَ: قَدْ كَانَ مِنْهُ الَّذِی كَانَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 448، 2094، صحيح مسلم: 544. (مسند احمد: 22871)

ترجمة الحديث ''سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جس دن منبر بنایا گیا تھا، اسی دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف لائے اور اللہ اکبر کہا، پھر رکوع کیا، پھر الٹے پاؤں نیچے اتر آئے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے، پھر نیچے لوٹ آئے، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے اور فرمایا: ''اے لوگو! میں نے یہ کام اس لیے کیا ہے تا کہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز کا طریقہ سیکھ لو۔'' کسی نے سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: وہ تنے کا کیا معاملہ ہے کہ لوگ اس کے بارے میں بعض باتیں کرتے ہیں؟ انھوں نے کہا: جی، اس کے بارے میں جو بیان کیا جاتا، وہ واقعی ہوا تھا۔''

بَابُ مَشْرُوْعِيَّةِ وُقُوْفِ أُولِی الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰی قَرِيْبًا مِنَ الْأَمَامِ

عقلمند اور سمجھدار لوگوں کا امام کے قریب کھڑے ہونے کی مشروعیت کا بیان

[2632/1279]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (يَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ) عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لِيَلِيَنِّی مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، وَإِيَّاكُمْ وَهَوْشَاتِ الْأَسْوَاقِ .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 432. (مسند احمد: 4373)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے عقلمند اور سمجھدار لوگوں کو چاہیے کہ وہ ضرور ضرور میرے قریب کھڑے ہوں، پھر ان کے بعد وہ کھڑے ہوں جو (عقل وفہم میں) اُن کے قریب ہوں، پھر وہ کھڑے ہوں جو (دوسرے مرتبے کے) لوگوں کے قریب ہوں، اور (صفیں بنانے میں) ایک دوسرے سے اختلاف نہ کرو، وگرنہ تمہارے دل ایک دوسرے کے مخالف ہو جائیں گے، اور بازاروں کے اختلاط اور فتنوں سے بچا کرو۔''

[2633/1280]...... عَنْ أَبِی مَعْمَرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ الْأَزْدِیِّ عَنْ أَبِی مَسْعُوْدِ نِ الْأَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِی الصَّلَاةِ وَيَقُوْلُ: ((اِسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، لِيَلِيَنِّی مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ

يَلُوْنَهُمْ .)) قَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 432. (مسند احمد: 17102)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے (صف بناتے وقت) ہمارے کندھوں کو چھوتے اور فرماتے: ''برابر ہو جاؤ اور مختلف ہو کر کھڑے نہ ہو، وگرنہ تمہارے دل ایک دوسرے سے مختلف ہو جائیں گے،'' تم میں سے عقلمند اور سمجھدار لوگوں کو چاہیے کہ وہ ضرور ضرور میرے قریب کھڑے ہوں، پھر ان کے بعد وہ کھڑے ہوں جو (عقل وفہم میں) اُن کے قریب ہوں، پھر وہ کھڑے ہوں جو (دوسرے مرتبے کے) لوگوں کے قریب ہوں۔'' سیّدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: (لوگو!) آج تم اسی وجہ سے بہت زیادہ اختلاف کا شکار ہو گئے ہو۔''

[2634/1281]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ فِي الصَّلَاةِ لِيَأْخُذُوا عَنْهُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 977. (مسند احمد: 11963، 13064)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پسند کرتے تھے کہ مہاجر اور انصار نماز میں آپ کے قریب کھڑے ہوں تاکہ وہ آپ سے (علم وعمل) حاصل کر سکیں۔''

[2635/1282]...... عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ لِلِقَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ رَجُلٌ أَلْقَاهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أُبَيٍّ فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَخَرَجَ عُمَرُ مَعَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُمْتُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَنَظَرَ فِي وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَعَرَفَهُمْ غَيْرِي فَنَحَّانِي وَقَامَ فِي مَكَانِي، فَمَا عَقَلْتُ صَلَاتِي، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: يَا بُنَيَّ! لَا يَسُوْؤُكَ اللّٰهُ، فَإِنِّي لَمْ آتِكَ الَّذِي أَتَيْتُكَ بِجَهَالَةٍ وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا: ((كُونُوا فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيْنِي .)) وَإِنِّي نَظَرْتُ فِي وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَعَرَفْتُهُمْ غَيْرَكَ، ثُمَّ حَدَّثَ فَمَا رَأَيْتُ الرِّجَالَ مَتَحَتْ أَعْنَاقُهَا إِلٰى شَيْءٍ مُتُوحَهَا إِلَيْهِ، قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: هَلَكَ أَهْلُ الْعُقْدَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! أَلَا لَا عَلَيْهِمْ آسٰى وَلٰكِنْ آسٰى عَلٰى مَنْ يَهْلِكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَإِذَا هُوَ أُبَيٌّ، وَالْحَدِيْثُ عَلٰى لَفْظِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 88/2. (مسند احمد: 21264)

ترجمۃ الحدیث ''قیس بن عباد کہتے ہیں: میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ملنے کے لیے مدینہ آیا، میں جن آدمیوں کو ملنا چاہتا تھا، ان میں مجھے سب سے زیادہ محبوب سیّدنا اُبی رضی اللہ عنہ تھے۔ نماز کے لیے اقامت کہی گئی اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ دوسرے صحابہ کے ساتھ باہر تشریف لائے۔ میں پہلی صف میں کھڑا تھا، ایک آدمی آیا، اس نے لوگوں کے چہروں

پر نگاہ ڈالی اور میرے علاوہ سب کو پہچان لیا، اس نے مجھے پیچھے ہٹا دیا اور خود میری جگہ پر کھڑا ہوگیا، میں (غصے کی وجہ سے) اپنی نماز کو نہ سمجھ سکا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے مجھے کہا: میرے پیارے بیٹے! اللہ تجھے برا نہ کرے۔ میں نے تیرے ساتھ جو کچھ کیا ہے، وہ جہالت کی وجہ سے نہیں کیا، بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا تھا: ''اس صف میں کھڑے ہوا کرو جو میرے قریب ہے۔'' میں نے لوگوں کے چہرے دیکھے، میں تیرے علاوہ ان سب کو پہچانتا تھا، (اس لیے تجھے پیچھے کر دیا)۔ پھر وہ لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنے لگے، میں نے لوگوں کو جس انداز میں ان کی بات کی طرف گردنیں لمبی کرتے ہوئے دیکھا، پہلے یہ انداز نہیں دیکھا تھا، انھوں نے اپنے وعظ میں یہ بھی کہا تھا: ''ربِّ کعبہ کی قسم! بیعت لینے والے (امراء) ہلاک ہو گئے ہیں، خبردار! میں ان پر افسوس نہیں کر رہا، مجھے افسوس ان مسلمانوں پر ہے، جو (اُن کی وجہ سے) ہلاک ہوں گے۔'' (اچانک مجھے پتہ چلا کہ) یہ سیّدنا اُبی رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ یہ حدیث سلیمان بن داود کے الفاظ کے مطابق بیان کی گئی ہے۔

باب الحث على تسوية الصفوف ورصها وبيان خيرها من شرها

صفوں کو درست کرنے اور ملانے پر رغبت دلانے کا بیان اور ان میں سے سب سے اچھی اور سب سے بری صفوں کا بیان

[2636/1283]...... عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ؟)) قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلٰى هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا فَيُصَلِّيْ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ الصَّلَاةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي الْمَجْلِسِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ الْأُخْرٰى إِلَّا الْمَلَائِكَةُ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، فَإِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاعْدِلُوْا صُفُوْفَكُمْ وَأَقِيْمُوْهَا وَسُدُّوا الْفُرَجَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي، فَإِذَا قَالَ إِمَامُكُمْ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقُوْلُوْا اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِنَّ خَيْرَ صُفُوْفِ الرِّجَالِ الْمُقَدَّمُ، وَشَرَّهَا الْمُؤَخَّرُ، وَخَيْرَ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرُ، وَشَرَّهَا الْمُقَدَّمُ، يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فَاغْضُضْنَ أَبْصَارَكُنَّ لَا تَرَيْنَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ مِنْ ضِيْقِ الْأُزُرِ.))

تخريج الحديث صحيح: سنن ابن ماجه: 427، مصنف ابن ابی شيبة: 7/1، 385/2، سنن البيهقی:

16/2، صحیح ابن خزیمة: 177، 357، 1562. (مسند احمد: 10994)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمھاری رہنمائی ایسے امور کی طرف نہ کروں کہ اللہ جن کے ذریعے خطاؤں کو معاف کرتا ہے اور نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے؟'' انھوں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ناپسندیدگیوں کے باوجود مکمل وضو کرنا، اِن مسجدوں کی طرف زیادہ قدم چل کر آنا اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، تم میں سے جو آدمی اپنے گھر سے وضو کر کے نکلتا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ ایک نماز ادا کر کے اُسی جائے نماز میں دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھ جاتے ہے، تو فرشتے اس کے لیے یہ دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اس کو معاف کر دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنی صفوں کو برابر اور سیدھا کیا کرو اور شگافوں کو پر کر دیا کرو، بے شک میں تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں، جب تمہارا امام اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو۔ بے شک مردوں کی بہترین صف اگلی صف ہے اور ان کی بری ترین صف پچھلی ہے اور عورتوں کی بہترین صف پچھلی ہے اور ان کی بری صف اگلی صف ہے، اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ میں جائیں تو تم اپنی نظریں نیچی رکھا کرو، تاکہ ان کے ازار چھوٹے ہونے کی وجہ سے ان کی شرمگاہوں کو نہ دیکھ سکو۔''

[2639/1284]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَقِیْمُوا الصَّفَّ فِی الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 722، صحیح مسلم: 435. (مسند احمد: 8157)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز میں صف کو سیدھا اور برابر کرو، پس بے شک صف کا سیدھا اور برابر کرنا نماز کی خوبصورتی ہے۔''

[2640/1285]...... عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ جَاءَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ إِلَی الْمَدِیْنَةِ فَقُلْنَا لَهُ: مَا أَنْكَرْتَ مِنْ عَهْدِ نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: مَا أَنْكَرْتُ مِنْكُمْ شَیْئًا غَیْرَ أَنَّكُمْ لَا تُقِیْمُوْنَ صُفُوْفَكُمْ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 724. (مسند احمد: 12109، 12124)

ترجمة الحدیث ''بشیر بن یسار کہتے ہیں: سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ (بصرہ سے) مدینہ منورہ تشریف لائے، ہم نے ان سے کہا: آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی بہ نسبت کون سی چیز عجیب اور نئی لگ رہی ہے؟ انھوں نے کہا: میں تمہارے اندر کسی چیز کو عجیب محسوس نہیں کر رہا، البتہ یہ چیز ہے کہ تم اپنی صفوں کو سیدھا اور برابر نہیں کرتے۔''

[2641/1286]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُقْبِلُ عَلَیْنَا بِوَجْهِهِ قَبْلَ أَنْ

يُكَبِّرَ فَيَقُوْلُ: ((تَرَاصُّوْا (وَفِي رِوَايَةٍ: أَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوا) وَاعْتَدِلُوْا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 718، 725، صحيح مسلم: 434. (مسند احمد: 12011، 13396)

ترجمة الحديث ''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے ہماری طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: ''آپس میں مضبوطی سے مل جاؤ، (اور ایک روایت میں ہے: اپنی صفوں کو سیدھا کرلو، اور آپس میں مل جاؤ) اور برابر ہو جاؤ، بے شک میں تم کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔''

[2642/1287]...... عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّيْنَا فِي الصُّفُوْفِ كَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّا أَخَذْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ وَفَهِمْنَاهُ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ بِوَجْهِهِ فَإِذَا رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ بِصَدْرِهِ، فَقَالَ: ((لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ.))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 717، صحيح مسلم: 436. (مسند احمد: 18389، 18400، 18427)

ترجمة الحديث ''سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صفوں میں ایسے سیدھا کرتے، جیسے تیروں کی لکڑیوں کو سیدھا کیا جاتا ہے، حتیٰ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گمان کرلیا کہ ہم نے آپ سے یہ تعلیم حاصل کر لی ہے اور ہم اس طریقے کو سمجھ گئے ہیں، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور دیکھا کہ ایک آدمی کا سینہ آگے کو نکلا ہوا تھا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ضرور ضرور اپنی صفوں کو سیدھا کرو گے، یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان ایک دوسرے کے لیے مخالفت ڈال دے گا۔''

[2644/1288]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِيْنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَيَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا أَوْ صُدُورَنَا وَكَانَ يَقُوْلُ: ((لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ.)) وَكَانَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ أَوِ الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ.))

تخریج الحدیث صحيح: صحيح ابن خزيمة: 1552، مصنف ابن ابى شيبة: 378/1. (مسند احمد: 18621، 18643)

ترجمة الحديث ''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آتے اور ہمارے کندھوں یا سینوں کو چھوتے اور فرماتے: ''(اس معاملے میں) اختلاف نہ کرو، وگرنہ

تمہارے دل ایک دوسرے کے لیے مخالف ہو جائیں گے۔'' اور یہ فرماتے تھے: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔''

[2645/1289]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: ((مَا لِی أَرَاكُمْ رَافِعِی أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ، اُسْكُنُوا فِی الصَّلَاةِ.)) ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حِلَقًا فَقَالَ: ((مَا لِی أَرَاكُمْ عِزِيْنَ.)) ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: ((أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟)) قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: ((يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 430. (مسند احمد: 21024)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے ہاتھوں کو اس طرح اٹھاتے ہو، جیسے یہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو۔'' پھر ایک دفعہ آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں گروہوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے دیکھ کر فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ تم مختلف گروہوں کی صورت میں ہو؟'' پھر ایک دفعہ آپ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: ''کیا تم اس طرح صفیں نہیں بناتے، جیسے فرشتے اپنے رب کے پاس بناتے ہیں؟'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! فرشتے اپنے رب کے پاس کیسے صفیں بناتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ پہلے اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں آپس میں مضبوطی کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔''

[2647/1290]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ فَإِنَّمَا تَصُفُّوْنَ بِصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا فِی أَيْدِی إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 666. (مسند احمد: 5724)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو سیدھا کرو، (خیال تو کرو کہ) تم نے فرشتوں کی صفوں کی طرح صفیں بنانی ہیں، اپنے کندھوں کو برابر رکھو، خالی جگہوں کو پر کردو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم رہو اور شیطان کے لیے کوئی خالی جگہ نہ چھوڑو۔ (یاد رکھو کہ) جس نے صف کو ملایا اللہ اس کو (اپنے فضل اور رحمت سے) ملائے گا، اور جس نے صف کو کاٹا اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹ دے گا۔''

[2648/1291]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((رُصُّوا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا

بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! اِنِّى لَأَرَى الشَّيَاطِيْنَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصُّفُوْفِ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ .))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 667 . (مسند احمد: 13735)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو ملاؤ، ان کو قریب قریب کرو اور گردنوں کو (ایک سیدھ میں) برابر رکھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! بے شک میں شیطانوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ صفوں کے درمیان خالی جگہوں میں یوں گھستے ہیں، جیسے وہ بغیر بالوں کے کالی بھیڑیں ہیں۔''

[2649/1292]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ لَا يَتَخَلَّلُكُمْ كَأَوْلَادِ الْحَذَفِ .)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا أَوْلَادُ الْحَذَفِ؟ قَالَ: ((سُودٌ جُرْدٌ تَكُوْنُ بِأَرْضِ الْيَمَنِ))

تخریج الحدیث صحيح: مصنف ابن ابی شيبة: 351/1، المعجم الصغير : 330، سنن البيهقى: 101/3 . (مسند احمد: 18618)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو سیدھا اور برابر کیا کرو، شیطان ''حَذَف'' کی اولاد کی طرح تمہارے اندر نہ گھسنے پائے۔'' کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ''حَذَف'' کی اولاد سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ سیاہ رنگ کی بھیڑیں ہوتی ہیں، ان کے بال نہیں ہوتے اور یہ یمن کے علاقے میں پائی جاتی ہیں۔''

[2650/1293]...... عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنِّى أَنْظُرُ أَوْ اِنِّى لَأَنْظُرُ مَا وَرَائِى كَمَا أَنْظُرُ اِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيَّ، فَسَوُّوا صُفُوْفَكُمْ وَأَحْسِنُوا رُكُوْعَكُمْ وَسُجُوْدَكُمْ .))

تخریج الحدیث صحيح: دلائل النبوة: 354، مسند الحميدى: 961 . (مسند احمد: 8927، 8771، 10561)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک میں اپنے پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں، جیسے اپنے آگے دیکھتا ہوں، اس لیے اپنی صفوں کو سیدھا رکھا کرو اور رکوع وسجود کو اچھے انداز میں ادا کیا کرو۔''

[2652/1294]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((سَوُّوا (وَفِى رِوَايَةٍ:

أَتِمُّوا) صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 723، صحیح مسلم: 433. (مسند احمد: 12813)

ترجمة الحديث ''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو برابر کرو اور (ایک روایت کے مطابق) مکمل کرو، پس بے شک صفوں کو برابر کرنا نماز کی تکمیل میں سے ہے۔''

[2655/1295]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَتِمُّوا الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيْهِ، فَإِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 671، سنن النسائی: 2/93. (مسند احمد: 12352)

ترجمة الحديث ''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پہلی صف کو پہلے مکمل کرو، پھر اس کے بعد والی کو، اگر کوئی کمی ہو تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔''

[2656/1296]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ، وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 995. (مسند احمد: 24587)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں، جو صفوں کو ملاتے ہیں اور جو شخص صف کے خلا کو پر کرتا ہے، اللہ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ
پہلی صف کی فضیلت کا بیان

[2657/1297]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 615، 653، 654، 720، صحیح مسلم: 437. (مسند احمد: 7226)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اذان اور پہلی صف کا ثواب کیا ہے تو پھر اگر وہ کوئی چارۂ کار نہ پائیں، سوائے قرعہ اندازی کے تو وہ قرعہ اندازی بھی

کردیں، اور اگر وہ جان لیں کہ ظہر کی نماز میں کتنا ثواب ہے تو وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں اور اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ عشاء اور فجر کی نمازوں کا ثواب کیا ہے تو وہ ضرور آئیں، اگرچہ انھیں سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔''

[2658/1298]...... عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ أَوِ الصُّفُوْفِ الْأُوْلَى))

تخريج الحديث صحيح: مسند البزار: 508. (مسند احمد: 18364)

ترجمة الحديث ''سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں (والوں) پر رحمت بھیجتے ہیں۔''

[2660/1299]...... عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَلِلثَّانِي مَرَّةً.

تخريج الحديث صحيح: سنن ابن ماجه: 996، سنن النسائي: 2/ 92. (مسند احمد: 17141، 17157)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلی صف والوں کے لیے تین مرتبہ بخشش کی دعا کرتے اور دوسری صف والوں کے لیے ایک مرتبہ۔''

[2661/1300]...... عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِيْلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ.))

تخريج الحديث حسن: سنن ابوداؤد: 554. (مسند احمد: 21265، 21266)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پہلی صف فرشتوں کی صف جیسی ہے اور اگر تم کو اس کی فضیلت کا پتہ چل جائے تو تم اس کی طرف جلدی کرو۔''

[2662/1301]...... عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ.)) قَالُوا: يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِي۔ قَالَ: ((اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ.)) قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِي۔ قَالَ: ((وَعَلَى الثَّانِي.)) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَحَاذُوا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِي أَيْدِي اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ.)) يَعْنِي أَوْلَادَ الضَّأْنِ الصِّغَارِ۔

تخريج الحديث صحيح لغيره: المعجم الكبير: 7727. (مسند احمد: 22263)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ

اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور دوسری صف والے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔'' صحابہ نے پھر کہا: اے اللہ کے رسول! اور دوسری صف والے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دوسری صف والوں پر بھی۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو سیدھا کرو، کندھوں کو برابر رکھو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم رہو اور صف کے خلا کو پر کرو، پس بے شک شیطان بھیڑ کے چھوٹے بچوں کی طرح تمہارے درمیان گھس جاتا ہے۔''

بَابُ هَلْ يَأْخُذُ الْقَوْمُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ الْإِمَامِ أَمْ لَا

کیا لوگ امام سے پہلے صفیں بنا لیں یا نہیں

[2663/1302]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ) قَالَ: قَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا تُقَامُ الصَّلَاةُ حَتّٰى تَكَامَلَ بِنَا الصُّفُوفُ، فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ ﷺ سُنَنَ الْهُدٰى۔

تخریج الحدیث صحيح: صحيح مسلم: 654. (مسند احمد: 3936، 3979)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں دیکھتا ہوں کہ نماز اس وقت تک کھڑی نہ کی جاتی تھی جب تک ہم صفوں کو مکمل نہ کر لیتے تھے، جس کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کو بحیثیتِ مسلمان ملے تو اس کو چاہیے کہ وہ فرض نمازوں کی حفاظت اس مقام پر کرے جہاں ان کے لیے بلایا جاتا ہے، کیونکہ یہ ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں اور بے شک اللہ نے اپنے نبی کے لیے ہدایت کے طریقے مقرر کیے ہیں۔''

[2664/1303]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ "وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ" فَلَا تَقُوْمُوا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 638، 909، صحيح مسلم: 604. (مسند احمد: 22649)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے نہ دیکھ لو اور سکون کو لازم پکڑو۔''

[2667/1304]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ قِيَامًا (وَفِي رِوَايَةٍ: قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ) فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ

جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ، ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ۔

تخريج الحديث صحيح البخاري: 275، صحيح مسلم: 605. (مسند احمد: 10719)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے صفیں برابر ہوگئیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور جب مصلے پر کھڑے ہوئے تو آپ کو یاد آیا کہ آپ جنبی تھے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ اپنی جگہوں پر ٹھہرے رہو، پھر آپ واپس لوٹ گئے ۔ جب غسل کر کے تشریف لائے تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔''

باب كراهة الصف بين السوارى للماموم

مقتدیوں کا ستونوں کے درمیان صف بنانے کی کراہت کا بیان

[2668/1305]...... عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدُفِعْنَا اِلَى السَّوَارِى فَتَقَدَّمْنَا أَوْ تَأَخَّرْنَا، فَقَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نَتَّقِى هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تخريج الحديث صحيح: سنن ابوداؤد: 673، سنن الترمذى: 229، سنن النسائى: 94/2 (مسند احمد: 12339)

ترجمة الحديث ''عبد الحمید بن محمود کہتے ہیں: میں نے سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ والے دن نماز پڑھی، پس ہمیں ستونوں کی طرف دھکیل دیا گیا، لیکن ہم پیچھے کو ہو گئے تھے یا آگے کو، پھر سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ستونوں سے بچ کر کھڑے ہوتے تھے۔''

باب ماجاء فى صلاة الرجل خلف الصف وحده

صف کے پیچھے اکیلے آدمی کا نماز پڑھنے کا بیان

[2669/1306]...... حدثنا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِى أَبِى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: أَرَانِى زِيَادُ بْنُ أَبِى الْجَعْدِ شَيْخًا بِالْجَزِيْرَةِ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: فَأَقَامَنِى عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا حَدَّثَنِى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰى رَجُلًا صَلّٰى فِى الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ فَأَعَادَ الصَّلَاةَ، قَالَ: وَكَانَ أَبِى يَقُوْلُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 231، سنن ابوداؤد: 682. (مسند احمد: 18000، 18007)

ترجمة الحديث ''ہلال بن یساف کہتے ہیں: ایک جزیرے میں زیاد بن ابی الجعد نے مجھے ایک بوڑھا آدمی دکھایا، اس کو وابصہ بن معبد کہتے تھے، انہوں نے مجھے اس بزرگ کے پاس کھڑا کیا اور کہا: اس شخص نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صف میں اکیلا نماز پڑھتے دیکھا اور اس کو نماز لوٹانے کا حکم دیا، پس اس نے نماز دوبارہ پڑھی۔'' عبد اللہ کہتے ہیں: میرے باپ (امام احمد بن حنبل) بھی اسی حدیث (میں مذکور مسئلہ) کے قائل تھے۔

[2671/1307]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ فَوَقَفَ حَتَّى انْصَرَفَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ، فَلَا صَلَاةَ لِرَجُلٍ فَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1003. (مسند احمد: 16297)

ترجمة الحديث ''سیدنا علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، پس آپ ﷺ ٹھہر گئے، حتی کہ وہ شخص نماز سے فارغ ہو گیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی نماز دوبارہ پڑھ، کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔''

باب من ركع دون الصف ثم مشى أليه

اس شخص کا بیان جو صف کے بغیر رکوع کرے پھر چل کر صف میں مل جائے

[2672/1308]...... عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ هٰذَا الَّذِي رَكَعَ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ؟)) فَقَالَ أَبُوْ بَكْرَةَ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 783. (مسند احمد: 20457، 20458)

ترجمة الحديث ''جب سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ رکوع کی حالت میں تھے، انہوں نے صف کے پیچھے سے ہی (نماز شروع کر کے) رکوع کر لیا اور پھر چل کر صف میں شامل ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: ''یہ کون آدمی تھا، جس نے پہلے رکوع شروع کیا اور پھر چل کر صف میں شامل ہوا؟'' ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی میں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تیری حرص کو زیادہ کرے، دوبارہ ایسے نہ کرنا۔''

أَبْوَابٌ تَتَعَلَّقُ بِأَحْكَامِ الْجَمَاعَةِ
جماعت کے احکامات کے متعلق بیان

باب لا صلاة بعد الاقامة الا المكتوبة
اقامت کے بعد فرضی نماز کے علاوہ کسی اور نماز کے نہ ہونے کا بیان

[2674/1309]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْإِقَامَةِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ "وَفِی لَفْظٍ إِلَّا الَّتِی أُقِيْمَتْ۔"

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 710. (مسند احمد: 8379)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اقامت کے بعد فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی۔'' ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''مگر وہ نماز جس کے لیے اقامت کہی گئی ہے۔''

[2676/1310]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّی رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ، فَقَالَ لَهُ: ((بِأَیِّ صَلَاتَيْكَ احْتَسَبْتَ بِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ أَوْ صَلَاتِكَ الَّتِی صَلَّيْتَ مَعَنَا.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 712. (مسند احمد: 20777)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صبح کی نماز کھڑی کر دی گئی، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ فجر کی دو سنتیں پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) اس سے پوچھا: ''تو نے کون سی نماز کو فرضی نماز سمجھا ہے، اکیلی نماز کو یا اس نماز کو جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے۔''

[2677/1311]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ وَقَدْ أُقِيْمَ فِی الصَّلَاةِ "وَفِی رِوَايَةٍ وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ" وَهُوَ يُصَلِّی الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَقَالَ لَهُ شَيْئًا لَا نَدْرِی مَا هُوَ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا، أَحَطْنَا بِهِ نَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: قَالَ

لِیْ: ((یُوْشِكُ أَحَدُكُمْ أَنْ یُصَلِّیَ الصُّبْحَ أَرْبَعًا.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 663، صحیح مسلم: 711. (مسند احمد: 22926)

ترجمۃ الحدیث ''عبداللہ بن مالک (ابن بحینہ) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے، جبکہ اقامت کہہ دی گئی تھی، اور وہ فجر کی دو سنتیں پڑھ رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ فرمایا، لیکن ہم نہ سمجھ سکے۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے اس آدمی کو گھیر لیا اور اسے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے کیا فرمایا تھا؟ اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ ''قریب ہے کہ تم میں سے کوئی ایک فجر کی نماز کی چار رکعت پڑھنی شروع کر دے۔''

[2679/1312]...... عَنْ مَالِكِ ابْنِ بُحَیْنَةَ أَنْ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ أُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰی رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (یَعْنِی الصَّلَاةَ) لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ: ((الصُّبْحَ أَرْبَعًا))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 663، صحیح مسلم: 711. (مسند احمد: 22921، 22928)

ترجمۃ الحدیث ''مالک بن بحینہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، جبکہ اقامت کہی جا چکی تھی، لیکن اس نے فجر کی دو سنتیں پڑنا شروع کر دیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے اسے گھیر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''کیا تو نے نماز فجر کی چار رکعتیں پڑھی ہیں۔''

[2681/1313]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُقِیْمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَقَامَ رَجُلٌ یُصَلِّی الرَّكْعَتَیْنِ، فَجَذَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبِهِ فَقَالَ: ((أَتُصَلِّی الصُّبْحَ أَرْبَعًا؟))

تخریج الحدیث حسن: مصنف ابن ابی شیبة: 253/2، مسند ابوداؤد الطیالسی: 2736، صحیح ابن حبان: 2469، معجم الکبیر: 11227، مستدرك الحاکم: 307/1، سنن البیهقی: 482/2. (مسند احمد: 2130)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صبح کی نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی، ایک آدمی کھڑا ہوا اور دو سنتیں پڑھنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کے کپڑے کے ذریعے کھینچا اور فرمایا: ''کیا تو صبح کی نماز کی چار رکعت پڑھ رہا ہے۔''

بَابُ مَنْ صَلّٰی ثُمَّ أَدْرَكَ جَمَاعَةً فَلْیُصَلِّهَا مَعَهُمْ نَافِلَةً

جس آدمی نے نماز ادا کر چکنے کے بعد جماعت کو پا لیا تو وہ ان کے ساتھ نفلی نماز ادا کر لے

[2682/1314]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِیْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ

اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، قَالَ: فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ أَوِ الْفَجْرِ، قَالَ: ثُمَّ انْحَرَفَ جَالِسًا أَوِ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ، فَقَالَ: ((ائْتُونِیْ بِهٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ.)) فَأُتِیَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ؟)) قَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِی الرِّحَالِ۔ قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلَا، إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فِی رَحْلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّهَا مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ.)) قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اِسْتَغْفِرْ لِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، قَالَ: وَنَهَضَ النَّاسُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَهَضْتُ مَعَهُمْ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ أَشَبُّ الرِّجَالِ وَأَجْلَدُهُ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَزْحَمُ النَّاسَ حَتّٰى وَصَلْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا إِمَّا عَلٰى وَجْهِی أَوْ صَدْرِی، قَالَ: فَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا أَطْيَبَ وَلَا أَبْرَدَ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِی مَسْجِدِ الْخَيْفِ۔

تخریج الحدیث صحیح: الآحاد والمثانی: 1463. (مسند احمد: 17476)

ترجمة الحديث ''سیّدنا یزید بن اسود کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع ادا کیا، آپ ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی اور جب لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے تو دیکھا کہ لوگوں کے پیچھے دو آدمی بیٹھے ہے، انھوں نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں کو میرے پاس لاؤ۔'' ان دونوں آدمیوں کو لایا گیا، جبکہ ان کے شانوں کا گوشت کانپ رہا تھا، آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کس چیز نے تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا تھا؟'' انھوں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ہم نے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آئندہ ایسے نہ کرنا اور جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لے اور پھر وہ امام کے ساتھ نماز کو پالے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کرے، یہ اس کے لیے نفل بن جائے گی۔'' ان دونوں میں سے ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے لیے اللہ سے بخشش طلب کیجئے۔ پس آپ ﷺ نے اس کے لیے استغفار کیا۔ پھر لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف اٹھے اور میں بھی ان کے ساتھ اٹھ پڑا، جبکہ میں اس وقت لوگوں میں بہترین جوان اور قوی تھا، اس لیے میں لوگوں کو ہٹاتا ہوا رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گیا، پھر میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے چہرے یا سینے پر رکھا، میں نے کوئی ایسی چیز نہیں پائی جو آپ ﷺ کے ہاتھ سے عمدہ اور ٹھنڈی ہو، اس دن آپ (منی میں) مسجد خیف میں تھے۔''

[2686/1315]...... عَنْ أَبِی الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ أَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ فَأَتَانِی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهُ صَنِيعَ بْنِ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلٰى شَفَتِهِ وَضَرَبَ فَخِذِی

وَقَالَ: اِنِّی سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ کَمَا سَأَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِی کَمَا ضَرَبْتُ عَلٰی فَخِذِكَ وَقَالَ: اِنِّی سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَمَا سَأَلْتَنِیْ وَضَرَبَ فَخِذِیْ کَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ فَقَالَ: ((صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ أَدْرَکَتْكَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ اِنِّی قَدْ صَلَّیْتُ وَلَا أُصَلِّی.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 648. (مسند احمد: 21423)

ترجمة الحدیث ''ابوالعالیہ براء کہتے ہیں: ایک دن ابن زیاد نے نماز کو مؤخر کیا، میرے پاس عبد اللہ بن صامت آئے، میں نے ان کے لیے کرسی رکھی اور وہ اس پر بیٹھ گئے، پھر میں نے ان سے ابن زیاد کی یہ تاخیر ذکر کی، انہوں نے جواباً اپنے ہونٹ پر کاٹا اور میری ران پر ہاتھ مارا اور کہا: جس طرح تو نے مجھ سے سوال کیا، اسی طرح میں سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تھا اور انہوں نے بھی میری ران پر اسی طرح ہاتھ مارا تھا، جیسے میں نے تیری ران پر ہاتھ مارا ہے اور کہا تھا: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیرے سوال کی طرح سوال کیا تھا اور آپ ﷺ نے میری ران پر مارا تھا جیسے میں نے تیری ران پر مارا ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اپنے وقت پر نماز پڑھ لینا، لیکن اگر تو ان (حکمرانوں) کے ساتھ بھی نماز کو پالے تو پھر نماز پڑھ لینا اور یہ نہ کہنا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے، اس لیے میں نہیں پڑھتا۔''

[2687/1316]...... عَنْ أَبِی أُبَیِّ بْنِ امْرَأَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّهَا سَتَکُوْنُ عَلَیْکُمْ أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْیَاءُ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰی یُؤَخِّرُوهَا عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلُّوْهَا لِوَقْتِهَا (وَفِی رِوَایَةٍ: ثُمَّ اجْعَلُوا صَلَاتَکُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاِنْ أَدْرَکْتُهَا مَعَهُمْ أُصَلِّی؟ قَالَ: ((اِنْ شِئْتَ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 433. (مسند احمد: 22787)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب تم پر ایسے حکمران ہوں گے، جن کو دوسرے امور نمازوں سے مشغول کر دیں گے یہاں تک کہ وہ ان کو ان کے اوقات سے مؤخر کر دیں گے، (ایسی صورت میں) تم لوگ نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لینا اور پھر ان کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز کو نفل قرار دینا۔'' ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! پھر اگر میں ان کے ساتھ نماز پالوں تو (دوبارہ) پڑھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تو چاہے (تو پڑھ لینا)۔''

بَابُ الْجَمْعِ فِیْ الْمَسْجِدِ مَرَّتَیْنِ وَحَدِیْثِ ((لَا تُصَلُّوْا صَلَاةً فِیْ یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ))

مسجد میں دومرتبہ جماعت کرانے کا اور حدیث ''ایک دن میں ایک نماز دومرتبہ نہ پڑھو'' کا بیان

[2689/1317]...... عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی بِأَصْحَابِهِ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ یَتَّجِرُ عَلٰی هٰذَا أَوْ یَتَصَدَّقُ عَلٰی هٰذَا فَیُصَلِّیَ مَعَه؟)) قَالَ: فَصَلّٰی مَعَهُ رَجُلٌ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 220، سنن ابوداؤد: 574. (مسند احمد: 11019، 11613)

ترجمۃ الحدیث ''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی، اس کے بعد جب ایک آدمی آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کون ہے جو اس سے تجارت کرے یا صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے؟'' پھر ایک آدمی نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔''

[2690/1318]...... عَنْ سُلَیْمَانَ مَوْلٰی مَیْمُوْنَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: أَتَیْتُ عَلَی ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ بِالْبَلَاطِ وَالْقَوْمُ یُصَلُّوْنَ فِی الْمَسْجِدِ، قُلْتُ: مَا یَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ أَوِ الْقَوْمِ؟ قَالَ: إِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِی یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 579، سنن النسائی: 2/114. (مسند احمد: 4689)

ترجمۃ الحدیث ''سلیمان کہتے ہیں: میں سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، جبکہ وہ بلاط نامی جگہ پر تھے اور لوگ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے کہا: آپ کو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ایک نماز کو دن میں دومرتبہ نہ پڑھا کرو۔''

بَابُ مَا یَفْعَلُ الْمَسْبُوْقُ

جس سے کچھ نماز رہ گئی ہو، وہ کیا کرے؟ اس کا بیان

[2692/1319]...... عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: تَخَلَّفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی غَزْوَةِ تَبُوكَ فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ إِلَیَّ وَمَعِی الْإِدَاوَةُ قَالَ: فَصَبَبْتُ عَلٰی یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَنْثَرَ قَالَ یَعْقُوْبُ ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ یَغْسِلَ یَدَیْهِ قَبْلَ أَنْ یُخْرِجَهُمَا مِنْ كُمَّیْ جُبَّتِهِ، فَضَاقَ عَنْهُ كُمَّاهَا فَأَخْرَجَ یَدَهُ مِنَ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰی ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَیَدَهُ الْیُسْرٰی ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَمَسَحَ بِخُفَّیْهِ وَلَمْ یَنْزِعْهُمَا، ثُمَّ عَمَدَ إِلَی النَّاسِ

فَوَجَدَهُمْ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يُصَلِّي بِهِمْ ، فَأَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ بِصَلَاةِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَأَفْزَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَأَكْثَرُوا التَّسْبِيحَ ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: ((أَحْسَنْتُمْ وَأَصَبْتُمْ .)) يَغْبِطُهُمْ أَنْ صَلَّوُا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 388، 2918، 5798، صحیح مسلم: 274، سنن ابوداؤد: 149، سنن ابن ماجه: 1236، سنن النسائی: 1/76. (مسند احمد: 18172، 18175، 18190)

ترجمة الحديث ''سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیچھے رہ گیا، آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے گئے، پھر میری طرف لوٹے، میرے پاس ایک چھوٹا سا برتن تھا، پس میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں پر پانی بہایا، پھر آپ ﷺ نے پانی ڈال کر ناک صاف کیا، یعقوب راوی نے کہا: پھر آپ ﷺ نے کلی کی، اس کے بعد چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر آپ ﷺ نے جبّہ کی آستینوں سے ہاتھ نکالے بغیر آپ ﷺ نے بازوؤں کو دھونا چاہا، لیکن آستینیں تنگ تھیں، اس لیے آپ ﷺ نے ہاتھوں کو جبہ (کے اندر) سے نکال کر پہلے تین دفعہ دایاں اور پھر تین دفعہ بایاں ہاتھ دھویا، پھر موزوں کا مسح کیا اور ان کو نہ اتارا، پھر وہ دونوں لوگوں کی طرف آئے، لیکن کیا دیکھتے ہیں کہ لوگوں نے سیّدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کر دیا تھا، وہ ان کو نماز پڑھا رہے تھے، چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پا لی تھی، اس لیے آپ ﷺ نے سیّدنا عبد الرحمٰن کے ساتھ دوسری رکعت ادا کی، جب انھوں نے سلام پھیرا تو آپ ﷺ اپنی نماز مکمل کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، یہ دیکھ کر مسلمان گھبرا گئے اور کثرت سے تسبیح بیان کی، جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کی تو ان پر متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم نے بہت اچھا کیا ہے اور درست کیا۔'' آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے رشک کر رہے تھے کہ انہوں نے نماز کو اول وقت میں ادا کیا ہے۔''

أَبْوَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَفَضْلِ يَوْمِهَا وَكُلِّ مَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

نماز جمعہ اور جمعہ کے دن کی فضیلت اور اس کے متعلقات کے ابواب

بَابٌ فِيْ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

یوم جمعہ کی فضیلت کا بیان

[2697/1320]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الطُّوْرِ فَلَقِيْتُ كَعْبَ الْأَخْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرَاةِ وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثْتُهُ أَنْ قُلْتُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ أُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ مَاتَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُسِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ .)) قَالَ كَعْبٌ: ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَقُلْتُ: بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ، فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: ثُمَّ لَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبٍ وَمَا حَدَّثْتُهُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ كَعْبٌ: ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبَ كَعْبٌ، ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ: بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: صَدَقَ كَعْبٌ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 935، صحیح مسلم: 852، سنن ابوداؤد: 1046، سنن الترمذی: 491، سنن النسائی: 3/113، (مسند احمد: 10303)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں پہاڑ کی طرف نکلا اور کعب احبار سے ملاقات ہوئی، میں ان کے ساتھ بیٹھا، انھوں نے مجھے تورات کی باتیں بیان کیں اور میں نے ان کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کیں، میں نے ان کو یہ بھی کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہترین دن کہ جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، وہ جمعہ کا

دن ہے، اس میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی میں (زمین پر) اتارے گئے، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور وہ اسی دن فوت ہوئے اور اسی میں قیامت قائم ہوگی، اِس دن کو صبح سے طلوع آفتاب تک ہر جانور قیامت کے ڈر سے کان لگائے ہوئے ہوتا ہے، جن وانس کے علاوہ۔ اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو مسلمان اس میں اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرتا ہے، وہ اسے عطا کر دیتا ہے۔'' کعب نے کہا: یہ گھڑی سال میں ایک مرتبہ ہوتی ہے۔ میں نے کہا: یہ تو ہر جمعہ کو ہوتی ہے۔ پھر کعب نے تورات پڑھی اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے (یہ واقعی ہر جمعہ کو ہوتی ہے)۔ سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میری ملاقات سیّدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں نے ان کو کعب کے ساتھ اپنی مجلس اور اس میں ہونے والی جمعہ کے دن کے بارے میں گفتگو بیان کی اور کہا کہ کعب نے کہا یہ گھڑی سال میں ایک مرتبہ ہے۔ یہ سن کر سیّدنا عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے غلط بات کی ہے۔ میں نے کہا: جی پھر اس نے تورات پڑھی اور کہا کہ واقعی یہ ہر جمعہ کو ہوتی ہے۔ یہ سن کر انھوں نے کہا: کعب نے سچ کہا۔''

فَصْلٌ مِنْهُ فِي الْحَثِّ عَلَى الْإِكْثَارِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

فصل: جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے کی ترغیب کا بیان

[2701/1321]...... عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ.)) فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ عَلَيْكَ صَلَاتُنَا وَقَدْ أَرِمْتَ يَعْنِي وَقَدْ بَلِيْتَ؟ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 1047، 1531، سنن النسائی: 3/91، سنن ابن ماجه: 1085، 1636. (مسند احمد: 16162)

ترجمة الحديث ''سیّدنا اوس بن اوس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دنوں میں افضل ترین جمعہ کا دن ہے، اس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور فوت کیا گیا، اور اسی میں ''نفخہ'' اور ہوگا، لہٰذا تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، کیونکہ تمہارا یہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا، جبکہ آپ تو (مٹی میں) فنا ہو چکے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔''

بَابُ مَا وَرَدَ فِیْ سَاعَةِ الْإِجَابَةِ وَوَقْتِهَا مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی اور اس کے وقت کا بیان

[2703/1322]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ یُصَلِّی یَسْأَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهُ.)) وَقَالَ بِیَدِهِ قُلْنَا یُقَلِّلُهَا یُزَهِّدُهَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5294، 6400، صحیح مسلم: 852. (مسند احمد: 7151)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے، جو مسلمان بھی اس میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے جس خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہے، وہ اسے عطا کر دیتا ہے۔'' پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے اس گھڑی کے قلیل ہونے کی نشاندہی کی۔''

[2704/1323]...... عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ وَأَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، یَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِیْهَا اِلَّا أَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَهِیَ بَعْدَ الْعَصْرِ))

تخریج الحدیث مؤطا امام مالک: 109/1، مصنف عبد الرزاق: 5584، المعجم الطبرانی: 179. (مسند احمد: 7688)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوسعید خدری اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہے کہ جو مسلمان بھی اس میں اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کرتا ہے، وہ اسے عطا کر دیتا ہے اور یہ گھڑی عصر کے بعد ہوتی ہے۔''

[2707/1324]...... عَنْ أَبِی النَّضْرِ عَنْ أَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ، اِنَّا نَجِدُ فِی کِتَابِ اللّٰهِ فِی یَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ فِی الصَّلَاةِ فَیَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ شَیْئًا اِلَّا أَعْطَاهُ مَا سَأَلَهُ، فَأَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ بَعْضَ سَاعَةٍ، قَالَ: فَقُلْتُ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو النَّضْرِ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: سَأَلْتُهُ أَیَّةُ سَاعَةٍ هِیَ؟ قَالَ: آخِرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ، فَقُلْتُ: اِنَّهَا لَیْسَتْ بِسَاعَةِ صَلَاةٍ، فَقَالَ: بَلٰی، اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ فِی صَلَاةٍ اِذَا صَلّٰی ثُمَّ قَعَدَ فِی مُصَلَّاهُ لَا یَحْبِسُهُ اِلَّا انْتِظَارُ الصَّلَاةِ۔

تخریج الحدیث اسناده قوی: سنن ابن ماجه: 1139. (مسند احمد: 23781)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے، کہ ہم اللہ کی کتاب (تورات) میں یہ بات پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو مسلمان بھی اس میں، جبکہ وہ نماز میں ہو، اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگتا ہے، وہ اسے عطا کر دیتا ہے، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اشارہ کیا کہ اس گھڑی کا وقت تھوڑا سا ہوتا ہے۔ میں نے کہا: اللہ کے رسول نے سچ فرمایا (واقعی اس کا وقت مختصر ہوتا ہے)۔ ابو سلمہ نے کہا: میں نے ان سے سوال کیا کہ یہ گھڑی کا وقت کون سا ہے؟ انھوں نے کہا: یہ دن کی آخری گھڑی ہوتی ہے۔ میں نے کہا: یہ تو نماز کا وقت ہی نہیں ہے؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں، بے شک جب مسلمان آدمی نماز پڑھ کر اپنے جائے نماز میں نماز ہی کی انتظار میں بیٹھ جاتا ہے تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔''

بَابُ وُجُوْبِ الْجُمُعَةِ وَالتَّغْلِيْظِ فِيْ تَرْكِهَا وَعَلٰى مَنْ تَجِبُ

جمعہ کی فرضیت اور اس کو ترک کرنے پر تشدید کا بیان، نیز یہ کن لوگوں پر واجب ہے

[2711/1325]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَحْنُ الْآخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّ كُلَّ أُمَّةٍ أُوتِيَتِ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ فَلِلْيَهُوْدِ غَدًا وَلِلنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ.)) قَالَ أَحَدُهُمَا: بَيْدَ أَنَّ، وَقَالَ آخَرُوْنَ: بِأَيْدِ۔

تخريج الحديث صحيح البخاري: 6624، 7036، مسلم: 855. (مسند احمد: 7399، 7707)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم (دنیا میں تو) آخری ہیں، لیکن قیامت والے دن (حساب کتاب میں) پہلے ہوں گے، ہاں یہ بات تو ہے کہ ان کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہم کو ان کے بعد۔ پھر یہ جو دن ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو ان پر بھی فرض کیا تھا، لیکن وہ اختلاف میں پڑ گئے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی ہدایت دے دی تو لوگ اس بارے میں ہمارے تابع ہیں، اس طرح کہ یہودیوں کو کل ملا اور عیسائیوں کو (اس سے بھی اگلا دن اتوار) ملا۔'' ایک راوی نے ''بَيْدَ أَنَّ'' کہا اور دوسرے نے ''بِأَيْدِ'' کہا۔''

[2714/1326]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ عَلٰى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: ((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَلَيُكْتَبُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ.))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 865. (مسند احمد: 2132، 2290)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا عبد اللہ بن عمر اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے اس بات پر شہادت دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کی لکڑیوں پر یہ فرماتے ہوئے سنا: ''ضرور ضرور ایسے ہوگا کہ یا تو لوگ جمعہ ترک کرنے سے باز آ جائیں گے، یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے اور غافلوں میں سے لکھ لیے جائیں گے۔''

[2716/1327]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ) أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْـجُـمُـعَةِ: ((لَـقَـدْ هَـمَـمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ .))

تخريج الحديث: صحيح مسلم: 652 . (مسند احمد: 3816)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی نماز سے پیچھے رہنے والے لوگوں کے بارے میں فرمایا: ''میں نے اس بات کا ارادہ کیا ہے کہ کسی آدمی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور میں خود ان آدمیوں سمیت ان کے گھروں کو جلا دوں جو جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں۔''

[2717/1328]...... عَـنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَـالَ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَـلَاثَ مِرَارٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ .))

تخريج الحديث: **صحيح لغيره**: سنن ابن ماجه: 1126 . (مسند احمد: 14559)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے عذر کے بغیر تین جمعے چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔''

بَابُ جَوَازِ التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ إِذَا صَادَفَتْ يَوْمَ عِيْدٍ أَوْ مَطَرٍ

عید یا بارش کے دن جمعہ ترک کرنے کے جواز کا بیان

[2722/1329]...... عَـنْ إِيَـاسِ بْـنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ سَأَلَ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ شَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عِيْدَيْنِ اجْتَمَعَا؟ قَالَ: نَعَمْ ، صَلَّى الْعِيْدَ أَوَّلَ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ: ((مَنْ شَاءَ أَنْ يُجَمِّعَ فَلْيُجَمِّعْ))

تخريج الحديث: **صحيح لغيره**: سنن ابوداؤد: 1070، سنن ابن ماجه: 1310، سنن النسائي: 194/3 . (مسند احمد: 19318)

ترجمة الحديث: ''ایاس بن ابی رملہ شامی کہتے ہیں: میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، انہوں نے

سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے، جبکہ دو عیدیں جمع ہوئی ہوں؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے شروع میں نماز عید ادا کی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی رخصت دیتے ہوئے فرمایا: ''جو جمعہ ادا کرنا چاہتا ہے، وہ کرلے۔''

[2723/1330]...... عَنْ أَبِی مَلِیْحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ: أَصَابَ النَّاسَ فِی یَوْمِ جُمُعَةٍ یَعْنِی مَطَرًا فَأَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ فَنُوْدِیَ: أَنِ الصَّلَاةُ الْیَوْمَ أَوِ الْجُمُعَةُ الْیَوْمَ فِی الرِّحَالِ۔

تخریج الحدیث **صحیح**: سنن ابوداؤد: 1657. (مسند احمد: 20280، 20700)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن بارش ہوگئی، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور یہ اعلان کیا گیا: آج نماز یا جمعہ گھروں میں ہی ہوگا۔''

[2724/1331]...... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ وَجَدْتُ فِی کِتَابِ أَبِی بِخَطِّ یَدِهِ وَأَکْبَرُ عِلْمِی أَنِّی قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ ثَنَا نَاصِحُ بْنُ الْعَلَاءِ مَوْلٰی بَنِی هَاشِمٍ ثَنَا عَمَّارُ ابْنُ أَبِی عَمَّارٍ مَوْلٰی بَنِی هَاشِمٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَهُوَ عَلٰی نَهْرِ أُمِّ عَبْدِاللّٰهِ یَسِیْلُ الْمَاءُ عَلٰی غِلْمَتِهِ وَمَوَالِیْهِ، قَالَ لَهُ عَمَّارٌ: یَا أَبَا سَعِیْدٍ! الْجُمُعَةَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ: ((اِذَا کَانَ یَوْمُ مَطَرٍ وَابِلٍ فَلْیُصَلِّ أَحَدُکُمْ فِی رَحْلِهِ.))

تخریج الحدیث **صحیح لغیره**: صحیح ابن خزیمة: 1862، المستدرك الحاكم: 292/1. (مسند احمد: 20620)

ترجمة الحدیث ''عمار بن ابو عمار سیّدنا عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، جبکہ وہ (بصرہ میں) ام عبد اللہ نہر پر موجود تھے، (بارش اس قدر زیادہ تھی کہ اس کا) پانی اس کے بچوں اور غلاموں کے اوپر سے بہہ رہا تھا، عمار نے کہا: ابو سعید! جمعہ ادا کرنے کے لیے جاؤ۔ انھوں نے آگے سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب زیادہ بارش والا دن ہو تو ہر کوئی اپنے گھر میں ہی نماز پڑھ لیا کرے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے وقت کا بیان

[2725/1332]...... عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنَّا نُصَلِّی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ فَنَبْتَدِرُ فِی الْآجَامِ فَلَا نَجِدُ اِلَّا قَدْرَ مَوْضِعِ أَقْدَامِنَا، قَالَ یَزِیْدُ: الْآجَامُ هِیَ الْآطَامُ.

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: مسند أبویعلی: 680، سنن الدارمی: 1545، صحیح ابن خزیمۃ: 1840، مستدرك الحاکم: 291/1، سنن البیهقی: 191/3. (مسند احمد: 1411)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ ادا کرتے تھے، جب (فارغ ہوکر) واپس جاتے تو بلند عمارتوں کے سائے میں چلنے کے لیے لپکتے، لیکن اپنے قدموں کے برابر کی جگہ کے علاوہ سایہ نہ پاتے۔ یزید (راوی) کہتے ہیں: آجام سے مراد بلند مکانات ہیں۔''

[2728/1333]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّی الْجُمُعَةَ حِیْنَ تَمِیْلُ الشَّمْسُ وَکَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَکَّةَ صَلَّی الظُّهْرَ بِالشَّجَرَةِ سَجْدَتَیْنِ۔

تخریج الحدیث **اسنادہ حسن**: صحیح البخاری: 904، سنن ابوداؤد: 1084، سنن الترمذی: 503. (مسند احمد: 12299، 13384)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورج ڈھلتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ ادا کرتے تھے اور جب مکہ مکرمہ کی طرف نکلتے تو (ذوالحلیفہ مقام میں) ایک درخت کے پاس نماز ظہر دو رکعت ادا کرتے تھے۔''

[2732/1334]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَیْتُ الرِّجَالَ تَقِیْلُ وَتَتَغَدّٰی بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 939، 941، 2349، 5403، صحیح مسلم: 859. (مسند احمد: 15561)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے بعد دوپہر کا کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔''

باب الغسل للجمعة والتجمل لها بالثیاب الحسنة والطیب

جمعہ کے لیے غسل کرنے، اچھے کپڑے پہن کر خوبصورتی اختیار کرنے اور خوشبو لگانے کا بیان

[2735/1335]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَاجِبٌ هُوَ؟ قَالَ: لَا، وَمَنْ شَاءَ اغْتَسَلَ، وَسَأُحَدِّثُکُمْ عَنْ بَدْءِ الْغُسْلِ، کَانَ النَّاسُ مُحْتَاجِیْنَ وَکَانُوْا یَلْبَسُوْنَ الصُّوفَ وَکَانُوْا یَسْقُوْنَ النَّخْلَ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ وَکَانَ مَسْجِدُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ضَیِّقًا مُتَقَارِبَ

السَّقْفِ فَرَاحَ النَّاسُ فِي الصُّوْفِ فَعَرِقُوا وَكَانَ مِنْبَرُ النَّبِيِّ ﷺ قَصِيرًا، إِنَّمَا هُوَ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ فَعَرِقَ النَّاسُ فِي الصُّوفِ فَثَارَتْ أَرْوَاحُهُمْ أَرْوَاحُ الصُّوفِ فَتَأَذَّى بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتّٰى بَلَغَتْ أَرْوَاحُهُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِذَا جِئْتُمُ الْجُمُعَةَ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ مِنْ أَطْيَبِ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ.))

تخریج الحدیث اسنادہ جید: سنن ابو داؤد: 353. (مسند احمد: 2419)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی آدمی نے جمعہ کے دن کے غسل کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ واجب ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، لیکن جو چاہتا ہے، وہ غسل کر لے۔ اور میں تجھے غسل کے آغاز کے بارے میں بیان کرتا ہوں، بات یہ ہے کہ لوگ محتاج (اور فقیر) تھے، اون کا لباس پہنتے تھے اور اپنی پشتوں پر (مشکیزے اٹھا اٹھا کر) کھجوروں کو پانی دیا کرتے تھے، جبکہ مسجد نبوی تنگ اور کم بلند چھت والی تھی۔ (ایک دن یوں ہوا کہ) لوگ اسی طرح اونی لباس پہنے آ گئے، اس میں ان کو پسینہ آیا، اُدھر آپ ﷺ کا منبر بھی چھوٹا سا تھا، بس تین سیڑھیاں تھیں، جب لوگوں کو اون میں پسینہ آیا تو خوب بو پھیلنے لگی اور ان کو ایک دوسرے سے تکلیف ہونے لگی، ان کی یہ بو رسول اللہ ﷺ تک بھی پہنچی، جبکہ آپ منبر پر تھے، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! جب تم جمعہ کے لیے آؤ تو غسل کر لیا کرو اور اگر ہو سکے تو بہترین خوشبو استعمال کیا کرو۔''

[2737/1336]...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاسْتَاكَ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ حَتّٰى رَكَعَ مَاشَاءَ أَنْ يَرْكَعَ ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا.)) قَالَ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ زِيَادَةً إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا۔

تخریج الحدیث حسن: سنن أبو داود: 343، صحیح مسلم (857). (مسند احمد: 11768)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابو سعید خدری اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، مسواک کی اور خوشبو اگر اس کے پاس ہوئی تو وہ بھی استعمال کی اور بہترین کپڑے پہنے، پھر نکلا اور مسجد میں آ گیا اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگی، پھر جتنی چاہی نماز پڑھی، جب امام آیا تو خاموش ہو گیا اور نماز کے فارغ ہونے تک کوئی بات نہ کی، تو یہ (جمعہ) اِس جمعہ اور پچھلے جمعہ کے مابین (ہونے والے گناہوں) کا کفارہ ہو گا۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مزید تین دنوں کے (گناہوں کا کفارہ بھی بنتا ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کو اس

سے دس گنا کے برابر کیا ہے۔‘‘

[2738/1337]...... عَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ أَوْ تَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ الطُّهُوْرَ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ طِيْبٍ أَوْ دُهْنِ أَهْلِهِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَلْغُ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1097، مسند الحمیدی: 138. (مسند احمد: 21539)

ترجمة الحديث ’’سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جس نے غسل کیا یا طہارت حاصل کی اور اچھی طرح طہارت حاصل کی، اپنے کپڑوں میں سے بہترین لباس پہنا اور خوشبو استعمال کی، جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے میسر کی یا اپنی اہلیہ کا تیل لگا لیا، پھر جمعہ کے لیے آیا اور نہ کوئی لغو کام کیا اور نہ دو بندوں کے درمیان کوئی جدائی ڈالی، تو اس کے (وہ گناہ) بخش دیے جائیں گے، جو اس جمعہ سے اگلے جمعہ کے مابین ہوں گے۔‘‘

[2742/1338]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ؟ فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اِنْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلٰى أَنْ تَوَضَّأْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَالْوُضُوءَ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 878، صحیح مسلم: 845. (مسند احمد: 199)

ترجمة الحديث ’’سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ میں سے ایک آدمی جمعہ کے روز مسجد میں داخل ہوا اور سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، انھوں نے اِس سے پوچھا: یہ کون سا وقت ہے (آنے کا)؟ اس نے کہا: امیر المؤمنین! ابھی ابھی بازار سے واپس آیا تھا، اتنے میں اذان سن لی اور صرف وضو کر کے آ گیا ہوں، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے غسل چھوڑ کر صرف وضو پر اکتفا کیا ہے، لیکن تجھے علم تو ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔‘‘

[2745/1339]...... عَنْ أَبِی سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 879، 895، صحیح مسلم: 846. (مسند احمد: 11578)

’’سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جمعہ کے دن کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے۔‘‘

[2746/1340]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ

مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَإِنَّمَا يَمَسُّ مِنَ الطِّيبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ))

تخريج الحديث صحيح البخاری: 880، صحيح مسلم: 846. (مسند احمد: 11250)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے دن کا غسل اور مسواک ہر بالغ پر ہے اور جو میسر ہو وہ خوشبو لگائے، اگرچہ اپنے اہل خانہ کی ہو۔''

[2750/1341]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَنْ يَغْتَسِلَ أَحَدُهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَنْ يَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ طِيْبٌ فَإِنَّ الْمَاءَ أَطْيَبُ.))

تخريج الحديث صحيح: الترمذی: 529. (مسند احمد: 18488)

ترجمة الحديث ''سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں پر حق ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور خوشبو لگائیں، اگر ان کے گھر والوں کے پاس ہو، اور اگر نہ ہو تو پانی ہی سب سے زیادہ پاکیزہ ہے۔''

[2752/1342]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا فَاقْتَرَبَ وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا أَجْرُ قِيَامِ سَنَةٍ وَصِيَامِهَا.))

تخريج الحديث حسن لغيره: مستدرك الحاكم: 282/1، سنن البيهقی: 227/3. (مسند احمد: 6954)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے (سر) دھویا، غسل کیا، بہت جلدی آیا، قریب ہوا، بلکہ بہت قریب ہو کر بیٹھا، غور سے خطبہ سنا اور خاموش رہا تو وہ جتنے قدم چل کر آیا تھا، ہر قدم کے بدلے ایک سال کے قیام اور ایک سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔''

[2755/1343]...... عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيَرْكَعَ إِنْ بَدَالَهُ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى.))

تخريج الحديث صحيح لغيره: أخرجه الطبرانی: 4006، 4007، صحيح ابن خزيمة: 1775. (مسند احمد: 23571)

ترجمۃ الحدیث: ''سیّدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، خوشبو استعمال کی، اگر اس کے پاس ہو، اور بہترین کپڑے پہنے، پھر وہ نکلا حتیٰ کہ مسجد میں آ گیا، پھر (نفلی) نماز پڑھی، جتنی اس کی توفیق میں تھی اور کسی کو تکلیف نہ دی، پھر امام کے آنے کے بعد نماز سے فارغ ہونے تک خاموشی اختیار کی، تو (یہ عمل) اِس جمعہ سے لے کر پچھلے جمعہ کے مابین (ہونے والے گناہوں) کا کفارہ بن جائے گا۔''

بَابُ فَضْلِ التَّبْكِيْرِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالْمَشْيِ لَهَا دُوْنَ الرُّكُوْبِ وَالدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ وَالْإِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

جمعہ کے لیے جلدی جانے، پیدل چل کر جانے، نہ کہ سواری پر، امام کے قریب ہو کر بیٹھنے اور خطبہ کے لیے خاموش ہونے وغیرہ کی فضیلت کا بیان

[2757/1344]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ فِي حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ۔ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا، قَالَ إِسْحَاقُ أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ أَقْبَلَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ.)) وَفِي لَفْظٍ: فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَتِ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ وَدَخَلَتْ تَسْمَعُ الذِّكْرَ۔

تخريج الحديث: صحيح البخاري: 881، صحيح مسلم: 850. (مسند احمد: 99926).

ترجمۃ الحدیث: ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے جمعہ کے دن غسلِ جنابت کی طرح کا غسل کیا، پھر وہ مسجد کی طرف چلا، (اور پہلی گھڑی میں پہنچ گیا) تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی پیش کی، جو شخص دوسری گھڑی میں پہنچا، اس نے گویا کہ ایک گائے کی قربانی پیش کی، جو آدمی تیسری گھڑی میں پہنچا تو اس نے گویا کہ سینگوں والے ایک مینڈھے کی قربانی کی، جو شخص چوتھی گھڑی میں مسجد میں پہنچا تو گویا کہ اس نے ایک مرغی کی قربانی کی اور جو پانچویں گھڑی میں پہنچا تو اس نے گویا کہ ایک انڈے کی قربانی پیش کی، جب امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے بھی (آگے) آ کر ذکر سننا شروع کر دیتے ہیں۔'' ایک روایت میں ہے: ''جب امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے صحیفوں کو لپیٹ دیتے ہیں اور مسجد میں داخل ہو کر ذکر سننا شروع کر دیتے ہیں۔''

[2763/1345]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَحْضُرُ

الْـجُـمُـعَةَ ثَـلَاثَةٌ، رَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ وَصَلَاةٍ، فَذٰلِكَ رَجُلٌ دَعَا رَبَّهُ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَـنَـعَـهُ، وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِسُكُوتٍ وَإِنْصَاتٍ فَذٰلِكَ هُوَ حَقُّهَا، وَرَجُلٌ يَحْضُرُهَا بِاللَّغْوِ فَذٰلِكَ حَظُّهُ مِنْهَا.))

تخریج الحدیث حسن: سنن أبوداود: 1113. (مسند احمد: 6701، 7002)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے افراد جمعہ میں حاضر ہوتے ہیں، ایک آدمی (دورانِ خطبہ) دعا اور نماز کے ساتھ حاضر ہوتا ہے، (ایسے شخص کا حکم یہ ہے کہ) اس نے اپنے رب سے دعا کی ہے، اگر اس نے چاہا تو دے دے گا اور چاہا تو نہیں دے گا، دوسرا آدمی سکوت اور خاموشی کے ساتھ حاضر ہوتا ہے اور یہی اس کا حق ہے اور تیسرا آدمی لغو کے ساتھ حاضر ہوتا ہے، پس اس کا حصہ تو یہی (لغو کام) ہی ہوتا ہے۔''

[2765/1346]...... عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَهُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَـرَأَى غُلَامًـا فَـقَـالَ لَهُ: يَا غُلَامُ! اذْهَبْ، الْعَبْ، قَالَ: إِنَّمَا جِئْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ، قَالَ: يَا غُلَامُ! اِذْهَبْ! اِلْعَبْ، قَالَ: إِنَّمَا جِئْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَتَقْعُدُ حَتّٰى يَخْرُجَ الْإِمَامُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَـقُوْلُ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَجِيْءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَقْعُدُ عَلٰى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَـكْتُبُونَ السَّابِقَ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَالنَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ الْإِمَامُ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 850. (مسند احمد: 7258، 10271)

ترجمة الحديث ''ابو ایوب کہتے ہیں: میں جمعہ کے دن سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا، انہوں نے ایک لڑکے کو دیکھا اور اسے کہا: اے لڑکے! جاؤ اور کھیلو، لیکن اس نے کہا: میں تو مسجد کی طرف آیا ہوں، انھوں نے پھر کہا: لڑکے! جاؤ اور کھیلو، لیکن اس نے پھر کہا: میں مسجد کی طرف آیا ہوں، انھوں نے پوچھا: تو امام کے نکلنے تک بیٹھا رہے گا؟ اس نے کہا: جی ہاں، یہ سن کر سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''فرشتے جمعہ کے دن آ کر مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور سب سے پہلے آنے والے، پھر دوسرے نمبر پر اور پھر تیسرے نمبر پر آنے والے لوگوں کو ان کے مرتبوں کے مطابق لکھتے ہیں، حتیٰ کہ امام نکل آتا ہے۔ جب امام نکل آتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں۔''

[2767/1347]...... عَـنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: لَحِقَنِيْ عَبَايَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَأَنَا رَائِحٌ إِلَى

الْمَسْجِدِ اِلَى الْجُمُعَةِ مَاشِيًا وَهُوَ رَاكِبٌ، قَالَ: اَبْشِرْ فَاِنِّي سَمِعْتُ أَبَا عَبْسٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَهُمَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى النَّارِ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 907، 2811. (مسند احمد: 15935)

ترجمۃ الحدیث ''یزید بن ابی مریم کہتے ہیں: میں جمعہ کے لیے مسجد کی طرف پیدل جا رہا تھا، مجھے عبایۃ بن رافع ملے، جبکہ وہ سواری پر تھے، وہ کہنے لگے: خوش ہو جا، میں نے سیّدنا ابوعبس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کے قدم اللہ کے راستے میں گرد آلود ہوئے، اللہ ان کو جہنم کی آگ پر حرام کر دے گا۔''

بَابُ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْجُمُعَةِ وَآدَابِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّخَطِّي اِلَّا لِحَاجَةٍ

جمعہ کے لیے مسجد میں بیٹھنے اور اس کے آداب اور کسی ضرورت کے بغیر لوگوں کے کندھے پھلانگنے کی ممانعت کا بیان

[2769/1348]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقِيْمُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُهُ اِلَى مَقْعَدِهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلِ افْسَحُوا.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2178. (مسند احمد: 14144، 14685)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی جمعہ کے دن اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے، کہ وہ خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے، اسے چاہیے کہ وہ یوں کہہ دے کہ کھلے ہو جاؤ۔''

[2772/1349]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ "زَادَ فِي رِوَايَةٍ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ" وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: ((اِجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1118، سنن النسائی: 103/3. (مسند احمد: 17674، 17697)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی طرف آیا، جبکہ آپ ﷺ جمعہ کے روز لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''بیٹھ جا، تو نے لوگوں کو تکلیف دی ہے اور تاخیر سے آیا ہے۔''

[2773/1350]...... عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن أبوداود: 1110، سنن الترمذی: 514 . (مسند احمد: 15630)

ترجمة الحديث ''سیّدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن حبوہ سے منع فرمایا ہے، جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو۔''

بَابُ التَّنَفُّلِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ مَالَمْ يَصْعَدِ الْخَطِيْبُ الْمِنْبَرَ فَإِذَا صَعِدَ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ تَحِيَّةَ الْمَسْجِدِ لِدَاخِلٍ

خطیب کے منبر پر چڑھنے سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان اور اس چیز کا بیان کہ جب وہ منبر پر چڑھ جائے تو آنے والا دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے گا

[2776/1351]...... عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ يَغْدُوا إِلَى الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُصَلِّي رَكْعَاتٍ يُطِيْلُ فِيْهِنَّ الْقِيَامَ فَإِذَا انْصَرَفَ الْإِمَامُ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَ يَفْعَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن أبوداود: 1128 . (مسند احمد: 5807)

ترجمة الحديث ''نافع کہتے ہیں کہ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن صبح صبح مسجد کی طرف چلے جاتے، پھر لمبے قیام کے ساتھ نفلی نماز کی رکعات ادا کرتے، جب امام (خطبہ و نماز سے) فارغ ہو جاتا تو گھر واپس لوٹ جاتے اور دو رکعت سنتیں پڑھتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔''

[2778/1352]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ سُلَيْكًا جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 931، صحیح مسلم: 875 . (مسند احمد: 14171، 14309، 14405)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا سلیک رضی اللہ عنہ آئے اور بیٹھ گئے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دو رکعت پڑھنے کا حکم دیا اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو، تو وہ تخفیف کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھ لیا کرے۔''

بَابُ الْاَذَانِ لِلْجُمُعَةِ اِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ وَكَيْفَ كَانَ الْمِنبَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

جمعہ کی اذان کا بیان جب خطیب منبر پر بیٹھ جائے، نیز اس چیز کا بیان کہ عہد نبوی میں منبر کیسا تھا

[2779/1353]...... عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ أُخْتِ نَمِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ، قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيُقِيْمُ اِذَا نَزَلَ وَلِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ حَتّٰى كَانَ عُثْمَانُ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن أبوداود: 1088، صحیح البخاری: 913، 915، 916. (مسند احمد: 15716)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا سائب بن یزید سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جمعہ سمیت تمام نمازوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا ایک مؤذن تھا، وہی اذان دیتا اور اقامت کہتا تھا، جب آپ ﷺ جمعہ والے دن منبر پر تشریف فرما ہوتے تو تب سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے اور جب اترتے تو تب وہ اقامت کہتے، سیّدنا ابو بکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا بھی (ایک ہی مؤذن ہوتا تھا) حتیٰ کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آ گیا۔''

[2780/1354]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ أَذَانَيْنِ حَتّٰى كَانَ زَمَنُ عُثْمَانَ فَكَثُرَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْاَذَانِ الْاَوَّلِ بِالزَّوْرَاءِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 912. (مسند احمد: 15728)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا سائب رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں دو اذانیں ہوتی تھیں، یہاں تک کہ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آ گیا اور لوگ زیادہ ہو گئے، اس لیے انھوں نے زوراء پر پہلی اذان کا حکم دے دیا۔''

[2781/1355]...... عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ اِلَى خَشَبَةٍ فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ابْنُوْلِيْ مِنْبَرًا أَرَادَ أَنْ يُسْمِعَهُمْ فَبَنَوْا لَهُ عَتَبَتَيْنِ فَتَحَوَّلَ مِنَ الْخَشَبَةِ اِلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ: فَأَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْخَشَبَةَ تَحِنُّ حَنِيْنَ الْوَالِهِ قَالَ فَمَا زَالَتْ تَحِنُّ حَتّٰى نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِنْبَرِ فَمَشٰى اِلَيْهَا فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 3627 . (مسند احمد: 13363)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرماتے تو ایک لکڑی کے ساتھ اپنی پیٹھ کی ٹیک لگا لیتے، لیکن جب لوگ زیادہ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے لیے ایک منبر تیار کرو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ یہ تھا کہ ان کو اپنی بات سنا سکیں، پس صحابہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو سیڑھیوں والا منبر تیار کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لکڑی والے منبر پر منتقل ہو گئے۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ انہوں نے (اس پہلے والی) لکڑی کے لیے انتہائی غمگین کی رونے کی سی آواز سنی، وہ لگا تار روتی رہی، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے، اس کی طرف گئے اور اس کو اپنے ساتھ لگایا، سو وہ خاموش ہو گئی۔''

باب ما جاء فی الخطبتین وھیئا تھما و آدابھما و الجلوس بینھما

دو خطبوں، ان کی کیفیات اور آداب اور ان کے درمیان بیٹھنے کا بیان

[2783/1356]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا شَهَادَةٌ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن أبوداود: 4841، سنن الترمذی: 1106 . (مسند احمد: 8518، 7018)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر وہ خطبہ، جس میں شہادت نہ ہو، کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔''

[2785/1357]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَإِنَّ أَفْضَلَ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)) ثُمَّ يَرْفَعُ صَوْتَهُ وَتَحْمَرُّ وَجْنَتَاهُ وَيَشْتَدُّ غَضَبُهُ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ، قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ: ((أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ، بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى صَبَّحَتْكُمُ السَّاعَةُ وَمَسَّتْكُمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَیَّ وَعَلَیَّ.)) وَالضَّيَاعُ يَعْنِی وَلَدَهُ الْمَسَاكِيْنَ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 867 . (مسند احمد: 14334)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے لائق اس کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''بے شک سچی ترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، سب

سے زیادہ فضیلت والا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے، بدترین امور بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' پھر جب آپ ﷺ قیامت کا ذکر کرتے تو آپ ﷺ کی آواز بلند ہوجاتی، رخسار سرخ ہو جاتے اور غصہ بڑھ جاتا اور یوں لگتا کہ کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں، پھر فرماتے: ''تمہارے پاس قیامت آ چکی ہے، مجھے اور قیامت کو (ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب) بھیجا گیا ہے، پھر آپ ﷺ شہادت والی اور درمیانی انگلیوں سے اشارہ کیا۔ ''قیامت تمہارے پاس صبح کو آ جائے گی اور شام کو آ جائے گی، جو مال چھوڑ کر مر گیا وہ اس کے اہل (یعنی ورثاء) کو ملے گا اور جس نے قرض یا اولاد چھوڑی تو وہ میری طرف ہے اور مجھ پر ہے۔'' ''ضَیَاع'' سے مراد مسکین اولاد ہے۔''

[2786/1358]...... عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِئْسَ الْخَطِيْبُ أَنْتَ، قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 870. (مسند احمد: 18247)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عدی بن حاتم طائی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس خطاب کیا اور کہا: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، تحقیق وہ ہدایت پا گیا، اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی، تحقیق وہ گمراہ ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو برا خطیب ہے، یہ کہہ ''اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔''

[2788/1359]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ.

تخریج الحدیث حسن: مصنف ابن ابی شيبة: 113/2، وأبويعلى: 2490، المعجم الطبرانی: 12091، مسند البزار: 640. (مسند احمد: 2322)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے روز کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے، پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہو کر (دوسرا) خطبہ دیتے۔''

[2679/1360]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَرَّتَيْنِ بَيْنَهُمَا جَلْسَةٌ.

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 920، 928، صحيح مسلم: 861. (مسند احمد: 4919)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن دو مرتبہ خطبہ

ارشاد فرماتے اور ان کے درمیان ایک مرتبہ بیٹھتے تھے۔"

[2791/1361]...... عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: نَبَّأَنِي جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ قَائِمًا عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ يَجْلِسُ (وَفِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ) ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا۔ قَالَ: فَقَالَ لِي جَابِرٌ: فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ، فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَي صَلَاةٍ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 862. (مسند احمد: 20842)

ترجمة الحديث "سماک بن حرب کہتے ہیں: سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا، پھر بیٹھ گئے اور اس بیٹھک میں کوئی کلام نہ کی، پھر کھڑے ہوئے (دوسرا) خطبہ دیا۔ پھر سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: جس نے تجھے یہ خبر دی کہ آپ ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے، تو یقیناً اس نے جھوٹ بولا ہے، اللہ کی قسم! میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔"

[2795/1362]...... عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: قَالَ أَبُو وَائِلٍ: خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَبْلَغَ وَأَوْجَزَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ! لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، فَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 869. (مسند احمد: 18317)

ترجمة الحديث "ابووائل کہتے ہیں: سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا، وہ بہت بلیغ اور مختصر تھا، پس جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا: اے ابوالیقظان! یقیناً آپ نے بہت بلیغ اور مختصر خطبہ دیا ہے، تھوڑا سا لمبا کر دیتے، انہوں نے جواباً کہا: دراصل میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "بے شک آدمی کی نماز کا لمبا ہونا اور خطبہ کا چھوٹا ہونا اس کے سمجھدار ہونے کی علامت ہے۔ اس لیے تم لوگ نماز کو لمبا اور خطبہ کو مختصر کیا کرو، بے شک بعض بیان تو جادو ہوتے ہیں۔"

[2797/1363]...... عَنِ الْحَكَمِ بْنِ حَزْنِ الْكُلَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ، قَالَ: فَأَذِنَ لَنَا فَدَخَلْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَتَيْنَاكَ لِتَدْعُوَ لَنَا بِخَيْرٍ، قَالَ: فَدَعَا لَنَا بِخَيْرٍ وَأَمَرَ بِنَا فَأُنْزِلْنَا، وَأَمَرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنْ تَمْرٍ وَالشَّأْنُ إِذْ ذَاكَ دُونٌ، قَالَ: فَلَبِثْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَيَّامًا شَهِدْنَا فِيهَا الْجُمُعَةَ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَكِّئًا عَلَى قَوْسٍ أَوْ قَالَ عَلَى

عَـصًـا، فَـحَـمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ خَفِيفَاتٍ طَيِّبَاتٍ مُبَارَكَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَنْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تُطِيقُوا كُلَّ مَا أُمِرْتُمْ بِهِ وَلٰكِنْ سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا .))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: مسند أبویعلی: 6826، دلائل النبوۃ للبیہقی: 354/5، تاریخ دمشق: 8/ ورقۃ 132 . (مسند احمد: 17856) .

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا حکم بن حزن کلفی رضی اللہ عنہ ، جن کو صحابیت کا شرف حاصل تھا، نے ہمیں بیان کرتے ہوئے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، جبکہ میں (اپنے وفد کا) ساتواں یا نواں فرد تھا، آپ ﷺ نے ہمیں اجازت دی، پس ہم داخل ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس آئے ہیں تا کہ آپ ہمارے لیے خیر کی دعا کریں، پس آپ ﷺ نے ہمارے لیے خیر کی دعا کی اور ہمارے بارے میں حکم دیا کہ ہمیں ایک مقام پر اتارا جائے اور کھجوروں کے ساتھ ہماری ضیافت کی جائے، جبکہ لوگوں کے حالات بھی تنگ تھے۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ دن کے لیے ٹھہرے رہے، اس دورانیے میں ہم نے جمعہ بھی ادا کیا، (ہم نے دیکھا کہ) رسول اللہ ﷺ کمان یا لاٹھی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، بس یہ چند بابرکت اور پاکیزہ کلمات تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! تم (تمام احکام پر) ہرگز عمل نہیں کرسکو گے، اس لیے راہِ مستقیم پر چلتے رہو اور (لوگوں کو) خوشخبریاں سناتے رہو۔''

[2798/1364]...... عَـنْ يَـزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ (بْنِ عَازِبٍ) عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَـطَـبَ عَلٰى قَوْسٍ أَوْ عَصًا۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن أبوداود: 1145 . (مسند احمد: 18490، 18712)

''سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کمان یا لاٹھی پر ٹیک لگا کر خطبہ دیا۔''

[2800/1365]...... عَـنْ أُمِّ هِشَـامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ رضی اللہ عنہا قَـالَـتْ: لَـقَـدْ كَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ النَّبِيِّ ﷺ وَاحِـدًا سَـنَتَيْـنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ وَمَا أَخَذْتُ ﴿قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ﴾ إِلَّا عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ يَقْرَأُ بِهَا كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 873 . (مسند احمد: 27456)

ترجمۃ الحدیث ''سیدہ ام ہشام بنت حارثہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: دو سال یا اس سے کچھ کم مدت تک کے لیے ہمارا اور نبی کریم ﷺ کا تنور ایک رہا، میں نے سورۂ ق حاصل نہیں کی، مگر نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے، کیونکہ آپ ﷺ ہر جمعہ کو جب لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے تو اس کی تلاوت کرتے تھے۔''

بَابُ الْمَنْعِ مِنَ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَالرُّخْصَةِ فِي تَكَلُّمِهِ وَتَكْلِيمِهِ لِمَصْلَحَةٍ وَجَوَازِ قَطْعِ الْخُطْبَةِ لِأَمْرٍ يَحْدُثُ

دورانِ خطبہ باتیں کرنے سے رکے رہنے، لیکن کسی مصلحت کے لیے امام سے بات کرنے یا امام کا بات کرنے کی رخصت اور کسی معاملے کے واقع ہو جانے کی وجہ سے خطبہ منقطع کر دینے کا بیان

[2802/1366]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَيْتَ .)) قَالَ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 934، صحیح مسلم: 851. (مسند احمد: 7332، 7686)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تو جمعہ کے دن اپنے ساتھی کو کہے، جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو، کہ تو خاموش ہو جا تو تحقیق تو لغو کام کرے گا۔'' ابو زناد نے کہا: ''لَغَوْتَ'' کو ''لَغَيْتَ'' پڑھنا سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی لغت ہے۔''

[2806/1367]...... عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَ النَّاسَ وَتَلَا آيَةً وَإِلَى جَنْبِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أُبَيُّ! مَتَى أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ؟ قَالَ: فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي، حَتّٰى نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي أُبَيٌّ: مَالَكَ مِنْ جُمُعَتِكَ إِلَّا مَا لَغَيْتَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جِئْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ: أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّكَ تَلَوْتَ آيَةً وَإِلَى جَنْبِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَسَأَلْتُهُ مَتَى أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ؟ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي حَتّٰى إِذَا نَزَلْتَ زَعَمَ أُبَيٌّ أَنَّهُ مَا لَيْسَ لِي مِنْ جُمُعَتِي إِلَّا مَا لَغَيْتُ، فَقَالَ: ((صَدَقَ أُبَيٌّ، فَإِذَا سَمِعْتَ إِمَامَكَ يَتَكَلَّمُ فَأَنْصِتْ حَتّٰى يَفْرُغَ .))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** شرح معانی الآثار: 367/1. (مسند احمد: 21730)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور بیچ میں ایک آیت بھی تلاوت کی، میرے پہلو میں سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے کہا: اے ابی! یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ لیکن انہوں نے مجھ سے کلام کرنے سے انکار کر دیا، میں نے پھر سوال دوہرایا، لیکن انہوں نے مجھ سے بات کرنے سے انکار ہی کیا، جب رسول اللہ ﷺ منبر سے اتر آئے تو سیّدنا ابی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تجھے اس جمعہ (کے ثواب) میں سے کچھ نہیں ملے گا، مگر وہی کچھ جو تو نے لغو کام کیا۔

جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو بتلایا کہ اے اللہ کے رسول آپ نے (دوران خطبہ) ایک آیت تلاوت کی تھی، جبکہ میرے پہلو میں سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، اس لیے میں نے ان سے یہ پوچھا کہ یہ آیت کب نازل ہوئی تھی؟ لیکن انھوں نے مجھ سے کلام کرنے سے انکار کر دیا، جب آپ اتر آئے، تو ابی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ کہہ دیا کہ میرے لیے جمعہ کا کوئی ثواب نہیں ہے مگر وہی کچھ جو میں نے لغو کام کیا ہے، یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابی نے سچ کہا ہے، جب تو اپنے امام کو سنے کہ وہ کلام کر رہا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک خاموش ہو جا۔''

[2809/1368]...... عَنْ أَبِی رِفَاعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنْتَهَیْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَخْطُبُ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجُلٌ غَرِیْبٌ جَاءَ یَسْأَلُ عَنْ دِیْنِهِ لَا یَدْرِی مَا دِیْنُهُ، قَالَ فَأَقْبَلَ اِلَیَّ فَأُتِیَ بِکُرْسِیٍّ فَقَعَدَ عَلَیْهِ فَجَعَلَ یُعَلِّمُنِی مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی، قَالَ ثُمَّ أَتٰی خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 876. (مسند احمد: 20753)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں رسول اللہ ﷺ تک پہنچا، جبکہ آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو آپ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایک اجنبی آدمی ہوں، دین کے بارے میں سوال کرنے آیا ہوں، کیونکہ میں نہیں جانتا کہ میرا دین کیا ہے۔ آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے، پھر کرسی لائی گئی اور آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ جو علم دیا، اس میں سے مجھے تعلیم دینے لگے، پھر خطبہ کے لیے تشریف لے گئے اور اس کا آخری حصہ مکمل کیا۔''

[2810/1369]...... عَنْ بُرَیْدَةَ الْأَسْلَمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَخْطُبُنَا، فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْهِمَا قَمِیْصَانِ أَحْمَرَانِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ نَظَرْتُ اِلٰی هٰذَیْنِ الصَّبِیَّیْنِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ حَدِیْثِی وَرَفَعْتُهُمَا۔

تخریج الحدیث **اسنادہ قوی:** سنن ابوداؤد: 1109، سنن ابن ماجہ: 3600، سنن الترمذی: 3774، سنن النسائی: 3/108، 192. (مسند احمد: 22995)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں سیّدنا حسن اور سیّدنا حسین رضی اللہ عنہما آ گئے، ان پر سرخ رنگ کی دو قمیصیں تھیں، وہ چل رہے تھے اور گر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ منبر سے اتر پڑے، ان کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا دیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا کہ

تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں، میں نے ان دو بچوں کو دیکھا، یہ چلتے ہوئے گر رہے تھے، مجھ سے صبر نہ ہو سکا، اس لیے میں نے اپنی گفتگو بند کر دی اور ان کو اٹھا لیا۔''

بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَحُكْمِ مَنْ سَبَقَ بِرَكْعَةٍ أَوْ زُوْحِمَ، وَمَنْ قَالَ بِاشْتِرَاطِ الْمَسْجِدِ لِصِحَّةِ الْجُمُعَةِ

دو رکعت نماز جمعہ ہونے کا بیان، اس آدمی کا حکم جس سے ایک رکعت رہ جائے یا ہجوم کر دیا جائے اور جمعہ کے صحیح ہونے کے لیے مسجد کی شرط لگانے والے کا بیان

[2812/1370]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ الْأَضْحٰى رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 3/183، سنن ابن ماجہ: 1063، 1064 . (مسند احمد: 257)

ترجمة الحديث ''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: محمد رسول اللہ ﷺ کی مبارک زبان پر دو رکعت نماز سفر، دو رکعت نمازِ عید الاضحیٰ، دو رکعت نماز عید الفطر اور دو رکعت نماز جمعہ مکمل نمازیں ہیں، ان میں کوئی کمی نہیں ہے۔''

[2813/1371]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا كُلَّهَا))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 580، صحیح مسلم: 607 . (مسند احمد: 7284، 8883)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پا لی، پس تحقیق اس نے ساری نماز پا لی۔''

[2814/1372]...... عَنْ سَيَّارِ بْنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ (رضی اللہ عنہ) وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَنٰى هٰذَا الْمَسْجِدَ وَنَحْنُ مَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ فَإِذَا اشْتَدَّ الزِّحَامُ فَلْيَسْجُدِ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَلٰى ظَهْرِ أَخِيْهِ، وَرَأٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ صَلُّوْا فِي الْمَسْجِدِ۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابوداؤد الطیالسی: 70، سنن البیہقی: 3/182، 183 . (مسند احمد: 217)

ترجمة الحديث ''سیار معرور کہتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خطبے میں کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے یہ مسجد تعمیر کی اور صرف ہم مہاجرین و انصار آپ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر جب ہجوم بڑھ جائے تو آدمی اپنے

بھائی کی پشت پر سجدہ کر لے۔ پھر انھوں نے کچھ لوگوں کو راستے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا: مسجد میں نماز پڑھو۔''

بَابُ مَا يُقْرَأُ بِهٖ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ میں قراءت کا بیان

[2815/1373]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ﴿الٓمٓ تَنْزِيْلُ﴾ وَ﴿هَلْ أَتٰى﴾، وَفِي الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 879. (مسند احمد: 1993، 3160)

ترجمة الحديث ''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر اور نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت کرتے تھے۔''

[2820/1374]...... عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1125، سنن النسائی: 3/111. (مسند احمد: 20150)

ترجمة الحديث ''سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز جمعہ میں سورۂ اعلی اور سورۂ غاشیہ کی قراءت کرتے تھے۔''

بَابُ النَّفْلِ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَعَدَمِ وَصْلِهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ اَوْ يَخْرُجَ

جمعہ کی نماز کے بعد نفل پڑھنے اور ان کو فرض نماز کے ساتھ نہ ملانے کا بیان حتی کہ نمازی کسی سے کلام کر لے یا وہاں سے نکل جائے

[1823/1375]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 881. (مسند احمد: 7400، 10486)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز پڑھ لے، تو وہ اس کے بعد چار رکعت (سنتیں) ادا کرے۔''

[2825/1376]...... عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ

فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِی مَقَامِی فَصَلَّیْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَیَّ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، اِذَا صَلَّیْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰی تَتَکَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِذٰلِكَ، لَا تُوْصَلْ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتَّی تَخْرُجَ أَوْ تَتَکَلَّمَ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 883. (مسند احمد: 16866)

ترجمة الحدیث ''سائب بن یزید کہتے ہیں: میں نے مقصورہ میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی، جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا، جب وہ (گھر میں) داخل ہوئے تو انھوں نے میری طرف پیغام بھیجا، جب میں پہنچا تو کہا: تو نے جو کام ابھی کیا ہے، دوبارہ اس طرح نہ کرنا، بے شک نبی کریم ﷺ نے اس چیز کا حکم دیا ہے کہ نماز کو نماز سے نہ ملایا جائے حتی کہ تو اس جگہ سے نکل جائے یا کسی سے کلام کر لے۔''

ابواب العیدین وما یتعلق بھما من صلاۃ وغیرھا

عیدین اوران کے متعلقہ امور مثلاً نماز وغیرہ کے ابواب

باب سبب مشروعیتھما واستحباب الغسل والتجمل لھما ومخالفۃ الطریق

ان دونوں کی مشروعیت کے سبب، ان کے لیے غسل اور تجمّل کے مستحب ہونے اور واپسی پر راستہ تبدیل کرنے کا بیان

[2826/1377]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن أبوداود: 1134، سنن النسائی: 3/179 . (مسند احمد: 12006، 13622)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو اہل مدینہ کے لیے دو دن تھے، وہ دورِ جاہلیت سے ان میں کھیلتے چلے آ رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: '' بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دو دنوں کے بدلے ان سے بہتر دن عطا کر دیئے ہیں، ایک عید الفطر کا دن ہے اور دوسرا عید الاضحیٰ کا۔''

[2828/1378]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ أَوْ حَرِيْرٍ تُبَاعُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لِلْوُفُوْدِ۔ قَالَ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5841، صحیح مسلم: 2068 . (مسند احمد: 4713)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک زرد رنگ کی دھاریوں والا، جس میں ریشم کی آمیزش تھی یا ریشمی حلّہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ سے کہا: اگر آپ یہ خرید لیں اور جمعہ کے

دن یا مختلف وفود کی آمد پر پہنا کریں۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لباس وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوتا۔''

[2929/1379]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيْدَيْنِ مِنْ طَرِيْقٍ وَيَرْجِعُ مِنْ طَرِيْقٍ أُخْرَى۔

تخريج الحديث صحيح لغيره: سنن ابوداؤد: 1156، سنن ابن ماجه: 1299. (مسند احمد: 5879)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دونوں عیدوں کی نمازوں کے لیے ایک رستے سے جاتے تھے اور دوسرے رستے سے واپس لوٹتے تھے۔''

بَابُ مَشْرُوْعِيَّةِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ إِلَى الْعِيْدَيْنِ

عورتوں کا عیدین کی طرف جانے کی مشروعیت

[2832/1380]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بَنَاتِهِ وَنِسَائَهُ أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ۔

تخريج الحديث صحيح لغيره: سنن ابن ماجه: 1309. (مسند احمد: 2054)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیٹیوں اور بیویوں کو حکم دیتے کہ وہ عیدین کے لیے جایا کریں۔''

[2835/1381]...... عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَبِي وَأُمِّي أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ، قَالَ: قِيْلَ: أَرَأَيْتَ إِحْدَاهُنَّ لَا يَكُوْنُ لَهَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ: ((فَلْتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا.))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 324، 974، 980، 1652، صحيح مسلم: 890. (مسند احمد: 20789، 20793)

ترجمة الحديث ''سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ، میرے ماں باپ آپ قربان ہوں، نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم نوجوان لڑکیوں، پردے والیوں اور حیض والی خواتین کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر (عیدگاہ کی طرف) نکالیں۔ البتہ حیض والی عورتوں کو چاہیے کہ وہ نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں اور خیر والے اس کام اور مسلمانوں

کی دعا میں شریک ہوں۔ کسی نے آپ ﷺ سے کہا: اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی بہن کو چاہیے کہ وہ اسے چادر دے دے۔''

باب استحباب الاكل قبل الخروج فی الفطر دون الاضحى والكلام على وقت الصلاة فيهما

عید الفطر کے موقع پر نکلنے سے پہلے کھانے کا مستحب ہونا، نہ کہ عید الاضحیٰ میں اور ان دونوں میں نماز کے وقت پر کلام کرنے کا بیان

[2836/1382]...... عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنْبَأَنَا عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ فَلْيَفْعَلْ، قَالَ: فَلَمْ أَدَعْ أَنْ آكُلَ قَبْلَ أَنْ أَغْدُوَا مُنْذُ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَآكُلُ مِنْ طَرَفِ الصَّرِيْقَةِ الْأُكْلَةَ أَوْ أَشْرَبُ اللَّبَنَ أَوِ الْمَاءَ، قُلْتُ: فَعَلَامَ يُؤَوَّلُ هٰذَا؟ قَالَ: سَمِعَهُ أَظُنُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانُوا لَا يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَمْتَدَّ الضُّحٰى فَيَقُوْلُوْنَ نَطْعَمُ لِئَلَّا نَعْجَلَ عَنْ صَلَاتِنَا۔

تخريج الحديث صحيح: مصنف عبد الرزاق: 5734، المعجم الكبير: 11427، مصنف ابن ابی شيبة: 160/2، سنن الدارقطنی: 44/2. (مسند احمد: 2866)

ترجمة الحديث ''عطاء کہتے ہیں: میں نے سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اگر تمہیں طاقت ہو کہ تم عید الفطر کے موقع پر کچھ کھا کر ہی جاؤ تو ایسے ہی کیا کرو۔ جب سے میں نے یہ بات ان سے سنی، اس وقت سے صبح جانے سے پہلے کھانا کھانا ترک نہ کیا، وہ روٹی کا لقمہ ہو جاتا یا دودھ یا پانی پی لیتا۔ ابن جریج نے عطاء سے سوال کیا: سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول کی کیا تاویل کی جائے گی؟ انھوں نے کہا: میرا تو یہی خیال ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہو گا۔ وہ اس وقت تک نہیں نکلتے تھے، جب تک روشنی لمبی نہ ہو جاتی تھی، یعنی دن چڑھ نہ آتا تھا، اور وہ کہتے تھے کہ وہ اس لیے کھانا کھاتے ہیں، تا کہ نماز سے جلدی نہ کرنی پڑے۔''

[2837/1383]...... عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِي رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَإِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

تخريج الحديث حسن: مسند أبويعلى 1347، صحيح ابن خزيمة: 1469، مصنف ابن ابی شيبة: 162/2. (مسند احمد: 11226)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر والے دن نکلنے سے پہلے ناشتہ کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید سے قبل کوئی نفل نماز نہیں پڑھتے تھے، جب (عید کی) نماز پڑھ لیتے تو (گھر لوٹ کر) دورکعت پڑھتے تھے۔''

[2838/1384]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ لَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ يَأْكُلُهُنَّ أَفْرَادًا (وَفِي لَفْظٍ وِتْرًا)

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 953. (مسند احمد: 12268)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر والے دن اس وقت تک نہیں نکلتے تھے، جب تک کھجوریں نہ کھا لیتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم طاق کھجوریں کھاتے تھے۔''

[2839/1385]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ (بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ) قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ لَا يَخْرُجُ حَتّٰى يَطْعَمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ لَا يَطْعَمُ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 1756، سنن الترمذي: 542. (مسند احمد: 22983)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر والے دن نکلنے سے پہلے کچھ کھا لیتے تھے اور قربانی والے دن (عید سے) واپس آ کر کھاتے تھے۔''

بَابُ صَلَاةِ الْعِيْدِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَاتِّخَاذِ سُتْرَةٍ أَمَامَ الْإِمَامِ فِي الْمُصَلّٰى

خطبہ سے قبل اذان واقامت کے بغیر نماز عید کے دورکعت کے ہونے کا اور عیدگاہ میں امام کے سامنے سترہ رکھنے کا بیان

[2843/1386]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيْدِ ثُمَّ خَطَبَ فَرَأٰى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخُرْصَ وَالْخَاتَمَ وَالشَّيْءَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1449، و 1983، مسلم: 884. (مسند احمد: 1902، 1983)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر شہادت دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید میں خطبہ سے پہلے نماز پڑھی ہے، پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال ہوا کہ عورتیں

آپ ﷺ کی آواز نہیں سن سکیں، اس لیے آپ ﷺ ان کے پاس آئے، ان کو وعظ و نصیحت کی اور ان کو صدقہ کرنے کا حکم دیا، پس عورتوں نے اپنی بالیاں، انگوٹھیاں اور دوسری چیزیں (سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کی جھولی میں) ڈالنا شروع کر دیں۔''

[2844/1387]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 887. (مسند احمد: 20847)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دو بار نہیں، (بلکہ کئی بار) عیدین کی نماز پڑھی، وہ اذان و اقامت کے بغیر ہوتی تھی۔''

[2846/1388]...... عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فِي يَوْمِ الْعِيْدِ يَقُوْلُ حِيْنَ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! كُلٌّ سُنَّةُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث حسن: المعجم الكبير : 319. (مسند احمد: 16108)

ترجمة الحديث ''مولائے ابن زبیر وہب بن کیسان کہتے ہیں: میں نے سیّدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو عید والے دن (خطبہ میں) یہ کہتے ہوئے سنا، جبکہ انھوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھ لی تھی،: اے لوگو! یہ سب کچھ اللہ کی سنت اور رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔''

[2848/1389]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيْدَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ صَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ۔

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 1147، سنن ابن ماجه: 1274، مصنف ابن ابی شيبة: 170/2. (مسند احمد: 2004، 2171، 3225)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید میں حاضر ہوا، سب نے اذان و اقامت کے بغیر خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔''

[2850/1390]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا ثُمَّ نَزَلَ فَمَشَى اِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُهُ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي تُوْمَتَهَا وَخَاتَمَهَا اِلَى بِلَالٍ رضی اللہ عنہ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 978، صحيح مسلم: 885. (مسند احمد: 14163، 14329)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اذان و اقامت کے بغیر

ہمیں عیدین کی نماز پڑھائی، پھر ہمیں خطبہ دیا، اس کے بعد نیچے آ گئے اور عورتوں کی طرف چلے گئے، جبکہ آپ ﷺ کے ساتھ صرف سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ تھے، پس آپ ﷺ نے ان کو صدقہ کرنے کا حکم دیا، سو عورتوں نے بالیوں کے دانے اور موتی اور انگوٹھیاں سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کی طرف ڈالنا شروع کر دیں۔''

فَصْلٌ فِیْ اِتِّخَاذِ الْحَرْبَةِ یَوْمَ الْعِیْدَیْنِ بَیْنَ یَدَیِ الْاِمَامِ

عیدین کے دن امام کے سامنے برچھی یا نیزہ گاڑھنے کا بیان

[2851/1391]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا خَرَجَ یَوْمَ الْعِیْدِ یَأْمُرُ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَیُصَلِّی اِلَیْهَا وَالنَّاسُ وَرَائَهُ، وَکَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی السَّفَرِ ثُمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 494، صحیح مسلم: 501. (مسند احمد: 6286)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب عید کے روز عید گاہ کی طرف جاتے تو حکم دیتے کہ برچھی کو آپ ﷺ کے سامنے گاڑھا جائے، پس آپ ﷺ اس کی طرف نماز پڑھتے، جبکہ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے، آپ ﷺ سفر میں اس چیز کا اہتمام کرتے تھے، پھر امراء نے بھی اس سنت کا اہتمام کیا۔''

بَابُ عَدَدِ التَّکْبِیْرَاتِ فِیْ صَلَاةِ الْعِیْدِ وَ مَحَلِّهَا

عید کی نماز میں تکبیرات کی تعداد اوران کے محل کا بیان

[2852/1392]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَبَّرَ فِی عِیْدٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ تَکْبِیْرَةً، سَبْعًا فِی الْأُوْلٰی، وَخَمْسًا فِی الْآخِرَةِ وَلَمْ یُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، قَالَ أَبِی وَأَنَا أَذْهَبُ اِلٰی هٰذَا۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 1278، سنن ابوداود: 1151، 1152، مصنف عبد الرزاق: 5677، شرح مشکل الآثار: 343/4، سنن الدارقطنی: 47/2، سنن البیهقی: / 285. (مسند احمد: 6688)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عید کی نماز میں بارہ تکبیرات کہیں، پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ اور عید سے پہلے اور بعد میں کوئی (نفل) نماز نہیں پڑھتے تھے۔ عبداللہ بن احمد کہتے ہیں: میرے باپ امام احمد نے کہا: اور میرا مسلک بھی یہی ہے (کہ بارہ تکبیرات کہی جائیں)۔''

[2854/1393]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یُکَبِّرُ فِی الْعِیْدَیْنِ سَبْعًا فِی الرَّکْعَةِ

الْأُوْلٰی، وَخَمْسًا فِی الْآخِرَةِ سِوَی تَكْبِيْرَتَيِ الرُّكُوْعِ۔

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن البیھقی: 287/3، شرح معانی الاثار : 344/4. (مسند احمد: 24409)

ترجمۃ الحدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے، یہ رکوع والی تکبیرات کے علاوہ ہوتی تھیں۔''

[2855/1394]...... عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَائِشَةَ وَكَانَ جَلِيْسًا لِأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ دَعَا أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ ابْنَ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى؟ فَقَالَ أَبُو مُوْسَى: كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ، تَكْبِيْرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ وَصَدَّقَهُ حُذَيْفَةُ، فَقَالَ أَبُو عَائِشَةَ فَمَا نَسِيْتُ بَعْدُ قَوْلَهُ تَكْبِيْرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ وَأَبُو عَائِشَةَ حَاضِرٌ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن أبوداود: 1153، مصنف ابن ابی شیبة: 172/2، سنن البیھقی: 289/3. (مسند احمد: 19734)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہم نشین ابو عائشہ کہتے ہیں: سیّدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے سیّدنا ابوموسی اشعری اور سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کو بلایا اور پوچھا: رسول اللہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں میں تکبیرات کیسے کہتے تھے؟ سیّدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ نے کہا: (ہر رکعت میں) چار تکبیرات کہتے تھے، جیسے جنازے کی تکبیریں ہوتی ہیں۔ سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کی تصدیق کی۔ ابو عائشہ کہتے ہیں: میں اس کے بعد ان کی بات ''جیسے جنازے کی تکبیریں ہوتی ہیں'' کو نہیں بھول پایا۔ مکحول کہتے ہیں: ابو عائشہ سیّدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھے۔''

بَابُ مَا يُقْرَءُ بِهٖ فِي الْعِيْدَيْنِ

عیدین میں قراءت کا بیان

[2857/1395]...... عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾

تخریج الحدیث صحیح: سنن الکبری للنسائی: 1774، المعجم الکبیر: 6777، شرح مشکل الآثار: 413/1. (مسند احمد: 20080، 20217)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نمازوں میں

سورۂ اعلی اور سورۂ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔‘‘

[2858/1396]...... عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ رضی اللہ عنہ بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدِ؟ (وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْعِيْدَيْنِ) قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ بِـ ﴿ق﴾ وَ ﴿اِقْتَرَبَتْ﴾۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 891. (مسند احمد: 21896)

ترجمۃ الحدیث ’’عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیّدنا ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید کی نماز میں کون سی قراءت کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: آپ ﷺ سورۂ ق اور سورۂ قمر کی تلاوت کرتے تھے۔‘‘

باب خطبة العيدين وأحكامها ووعظ النساء وحثهن على الصدقة

عیدین کے خطبہ اوراس کے احکامات کا بیان، اورعورتوں کو وعظ کرنے اور ان کوصدقہ کرنے پر ابھارنے کا بیان

[2861/1397]...... عَنْ جَابِرٍ (بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ) قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهِ، ثُمَّ مَضٰى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَحَثَّهُنَّ عَلٰى طَاعَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ.)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ.)) فَجَعَلْنَ يَنْزِعْنَ حُلِيَّهُنَّ وَقَلَائِدَهُنَّ وَقِرَطَتَهُنَّ وَخَوَاتِيْمَهُنَّ يَقْذِفْنَ بِهِ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ بِهِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 958، 961 و مسلم: 885 (مسند احمد: 14163، 14420)

ترجمۃ الحدیث ’’سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں عید کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز میں موجود تھا، آپ ﷺ نے اذان و اقامت کے بغیر خطبہ سے پہلے نماز سے آغاز کیا، تکمیلِ نماز کے بعد آپ ﷺ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوگئے، اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کی اور ان کو اپنی اطاعت کرنے پر رغبت دلائی، پھر آپ ﷺ عورتوں کی طرف چلے گئے، جبکہ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ

تھے۔ پس آپ ﷺ نے ان کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا اور مزید وعظ و نصیحت کی، وہاں بھی آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی تھی، آپ ﷺ نے ان کو اپنی اطاعت پر آمادہ کیا اور پھر فرمایا: ''صدقہ کیا کرو، پس بے شک تم میں سے اکثر خواتین جہنم کا ایندھن ہیں۔ نچلے درجے کی عورتوں میں سے ایک سیاہ رخساروں والی عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس لیے کہ تم شکوہ بہت کرتی ہو، اور خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو۔'' اس کے بعد عورتیں شروع ہوئیں اور صدقہ کرنے کے لیے اپنے زیورات، ہار، بالیاں اور انگوٹھیاں اتار اتار کر سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں پھینکنے لگیں۔''

[2862/1398]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ) أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ.)) فَقَامَتِ امْرَأَةٌ لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ فَقَالَتْ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ.))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: مسند الحمیدی: 92، سنن الکبری للنسائی: 9257، مصنف ابن ابی شیبۃ: 110/3، مستدرك الحاكم: 190/2، مسند ابو داؤد الطیالسی: 384. (مسند احمد: 3569، 4151)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو، اگرچہ اپنے زیورات میں سے ہو، کیونکہ تم میں سے اکثر آگ والیاں ہیں۔'' ایک عورت، جو اشراف عورتوں میں سے نہیں تھی، کھڑی ہوئی اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس لیے کہ تم لعن طعن (اور گالی گلوچ) بہت کرتی ہو اور خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو۔''

[2863/1399]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانَ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ، قَالَ: فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِيْنَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَائَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى أَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا....﴾ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا: ((أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكِ؟)) فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ: نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! لَايَدْرِي حَسَنٌ مَنْ هِيَ، قَالَ: ((فَتَصَدَّقْنَ.)) قَالَ: فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ: هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَاكُنَّ أَبِي وَأُمِّي، فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ، قَالَ ابْنُ بَكْرٍ: اَلْخَوَاتِيْمَ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ) ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَجَمَعَهُ فِي ثَوْبٍ حَتّٰى أَمْضَاهُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 979، صحیح مسلم: 884. (مسند احمد: 3063)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ اور سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر اور سیّدنا عثمان ﷺ کے ساتھ عید الفطر کے دن نماز میں حاضر ہوا ہوں، یہ سب لوگ خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے، اس کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ نبی کریم ﷺ (خطبۂ عید سے فارغ ہوکر) نیچے اترے اور گویا کہ میں اب بھی آپ ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ جب آپ اپنے ہاتھ سے لوگوں کو بٹھا رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ ان کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور عورتوں کے پاس پہنچ گئے، جبکہ آپ ﷺ کے ساتھ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے، آپ ﷺ نے وہاں یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا....﴾ (اے نبی! جب تیرے پاس مومن عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کے لیے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی ......) پوری آیت کی تلاوت کی، جب اس سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''کیا تم اسی (بیعت) پر پابند ہو؟'' ایک عورت نے جواب دیا: جی ہاں، اے اللہ کے نبی، کوئی اور عورت نہیں بولی، حسن راوی نہیں جانتا کہ وہ کون تھی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ کرو۔'' پس سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کپڑا بچھایا اور کہا: لاؤ، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں، سو وہ بڑی انگوٹھیاں اور چھوٹی انگوٹھیاں سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ پھر آپ ﷺ نے سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انھوں نے سب کچھ کپڑے میں اکٹھا کرلیا، پھر وہ چلے گئے۔''

[2864/1400]...... عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِيْنَ فِيْهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً، قَالَ: تُلْقِی الْمَرْأَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِيْنَ قَالَ ابْنُ بَكْرٍ فَتَخَتَهَا۔

تخريج الحديث صحيح البخاری: 958، 961، 978، صحيح مسلم: 885. (مسند احمد: 14163)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن کھڑے ہوئے اور خطبہ سے پہلے نماز سے ابتدا کی، پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا، جب اس سے فارغ ہوئے تو اترے اور عورتوں کے پاس آکر ان کو وعظ و نصیحت کی، جبکہ آپ ﷺ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور وہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں اس میں اپنا صدقہ ڈال رہی تھیں، اور بڑی بڑی انگوٹھیاں اور دوسرے زیورات صدقہ کر رہی تھیں۔''

[2865/1401]...... عَنْ أَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيْدِ فِی الْفِطْرِ "وَفِی رِوَايَةٍ وَالْأَضْحٰى" فَيُصَلِّی بِالنَّاسِ تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَسْتَقْبِلُ النَّاسَ وَهُمْ

جُلُوْسٌ فَیَقُوْلُ: ((تَصَدَّقُوا، تَصَدَّقُوا، تَصَدَّقُوا.)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَكَانَ أَكْثَرَ مَا يَتَصَدَّقُ مِنَ النَّاسِ النِّسَاءُ بِالْقُرْطِ وَالْخَاتَمِ وَالشَّيْءِ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فِي الْبَعْثِ ذَكَرَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ انْصَرَفَ (وَفِي رِوَايَةٍ) وَإِنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَضْرِبَ عَلَى النَّاسِ بَعْثًا ذَكَرَهُ وَإِلَّا انْصَرَفَ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 889، سنن النسائی: 187/3، سنن ابن ماجہ: 1288. (مسند احمد: 11315)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نکلتے، لوگوں کو عید کی دو رکعت نماز پڑھاتے، پھر آگے بڑھتے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے، جبکہ لوگ بیٹھے ہوتے، پھر فرماتے: ''صدقہ کرو، صدقہ کرو، صدقہ کرو۔'' لوگوں میں سب سے زیادہ عورتیں اپنی بالیوں، انگوٹھیوں اور دوسری چیزوں کی صورت میں صدقہ کرتیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی لشکر بھیجنے کی ضرورت ہوتی تو اس کا ذکر کرتے، اور اگر ایسی کوئی صورت نہ ہوتی تو واپس پلٹ جاتے۔''

[2867/1402]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمُصَلَّى يَوْمَ أَضْحٰى فَأَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِ يَوْمِكُمْ هٰذَا الصَّلَاةُ.)) قَالَ: فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ وَأُعْطِيَ قَوْسًا أَوْ عَصًا فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَأَمَرَهُمْ وَنَهَاهُمْ وَقَالَ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ عَجَّلَ ذَبْحًا فَإِنَّمَا هِيَ جَزْرَةٌ أَطْعَمَهُ أَهْلَهُ، إِنَّمَا الذَّبْحُ بَعْدَ الصَّلَاةِ.)) فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ: أَنَا عَجَّلْتُ ذَبْحَ شَاتِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِيُصْنَعَ لَنَا طَعَامٌ نَجْتَمِعُ عَلَيْهِ إِذَا رَجَعْنَا، وَعِنْدِي جَذَعَةٌ مِنْ مَعْزٍ هِيَ أَوْفٰى مِنَ الَّذِي ذَبَحْتُ أَفَتُغْنِي عَنِّي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.)) قَالَ: ثُمَّ قَالَ: ﴿يَا بِلَالُ!﴾ قَالَ: فَمَشٰى وَاتَّبَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى أَتَى النِّسَاءَ فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسْوَانِ! تَصَدَّقْنَ، اَلصَّدَقَةُ خَيْرٌ لَكُنَّ.)) قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ أَكْثَرَ خَدَمَةً مَقْطُوْعَةً وَقِلَادَةً وَقُرْطًا مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

تخریج الحدیث صحیح: أبوداود: 1145. (مسند احمد: 18490)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم عید الاضحیٰ والے دن عیدگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، لوگوں کو سلام کہا اور فرمایا: ''تمہارے اس دن کی پہلی عبادت نماز ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے، دو رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کمان

یا لاٹھی دی گئی، آپ ﷺ نے اس پر ٹیک لگائی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد لوگوں کو بعض امور کا حکم دیا اور بعض سے منع کیا اور پھر فرمایا: ''تم میں سے جس شخص نے جلدی کی اور قربانی (نماز سے پہلے) ذبح کر دی تو وہ تو محض گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کو کھلایا ہے، قربانی نماز عید کے بعد ہوتی ہے۔'' یہ سن کر میرے ماموں سیّدنا ابو بریدہ بن نیار رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی طرف کھڑے ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنی بکری کی قربانی جلدی کر بیٹھا ہوں، میرا مقصد تو یہ تھا کہ اتنے میں کھانا تیار ہو جائے گا اور ہم واپس آ کر اکٹھا کھانا کھائیں گے، اب میرے پاس بکری کا ایک سال کا (کھیرا) بچہ ہے، لیکن یہ میرے ذبح کیے ہوئے جانور سے موٹا ہے، کیا وہ مجھے کفایت کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، لیکن تیرے بعد کسی سے کفایت نہیں کرے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال!'' پس سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ چل پڑے اور رسول ﷺ بھی ان کے پیچھے ہو لیے، یہاں تک کہ عورتوں کے پاس پہنچ گئے اور (ان کو خطبہ دیتے ہوئے) فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو، صدقہ کرنا تمہارے لیے بہتر ہے۔ (پھر عورتوں نے اتنا صدقہ کیا کہ) میں نے اس دن کی بہ نسبت کبھی بھی اتنے پازیب، ہار اور بالیاں نہیں دیکھی تھیں۔''

بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا

عید کی نماز سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنے کا بیان

[2871/1403]...... عَنْ أَبِی بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الترمذی: 538. (مسند احمد: 5212)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید والے دن نکلے اور نماز عید سے پہلے یا بعد میں کوئی نفلی نماز نہ پڑھی، پھر انھوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا۔''

[2873/1404]...... عَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ، وَكَانَ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَإِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

تخریج الحدیث حسن: مسند أبویعلی 1347، صحیح ابن خزیمة: 1469، مصنف ابن ابی شیبة: 162/2. (مسند احمد: 11226)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف نکلنے سے قبل ناشتہ کرتے تھے اور عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے، لیکن جب نماز عید پڑھ لیتے تو (گھر

لوٹ کر) دو رکعت ادا کرتے تھے۔''

بَابُ الضَّرْبِ بِالدُّفِّ وَاللَّعْبِ يَوْمَ الْعِيْدِ

عید کے دن دف بجانے اور کھیلنے کا بیان

[2874/1405]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ الْحَبَشَةَ كَانُوا يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي يَوْمِ عِيْدٍ قَالَتْ: فَاطَّلَعْتُ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ فَطَأْطَأَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْكِبَيْهِ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ حَتّٰى شَبِعْتُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5190، صحیح مسلم: 892، سنن النسائی: 195/3. (مسند احمد: 24296، 25335)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: حبشی لوگ عید کے دن (مسجد میں) رسول اللہ ﷺ کے پاس کھیلا کرتے تھے، ایک دن میں بھی آپ ﷺ کے کندھے کے اوپر سے دیکھنے لگی، آپ ﷺ نے میرے لیے اپنے کندھے جھکا دیئے، پس میں آپ ﷺ کے کندھے کے اوپر سے دیکھتی رہی، حتی کہ میں سیر ہوگئی اور چلی گئی۔''

[2875/1406]...... عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا فَكَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجْهَهُ فَقَالَ: ((دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ! فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيْدٍ.)) وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا أَسْأَمُ فَأَقْعُدُ، فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 949، 950، 987، 988، 3529، 3530، صحیح مسلم: 892. (مسند احمد: 24541)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے، جبکہ دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں، یہ منیٰ والے دن تھے، آپ ﷺ نے کپڑا لپیٹا ہوا تھا، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا، آپ ﷺ نے اپنے چہرے سے چادر کو ہٹایا اور فرمایا: ''ابوبکر! ان کو چھوڑ دو، یہ عید کے دن ہیں۔'' پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی چادر کے ذریعے میرا پردہ کرتے اور میں مسجد میں کھیلنے والے حبشیوں کو دیکھتی رہتی، حتی کہ میں ہی اکتا کر بیٹھ جاتی۔ تم لوگوں کو کم سن اور حریص لڑکی کی قدرت ومنزلت کا اندازہ لگا لینا چاہیے۔''

[2878/1407]...... عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِی حُسَیْنٍ قَالَ: کَانَ یَوْمٌ لِأَھْلِ الْمَدِیْنَةِ یَلْعَبُوْنَ فَدَخَلْتُ عَلَی الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَعَدَ عَلٰی مَوْضِعِ فِرَاشِیْ ھٰذَا وَعِنْدِی جَارِیَتَانِ تَنْدُبَانِ آبَائِیَ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا یَوْمَ بَدْرٍ تَضْرِبَانِ بِالدُّفُوْفِ، وَقَالَ عَفَّانُ مَرَّةً: بِالدُّفِّ فَقَالَتَا فِیْمَا تَقُوْلَانِ: وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا یَکُوْنُ فِیْ غَدٍ۔ فَقَالَ: ((أَمَّا ھٰذَا فَلَا تَقُوْلَاہُ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4001، 5147 (مسند احمد: 27021)

ترجمۃ الحدیث ''ابوحسین کہتے ہیں: مدینے والوں کے لیے ایک دن ہوتا تھا، اس میں وہ کھیلتے تھے، میں سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مجھ پر داخل ہوئے اور میرے اس بستر پر بیٹھ گئے، جبکہ میرے پاس دو بچیاں تھیں، جو دف بجا کر بدر میں شہید ہونے والے ہمارے آباء کے اوصاف بیان کر رہی تھیں۔ اتنے میں وہ یہ بھی کہنے لگیں: اور ہم میں ایک ایسا نبی ہے جو کل کی بات بھی جانتا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات نہ کہو۔''

بَابُ الْحَثِّ عَلَی الذِّکْرِ وَالطَّاعَةِ وَالتَّکْبِیْرِ لِلْعِیْدَیْنِ وَفِیْ أَیَّامِ الْعَشْرِ وَأَیَّامِ التَّشْرِیْقِ

عیدین، دس دنوں اور ایام تشریق میں ذکر کرنے، اطاعت کے کام کرنے اور تکبیرات کہنے پر ابھارنے کا بیان

[2880/1408]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَیَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْھَا أَحَبُّ إِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ھٰذِہِ الْأَیَّامِ یَعْنِی أَیَّامَ الْعَشْرِ،)) قَالَ: قَالُوا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَلَا الْجِھَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ؟ قَالَ: ((وَلَا الْجِھَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہِ وَمَالِہِ، ثُمَّ لَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 969، سنن أبوداود: 2438. (مسند احمد: 1968، 3139)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(ذوالحجہ کے پہلے) دس دنوں سے بڑھ کر کوئی دن ایسے نہیں، جن میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! (دوسرے دنوں میں) اللہ کے راستے میں کیا ہوا جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(جی ہاں) اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں، مگر وہ آدمی جو اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلے، پھر ان میں سے کسی چیز کو بھی لے

کرنہ لوٹے۔‘‘

[2882/1409]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ فِيهِنَّ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ، فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ))

تخریج الحدیث صحیح: شعب الإيمان للبيهقي: 3850، مسند عبد بن حميد: 807، شرح مشكل الآثار: 2971. (مسند احمد: 5446)

ترجمۃ الحدیث ’’سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’کوئی دن نہیں، جو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ عظمت والے ہوں اور جن میں نیک عمل اس کو سب سے زیادہ پسند ہو، بہ نسبت ان دس دنوں کے، پس ان میں بہت زیادہ تہلیل، تکبیر اور تحمید بیان کیا کرو۔‘‘

[2883/1410]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ طُعْمٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ مَرَّةً أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.))

تخریج الحدیث صحيح لغيره: سنن ابن ماجه: 1719. (مسند احمد: 7137)

ترجمۃ الحدیث ’’سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔‘‘

اَبْوَابُ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ
نمازِ کسوف کے ابواب

بَابُ مَشْرُوْعِيَّةِ الصَّلَاةِ لَهَا وَكَيْفَ يُنَادٰى بِهَا
کسوف کے لیے نماز کی مشروعیت اوراس کے لیے بلانے کی کیفیت کا بیان

[2885/1411]...... عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ النَّاسُ: اِنْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوا حَتّٰى تَنْكَشِفَ .))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1060، صحيح مسلم: 915. (مسند احمد: 18178)

ترجمة الحديث ''سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عہد نبوی میں جس دن (آپ ﷺ کے بیٹے) ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے سورج کو گرہن لگ گیا، لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے گرہن لگا ہے۔لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں، یہ کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے، جب تم یہ چیز دیکھو تو دعا کیا کرو اور نماز پڑھا کرو، حتی کہ وہ صاف ہو جائے۔''

[2886/1412]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اِذَا خَسَفَا أَوْ أَحَدُهُمَا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتّٰى يَنْجَلِيَ خُسُوْفُ أَيِّهِمَا خَسَفَ .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 904. (مسند احمد: 14762، 15018)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب سورج اور چاند یا ان میں سے ایک بے نور ہو جائے اورتم اس چیز کو دیکھ لو تو نماز پڑھا کرو، حتی کہ گرہن ختم ہو جائے، وہ جس کو

بھی لگا ہوا ہو۔‘‘

[2887/1413]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1042، 3201، صحیح مسلم: 914. (مسند احمد: 5883)

ترجمة الحديث ’’سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’بے شک سورج اور چاند کسی کی زندگی اور موت کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے، بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانی ہیں، اس لیے جب تم ان دونوں کو (گرہن زدہ) دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔‘‘

[2888/1414]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ) قَالَ: كُنَّا نَرَى الْآيَاتِ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ بَرَكَاتٍ وَأَنْتُمْ تَرَوْنَهَا تَخْوِيْفًا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3579. (مسند احمد: 3762، 4393)

ترجمة الحديث ’’سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں بعض نشانیوں کو برکت کے طور پر دیکھتے تھے اور تم ان کو بطور تخویف یعنی ڈر کے طور پر دیکھتے ہو۔‘‘

[2890/1415]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةَ جَامِعَةً فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ۔ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ وَلَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ أَطْوَلَ مِنْهُ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1051، صحیح مسلم: 910. (مسند احمد: 6631)

ترجمة الحديث ’’سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگ گیا، اس لیے ’’الصلاۃ جامعۃ‘‘ کی آواز دی گئی۔ پس آپ ﷺ نے ایک رکعت میں دو رکوع کئے، پھر کھڑے ہوئے اور پھر ایک رکعت میں دو رکوع کیے، پھر سورج صاف ہوگیا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے کبھی بھی ایسا سجدہ نہیں کیا اور نہ ایسا رکوع کیا جو اس سے زیادہ لمبا ہو۔‘‘

[2891/1416]...... عَنْ أَبِي حَفْصَةَ مَوْلٰى عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَأَمَرَ فَنُوْدِيَ أَنِ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فِي صَلَاتِهِ، قَالَتْ فَأَحْسِبُهُ قَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

حَمِدَہُ)) ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ یَسْجُدْ ثُمَّ رَکَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ رَکَعَ رَکْعَتَیْنِ فِی سَجْدَۃٍ ثُمَّ جَلَسَ وَجُلِّیَ عَنِ الشَّمْسِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1044، 5221، صحیح مسلم: 901، مؤطا امام مالك: 186/1، سنن ابوداؤد: 1191. (مسند احمد: 14045، 24670)

ترجمۃ الحدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: عہد نبوی میں سورج کو گرہن لگا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور حکم دیا، پس ''الصلاۃ جامعۃ'' کی آواز دی گئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نے نماز شروع کر دی اور) لمبا قیام کیا، میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ کی تلاوت کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور طویل رکوع کیا، پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ کہا اور پھر گزشتہ قیام کی طرح قیام کیا اور سجدہ نہ کیا، اس کے بعد دوبارہ رکوع کیا اور پھر سجدہ کیا، پھر (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوئے اور اسی طرح کیا، جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا، یعنی ایک رکعت میں دو رکوع کیے، پر (تشہد کے لیے) بیٹھ گئے اور اتنے میں سورج صاف ہو گیا۔''

بَابُ الْقِرَاءَ ۃِ فِیْ صَلَاۃِ الْکُسُوْفِ وَھَلْ تَکُوْنُ سِرًّا اَوْ جَھْرًا

نمازِ کسوف میں قراءت اور اس کے جہری یا سرّی ہونے کا بیان

[2892/1417]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم الْکُسُوْفَ (وَفِی لَفْظٍ صَلَاۃَ الْخُسُوْفِ) فَلَمْ أَسْمَعْ مِنْہُ فِیْھَا حَرْفًا مِنَ الْقُرْآنِ۔

تخریج الحدیث حسن: مسند أبویعلی: 2745، سنن البیھقی: 335/3. (مسند احمد: 2673)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسوف کی نماز پڑھی، میں نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا ایک حرف بھی نہیں سنا تھا۔''

[2894/1418]...... عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا أَنَّھَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَتَی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمُصَلّٰی فَکَبَّرَ وَکَبَّرَ النَّاسُ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَھَرَ بِالْقِرَاءَ ۃِ وَأَطَالَ الْقِیَامَ، ثُمَّ رَکَعَ فَأَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہُ فَقَالَ: ((سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ)) ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَ ۃَ ثُمَّ رَکَعَ فَأَطَالَ الرُّکُوْعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ فِی الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ، ثُمَّ قَالَ: ((اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ لَا یَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِہِ......))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1046، 1212، صحیح مسلم: 901، سنن ابوداؤد: 1180.

(مسند احمد: 24977)

ترجمة الحدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگ گیا تھا، سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کی جگہ پر تشریف لائے اور اللہ اکبر کہہ کر (نماز شروع کی)، لوگوں نے بھی اللہ اکبر کہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت کی اور جہری قراءت کی اور لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور طویل قراءت کی، پھر رکوع کیا اور طویل رکوع کیا، پھر سر اٹھا اور سجدہ کیا، پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اور (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا: ''بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ کسی کی موت وحیات کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے......''

بَابُ مَنْ رَوٰی اَنَّھَا رَکْعَتَانِ کَالرَّکْعَاتِ الْمُعْتَادَۃِ

اس شخص کا بیان جو یہ روایت کرتا ہے کہ اس نماز کی دو رکعتیں (دوسری نمازوں کی) عام رکعات کی طرح ہوں گی

[2896/1419]...... عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَہُ فَأَطَالَ الْقِیَامَ حَتّٰی ظَنَنَّا أَنَّہُ لَیْسَ بِرَاکِعٍ ثُمَّ رَکَعَ فَلَمْ یَکَدْ یَرْفَعُ رَأْسَہُ، ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ یَکَدْ یَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ یَکَدْ یَرْفَعُ رَأْسَہُ، ثُمَّ جَلَسَ فَلَمْ یَکَدْ یَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ یَکَدْ یَرْفَعُ رَأْسَہُ، ثُمَّ فَعَلَ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ کَمَا فَعَلَ فِی الْأُوْلٰی وَجَعَلَ یَنْفُخُ فِی الْأَرْضِ وَیَبْکِی وَھُوَ سَاجِدٌ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ، وَجَعَلَ یَقُوْلُ: ((رَبِّ لِمَ تُعَذِّبُھُمْ وَأَنَا فِیْھِمْ، رَبِّ لِمَ تُعَذِّبُنَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُکَ)) فَرَفَعَ رَأْسَہُ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ وَقَضٰی صَلَاتَہُ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَأَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ: ((أَیُّھَا النَّاسُ! اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، فَإِذَا کَسَفَ أَحَدُھُمَا فَافْزَعُوا اِلَی الْمَسَاجِدِ، فَوَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّۃُ حَتّٰی لَوْ أَشَاءُ لَتَعَاطَیْتُ بَعْضَ أَغْصَانِھَا وَعُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ حَتّٰی اِنِّی لَأُطْفِئُھَا خَشْیَۃَ أَنْ تَغْشَاکُمْ، وَرَأَیْتُ فِیْھَا امْرَأَۃً مِنْ حِمْیَرَ سَوْدَاءَ طُوَالَۃً تُعَذَّبُ بِھِرَّۃٍ لَھَا تَرْبِطُھَا فَلَمْ تُطْعِمْھَا وَلَمْ تَسْقِھَا وَلَا تَدَعُھَا تَأْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ کُلَّمَا أَقْبَلَتْ نَھَشَتْھَا، وَکُلَّمَا أَدْبَرَتْ نَھَشَتْھَا وَرَأَیْتُ فِیْھَا أَخَابَنِی دَعْدَعٍ وَرَأَیْتُ صَاحِبَ الْمِحْجَنِ مُتَّکِئًا فِی النَّارِ عَلٰی مِحْجَنِہِ کَانَ یَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِہِ،

فَإِذَا عَلِمُوا بِهِ قَالَ لَسْتُ أَنَا أَسْرِقُكُمْ، إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي .))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 1051، صحيح مسلم: 910، سنن ابوداؤد: 1194. (مسند احمد: 6483، 6631)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے، ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا لمبا قیام کیا کہ ہمیں یہ گمان ہونے لگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع ہی نہیں کرنا، بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور قریب نہیں تھا کہ رکوع سے سر اٹھائیں، پھر سر اٹھایا اور سجدے میں گر گئے، قریب نہیں تھا کہ اس سے بھی سر اٹھاتے، بالآخر سر اٹھایا اور (جلسہ میں) بیٹھ گئے (اور اتنی دیر کے لیے بیٹھے رہے کہ) قریب نہیں تھا کہ دوسرا سجدہ کریں گے، پھر سجدہ کیا اور قریب نہیں تھا کہ سجدہ سے سر اٹھائیں گے، پھر دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح ادا کی، جب دوسری رکعت کا سجدہ کر رہے تھے تو زمین میں پھونکنا اور رونا شروع کر دیا اور یہ کہنا شروع کر دیا: ''اے رب! تو ان کو عذاب کیوں دے رہا ہے، حالانکہ میں ان میں موجود ہوں، اے رب! تو ہمیں عذاب کیوں دیتا ہے، حالانکہ ہم تجھ سے بخشش طلب کر رہے ہیں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور سورج صاف ہو چکا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کرنے کے بعد اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: ''اے لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، پس جب تم ان میں سے کسی کو بے نور ہوتا دیکھو تو ڈر کر مساجد کی طرف پناہ لو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تحقیق میرے اوپر جنت پیش کی گئی (اور اتنی قریب کی گئی کہ) اگر میں چاہتا تو اس کی ٹہنی کو پکڑ لیتا اور مجھ پر آگ کو بھی پیش کیا گیا (اور اتنا قریب کیا گیا کہ) اس ڈر سے میں اس کو بجھا رہا تھا کہ وہ کہیں تم کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔ میں نے اس میں حمیر قبیلے کی ایک سیاہ رنگ کی طویل عورت دیکھی، اس کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا، اس نے اس کو باندھ دیا تھا، نہ اس کو خود کھلاتی پلاتی تھی اور نہ اس کو چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے حشرات وغیرہ کھا سکے، (عذاب کی کیفیت یہ تھی کہ) وہ جب آگے کی طرف آتی تو وہ بلی اس کو (سامنے سے) نوچتی اور جب وہ واپس جاتی تو وہ اس کو (پیچھے سے) نوچتی، میں نے آگ میں بنو دعدع کے ایک فرد کو بھی دیکھا اور اس میں لاٹھی والے کو بھی دیکھا، وہ آگ میں اپنی لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا، (اس کا جرم یہ تھا کہ) وہ اپنی لاٹھی کے ساتھ حاجیوں کی چوری کیا کرتا تھا، پس جب لوگوں کو اس کا پتہ لگ جاتا تو وہ کہتا: میں چوری تو نہیں کر رہا، ویسے یہ چیز لاٹھی کے ساتھ لٹک گئی ہے۔''

بَابُ مَنْ رَوٰی اَنَّهَا رَكْعَتَانِ فِيْ كُلِّ رُكْعَةٍ رَكُوْعَانِ وَكَوْنِهَا فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً وَبَيَانِ مَرَاتِبِ الْأَرْكَانِ طُوْلًا وَقِصَرًا

اس شخص کا بیان جس نے روایت کیا ہے کہ نمازِ کسوف دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں دو رکوع ہیں نیز اس نماز کو مسجد میں باجماعت ادا کرنے اور مطوّل ومختصر ہونے کی صورت میں اس کے ارکان کا بیان

[2904/1420]...... عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ تْنِي يَهُوْدِيَّةٌ تَسْأَلُنِيْ، فَقَالَتْ: أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنُعَذَّبُ فِي الْقُبُوْرِ؟ قَالَ: ((عَائِذٌ بِاللّٰهِ.)) فَرَكِبَ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْتُ فَكُنْتُ بَيْنَ الْحُجَرِ مَعَ النِّسْوَةِ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَرْكَبِهِ فَأَتَى مُصَلَّاهُ فَصَلَّى النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ أَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ أَيْسَرَ مِنْ رُكُوْعِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ أَيْسَرَ مِنْ سُجُوْدِهِ الْأَوَّلِ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ فَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ۔ فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ.)) قَالَتْ: فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1049، 1050، 1055، 1056، صحیح مسلم: 907. (مسند احمد: 24268)

ترجمة الحدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک یہودی عورت کوئی سوال کرنے کے لیے میرے پاس آئی، اس نے مجھ سے کہا: اللہ تجھے عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔'' پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور اتنے میں سورج کو گرہن لگ گیا، پس میں نکلی اور ابھی تک عورتوں کے ساتھ حجروں کے درمیان ہی تھی کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری سے اتر کر آ گئے اور نماز کی جگہ پر تشریف لے آئے اور (نماز شروع کر دی)، لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ ﷺ نے لمبا قیام کیا، پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور (قومہ میں) لمبی دیر کے لیے کھڑے رہے، پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور طویل سجدہ کیا، (پھر آپ ﷺ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے)

اور پہلی رکعت سے مختصر قیام کیا، پھر رکوع کیا، جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر قیام کیا تو پہلے قیام سے کم تھا، پھر رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ کیا جو پہلے سجدے سے مختصر تھا۔ اس طرح (دو رکعت نماز میں) چار رکوع اور چار سجدے تھے، اتنے میں سورج صاف ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم دجال کے فتنے کی طرح قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔'' اس کے بعد میں سنتی تھی کہ آپ ﷺ عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے۔''

[2905/1421]...... عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ وَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا، ثُمَّ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ.)) فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ، فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُوْلٰى، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ أَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.)) ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوا لِلصَّلَاةِ.)) وَكَانَ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ مَا حَدَّثَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: فَإِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِيْنَةِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ أَجَلْ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1046، صحيح مسلم: 902. (مسند احمد: 24571)

ترجمة الحديث ''امام زہری، عروہ بن زبیر سے بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں کہ عہدِ نبوی میں سورج کو گرہن لگ گیا، رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف نکلے، آپ ﷺ کھڑے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر (نماز شروع کر دی)، لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنالیں پھر آپ نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا، آپ ﷺ نے لمبی قراءت کی، پھر اللہ اکبر کہا اور لمبا رکوع کیا، پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ کہہ کر کھڑے ہوئے اور پھر قیام شروع کر دیا اور سجدہ نہ کیا، پھر آپ ﷺ نے لمبی قراءت کی، البتہ وہ پہلی قراءت سے کم تھی، پھر آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور لمبا رکوع کیا جو کہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر آپ ﷺ نے ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ'' کہا اور پھر سجدہ کیا، دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ (ان دو رکعتوں میں) آپ ﷺ نے چار رکوع اور چار سجدے کیے،

اُدھر سلام پھیرنے سے قبل سورج صاف ہوگیا تھا، (نماز سے فارغ ہوکر) آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ان الفاظ کے حمد وثنا بیان کی جن کا وہ اہل ہے اور پھر فرمایا: ''بے شک یہ (سورج اور چاند) اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے، پس جب تم ان کو اس طرح دیکھو تو ڈر کر نماز کی طرف پناہ لو۔''

[2911/1422]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ جَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ جَعَلَ يَتَأَخَّرُ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا أَخَذْتُهُ أَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِي عَنْهُ شَكَّ هِشَامٌ (أَحَدُ الرُّوَاةِ) وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ أَتَأَخَّرُ رَهْبَةَ أَنْ تَغْشَاكُمْ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً حِمْيَرِيَّةً سَوْدَاءَ طَوِيْلَةً تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، وَرَأَيْتُ أَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يُرِيْكُمُوْهَا، فَإِذَا خَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 904. (مسند احمد: 15018)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سخت گرمی والے دن سورج بے نور ہوگیا، پس رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی اور آپ ﷺ نے اتنا لمبا قیام کیا کہ لوگ گرنے لگے، پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا، پھر اپنا سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا، اس کے بعد طویل رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور لمبی دیر تک کھڑے رہے، پھر دو سجدے کیے اور کھڑے ہو گئے اور (دوسری رکعت بھی) اسی طریقے سے ادا کی، اس نماز میں آپ ﷺ آگے کو بڑھتے تھے اور پھر پیچھے ہٹ آتے تھے، یہ چار رکوع اور چار سجدوں والی (دو رکعت) نماز تھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر ہر وہ چیز پیش کی گئی ہے، جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ مجھ پر جنت پیش کی گئی اور (اتنی قریب کی گئی کہ) اگر میں اس سے خوشہ پکڑنا چاہتا تو پکڑ لیتا۔ یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا: میں نے اس سے ایک خوشہ پکڑنا چاہا، لیکن میرے ہاتھ کو روک دیا گیا۔ مجھ پر آگ بھی پیش کی گئی اور میں اس ڈر سے پیچھے ہونے لگ گیا کہ کہیں ایسا نہ کہ وہ تم کو ڈھانپ لے، پھر میں نے اس میں حمیر اس نے قبیلے کی ایک سیاہ رنگ کی لمبی عورت

دیکھی، اس کو اُس بلی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا، جس کو اس نے باندھ دیا تھا، نہ اسے خود کھلایا اور نہ پلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔ میں نے ابوثمامہ عمرو بن مالک کو بھی دیکھا وہ آگ میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا تھا۔ یہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے، پس جب یہ بے نور ہو جائے تو تم نماز پڑھا کرو، حتیٰ کہ وہ صاف ہو جائے۔''

بَابُ مَنْ رَوٰی اَنَّهَا رَكْعَتَانِ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رُكُوْعَاتٍ

اس شخص کا بیان جو یہ روایت کرتا ہے کہ یہ دو رکعت نماز ہے اور ہر رکعت میں تین رکوع ہیں

[2912/1423]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِی مَاتَ فِيْهِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّمَا كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ، فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ فِی أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْأُوْلٰی، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوٌ مِمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَانْحَدَرَ لِلسُّجُوْدِ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ لَيْسَ فِيْهَا رَكْعَةٌ اِلَّا الَّتِی قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِی بَعْدَهَا، اِلَّا أَنَّ رُكُوْعَهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ تَأَخَّرَ فِی صَلَاتِهِ وَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوْفُ مَعَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَامَ فِی مَقَامِهِ وَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوْفُ فَقَضَی الصَّلَاةَ وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتّٰی تَنْجَلِیَ، اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَیْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِی صَلَاتِی هٰذِهِ، وَلَقَدْ جِیْءَ بِالنَّارِ فَذَالِكَ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِی تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيْبَنِی مِنْ لَفْحِهَا حَتّٰی قُلْتُ: أَیْ رَبِّ! وَأَنَا فِيْهِمْ، وَرَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِی النَّارِ، كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ فَإِنْ فُطِنَ بِهِ قَالَ: اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِی، وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ، وَحَتّٰی رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِیْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ جُوْعًا، وَجِیْءَ بِالْجَنَّةِ فَذَالِكَ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِی تَقَدَّمْتُ حَتّٰی قُمْتُ فِی مَقَامِی فَمَدَدْتُ يَدِی وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ، ثُمَّ بَدَا لِی أَنْ لَا أَفْعَلَ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 904. (مسند احمد: 14417)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عہدِ نبوی میں جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، اس دن سورج کو گرہن لگ گیا، لوگوں نے کہا: بے شک ابرہیم کی موت کی وجہ سے سورج بے نور ہو گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، چار سجدوں (یعنی دو رکعتوں) میں چھ رکوع کیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا اور لمبی قراءت کی، پھر اسی قیام کے بقدر طویل رکوع کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور قراءت کی، جو کہ پہلی قراءت سے کم تھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا لمبا رکوع کیا جتنی دیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور پھر قراءت شروع کر دی، یہ دوسرے (نمبر والی) قراءت سے کم تھی، پھر رکوع کیا، جو کہ اس سے پہلے والے قیام کے بقدر تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور سجدے کے لیے جھک گئے اور دو سجدے کیے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور (پہلے کی طرح) سجدہ کرنے سے پہلے تین رکوع کیے، اس میں سے ہر رکوع بعد والے رکوع کی بہ نسبت لمبا تھا، البتہ ہر رکوع اپنے سے پہلے والے قیام کے برابر ہوتا تھا۔ (یوں بھی ہوا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کے دوران پیچھے ہٹے اور صفیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیچھے ہٹیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور صفیں بھی آگے بڑھ گئیں، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی اور اُدھر سورج صاف ہو چکا تھا۔ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ کسی انسان کی موت کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتیں، جب تم اس طرح کا معاملہ دیکھو تو سورج کے صاف ہونے تک نماز پڑھا کرو، میں نے اس نماز میں ہر وہ چیز دیکھی ہے، جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، میرے پاس آگ لائی گئی، یہ اس وقت ہوا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہٹا تھا، میں ڈرنے لگ گیا تھا کہ کہیں اس کی گرمی مجھ تک پہنچ نہ جائے، میں نے اس وقت کہا: اے رب! (ابھی تک تو) میں ان میں موجود ہوں۔ میں نے لاٹھی والے کو دیکھا، وہ آگ میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا تھا، وہ اپنی لاٹھی سے حاجیوں کی چوری کرتا تھا، اگر اس کی چوری کا پتہ چل جاتا تو وہ کہتا یہ چیز تو میری لاٹھی کے ساتھ ویسے لٹک گئی ہے، اور اگر پتہ نہ چلتا تو وہ اس کو لے جاتا، مجھے وہاں بلی والی عورت بھی نظر آئی، اس نے بلی کو باندھ دیا تھا، نہ تو اس نے خود اسے کھلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے وغیرہ کھا لیتی، حتیٰ کہ وہ بھوک کی وجہ سے مرگئی۔ میرے پاس جنت بھی لائی گئی، اس وقت تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے کو بڑھا، حتیٰ کہ اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا، پھر میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا کیونکہ میں چاہتا تھا کہ اس کے پھل کو پکڑلوں تاکہ تم اس کو دیکھ سکو، پھر میرے لیے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں ایسے نہ کروں۔''

[2913/1424]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ فِي صَلَاةِ الْآيَاتِ فَيَرْكَعُ

ثَـلاثَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ یَسْجُدُ، ثُمَّ یَرْکَعُ ثَـلاثَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ یَسْجُدُ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 901. (مسند احمد: 24472)

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نشانیوں والی نماز میں کھڑے ہوئے اور تین رکوع کرنے کے بعد سجدہ کیا، پھر (دوسری رکعت) میں تین رکوع کیے اور پھر سجدہ کیا۔''

باب ما جاء فی طول صلاۃ الکسوف وحضور النساء جماعتها بالمسجد

نمازِ کسوف کی طوالت اور اس نماز کے لیے عورتوں کی مسجد میں جماعت کے لیے حاضری کا بیان

[2918/1425]...... عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِی بَکْرٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّهَا قَالَتْ: فَزِعَ یَوْمَ کَسَفَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخَذَ دِرْعًا حَتّٰی أُدْرِكَ بِرِدَائِهِ، فَقَامَ بِالنَّاسِ قِیَامًا طَوِیْلًا، یَقُوْمُ ثُمَّ یَرْکَعُ، فَلَوْ جَاءَ إِنْسَانٌ بَعْدَ مَا رَکَعَ النَّبِیُّ ﷺ لَمْ یَعْلَمْ أَنَّهُ رَکَعَ، مَا حَدَّثَ نَفْسَهُ أَنَّهُ رَکَعَ مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ۔ قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَی الْمَرْأَةِ الَّتِی هِیَ أَکْبَرُ مِنِّیْ، وَإِلَی الْمَرْأَةِ الَّتِی هِیَ أَسْقَمُ مِنِّی قَائِمَةً وَأَنَا أَحَقُّ أَنْ أَصْبِرَ عَلٰی طُوْلِ الْقِیَامِ مِنْهَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 86، 1235، 1373، مسلم: 905، 906. (مسند احمد: 26925، 26954)

ترجمۃ الحدیث ''سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جس دن سورج کو گرہن لگا، اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا گئے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جلدی میں کسی بیوی کی) قمیص پکڑ لی (اور مسجد کی طرف نکل پڑے، پیچھے سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی چادر پہنچا دی گئی، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو لمبا قیام کروایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کرتے، پھر رکوع کرتے، اگر کوئی انسان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رکوع کرنے کے بعد آ جاتا تو وہ یہ نہ جان سکتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کر لیا ہے، لمبے قیام کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو اس بات کا قائل نہ کر سکتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کر لیا ہے۔ سیدہ اسماء کہتی ہیں: پس میں اس عورت کی طرف دیکھتی جو مجھ سے بڑی تھی، پھر اس عورت کی طرف دیکھتی جو مجھ سے کمزور تھی، پھر میں اپنے آپ سے کہتی کہ میں زیادہ حقدار ہوں کہ لمبے قیام پر صبر کروں۔''

باب فی الخطبة بعد صلاۃ کسوف الشمس

سورج گرہن کی نماز کے بعد خطبے کا بیان

[2919/1426]...... عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِی بَکْرٍ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ

اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ يُصَلُّوْنَ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: آيَةٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَطَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقِيَامَ جِدًّا حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ، فَأَخَذْتُ قِرْبَةً إِلٰى جَنْبِيْ، فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلٰى رَأْسِي الْمَاءَ، فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ، مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ إِنَّهُ قَدْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا أَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ "لَا أَدْرِيْ أَيَّ ذٰلِكَ، قَالَتْ أَسْمَاءُ" يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ لَا أَدْرِيْ أَيَّ ذٰلِكَ، قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ، هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنْ كُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهِ فَنَمْ صَالِحًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِيْ أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ مَا أَدْرِيْ، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُ))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 86، 1235، 1373، صحيح مسلم: 905. (مسند احمد: 26925)

ترجمۃ الحدیث ''سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگ گیا، پس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر داخل ہوئی (وہ بھی اسی نماز میں شریک تھیں)، میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، وہ نماز پڑھ رہے ہیں؟ انھوں نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا، میں نے کہا: یہ کوئی (عذاب کی) نشانی ہے؟ انہوں نے (اشارے سے) کہا: ہاں، پس رسول اللہ ﷺ نے بہت لمبا قیام کیا، حتیٰ کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی، اس لیے میں نے اپنے پہلو میں پڑا ہوا ایک مشکیزہ پکڑ لیا اور اپنے سر پر پانی بہانے لگی، جب رسول اللہ ﷺ (نماز سے) فارغ ہوئے تو خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی، پھر فرمایا: ''حمد وثناء کے بعد! کوئی چیز نہیں، جو میں نے پہلے نہیں دیکھی تھی، مگر وہ اس مقام میں دیکھ لی ہے، میں نے جنت اور آگ کو بھی دیکھا ہے۔ بے شک میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تم کو عنقریب قبروں میں مسیح دجال کے فتنے کی طرح آزمایا جائے گا، تم میں سے ایک کے پاس (قبر میں) آیا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا: تو اس آدمی (محمد ﷺ) کے بارے میں کیا جانتا ہے؟ پس ایمان یا یقین رکھنے والا کہے گا: وہ محمد ﷺ ہیں، وہ اللہ کے رسول ہیں، ہمارے پاس روشن دلائل اور ہدایت لے کر آئے تھے، پس ہم نے قبول کر لیا اور آپ ﷺ کی پیروی کی، تین مرتبہ یہ بات کہے گا۔ پس اس کو کہا جائے گا: تحقیق ہم جانتے تھے کہ بے شک تو ان کے ساتھ ایمان رکھتا ہے، پس تو اچھی حالت میں سو جا۔ رہا مسئلہ نفاق یا شک والے آدمی کا تو وہ کہے گا: میں نہیں جانتا، میں نے لوگوں سے کچھ کہتے ہوئے سنا تھا، بس میں نے بھی وہ کہہ دیا تھا، (لیکن اب تو میں کچھ نہیں جانتا)۔''

فصل منه فى وعظ الناس وحثهم على الصدقة والذكر والدعاء والتكبير

فصل: اس موقع پر لوگوں کو وعظ کرنے، ان کو صدقہ، ذکر، دعا اور تکبیر کہنے پر ترغیب دلانے کا بیان

[2922/1427]...... عَنْ أَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: وَلَقَدْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْعَتَاقَةِ فِی صَلَاةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1054، 2519، 2520. (مسند احمد: 26924)

ترجمة الحديث ''سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے یہ بھی مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سورج گرہن کی نماز میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔''

أَبْوَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کے ابواب

بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ وَالْخُطْبَةِ لَهَا وَالْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا

نمازِ استسقاء کی کیفیت، اس کے لیے خطبے اور اس میں جہری قراءت کا بیان

[2926/1428]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يَسْتَسْقِي وَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَهُ، ثُمَّ قَلَّبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ۔

تخريج الحديث: صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجه: 1268. (مسند احمد: 8327)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ ایک دن بارش مانگنے کے لیے نکلے اور اذان واقامت کے بغیر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، پھر آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ سے دعا کی، اپنا چہرہ قبلہ کی طرف متوجہ کیا، اس حال میں کہ آپ ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، پھر اپنی چادر کو الٹا کیا اور دائیں (طرف والے حصے کو) بائیں پر اور بائیں کو دائیں پر کیا۔''

[2930/1429]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَرَسِّلًا فَصَلَّى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيْدِ لَمْ يَخْطُبْ كَخُطْبَتِكُمْ هٰذِهِ.

تخريج الحديث: حسن: سنن ابوداؤد: 1165، سنن الترمذی: 558، سنن النسائی: 156/3، سنن ابن ماجه: 1266. (مسند احمد: 2039)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ڈرتے ہوئے، گڑگڑاتے ہوئے، عاجزی کرتے ہوئے، پرانے سے کپڑے پہنے ہوئے اور ٹھہر ٹھہر کر چلتے ہوئے نکلے۔ پس آپ ﷺ نے عید کی طرح لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور آپ ﷺ نے تمہارے اس خطبہ کی طرح خطبہ نہیں دیا۔''

باب الاستسقاء بالدعاء فی خطبة الجمعة ومن استسقٰی بغیر صلاة

جمعہ کے خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنے اور نماز کے بغیر یہ دعا کرنے کا بیان

[2931/1430]...... عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ؟ فَقَالَ: قِيلَ لَهُ يَوْمَ جُمُعَةٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَحِطَ الْمَطَرُ، وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ، وَهَلَكَ الْمَالُ، قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ فَاسْتَسْقٰى، وَلَقَدْ رَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً، فَمَا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ حَتّٰى إِنَّ قَرِيبَ الدَّارِ الشَّابَّ لَيُهِمُّهُ الرُّجُوعُ إِلٰى أَهْلِهِ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَاحْتَبَسَتِ الرُّكْبَانُ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ آدَمَ، وَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا.)) فَتَكَشَّطَتْ (وَفِي لَفْظٍ فَتَكَشَّفَتْ) عَنِ الْمَدِيْنَةِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 932، 1013، 1014، 1016، 1019، 3582، صحیح مسلم: 897. (مسند احمد: 12019، 13016)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ (دعا کے لیے) اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے؟ انھوں نے کہا: کسی نے جمعہ کے دن آپ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! بارش کا قحط پڑ گیا ہے، زمین خشک ہوگئی ہے اور مال مویشی ہلاک ہو رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے، حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی، پھر آپ ﷺ نے بارش کے لیے دعا مانگی۔ جب آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے تھے تو آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آرہا تھا، لیکن ابھی تک ہم نے نماز پوری نہیں کی تھی کہ (اتنی زیادہ بارش ہوئی کہ) قریب گھر والے نوجوان کے لیے بھی اپنے گھر کو لوٹنا مشکل ہوگیا۔ جب اس کے بعد والا جمعہ آیا تو لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! گھر گرنے لگ گئے ہیں اور قافلے رک گئے ہیں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ آدم کے بیٹے کے جلدی اُکتا جانے پر مسکرانے لگے اور کہا: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا۔ یعنی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، نہ کہ ہمارے اوپر۔ پس مدینہ منورہ سے بادل ہٹ گئے۔''

بَابُ تَحْوِيْلِ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ أَرْدِيَتَهُمْ فِي الدُّعَاءِ وَصِفَتِهِ وَوَقْتِهِ

امام اور لوگوں کا دعا کے دوران اپنی اپنی چادریں تبدیل کرنے اور ان کی کیفیت اور وقت کا بیان

[2936/1431]...... حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

حَـزْمٍ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، قَالَ سُفْيَانُ: قَلْبُ الرِّدَاءِ جَعْلُ الْيَمِيْنِ الشِّمَالَ، وَالشِّمَالِ الْيَمِيْنَ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 186، 192، 199، 1012، 1026، 1027، صحیح مسلم: 894. (مسند احمد: 16432، 16451)

ترجمة الحديث ''ان کا چچا (سیّدنا عبداللہ بن زید مازنی) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید گاہ کی طرف نکلے، قبلہ رخ ہوئے، اپنی چادر کو پلٹا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ سفیان کہتے ہیں: چادر کو پلٹنا یہ ہے دائیں کنارے کو بائیں طرف اور بائیں کنارے کو دائیں طرف کیا جائے۔''

[2938/1432]...... عَـنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَسْقٰى وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ أَنْ يَـأْخُـذَ بِـأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ فَقَلَبَهَا عَلَيْهِ، اَلْأَيْمَنُ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرُ عَلَى الْأَيْمَنِ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1163، سنن النسائی: 3/156. (مسند احمد: 16462)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لیے دعا، جبکہ آپ ﷺ پر سیاہ رنگ کی چادر تھی، آپ ﷺ نے چاہا کہ اس کے نچلے حصے کو پکڑ کر اس کو اوپر کر دیں، لیکن جب یہ کام مشکل ہو گیا تو آپ ﷺ نے (اس کے اوپر والے حصے کو ہی) پلٹ دیا، یعنی دایاں بائیں پر اور بایاں دائیں پر۔''

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَذِكْرِ أَدْعِيَةٍ مَأْثُوْرَةٍ

استسقاء کی دعا کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھانے اور منقول دعاؤں کا بیان

[2939/1433]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَسْقٰى فَأَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ اِلَى السَّمَاءِ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 896. (مسند احمد: 12554)

ترجمة الحديث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بارش کے لیے دعا کی اور آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلیوں کی پشتوں کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔''

[2941/1434]...... عَـنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَحْجَارِ الـزَّيْـتِ قَـرِيْبًـا مِنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُوا يَسْتَسْقِي رَافِعًا كَفَّيْهِ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ مُقْبِلٌ بِبَاطِنِ

كَفَّيْهِ اِلٰى وَجْهِهِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 557، سنن النسائی: 3/158. (مسند احمد: 21943، 21944)

ترجمة الحدیث ''آبی اللحم کے غلام سیّدنا عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو زوراء مقام کے قریب احجاز الزیت کے پاس بارش کے لیے دعا کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ کھڑے ہو کر دعا کر رہے تھے، اپنے ہتھیلیاں بلند کر رکھی تھیں، البتہ وہ آپ ﷺ کے سر سے تجاوز نہیں کر رہی تھیں، آپ ﷺ نے اپنے ہتھیلیوں کے باطنی حصے کو اپنے چہرے کی طرف متوجہ کر رکھا تھا۔''

بَابُ اعْتِقَادِ اَنَّ الْمَطَرَ بِيَدِ اللّٰهِ وَمِنْ خَلْقِهِ وَاِبْدَاعِهِ وَكُفْرِ مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا

اس عقیدے کا بیان کہ بارش اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اس کی مخلوق ہے اور اسی کی ایجاد کردہ ہے اور اس آدمی کے کفر کا بیان جو یہ کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے

[2943/1435]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، قَالَ: ((هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ كَافِرٌبِي، فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَالِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 846، 1038، صحیح مسلم: 71. (مسند احمد: 17061)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، یہ رات کو بارش ہونے کے بعد کا موقع تھا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟'' صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میرے بعض بندوں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ وہ میرے ساتھ ایمان رکھنے والے اور ستاروں کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں اور بعض ستاروں پر ایمان رکھنے والے اور میرے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔ (اس کی تفصیل یہ ہے کہ) جس نے کہا: ہم پر اللہ کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی ہے، وہ میرے ساتھ ایمان رکھنے والا اور ستاروں کے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور جس نے یہ کہا: ہم پر فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش برسی ہے، تو وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے۔''

بَابُ مَا يَقُوْلُ وَمَا يَصْنَعُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ

جب آدمی بارش کو دیکھے تو کیا کرے اور کیا کہے، اس کا بیان

[2944/1436]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مُطِرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَخَرَجَ فَحَسَرَ ثَوْبَهُ حَتّٰى أَصَابَهُ الْمَطَرُ، قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لِأَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 898. (مسند احمد: 12365)

ترجمة الحديث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم پر بارش کا نزول ہوا، آپ ﷺ نکلے، (اپنے جسم کے بعض حصے سے) کپڑا ہٹایا، یہاں تک اسے بارش کا پانی پہنچا، آپ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسے کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئی نئی آئی ہے۔''

[2946/1437]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1032. (مسند احمد: 24877)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: بے شک رسول اللہ ﷺ جب بارش کو دیکھتے تو فرماتے: ''اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا۔'' (اے اللہ! اس کو نفع مند بارش بنا دے)۔''

أَبْوَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَهِيَ أَنْوَاعٌ
نماز خوف اور اس کی کئی صورتیں ہیں

بَابُ سَبَبِ مَشْرُوْعِيَّتِهَا وَحُكْمِهَا وَمَتٰى كَانَتْ وَذِكْرِ النَّوْعِ الْأَوَّلِ مِنْ أَنْوَاعِهَا
نمازِ خوف کی مشروعیت کا سبب، اس کا حکم اور یہ کب ادا کی جائے گی نماز خوف کی اقسام میں سے پہلی قسم کا بیان

[2947/1438]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ عَلَى الْمُقِيْمِ أَرْبَعًا وَعَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَى الْخَائِفِ رَكْعَةً۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 687. (مسند احمد: 2124)

ترجمة الحدیث ''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی زبان پر مقیم آدمی پر چار، مسافر پر دو اور خوف والے پر ایک رکعت فرض کی ہے۔''

[2948/1439]...... عَنْ أَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعُسْفَانَ فَاسْتَقْبَلَنَا الْمُشْرِكُوْنَ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَهُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ فَقَالُوْا: قَدْ كَانُوْا عَلٰى حَالٍ لَوْ أَصَبْنَا غِرَّتَهُمْ، قَالُوْا: تَأْتِيْ عَلَيْهِمُ الْآنَ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَبْنَائِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ قَالَ: فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ الْآيَاتِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ﴿وَإِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ ......﴾ قَالَ: فَحَضَرَتْ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخَذُوْا السِّلَاحَ، قَالَ: فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيْعًا، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعْنَا جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوْ وَقَامُوْا جَلَسَ الْآخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا فِيْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ،

وَالآخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ، فَلَمَّا جَلَسَ جَلَسَ الآخَرُوْنَ فَسَجَدُوْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ انْصَرَفَ، قَالَ: فَصَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ، مَرَّةً بِعُسْفَانَ، وَمَرَّةً بِأَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ.

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 1236، سنن النسائی: 3/177. (مسند احمد: 16580)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عسفان کے مقام پر تھے، مشرکین ہمارے مدمقابل آ گئے، ان کی قیادت خالد بن ولید کر رہے تھے، وہ لوگ ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، وہ لوگ آپس میں کہنے لگے: یہ مسلمان نماز میں مشغول تھے، کاش کہ ہم ان کی غفلت سے فائدہ اٹھا لیتے۔ پھر انھوں نے کہا: ابھی کچھ دیر بعد ان کی ایک اور نماز کا وقت ہونے والا ہے، وہ ان کو اپنی جانوں اور اولادوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اسی وقت ظہر اور عصر کے درمیان جبریل علیہ السلام یہ آیات لے کر نازل ہوئے۔ ﴿وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ ....﴾ (جب تو ان میں ہو، پس ان کے لیے نماز قائم کرے......) جب عصر کا وقت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صحابہ کرام اسلحہ لے کر کھڑے ہوں، ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنا لیں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو ہم سب نے رکوع کیا اور جب آپ رکوع سے اٹھے تو ہم بھی اٹھ گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو صرف آپ کے پیچھے والی پہلی صف والوں نے سجدہ کیا اور دوسری صف والے کھڑے ہو کر پہرہ دیتے رہے۔ جب وہ لوگ سجدے کر کے کھڑے ہوئے تو دوسری صف والوں نے بیٹھ کر اپنی اپنی جگہ سجدہ کیا، پھر (دوسری رکعت کے شروع میں) اگلی صف والے پیچھے اور پچھلی صف والے آ گئے۔ پھر اسی طرح سب نمازیوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھایا، پھر جب آپ نے سجدہ کیا تو پہلی صف والوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور دوسری صف والے کھڑے ہو کر پہرہ دیتے رہے، جب آپ اور پہلی صف والے لوگ سجدہ کر کے بیٹھ گئے تو دوسری صف والوں نے بیٹھ کر سجدہ کر لیا (اور سب تشہد میں بیٹھ گئے، پھر) سب نے مل کر سلام پھیرا اور نماز سے فارغ ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز میں دو دفعہ نماز پڑھائی، ایک دفعہ عسفان میں اور دوسری دفعہ بنو سلیم کے علاقہ میں۔''

بَابُ نَوعٍ ثَانٍ :يَتَضَمَّنُ صَلَاةَ الْإِمَامِ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً وَقَضَاءَ كُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً

نماز خوف کی دوسری صورت امام ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھائے اور لوگ ایک ایک رکعت الگ الگ پڑھیں

[2953/1440]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ) قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَاةَ

الْـخَـوْفِ فَـقَامُوْا صَفَّيْنِ ، فَقَامَ صَفٌّ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلُ الْعَدُوِّ ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّفِّ الَّذِي يَلُوْنَهُ رَكْعَةً ، ثُمَّ قَامُوْا فَذَهَبُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ أُولٰئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ ، وَجَاءَ أُوْلٰـئِكَ فَقَامُوْا مَقَامَهُمْ ، فَـصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ، ثُـمَّ قَامُوْا فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوْا ، ثُمَّ ذَهَبُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ أَوْلٰئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ وَرَجَعَ أُوْلٰئِكَ إِلٰى مَقَامِهِمْ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمُوْا۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن أبوداود: 1244، 1245 . (مسند احمد: 3561)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز خوف پڑھائی، لوگ دو صفیں بنا کر کھڑے ہو گئے۔ ایک صف رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئی اور دوسری دشمن کے مدمقابل رہی، آپ ﷺ نے اپنے ساتھ والی صف کو ایک رکعت پڑھائی۔ اس کے بعد یہ لوگ دشمن کے سامنے چلے گئے اور دوسری صف والے ان کے مقام پر (آپ ﷺ کے پیچھے) آ گئے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ان لوگوں نے اٹھ کر ایک ایک رکعت پڑھی اور پھر سلام پھیر کر میدان میں دشمن کے سامنے چلے گئے، وہ لوگ (جائے نماز کی طرف) لوٹے اور آ کر ایک ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا۔''

بَابُ نَوْعٍ ثَالِثٍ: يَتَضَمَّنُ اِقْتِصَارَ كُلِّ طَائِفَةٍ عَلٰى رَكْعَةٍ مَعَ الْإِمَامِ بِدُوْنِ قَضَاءِ الثَّانِيَةِ

نماز خوف کی تیسری صورت: ہر گروہ کا امام کے ساتھ والی ایک رکعت پر ہی اکتفا کرنا اور دوسری کی قضائی نہ دینا

[2597/1441]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذِي قَرَدٍ ، أَرْضٍ مِـنْ أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ ، فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفٌّ مُوَازِي الْعَدُوِّ ، فَصَلّٰى بِالصَّفِّ الَّـذِي يَـلِيْـهِ رَكْـعَةً ثُمَّ نَكَصَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ ، وَهٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرٰى (زَادَ فِي رِوَايَةٍ) فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 169/3 . (مسند احمد: 2063، 21592)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بنو سلیم کے ایک علاقہ ''ذی قرد'' میں نماز خوف ادا کی، لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں دو صفیں بنائیں، ایک صف دشمن کے سامنے رہی اور ایک آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہو گئی، جو صف آپ ﷺ کے ساتھ تھی، آپ ﷺ نے اس کو ایک

رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دوسروں کی جگہ پر چلے گئے اور وہ اِن کی جگہ پر آ گئے اور آپ ﷺ نے (بقیہ) ایک رکعت ان کو پڑھائی۔ ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ کی دو اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہوئی۔''

[2959/1442]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: إِنَّ لَهُمْ صَلَاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ، فَأَجْمِعُوْا أَمْرَكُمْ فَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً، وَأَنَّ جِبْرِيْلَ علیہ السلام أَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّی بِبَعْضِهِمْ، وَتَقُوْمُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى وَرَاءَ هُمْ، وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ، ثُمَّ تَأْتِی الْأُخْرٰى فَيُصَلُّوْنَ مَعَهُ وَيَأْخُذُ هٰؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ لِتَكُوْنَ لَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَانِ.

تخریج الحدیث اسناده جيّد: سنن الترمذی: 3035، سنن النسائی: 3/174. (مسند احمد: 10765)

ترجمۃ الحدیث ''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ضجنان اور عسفان کے درمیان پڑاؤ ڈالا۔ مشرکین نے کہا: مسلمانوں کو عصر کی نماز اپنے آباء واجداد اور اولاد سے بھی بڑھ کر محبوب ہے۔ تیاری مکمل کر لو، ان پر یکدم حملہ کرنا ہے۔ اُدھر جبریل علیہ السلام نے آ کر آپ ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اپنے صحابہ کر دو گروہوں میں تقسیم کر دیں، ایک گروہ کو نماز پڑھائیں اور دوسرا گروہ ان کے پیچھے اپنی بچاؤ کی چیزیں اور اسلحہ پکڑ کر کھڑا ہو جائے، پھر وہ دوسرا گروہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھے اور یہ گروہ اپنی بچاؤ کی چیزیں اور اسلحہ پکڑ لے، اس طرح لوگوں کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک ایک رکعت ہو جائے گی اور آپ ﷺ کی دو رکعتیں ہو جائیں گی۔''

[2960/1443]...... عَنْ مُخْمِلِ بْنِ دَمَاثٍ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَأَلَ النَّاسَ: مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ (ابْنُ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ): أَنَا، صَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ رَكْعَةً وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ فَقَامُوْا مَقَامَ أَصْحَابِهِمْ مُوَاجِهُوْا الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ، فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن أبوداود: 1246، سنن النسائی: 3/167، 168. (مسند احمد: 23268، 23352)

ترجمۃ الحدیث ''مخمل بن دماث کہتے ہیں: میں سعید بن عاص کے ساتھ ایک لڑائی میں شریک تھا، انہوں نے لوگوں سے پوچھا: کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف ادا کی ہے؟ سیّدنا حذیفہ بن

یمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے پڑھی ہے، آپ ﷺ نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل کھڑا رہا۔ یہ لوگ (ایک رکعت پڑھ کر) دشمن کے بالمقابل اپنے ساتھیوں کی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی اور پھر سلام پھیر دیا، تو رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں ہوئیں اور ہر گروہ کی ایک ایک۔''

بَابُ نَوْعٍ رَابِعٍ :يَتَضَمَّنُ صَلَاةَ الْإِمَامِ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً وَانْتِظَارَهُ لِقَضَاءِ كُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً

نمازِ خوف کی چوتھی صورت: امام ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھا کر اس قدر انتظار کرے کہ وہ لوگ دوسری رکعت خود پڑھ لیں

[2961/1444]...... عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَ تِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ، قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 4129، صحيح مسلم: 842. (مسند احمد: 23136)

ترجمة الحديث ''صالح بن خوات ایسے صحابی سے بیان کرتے ہیں، جس نے ذات الرقاع والے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی تھی، اس نے بیان کیا کہ ایک گروہ نے آپ ﷺ کے ساتھ صف بنالی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا۔ جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی، اس کے بعد آپ ﷺ اس قدر کھڑے رہے کہ ان لوگوں نے خود دوسری رکعت ادا کر لی اور پھر چلے گئے اور دشمن کے سامنے صف بستہ ہو گئے، دوسرا گروہ آیا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی باقی ماندہ رکعت پڑھی، پھر آپ اتنی دیر بیٹھے رہے، کہ یہ لوگ دوسری رکعت ادا کر کے (تشہد میں بیٹھ گئے) پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا۔ امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں: نمازِ خوف کے بارے جو کچھ میں نے سنا ہے اس میں سے صورت مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔''

بَابُ نَوْعٍ خَامِسٍ :يَتَضَمَّنُ صَلَاةَ الْإِمَامِ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ بِسَلَامٍ

نمازِ خوف کی پانچویں صورت: امام ہر گروہ کو (الگ الگ) ایک سلام کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھائے

[2963/1445]...... عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِبَعْضِ أَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَتَأَخَّرُوْا، وَجَاءَ آخَرُوْنَ فَكَانُوْا فِي مَكَانِهِمْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

سَلَّمَ، فَصَارَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن أبوداود: 1348، سنن النسائی: 3/178. (مسند احمد: 20408، 20497)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نمازِ خوف پڑھائی، آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا، یہ لوگ چلے گئے اور دوسرے آ کر ان کے مقام پر کھڑے ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے ان کو دو رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا، پس آپ ﷺ کی چار رکعات ہو گئیں اور لوگوں کی دو دو۔''

[2964/1446]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَاتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُحَارِبَ خَصَفَةَ بِنَخْلٍ، فَرَأَوْا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غِرَّةً، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ حَتّٰى قَامَ عَلٰى رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالسَّيْفِ، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي، قَالَ: ((اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.)) فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟)) قَالَ: كُنْ كَخَيْرِ آخِذٍ، قَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟)) قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّي أُعَاهِدُكَ أَنْ لَا أُقَاتِلَكَ وَلَا أَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ، فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ، قَالَ: فَذَهَبَ إِلٰى أَصْحَابِهِ، قَالَ: قَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ، فَلَمَّا كَانَ الظُّهْرُ أَوِ الْعَصْرُ صَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَكَانَ النَّاسُ طَائِفَتَيْنِ، طَائِفَةٌ بِإِزَاءِ عَدُوِّهِمْ وَطَائِفَةٌ صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَكَانُوْا مَكَانَ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِإِزَاءِ عَدُوِّهِمْ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، فَكَانَ لِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ، وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 843. (مسند احمد: 14928، 14929)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ وادی نخل میں محارب خصفہ کے لوگوں سے لڑائی کے لیے تشریف لے گئے۔ جب ان لوگوں نے مسلمانوں میں غفلت کا مشاہدہ کیا تو ایک دشمن غورث بن حارث موقعہ پا کر رسول اللہ ﷺ کے سر پر تلوار لیے آ پہنچا اور بولا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ۔'' اتنے میں تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی، اب کی بار رسول اللہ ﷺ نے تلوار اٹھالی اور فرمایا: ''اب تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟'' وہ بولا: آپ اس تلوار کو پکڑنے والے بہترین آدمی بن جائیں (یعنی مجھ پر احسان کریں)۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے؟'' اس نے کہا: نہیں۔ البتہ میں

آپ سے عہد کرتا ہوں کہ نہ میں آپ کے مقابلے میں آؤں گا اور نہ آپ کے ساتھ لڑنے والوں کا ساتھ دوں گا۔ آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس گیا اور جا کر کہا: میں بہترین آدمی کے پاس سے آیا ہوں۔ پھر جب ظہر یا عصر کا وقت ہوا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو نمازِ خوف پڑھائی۔ لوگ دو گروہوں میں بٹ گئے، ایک گروہ دشمن کے مقابلے میں رہا اور دوسرا گروہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے لگا۔ آپ ﷺ نے اس گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی، پھر یہ لوگ چلے گئے اور دوسرے گروہ کی جگہ پر یعنی دشمن کے بالمقابل کھڑے ہو گئے اور وہ لوگ نماز کے لیے آ گئے، آپ ﷺ نے ان کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں۔ اس طرح لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں اور آپ ﷺ کی چار۔''

بَابُ نَوْعٍ سَادِسٍ: يَتَضَمَّنُ اِشْتِرَاكَ الطَّائِفَتَيْنِ مَعَ الْإِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَالسَّلَامِ

نمازِ خوف کی چھٹی صورت: دونوں گروہوں کا قیام اور سلام میں امام کے ساتھ شریک ہونا

[2966/1447] ...... عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: نَعَمْ، فَقَالَ: مَتٰى؟ قَالَ: عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ، قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ ظُهُوْرُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا، اَلَّذِيْنَ مَعَهُ وَالَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ الْعَدُوَّ، ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ رَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيْهِ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيْهِ وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ إِلَى الْعَدُوِّ فَذَهَبُوْا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ، وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَامُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَةً أُخْرٰى رَكَعُوْا مَعَهُ وَسَجَدُوْا مَعَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ تُقَابِلُ الْعَدُوَّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ وَمَنْ تَبِعَهُ، ثُمَّ كَانَ التَّسْلِيْمُ، فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَلَّمُوْا جَمِيْعًا كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ۔

تخريج الحديث صحيح: سنن أبو داود: 1240، سنن النسائي: 3/173. (مسند احمد: 8260)

ترجمة الحديث ''مروان بن حکم نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اس نے پوچھا: کب؟ انھوں نے کہا: غزوہ نجد کے موقع پر، رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے، ایک گروہ آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ

دشمن کے سامنے، اِس گروہ کی پشت قبلہ کی جانب تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے آپ کے ساتھ تکبیر کہی۔ لیکن جب آپ ﷺ نے رکوع کیا تو آپ ﷺ کے ساتھ والی صف نے آپ ﷺ کے ساتھ رکوع کیا، جب آپ ﷺ نے سجدے کئے تو انہی لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ سجدے کئے۔ اس دوران دوسرا گروہ دشمن کے بالمقابل کھڑا رہا۔ پھر آپ ﷺ سجدوں کے بعد (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوئے تو یہ لوگ سجدوں سے اٹھ کر دشمن کے سامنے چلے گے اور وہ گروہ اِس گروہ کی جگہ پر (آپ ﷺ کے پیچھے) آ گیا، اِن لوگوں نے آ کر (پہلی رکعت کے) رکوع اور سجدے کیے، جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے رہے، پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے دوسری رکعت ادا کی اور ان لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ رکوع اور سجدے کیے، پھر دشمن کے سامنے کھڑے ہونے والا گروہ آیا اور (دوسری رکعت) کے رکوع و سجود ادا کیے، جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ والے نمازی بیٹھے رہے، پھر سلام تھا، آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور ان سب لوگوں نے بھی سلام پھیرا، اس طرح رسول اللہ ﷺ کی بھی دو رکعتیں تھیں اور دونوں گروہوں میں سے ہر آدمی کی بھی دو دو رکعتیں تھیں۔''

بَابُ نَوْعٍ سَابِعٍ: يَتَضَمَّنُ اِشْتِرَاكَ طَائِفَةٍ مَعَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنْ قِيَامِهَا لِغَايَةِ أُوْلٰى سَجْدَتَيْهَا، وَاشْتِرَاكِ الطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى مَعَهُ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنْهَا، وَاشْتِرَاكَ الطَّائِفَتَيْنِ جَمِيْعًا مَعَهُ

نماز خوف کی ساتویں صورت: ایک گروہ کا پہلی رکعت میں قیام سے لے کر پہلے سجدے تک امام کے ساتھ شریک ہونا اور دوسرے گروہ کا اُسی رکعت کے دوسرے سجدے میں شریک ہونا، پھر ''دوسری رکعت'' میں سب کا امام کے ساتھ شرکت کرنا

[2967/1448]...... عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ، قَالَتْ: فَصَدَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ صِدْعَيْنِ، فَصَفَّتْ طَائِفَةٌ وَرَاءَهُ وَقَامَتْ طَائِفَةٌ تِجَاهَ الْعَدُوِّ، قَالَتْ: فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِيْنَ صَفُّوا خَلْفَهُ، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوْا، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوْا، ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ فَرَفَعُوْا مَعَهُ ثُمَّ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا وَسَجَدُوْا لِأَنْفُسِهِمْ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامُوْا فَنَكَصُوْا عَلٰى أَعْقَابِهِمْ يَمْشُوْنَ الْقَهْقَرٰى، حَتّٰى قَامُوْا مِنْ وَرَائِهِمْ، قَالَتْ: فَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ

الْأُخْرٰى فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَبَّرُوْا، ثُمَّ رَكَعُوْا الِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَجْدَتَهُ الثَّانِيَةَ، فَسَجَدُوْا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي رَكْعَتِهِ وَسَجَدُوا هُمْ لِأَنْفُسِهِمْ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ جَمِيْعًا فَصَفُّوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَكَعُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَفَعُوْا مَعَهُ، كُلُّ ذَالِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَرِيْعًا جِدًّا، لَا يَأْلُوْا أَنْ يُخَفِّفَ مَا اسْتَطَاعَ، ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمُوْا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَرِكَهُ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا۔

تخریج الحدیث حسن: سنن أبو داود: 1242 . (مسند احمد: 26354)

ترجمة الحدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وادیٔ نخل میں ذات الرقاع کے مقام پر نمازِ خوف پڑھائی، آپ ﷺ نے لوگوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک گروہ نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور ایک گروہ دشمن کے بالمقابل کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے نماز کے لیے تکبیر کہی اور آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہونے والوں نے بھی اللہ اکبر کہا، آپ ﷺ اور اِن نمازیوں نے مل کر رکوع اور ایک سجدہ کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا، لوگوں نے بھی سر اٹھائے، پھر آپ ﷺ بیٹھ گئے اور انھوں نے دوسرا سجدہ از خود کیا، پھر کھڑے ہو گئے اور پچھلے پاؤں پیچھے ہٹنا شروع ہو گئے، یہاں تک ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ اب دوسرا گروہ آ گیا، انہوں نے آ کر آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی، اللہ اکبر کہا اور از خود رکوع کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوسرا سجدہ کیا، اِن لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا، سجدہ کے بعد آپ ﷺ اپنی دوسری رکعت کے لیے اٹھے اور ان لوگوں نے دوسرا سجدہ خود کر لیا۔ اس کے بعد دونوں گروہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا۔ آپ ﷺ نے سجدے کئے تو سب لوگوں نے سجدے کئے۔ آپ ﷺ سجدوں سے اٹھے تو سب لوگ سجدوں سے اٹھے۔ آپ ﷺ نے یہ سارے اعمال بہت جلدی سے سرانجام دیئے۔ جس قدر تخفیف ممکن تھی، آپ ﷺ نے اتنی تخفیف کی، پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو سب لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ سلام پھیرا۔ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو سب لوگ آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں شرکت کی سعادت حاصل کر چکے تھے۔''

كِتَابُ الْجَنَائِزِ
جنازہ کے احکام ومسائل

بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالْإِسْتِعْدَادِ لَهُ وَتَرْغِيبُ الْمُؤْمِنِينَ فِيهِ

موت کو یاد رکھنے، اس کے لیے تیار رہنے اور اہل ایمان کو اس سلسلے میں ترغیب دلانا

[2970/1449]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 2307، سنن ابن ماجہ: 4258، سنن النسائی: 4/4. (مسند احمد: 7925)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لذتوں کو چھڑا دینے والی کو کثرت سے یاد کیا کرو۔''

[2973/1450]...... عَنْ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ شُرَيْحُ بْنُ هَانِئٍ: بَيْنَمَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ إِذْ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يُحِبُّ رَجُلٌ لِقَاءَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَلَا أَبْغَضَ رَجُلٌ لِقَاءَ اللّٰهِ إِلَّا أَبْغَضَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ .)) فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: لَئِنْ كَانَ مَا ذَكَرَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَقًّا لَقَدْ هَلَكْنَا۔ فَقَالَتْ: إِنَّمَا الْهَالِكُ مَنْ هَلَكَ فِيْمَا قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ ﷺ ، وَمَا ذَالِكَ؟ قَالَ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لا يُحِبُّ رَجُلٌ لِقَاءَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَلَا أَبْغَضَ رَجُلٌ لِقَاءَ اللّٰهِ إِلَّا أَبْغَضَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ.)) قَالَتْ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ذَالِكَ، فَهَلْ تَدْرِي لِمَ ذَالِكَ؟ إِذَا حَشْرَجَ الصَّدْرُ وَطَمَحَ الْبَصَرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ، وَتَشَنَّجَتِ الأَصَابِعُ، فَعِنْدَ ذَالِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ لِقَاءَ اللّٰهُ أَبْغَضَ اللّٰهِ لِقَاءَهُ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 7504، صحيح مسلم: 2685. (مسند احمد: 8556، 9410)

ترجمة الحديث ''شریح بن ہانی کہتے ہیں: میں مدینہ کی مسجد میں تھا، سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہاں یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔'' میں یہ حدیث سن کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلا گیا اور کہا: اگر بات اسی طرح ہو جیسے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق جو ہلاک ہوا، وہ تو واقعی ہلاک ہونے والا ہے، بھلا بات ہے کون سی؟ میں نے کہا: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔'' یہ سن کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں بھی گواہی دیتی ہوں کہ میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ بھلا کیا تم جانتے ہو ایسا کیوں ہوگا؟ جب سینے سے سانس کے گھٹنے کی آواز آنے لگے گی، نظر کھلی رہ جائے گی، رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے اور انگلیاں اکڑ جائیں گے، اس موقعہ پر جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنے کو پسند نہ کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔''

[2975/1451]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ.)) قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ: ((لَيْسَ ذَاكَ كَرَاهَةُ الْمَوْتِ، وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حُضِرَ جَاءَهُ الْبَشِيْرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا صَائِرٌ إِلَيْهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَإِنَّ الْفَاجِرَ أَوِالْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ جَاءَهُ بِمَا هُوَ صَائِرٌ إِلَيْهِ مِنَ الشَّرِّ وَمَا يَلْقَاهُ مِنَ الشَّرِّ، فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ.))

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 780. (مسند احمد: 12047)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو چاہتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔'' ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(جو تم سمجھ رہے ہو) یہ موت کو ناپسند کرنا نہیں ہے۔ بات یہ ہے جب مومن کی وفات کا وقت قریب آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بشارت دینے والا فرشتہ آ کر اسے اس کے انجام سے مطلع کرتا ہے، اس وقت اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات سب سے زیادہ محبوب ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو پسند کرنے لگتا ہے، لیکن جب فاجر یا کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کے پاس آنے والا اسے اس کے برے انجام پر مطلع کرتا ہے، سو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملنے کو پسند نہیں کرتا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُسْنِ الْخَاتِمَةِ

اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنے اور حسن خاتمہ کا بیان

[2979/1452]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ: ((أَلَا، لَا يَمُوْتَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللّٰهِ الظَّنَّ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2877. (مسند احمد: 14386)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے تین روز قبل یوں فرماتے ہوئے سنا: ''خبردار! تم میں سے جس کسی کو بھی موت آئے تو وہ اس حال میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسنِ ظن رکھتا ہو۔''

[2981/1453]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ، إِنْ ظَنَّ بِيْ خَيْرًا فَلَهُ وَإِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ.))

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 639. (مسند احمد: 9076)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ میرے بارے جو گمان کرتا ہو، میں بھی اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں، اگر وہ میرے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے تو یہ بھی اسی کے لیے ہے اور اگر وہ برا گمان رکھتا ہے تو یہ بھی اسی کے لیے ہی ہے۔''

[2982/1454]...... عَنْ حَيَّانَ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ رضي الله عنه عَلَى أَبِي الأَسْوَدِ الْجُرَشِيِّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَجَلَسَ، قَالَ: فَأَخَذَ أَبُو الأَسْوَدِ يَمِينَ وَاثِلَةَ فَمَسَحَ بِهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَوَجْهِهِ لِبَيْعَتِهِ بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ وَاثِلَةُ: وَاحِدَةٌ أَسْأَلُكَ عَنْهَا، قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: كَيْفَ ظَنُّكَ بِرَبِّكَ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُو الأَسْوَدِ وَأَشَارَ بِرَأْسِهِ حَسَنٌ، قَالَ وَاثِلَةُ: أَبْشِرْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاءَ.))

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الكبير : 211/22، شعب الايمان للبيهقى : 1005، صحيح ابن حبان: 641. (مسند احمد: 16016)

ترجمۃ الحدیث ''ابونضر حیان کہتے ہیں: میں سیّدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ابواسود جرشی کی عیادت کے لیے گیا، وہ مرض الموت میں مبتلا تھے، جناب واثلہ نے جا کر ان کو سلام کہا اور وہاں بیٹھ گئے۔ ابوالاسود نے واثلہ کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اپنی آنکھوں اور چہرے پر پھیرا، کیونکہ انھوں نے اپنے اس ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی۔ سیّدنا واثلہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ انھوں نے کہا: وہ کیا؟ انھوں نے پوچھا: آپ اللہ کے بارے کیا گمان رکھتے ہیں؟ ابوالاسود نے سر سے اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ اچھا گمان رکھتا ہوں۔ جناب واثلہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خوش ہو جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ نے فرمایا: میرے بندے کا میرے بارے میں جو گمان ہوتا ہے، میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں، پس وہ میرے بارے میں جو چاہے (اچھا یا برا) گمان رکھ لے۔''

[2984/1455]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهُ.)) قِيلَ: وَمَا اِسْتَعْمَلَهُ؟ قَالَ: ((يُفْتَحُ لَهُ بَيْنَ يَدَيْ مَوْتِهِ حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهُ مَنْ حَوْلَهُ.))

تخریج الحدیث صحیح: مسند عبد بن حميد: 481، مسند البزار : 2310، صحيح ابن حبان: 342، 343، مستدرك الحاكم: 340/1، شرح مشكل الآثار الطحاوى: 2640، مسند الشاميين : 183 (مسند احمد: 21949)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اسے استعمال کرتا ہے۔'' کسی نے پوچھا: ''اسے استعمال کرتے

ہے، اس سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے لیے اس کی موت سے پہلے (اچھے اعمال) کھول دیئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ اس کے ارد گرد والے لوگ اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔''

[2986/1456]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ عَلٰى شَیْءٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2878. (مسند احمد: 14373)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی جس حالت میں فوت ہوگا، اللہ اسے اسی حالت میں اٹھائے گا۔''

[2987/1457]...... عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَسْنَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِلٰى صَدْرِی، فَقَالَ: ((مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** مصنف ابن ابی شیبہ: 8222، مسند البزار: 854. (مسند احمد: 23324)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سینے سے لگا کر آپ ﷺ کو آسرا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کے چہرے کو چاہنے رضا کے لیے ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنت میں جائے گا، جس نے اللہ تعالیٰ کے چہرے کو چاہنے کے لیے ایک روزہ رکھا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ بھی جنت میں جائے گا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے چہرے کو چاہنے کے لیے صدقہ کیا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ بھی جنت میں جائے گا۔''

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَفَضْلِ طُوْلِ الْعُمُرِ مَعَ حُسْنِ الْعَمَلِ

موت کی تمنا کے مکروہ ہونے اور نیک عمل والی طویل عمر کی فضیلت کا بیان

[2988/1458]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِی مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِی، وَتَوَفَّنِی مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّی.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5671، صحیح مسلم: 2680. (انظر: 13020، 13165)

ترجمة الحديث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی کسی تکلیف کی بنا پر موت کی تمنا نہ کرے، اگر کسی کا اس کے علاوہ اور کوئی چارۂ کار نہ ہو تو وہ یہ دعا کرے: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي ، وَتَوَفَّنِي مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔ (اے اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ، جب تک میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہو اور اس وقت مجھے فوت کر دینا، جب میرے لیے فوت ہونا بہتر ہو۔)۔''

[2989/1459]...... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِيَهُ، اِنَّهُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ اِنْقَطَعَ عَمَلُهُ، وَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنُ مِنْ عُمْرِهِ اِلَّا خَيْرًا))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 5673، 7235، صحيح مسلم: 2682. (مسند احمد: 8086، 8189، 10669)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی موت کے آنے سے پہلے نہ اس کی تمنا کرے اور نہ اس کی دعا کرے، کیونکہ جب آدمی فوت ہوتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے اور مومن اپنی زندگی میں صرف نیکیوں میں ہی اضافہ کرتا ہے۔''

[2993/1460]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ، وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ الْإِنَابَةَ .))

تخريج الحديث **حسن لغيره:** مسند البزار: 3240، 3422، مستدرك الحاكم: 240/4، شعب الايمان للبيهقي: 10589. (مسند احمد: 14564)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم موت کی تمنا نہ کیا کرو، کیونکہ (موت کے بعد والے) امور کی گھبراہٹ بھی بڑی سخت ہے، خوش بختی یہ ہے کہ بندے کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اسے توبہ کرنے کی توفیق دے دے۔''

بَابُ فَضْلِ طُوْلِ الْعُمُرِ مَعَ حُسْنِ الْعَمَلِ وَفَضْلِ مَنْ مَّاتَ غَرِيْبًا

نیک عمل والی طویل عمر اور اجنبیت والی موت مرنے والے کی فضیلت کا بیان

[2997/1461]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

أَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُہُ وَحَسُنَ عَمَلُہُ .)) قَالَ: فَأَیُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُہُ وَسَاءَ عَمَلُہُ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 2330 . (مسند احمد: 20415، 20491)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا: اے اللہ کے رسول ! لوگوں میں سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس کی عمر طویل ہو اور عمل اچھا ہو۔'' اس نے پھر پوچھا: لوگوں میں سب سے برا آدمی کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس کی عمر طویل ہو اور عمل برا ہو۔''

[3000/1462]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَنْ أَتَتْ عَلَیْہِ سِتُّوْنَ سَنَةً، فَقَدْ أَعْذَرَ اللّٰہُ إِلَیْہِ فِی الْعُمُرِ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6419 . (انظر : 7713)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی کی عمر ساٹھ سال ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس کا عمر کے بارے میں عذر ختم کر دے گا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمُحْتَضَرِ وَتَلْقِیْنِہٖ کَلِمَةَ التَّوْحِیْدِ وَحُضُوْرِ الصَّالِحِیْنَ عِنْدَہٗ وَعَرَقِ جَبِیْنِہٖ

قریب الموت کو کلمۂ توحید کی نصیحت کرنا، اس کے پاس نیک لوگوں کا حاضر ہونا اور اس کی پیشانی کا پسینہ، ان امور کا بیان

[3002/1463]...... عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ قَوْلَ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 916، وأبوداود!: 3117 . (مسند احمد: 10993)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو سعید خدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے قریب الموت لوگوں کو ''لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ'' کی تلقین کیا کرو۔''

[3003/1464]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ: مَالِی أَرَاكَ شَعِثْتَ وَاغْبَرَرْتَ مُنْذُ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ، لَعَلَّكَ سَائَكَ یَا طَلْحَةُ! إِمَارَةُ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ: مَعَاذَ اللّٰہُ، إِنِّی لَاَجْدَرُکُمْ أَنْ لَّا أَفْعَلَ ذَالِكَ، إِنِّی

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنِّیْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا أَحَدٌ عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ إِلَّا وَجَدَ رُوْحُهُ لَهَا رَوْحًا، حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ جَسَدِهِ، وَكَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) فَلَمْ أَسْأَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَلَمْ يُخْبِرْنِیْ بِهَا، فَذَاكَ الَّذِی دَخَلَنِی، قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: فَأَنَا أَعْلَمُهَا، قَالَ: فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَمَا هِیَ؟ قَالَ: هِیَ الْكَلِمَةُ الَّتِی قَالَهَا لِعَمِّهِ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) قَالَ طَلْحَةُ: صَدَقْتَ۔

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابن ماجه: 3796، سنن النسائی: 1101. (مسند احمد: 187، 1384)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سنا کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سیّدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھ رہے تھے: کیا بات ہے کہ جس دن سے رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا ہے آپ پراگندہ پراگندہ اور غبار آلود سے ہو کر رہتے ہیں۔ کہیں آپ کو اپنے چچیرے بھائی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کا امیر بننا ناگوار تو نہیں گزرا؟ سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی پناہ! میں تو تم سے بھی زیادہ لائق ہوں کہ اس طرح نہ کروں، (مجھے یہ بات کیوں ناگوار گزرے)۔ بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''میں ایک کلمہ جانتا ہوں، جو شخص وفات کے وقت اسے پڑھ لیتا ہے تو اس کی روح جسم سے نکلتے ہی رحمت و راحت پا لیتی ہے، نیز وہ کلمہ اس کے لیے قیامت کے دن نور کا باعث ہوگا۔'' مگر افسوس کہ میں آپ ﷺ سے اس کلمہ کے متعلق نہ پوچھ سکا کہ وہ کونسا ہے اور نہ آپ ﷺ نے مجھے اس کے بارے میں بیان کیا۔ اس چیز نے مجھے غمزدہ کر رکھا ہے۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں وہ کلمہ جانتا ہوں۔ یہ سن کر سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کا شکر، وہ کلمہ کون سا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ وہ کلمہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا (ابوطالب) پر پیش کیا تھا، یعنی ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔'' انھوں نے کہا: آپ نے سچ کہا۔''

[3006/1465]...... عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لَنَا مُعَاذٌ فِی مَرَضِهِ: قَدْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا كُنْتُ أَكْتُمُكُمُوْهُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ))

تخریج الحدیث صحيح: سنن أبوداود: 3116، سنن ابن ماجه: 3796. (مسند احمد: 21998، 22127)

ترجمة الحدیث ''کثیر بن مرہ کہتے ہیں: سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے مرض الموت کے دوران ہم سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سنی تھی، جسے میں اب تک تم سے چھپاتا رہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''جس آدمی کا آخری کلام ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' ہوگا، اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔''

[3007/1466]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ (وَفِی رِوَايَةٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ) فَقَالَ: ((يَا خَالُ! قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.)) فَقَالَ: أَخَالٌ أَمْ عَمٌّ؟ فَقَالَ: ((لَا بَلْ

خَالٌ.)) قَالَ: فَخَيْرٌ لِيْ أَنْ أَقُوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟)) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ: ((نَعَمْ.))

تخریج الحدیث صحیح: مسند أبویعلی: 3512، الضیاء فی المختارة: 1640، مسند البزار: 287. (مسند احمد: 12543، 13826)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصار یا بنونجار کے ایک آدمی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''ماموں جان! کہو ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔'' اس نے کہا: ماموں یا چچا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چچا نہیں، بلکہ ماموں۔'' اس نے پوچھا: کیا ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' پڑھنا میرے حق میں بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں۔''''

[3008/1467]...... وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًا كَانَ يَضَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَضُوْءَهُ وَيُنَاوِلُهُ نَعْلَيْهِ؟ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَأَبُوْهُ قَاعِدٌ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا فُلَانُ! قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.)) فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ، فَسَكَتَ أَبُوْهُ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَنَظَرَ إِلٰى أَبِيْهِ، فَقَالَ أَبُوْهُ: أَطِعْ أَبَا قَاسِمٍ، فَقَالَ الْغُلَامُ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَخْرَجَهُ بِيْ مِنَ النَّارِ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1356، 5657. (مسند احمد: 12792، 13977)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے اٹھا کر لا دیتا تھا، وہ بیمار پڑ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے جبکہ اس کا والد اس کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے سے فرمایا: ''اے فلاں! کہو ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔'' اس نے اپنے والد کی طرف دیکھا اور اس کا والد خاموش رہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات دوہرائی۔ اس نے پھر اپنے والد کی طرف دیکھا، اس دفعہ اس کے والد نے کہا: ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مان لو۔ یہ سن کر بچے نے کہا: ''أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ'' (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں.) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے نکلے تو فرما رہے تھے: ''اللہ کا شکر ہے، جس نے اسے میرے سبب سے جہنم سے بچا لیا۔''

[3010/1468]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ بَنَاتِهِ وَهِيَ تَجُوْدُ بِنَفْسِهَا، فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ حَتّٰى قُبِضَتْ، قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ، تُنْزَعُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.))

تخریج الحدیث حسن: الشمائل الترمذی : 318، مصنف ابن ابی شیبة: 394/3، مسند عبد بن حمید: 593. (مسند احمد: 2412، 2475)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ایک (نواسی) بیٹی کے پاس تشریف لے گئے، اس کی روح نکل رہی تھی، آپ ﷺ اس کے اوپر جھک گئے اور اس کی روح قبض ہونے تک اپنا سر اوپر نہ اٹھایا۔ پھر آپ ﷺ نے سر اوپر اٹھایا اور فرمایا: ''ساری تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، مومن بھلائی میں ہی ہوتا ہے۔ اس کے پہلوؤں سے اس کی روح قبض کی جارہی ہوتی ہے، جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔''

[3011/1469]...... عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ (الأَسْلَمِي) عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ كَانَ بِخُرَاسَانَ فَعَادَ اَخًا لَهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَوَجَدَهُ بِالْمَوْتِ، وَإِذَا هُوَ يَعْرَقُ جَبِيْنُهُ، فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1452، سنن الترمذی: 982، سنن النسائی: 5/4. (مسند احمد: 22964، 23022)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ خراسان میں تھے، وہاں وہ اپنے ایک بیمار بھائی کی عیادت کے لیے گئے، جبکہ وہ فوت ہونے والا تھا اور اس کی پیشانی پسینہ آلود تھی، یہ دیکھ کر انھوں نے کہا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مومن کی موت اس کی پیشانی کے پسینے کے ساتھ ہوتی ہے۔''

بَابُ قِرَاءَةِ ﴿يٰس﴾ عِنْدَ الْمُحْتَضَرِ وَمَا جَاءَ فِيْ شِدَّةِ الْمَوْتِ وَنَزْعِ الرُّوْحِ وَتَغْمِيْضِ عَيْنَيِ الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ

قریب الموت کے پاس سورۂ یٰس کی تلاوت کرنے، شدتِ موت، روح کے عالم نزع میت کی آنکھیں بند کرنے اور اس کے لیے دعا کرنے کا بیان

[3017/1470]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ أَوْ الْمَرِيْضَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ.)) قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ، فَقَالَ: ((قُوْلِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً.)) قَالَتْ: فَقُلْتُ: فَأَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ مُحَمَّدًا ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 919. (مسند احمد: 26497)

ترجمة الحديث ''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی مریض یا قریب الموت کے پاس جاؤ تو خیر والی بات کیا کرو، کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' جب میرے شوہر سیّدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! ابوسلمہ فوت ہو گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دعا کر: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَهُ وَأَعْقِبْنِی مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً" (یا اللہ! مجھے اور اس کو بخش دے اور مجھے اس کا بہتر بدلہ عطا فرما۔)'' پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے بدلے محمد ﷺ عطا کیے جو میرے حق میں اس سے بہتر تھے۔''

[3020/1471]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قُبِضَ أَوْ مَاتَ وَهُوَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِيْ، فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 4446. (مسند احمد: 24354)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کی وفات اس حال میں ہوئی کہ آپ ﷺ میرے سینہ اور ٹھوڑی کے درمیان تھے۔ میں آپ ﷺ کی موت کا منظر دیکھنے کے بعد اب کسی کے لیے موت کی شدت کو ناپسند نہیں کرتی۔''

[3021/1472]...... عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ لَمَّا قَالَتْ فَاطِمَةُ ذَالِكَ يَعْنِي لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَةُ: وَا كَرْبَاهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بُنَيَّةُ! إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ بِأَبِيْكِ مَا لَيْسَ اللّٰهُ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا لِمُوَافَاةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 1629. (مسند احمد: 12434)

ترجمة الحديث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے موت کی سختی کو محسوس کیا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے مصیبت! یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹی! روز قیامت کو پانے کے لیے تیرے باپ کے پاس وہ چیز پہنچ چکی ہے کہ جس کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کسی کو نہیں چھوڑ نا۔''

بَابُ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ يَجْعَلُ لَهُ فِيْهَا حَاجَةً وَمَا جَاءَ فِيْ مَوْتِ الْفَجَأَةِ

اس کا بیان کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی روح کسی علاقے میں قبض کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس کے لیے اس میں کوئی ضرورت بنا دیتا ہے نیز اچانک موت کا بیان

[3023/1473]...... عَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَضَى اللّٰهُ مِيْتَةَ

عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً .))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الترمذی : 2146 . (مسند احمد: 21983)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی علاقے میں موت دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لیے اس علاقے کی طرف کوئی حاجت بنا دیتا ہے (اور وہ اس کے بہانے وہاں پہنچ جاتا ہے)۔''

بَابُ مَا يَرَاهُ الْمُحْتَضَرُ وَمَصِيرُ الرُّوحِ بَعْدَ مُفَارَقَةِ الْجَسَدِ

قریب الموت کو دکھائے جانے والے مناظر اور جسم سے جدا ہونے کے بعد روح کا ٹھکانہ

[3027/1474]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ ، قَالُوْا: أُخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ ، كَانَتْ فِي الْجَسْدِ الطَّيِّبِ ، أُخْرُجِي حَمِيْدَةً وأَبْشِرِي بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ ، وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ ، قَالَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ ذَالِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ ، فَيُسْتَفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ ، فَيَقُوْلُوْنَ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ، أُدْخُلِي حَمِيدَةً بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ ، قَالَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ، حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔ وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالُوْا: أُخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ ، أُخْرُجِي ذَمِيْمَةً وَأَبْشِرِي بِحَمِيْمٍ وَغَسَّاقٍ ، وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ، فَلَا يَزَالُ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُسْتَفْتَحُ لَهَا ، فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ ، فَيُقَالُ: لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسْدِ الْخَبِيْثِ ، اِرْجِعِي ذَمِيْمَةً فَإِنَّهُ لَا يُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيْرُ إِلَى الْقَبْرِ۔ فَيُجْلَسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ ، فَيُقَالُ لَهُ مِثْلُ مَا قِيلَ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ وَيُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوءُ ، فَيُقَالُ لَهُ مِثْلُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 4262، 4268، صحیح مسلم: 2872 . (مسند احمد: 7869)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب آدمی کی وفات کا وقت قریب آتا ہے تو فرشتے اس کے پاس آ جاتے ہیں، اگر وہ نیک آدمی ہو تو وہ کہتے ہیں: اے پاکیزہ روح! جو

پاکیزہ جسم میں تھی، باہر آ جا، آ جا، تو قابل تعریف ہے، تجھے راحت اور خوشبوؤں کی بشارت ہو، تیرا ربّ تجھ پر ناراض نہیں ہے۔ وہ یہ باتیں بار بار کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ روح باہر آ جاتی ہے۔ پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھلوایا جاتا ہے، آگے سے پوچھا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ فلاں ہے، آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: پاکیزہ روح کو مرحبا، جو ایک پاکیزہ جسم میں تھی، (اے روح!) تو قابل تعریف ہے، آ جا اور تجھے راحتوں اور خوشبوؤں اور ایسے ربّ کی بشارت ہو جو ناراض نہیں ہے۔ اسے ہر آسمان پر اسی طرح کہا جاتا ہے، حتی کہ اسے اس آسمان تک لے جاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ ہے اور اگر مرنے والا آدمی برا (گنہگار) ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: باہر نکل اے خبیث روح! جو ایک خبیث جسم میں تھی، نکل، تو قابل مذمت ہے، تجھے کھولتے ہوئے پانی، پیپ اور اس جیسی دوسری چیزوں کی بشارت ہو، بار بار یہ باتیں کہی جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ باہر آ جاتی ہے۔ فرشتے اسے آسمان کی طرف لے کر جاتے ہیں اور اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھلوایا جاتا ہے، پوچھا جاتا ہے: یہ کون ہے؟ فرشتے کہتے ہیں: یہ فلاں ہے۔ آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: خبیث روح، جو خبیث جسم میں تھی، اسے کوئی مرحبا نہیں ہے، (اے روح!) تو قابل مذمت ہے، واپس لوٹ جا، تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ اسے آسمان سے نیچے گرا دیا جاتا ہے اور وہ قبر میں جا پہنچتی ہے۔ نیک آدمی کو بٹھا کر اس سے وہ باتیں کی جاتی ہیں جو پہلی حدیث میں بیان ہو چکی ہیں اور گنہگار کو بٹھا کر اس سے بھی وہ باتیں کی جاتی ہیں جو پہلی حدیث میں بیان ہو چکی ہیں۔‘‘

[3028/1475]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷛ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ، وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ وَكَأَنَّ عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرَ، وَفِي يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((اِسْتَعِيْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُوْلُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ أُخْرُجِي إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ، قَالَ: فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ، فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَأْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِي ذَالِكَ الْكَفَنِ وَفِي ذَالِكَ الْحَنُوْطِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ، وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ، قَالَ: فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِي بِهَا عَلٰى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا: مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ:

فُلَانُ بْـنُ فُلَانٍ بِـأَحْسَـنِ أَسْـمَـائِهِ الَّتِي كَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّـمَاءِ الـدُّنْيَـا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ، فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوْهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيْهَا حَتّٰى يُـنْتَهٰـى بِـهِ إِلَـى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّيْنَ، وَأَعِيْدُوْهُ إِلَـى الْأَرْضِ فَـإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا أُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرٰى، قَالَ: فَتُعَادُ رُوْحُهُ فِـي جَسَـدِهِ فَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَيَـقُوْلُوْنَ لَهُ: وَمَا عِلْمُكَ؟ فَيَقُوْلُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ، فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فِـي السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَأَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، قَـالَ: فَيَـأْتِيْـهِ رَجُـلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ، فَيَقُوْلُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ، هٰذَا يَـوْمُكَ الَّـذِي كُـنْـتَ تُـوْعَـدُ، فَيَقُوْلُ لَهُ: مَنْ أَنْتَ، فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالْخَيْرِ، فَيَقُوْلُ: أَنَا عَـمَـلُكَ الـصَّـالِـحُ، فَيَقُوْلُ: رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰى أَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِي وَمَالِي، وَقَالَ: وَإِنَّ الْعَبْدَ الْـكَـافِـرَ، إِذَا كَـانَ فِـي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُوْدُ الْـوُجُـوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ، فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِـهِ فَيَـقُـوْلُ: أَيَّتُهَـا الـنَّـفْسُ الْخَبِيْثَةُ! أُخْرُجِي إِلٰى سَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ وَغَضَبٍ، قَالَ: فَتَفَرَّقُ فِي جَسَـدِهِ، فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَأْخُذُهُ، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِي يَـدِهِ طَـرْفَةَ عَيْـنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيْحٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَـصْـعَـدُوْنَ بِهَـا، فَـلَا يَـمُـرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا: مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْـخَبِيْـثُ، فَيَـقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهِ إِلَـى السَّـمَاءِ الدُّنْيَا، فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ، فَـلَا يُفْتَحُ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّـمَاءِ، وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ۔﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُكْتُبُوْا كِتَابَهُ فِي سِجِّيْنٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهُ طَرْحًا، ثُمَّ قَرَءَ: ﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَـرَّ مِنَ السَّمَاءِ، فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيْحُ فِي مَكَانٍ سَحِيْقٍ۔﴾ فَتُعَادُ رُوْحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَـأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي، فَيَقُوْلَانِ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَـقُـوْلُ: هَـاهْ هَـاهْ لَا أَدْرِي، فَيَـقُوْلَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا

أَدْرِی، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوْا لَهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ، فَيَأْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسُمُوْمِهَا، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ فِيْهِ أَضْلَاعُهُ، وَيَأْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ قَبِيْحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيْحِ، فَيَقُوْلُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوْءُكَ، هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوْعَدُ، فَيَقُوْلُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ، فَيَقُوْلُ: أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ، فَيَقُوْلُ: رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3212، 4753، سنن النسائی: 78/4، سنن ابن ماجہ: 1549. (مسند احمد: 18534)

ترجمة الحديث ''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک انصاری کے جنازہ میں گئے، جب قبر پر پہنچے تو دیکھا کہ ابھی تک قبر تیار نہیں ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے، ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھ گئے، ایسے لگتا تھا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں لکڑی تھی، اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کو کریدنے لگ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور دو تین بار فرمایا: ''عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔'' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن آدمی جب اس دنیا کے آخری اور آخرت کے پہلے مراحل میں ہوتا ہے تو آسمان سے سورج کی طرح کے انتہائی سفید چہروں والے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، ان کے پاس جنت کا کفن اور خوشبو ہوتی ہے، وہ آ کر اس آدمی کی آنکھوں کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں، اتنے میں موت کا فرشتہ آ کر اس کے سر کے قریب بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: اے پاکیزہ روح! اللہ کی بخشش اور رضامندی کی طرف نکل۔ اس کی روح آرام سے بہتی ہوئی یوں نکل آتی ہے، جیسے مشکیزے سے پانی کا قطرہ نکل آتا ہے۔ جنت کے فرشتے اس روح کو موت کے فرشتے کے ہاتھوں میں ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں رہنے دیتے، بلکہ وہ فوراً اسے وصول کر کے جنت والے کفن اور خوشبو میں لپیٹ دیتے ہیں، اس سے روئے زمین پر کستوری کی عمدہ ترین خوشبو جیسی مہک آتی ہے، فرشتے اسے لے کر اوپر جاتے ہیں اور وہ فرشتوں کی جس جماعت اور گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں، وہ پوچھتے ہیں: یہ پاکیزہ روح کس کی ہے؟ اسے دنیا میں جن بہترین ناموں سے پکارا جاتا تھا، وہ فرشتے ان میں سے سب سے عمدہ نام لے کر بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے، یہاں تک وہ اسے پہلے آسمان تک لے جاتے ہیں اور اس کے لیے دروازہ کھلواتے ہیں، ان کے کہنے پر دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ پھر ہر آسمان کے مقرّب فرشتے اس روح کو اوپر والے آسمان تک چھوڑ کر آتے ہیں، اس طرح اسے ساتویں آسمان تک لے جایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے (نامۂ اعمال والی) کتاب ''عِلِّيِّيْنَ'' میں لکھ دو اور اسے زمین کی طرف واپس لے جاؤ، کیونکہ میں نے اس کو اسی سے پیدا کیا ہے، اس لیے میں اس کو اسی میں

لوٹاؤں گا اور پھر اس کو دوسری مرتبہ اسی سے نکالوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ وہ کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ وہ کہتے ہیں: یہ جو آدمی تمہارے اندر مبعوث کیا گیا تھا، وہ کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں: یہ باتیں تمہیں کیسے معلوم ہوئیں؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور میں نے اس کی تصدیق کی، اس کے بعد آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرتے ہوئے کہتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے، اس کے لیے جنت کا بستر بچھا دو، اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس اس کی طرف جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آنے لگتی ہیں اور تاحدِ نظر اس کے لیے قبر کو فراخ کر دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے پاس ایک انتہائی حسین وجمیل، خوش پوش اور عمدہ خوشبو والا ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے: تمہیں ہر اس چیز کی بشارت ہو جو تمہیں اچھی لگے، یہی وہ دن ہے جس کا تیرے ساتھ وعدہ تھا۔ وہ قبر والا پوچھتا ہے: تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو ایسا چہرہ لگتا ہے، جو خیر کے ساتھ آتا ہے۔ وہ جواباً کہتا ہے: میں تیرا نیک عمل ہوں۔ وہ کہتا ہے: اے میرے ربّ! قیامت قائم کر دے تاکہ میں اپنے اہل اور مال کی طرف لوٹ سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کافر آدمی جب اس دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کی طرف جا رہا ہوتا ہے تو آسمان سے سیاہ چہروں والے فرشتے آتے ہیں، ان کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں، وہ آ کر اس کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں، اتنے میں موت کا فرشتہ آ کر اس کے سر کے قریب بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: اے خبیث روح! اللہ کے غصے اور ناراضگی کی طرف نکل آ، وہ اس کے جسم میں بکھر جاتی ہے۔ پھر فرشتہ اسے یوں کھینچتا ہے جیسے کانٹے دار سلاخ کو تر اون میں سے کھینچ کر نکالا جاتا ہے۔ جب فرشتہ اسے نکال لیتا ہے تو دوسرے فرشتے اس روح کو اس کے ہاتھ میں ایک لحہ کے لیے بھی نہیں رہنے دیتے، بلکہ وہ اسے فوراً ٹاٹوں میں لپیٹ لیتے ہیں، روئے زمین پر پائے جانے والی سب سے گندی بدبو اس سے آتی ہے، فرشتے اسے لے کر اوپر کو جاتے ہیں۔ وہ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں: یہ خبیث روح کس کی ہے؟ اس آدمی کو دنیا میں جن برے ناموں سے پکارا جاتا تھا، وہ ان میں سے سب سے برا اور گندا نام لے کر بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے، یہاں تک کہ فرشتے اسے پہلے آسمان تک لے جاتے ہیں اور دروازہ کھلوانے کا کہتے ہیں، لیکن اس کے لیے آسمان کا دروازہ نہیں کھولا جاتا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ۔﴾ (الاعراف:40) یعنی: ”اوپر جانے کی خاطر ان کی روحوں کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں اس وقت تک نہ جاسکیں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے نکے سے نہ گزر جائے۔“

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کے (نامۂ اعمال) کی کتاب زمین کی زیریں تہ "سِجِّیْنٍ" میں لکھ دو۔ پھر اس کی روح کو زمین کی طرف پھینک دیا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ، فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ۔﴾ (الحج: 31) یعنی: ''اور جو شخص اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے، وہ گویا آسمان سے گر پڑا اور اسے پرندوں نے اچک لیا یا ہوا اسے اڑا کر دور دراز لے گئی۔'' اس کے بعد اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے اور دو فرشتے اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں اور اسے بٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! میں تو نہیں جانتا۔ وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! میں تو نہیں جانتا۔ وہ پوچھتے ہیں: یہ جو آدمی تمہارے اندر مبعوث کیا گیا تھا، وہ کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! میں نہیں جانتا۔ آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے: یہ جھوٹا ہے، اس کے لیے جہنم کا بستر بچھا دو اور اس کے لیے جہنم کی طرف دروازہ کھول دو، پس وہاں سے اس کی طرف جہنم کی حرارت اور بدبو آنے لگتی ہے۔ اس کی قبر اس پر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ ایک انتہائی بدشکل، بدصورت، گندے لباس والا بدبودار آدمی اس کے پاس آ کر کہتا ہے: تجھے ہر اس چیز کی بشارت ہو جو تجھے بری لگتی ہے، یہ وہی دن ہے کہ جس کا تجھ سے وعدہ کا جاتا تھا۔ وہ پوچھتا ہے: تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو ایسا چہرہ ہے جو شرّ کے ساتھ آتا ہے؟ وہ کہتا ہے: میں تیرا برا عمل ہوں۔ وہ قبر والا کہتا ہے: اے میرے رب! قیامت قائم نہ کرنا۔''

بَابٌ فِيْ أُمُوْرٍ تَتَعَلَّقُ بِالْأَرْوَاحِ

روح سے متعلقہ مسائل

[3030/1476]...... عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلٰى جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ))

تخريج الحديث صحيح: سنن ابن ماجه: 1449، 4271، سنن النسائي: 108/4. (مسند احمد: 15776، 15778)

ترجمة الحديث ''سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی روح ایک پرندہ ہوتی ہے، جو جنت کے درختوں سے کھاتی رہتی ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن اسے اٹھانا ہوگا، اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دے گا۔''

[3034/1477]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما وَهُوَ

يَمُوْتُ فَقُلْتُ: أَقْرِئْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنِّي السَّلَامَ۔

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابن ماجه: 1450 . (مسند احمد: 19482)

ترجمة الحديث ''محمد بن منکدر کہتے ہیں: میں سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، جبکہ ان کی وفات کا وقت قریب تھا، میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں میرا اسلام عرض کر دینا۔''

[3036/1478]...... عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أَنَتَزَاوَرُ إِذَا مُتْنَا وَيَرٰى بَعْضُنَا بَعْضًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَكُوْنُ النَّسَمُ طَيْرًا تَعْلُقُ بِالشَّجَرِ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَخَلَتْ كُلُّ نَفْسٍ فِي جَسَدِهَا))

تخریج الحدیث صحيح لغيره: المعجم الكبير: 330/5، ابن سعد: 460/8. (مسند احمد: 27387)

ترجمة الحديث ''سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ جب ہم مر جائیں گے تو کیا ہم ایک دوسرے کو ملیں گے اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام روحوں کو پرندوں کی شکل دے دی جاتی ہے، پھر وہ درختوں سے کھاتی رہتی ہیں، جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر روح اپنے جسم میں داخل ہو جائے گی۔''

بَابُ الْمُبَادَرَةِ إِلٰى تَجْهِيْزِ الْمَيِّتِ وَقَضَاءِ دَيْنِهِ

میت کی تجہیز وتکفین اور قرضہ ادا کرنے میں جلدی کرنا

[3039/1479]...... عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الصُّبْحَ فَقَالَ: ((مَا هُنَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي فُلَانٍ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: ((إِنَّ صَاحِبَكُمْ مُحْتَبَسٌ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فِي دَيْنٍ عَلَيْهِ.))

تخریج الحدیث صحيح: المستدرك الحاكم: 25/2، المعجم الأوسط: 3070. (مسند احمد: 20124)

ترجمة الحديث ''سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر پوچھا: ''یہاں بنوفلاں کا کوئی آدمی موجود ہے؟'' صحابہ نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے ساتھی کو قرضے کی وجہ سے جنت کے دروازے پر روک دیا گیا ہے۔''

[3041/1480]...... عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْأَطْوَلِ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَخَاهُ مَاتَ وَتَرَكَ ثَلٰثَمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَتَرَكَ عِيَالًا فَأَرَدْتُّ أَنْ أُنْفِقَهَا عَلٰى عِيَالِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ أَخَاكَ مَحْبُوْسٌ بِدَيْنِهِ فَاقْضِ عَنْهُ.)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَدْ أَدَّيْتُ إِلَّا دِينَارَيْنِ، ادَّعَتْهُمَا امْرَأَةٌ وَلَيْسَ لَهَا بَيِّنَةٌ، قَالَ:

((فَأَعْطِهَا فَإِنَّهَا مُحِقَّةٌ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 2413، سنن الترمذی: 1079 . (مسند احمد: 10156، 9679)

ترجمة الحديث ''سیّدنا سعد بن اطول رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ان کے بھائی کا انتقال ہوگیا، وہ تین سو درہم چھوڑ کرفوت ہوا تھا، اس کے اہل وعیال بھی تھے۔ میں نے چاہا کہ یہ رقم ان پر صرف کردوں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے بھائی کو قرضے کی وجہ سے روک لیا گیا ہے، اس لیے تم اس کی طرف سے قرضہ ادا کردو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اس کا تمام قرض ادا کردیا ہے، لیکن دو دینار رہتے ہیں، ایک عورت نے ان کے بارے میں دعویٰ کر دیا ہے، لیکن اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اسے بھی دے دو، کیونکہ وہ حق بات کر رہی ہے۔''

بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ وَالرُّخْصَةِ فِيْ تَقْبِيْلِهِ

میت کو ڈھانپنے اور اسے بوسہ دینے کا بیان

[3042/1481]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِثَوْبِ حِبَرَةٍ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5814، صحیح مسلم: 942 . (مسند احمد: 24581)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دھاری دار یمنی چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔''

[3043/1482]...... وَعَنْهَا أَيْضًا أَنْ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ دَخَلَ عَلَيْهَا فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: أَبِيْ وَ أُمِّيْ! وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ أَبَدًا، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ قَدْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مِتَّهَا .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4452، 4453، 5814، صحیح مسلم: 942 . (مسند احمد: 24581، 24863)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور سیدھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دھاری دار یمنی چادر میں لپٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا اور رو پڑے۔ پھر کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر کبھی بھی دو موتیں جمع نہیں کرے گا، جو موت آپ پر لکھی گئی تھی وہ آپ فوت ہو چکے ہیں۔''

اَبْوَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ وَالْإِحْدَادِ وَالنَّعْيِ
میت پر رونے، سوگ کرنے اور موت کی اطلاع دینے کے ابواب

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ
میت پر رونے کی ناجائز صورت کا بیان

[3046/1483]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ، وَلَطَمَ الْخُدُوْدَ، وَدَعٰى بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 1298، 3519، صحيح مسلم: 103. (مسند احمد: 4111)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنا گریبان چاک کرے، رخسار پیٹے اور جاہلیت والی پکار پکارے، وہ ہم میں سے نہیں۔''

[3049/1484]...... عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: أُغْمِيَ عَلٰى أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِي رضی اللہ عنہ فَبَكَوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ: إِنِّي بَرِيْءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ فَسَأَلُوْا عَنْ ذَالِكَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَتْ: مَنْ حَلَقَ أَوْ خَرَقَ أَوْ سَلَقَ۔

تخريج الحديث صحيح مسلم: 104. (مسند احمد: 19535، 19539)

ترجمة الحديث ''یزید بن اوس کہتے ہیں: سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی، جب لوگ رونے لگے تو انہوں نے کہا: جس آدمی سے رسول اللہ ﷺ نے براءت کا اظہار کیا، میں بھی اس سے بری ہوں۔ لوگوں نے ان کی بیوی سے پوچھا کہ (رسول اللہ ﷺ نے کن لوگوں سے براءت کا اظہار کیا)۔ اس نے کہا: جو مصیبت کے وقت سر منڈائے، یا دامن پھاڑے یا ممنوعہ الفاظ کہتے ہوئے بلند آواز میں روئے۔''

[3054/1485]...... عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ، جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْحُزْنُ، قَالَتْ عَائِشَةُ:

وَأَنَـا أَطَّـلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ فَذَكَرَ مِنْ بُكَائِهِنَّ فَـأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَـنْهَـاهُـنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَإِنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ حَتّٰـى كَـانَ فِـي الثَّـالِثَةِ، فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: ((أُحْثُـوْا فِي وُجُوْهِهِنَّ التُّرَابَ.)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: قُلْتُ: أَرْغَمَ اللّٰهُ بِأَنْفِكَ، وَاللّٰهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ مَا قَالَ لَكَ وَلَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1299، 1305، 4263، صحيح مسلم: 935. (مسند احمد: 24313)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب سیّدنا جعفر بن ابی طالب، سیّدنا زید بن حارثہ اور سیّدنا عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کے چہرہ پر غم کے آثار نمایاں تھے۔ میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی کہ ایک آدمی نے آکر کہا: اے اللہ کے رسول! جعفر کے خاندان کی عورتیں رو رہی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ ان کو روکے۔ وہ گیا اور پھر واپس آکر کہنے لگا: میں نے انہیں منع تو کیا ہے، لیکن انھوں نے میری بات نہیں مانی، تیسری مرتبہ پھر ایسا ہی ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پھر ان کے مونہوں میں مٹی ڈال دو۔'' میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے! اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تجھے جو حکم دیا، نہ تو تو نے اس پر عمل کیا اور نہ تو نے آپ ﷺ کو چھوڑا۔''

[3055/1486]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَـالَـتْ: لَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيْبٌ وَمَاتَ بِأَرْضِ غُرْبَةٍ، فَأَفَضْتُ بُكَاءً فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ تُرِيْدُ أَنْ تُسْعِدَنِي مِنَ الصَّعِيْدِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((تُرِيدِيْنَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا قَدْ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ.)) قَالَتْ: فَلَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 922. (مسند احمد: 26472)

ترجمة الحديث ''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: جب سیّدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا: پردیسی تھا اور پردیس میں فوت ہو گیا، پس میں رو پڑی۔ (مدینہ کی) بالائی بستیوں سے ایک خاتون آئی، اس کا ارادہ تھا کہ (نوحہ کرنے میں) میری مدد کرے گی، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جس گھر سے شیطان کو نکال دیا ہے تم دوبارہ اس کو وہاں داخل کرنا چاہتی ہو۔'' پس یہ سن کر میں نہ روئی۔''

فَصْلٌ مِنْهُ فِيمَا وَرَدَ مِنَ التَّغْلِيظِ فِي النِّيَاحَةِ وَالنَّائِحَةِ وَالْمُسْتَمِعَةِ

نوحہ کرنے، نوحہ کرنے والی اور اسے سننے والی کے حق میں ثابت ہونے والی سختی کا بیان

[3056/1487]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لا تُصَلِّي الْمَلَائِكَةُ عَلَى نَائِحَةٍ وَلَا عَلَى مُرِنَّةٍ .))

تخریج الحدیث مسند ابو داؤد الطیالسی: 2457، مسند ابویعلی: 6137. (مسند احمد: 8746)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے نوحہ کرنے والی اور بلند آواز سے رونے والی عورت کے لیے رحمت کی دعا نہیں کرتے۔''

[3058/1488]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((شُعْبَتَانِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُهُمَا النَّاسُ أَبَدًا: النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي النَّسَبِ .))

تخریج الحدیث صحیح: الادب المفرد للبخاری: 395. (مسند احمد: 9574)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دورِ جاہلیت کے دو کام ہیں، لوگ ان کو کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے: نوحہ کرنا اور نسب پر طعن کرنا۔''

[3059/1489]...... عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْبَعٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يُتْرَكْنَ، اَلْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالْإِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ، وَالنِّيَاحَةُ، وَالنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ أَوْ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 934. (مسند احمد: 22903)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چار امورِ جاہلیت ہیں، لیکن ان کو چھوڑا نہیں جائے گا: حسب پر فخر کرنا، نسب پر طعن کرنا، تاروں کے ذریعہ بارش طلب کرنا اور نوحہ کرنا۔ نوحہ کرنے والی عورت اگر وفات سے پہلے توبہ نہیں کر لیتی تو اسے اس حال میں قیامت کے دن کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول یا خارش کی قمیص ہو گی۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ

گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیئے جانے کا بیان

[3061/1490]...... عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ

اللّٰہِ ﷺ بِقَبْرٍ فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذَا لَيُعَذَّبُ الْآنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ.)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: غَفَرَ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّهُ وَهِلَ، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى﴾ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ هٰذَا لَيُعَذَّبُ الْآنَ وَأَهْلُهُ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 1004، صحیح البخاری: 1286، صحیح مسلم: 928. (مسند احمد: 4865)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے اور فرمایا: ''اس میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اب عذاب ہو رہا ہے۔'' یہ سن کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن کو معاف فرمائے، انہیں غلطی لگ گئی ہے، اللہ تعالیٰ کا تو ارشاد یہ ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى﴾ (سورۂ انعام: 164) یعنی: ''کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا: ''بے شک اس میت کو اب عذاب دیا جا رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔''

[3062/1491]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قِيْلَ لَهَا: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ((إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ.)) قَالَتْ: وَهِلَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، إِنَّمَا قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْمَيِّتِ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِجُرْمِهِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3978، صحیح مسلم: 932. (مسند احمد: 24302)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے کہا کہ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ تو نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ''میت کو زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔'' انہوں نے کہا: ابو عبد الرحمن کو غلطی لگ گئی ہے، آپ ﷺ نے تو یوں فرمایا تھا کہ: ''میت کے لواحقین اس پر رو رہے ہیں، جبکہ اسے اپنے گناہوں کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔''

[3064/1492]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ: ((إِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 932، صحیح البخاری: 3978. (مسند احمد: 24302، 24758)

ترجمة الحديث ''عمرہ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ ذکر ہوا کہ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے

ہیں کہ میت کو زندگان کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن کو معاف کرے، وہ جھوٹ نہیں بول رہے، یوں لگتا ہے کہ وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی ہوگئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک ایسی یہودی عورت کے پاس سے ہوا تھا کہ جس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''یہ لوگ رو رہے ہیں اور اسے قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔''

[3072/1493]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ ابْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ، وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَقُودُهُ قَائِدُهُ، قَالَ: فَأُرَاهُ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ، فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى جَنْبِي وَكُنْتُ بَيْنَهُمَا، فَإِذَا صَوْتٌ مِنَ الدَّارِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ.)) فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ مُرْسَلَةً۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَقَالَ لِيْ: انْطَلِقْ فَاعْلَمْ مَنْ ذَالِكَ، فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَعْلَمَ لَكَ مَنْ ذَالِكَ، وَإِنَّهُ صُهَيْبٌ فَقَالَ: مُرُوْهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا، فَقُلْتُ: إِنَّ مَعَهُ أَهْلَهُ؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ، وَرُبَّمَا قَالَ أَيُّوْبُ مَرَّةً: فَلْيَلْحَقْ بِنَا، فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمَدِيْنَةَ لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْ أُصِيبَ، فَجَاءَ صُهَيْبٌ فَقَالَ: وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَلَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ.)) فَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بِبَعْضِ بُكَاءِ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ عُمَرَ، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ! مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَحَدٍ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْكَافِرَ لَيَزِيْدُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَذَابًا، وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى، ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى﴾ قَالَ أَيُّوبُ: وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہم قَالَتْ: إِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُوْنِي عَنْ غَيْرِ كَاذِبَيْنِ وَلَا مُكَذَّبَيْنِ وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِيءُ۔

تخريج الحديث صحيح مسلم: 928، صحيح البخاري: 1287. (مسند احمد: 288، 289)

ترجمة الحديث ''عبد اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں: میں سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ہم سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام ابان کے جنازہ کا انتظار کر رہے تھے، وہاں پر عمرو بن عثمان بھی موجود تھے، اتنے میں سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی تشریف لے آئے، جبکہ ایک آدمی ان کی رہنمائی کر رہا تھا (کیونکہ وہ نابینا ہو چکے تھے)، میرا

خیال ہے کہ اس آدمی نے انہیں سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلایا، پس وہ آکر میرے پہلو میں بیٹھ گئے، جبکہ میں ان دونوں کے درمیان آ گیا۔ جب گھر سے رونے کی آواز سنائی دی تو سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میت کو اس کے اہل وعیال کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔'' سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مطلق طور پر بیان کیا اور (یہودی کے ساتھ خاص نہیں کیا)۔ یہ سن کر سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم امیر المومنین سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، جب ہم بیداء مقام میں پہنچے تو درخت کے سائے میں ایک آدمی بیٹھا دکھائی دیا، امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: دیکھ کر آؤ، یہ آدمی کون ہے؟ میں نے جا کر دیکھا تو وہ سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے واپس آکر عرض کیا کہ آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ یہ پتہ کر کے آؤں وہ آدمی کون ہے تو وہ سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ ہیں۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے کہا: ان سے جا کر کہو کہ ہمارے ساتھ مل جائیں۔ میں نے کہا: ان کے ہمراہ ان کے اہل خانہ بھی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگرچہ ان کے ساتھ اہل خانہ بھی ہوں، بس وہ ہمارے ساتھ مل جائیں۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تھے تو امیر المومنین پر حملہ کر دیا گیا (اور آپ زخمی ہو گئے)۔ سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: ہائے میرے بھائی! ہائے میرے دوست! یہ سن کر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''میت کو اس کے بعض اہل وعیال کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔'' سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مطلق طور پر بیان کیا اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ''بعض اہل وعیال'' کی قید لگائی۔ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: پھر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ان کو بیان کی، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے اس طرح نہیں فرمایا کہ میت کو کسی کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے، آپ ﷺ نے تو یوں فرمایا تھا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کافر کو اس کے اہل وعیال کے رونے کی وجہ سے مزید عذاب دیتا ہے۔'' اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہنساتا اور رلاتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔'' قاسم نے کہا: جب سید عائشہ رضی اللہ عنہا تک سیّدنا عمر اور سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم کی بات پہنچی تو انھوں نے کہا: بے شک تم مجھے ایسے لوگوں سے بیان کر رہے ہو جو نہ خود جھوٹ ہیں اور نہ ان کو جھٹلایا گیا ہے، اصل بات یہ ہے کہ سننے میں غلطی ہو جاتی ہے۔''

[3073/1494]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسْدِيِّ قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيحَ عَلَيْهِ (وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ) فَخَرَجَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْأَسْلَامِ، أَمَا إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى أَحَدٍ، أَلَا وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.)) أَلَا وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

((مَنْ یُنحْ عَلَیْهِ یُعَذَّبْ بِمَا نِیْحَ بِهِ عَلَیْهِ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1291، وصحیح مسلم: 4. (مسند احمد: 18140)

ترجمة الحدیث ''علی بن ربیعہ اسدی کہتے ہیں: قرظہ بن کعب نامی ایک انصاری آدمی فوت ہو گیا اور اس پر نوحہ کیا جانے لگا، ایک روایت میں ہے کہ کوفہ میں سب سے پہلے قرظہ بن کعب انصاری پر نوحہ کیا گیا، سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد کہا: اسلام میں نوحہ کا کیا کام؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''مجھ پر جھوٹ بولنا، یہ عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے، خبردار! جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم سے تیار کر لے۔'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: ''جس پر نوحہ کیا گیا تو اسے اس وجہ سے عذاب دیا جائے گا کہ اس پر نوحہ کیا گیا۔''

بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الْبُکَاءِ مِنْ غَیْرِ نَوْحٍ

نوحہ کے بغیر رونے کی رخصت کا بیان

[3076/1495]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فِی قِصَّةِ مَوْتِ إِبْرَاهِیْمَ بْنِ النَّبِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَدَعَا الصَّبِیَّ فَضَمَّهُ إِلَیْهِ، قَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَلَقَدْ رَأَیْتُهُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ یَکِیْدُ بِنَفْسِهِ، قَالَ: فَدَمَعَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تَدْمَعُ الْعَیْنُ وَیَحْزَنُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا یُرْضِی رَبَّنَا عَزَّوَجَلَّ وَاللّٰهِ! إِنَّا بِكَ یَا إِبْرَاهِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2315، صحیح البخاری: 1303. (مسند احمد: 13014)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے سیّدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کا قصہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور بچے کو بلوایا، پھر اسے اپنے سینہ سے لگا لیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ اس وقت حالت نزع میں تھے، اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اور دل غمگین ہو رہا ہے، لیکن ہم بات صرف وہی کہیں گے جو ہمارے رب کو راضی کرے گی، اے ابراہیم! اللہ کی قسم! ہم تیری وجہ سے یقیناً غمگین ہیں۔''

[3077/1496]...... عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ فَاطِمَةَ رضی اللہ عنہا بَکَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: یَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ، یَا أَبَتَاهُ إِلٰی جِبْرِیْلَ أَنْعَاهُ، یَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدُوْسِ مَأْوَاهُ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4462. (مسند احمد: 13031)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر روئیں اور کہا: اے ابا جان! آپ اپنے ربّ کے کتنے قریب ہو گئے ہیں، اے ابا جان! میں جبریل کو آپ کی وفات کی خبر دیتی ہوں۔ اے با جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔''

[3078/1497]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ جَبْرِ بْنِ عَتِيْكٍ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَيِّتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَأَهْلُهُ يَبْكُوْنَ، فَقُلْتُ: أَتَبْكُوْنَ وَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ مَا دَامَ عِنْدَهُنَّ، فَإِذَا وَجَبَتْ فَلَا يَبْكِيْنَ)) فَقَالَ جَابِرٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ حُمَيْدٍ الْقُرَشِيَّ فَقَالَ: مَاذَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: إِذَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ۔

تخريج الحديث: صحيح: سنن النسائی: 52/6. (مسند احمد: 23751)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انصاریوں کے ہاں ایک قریب الموت آدمی کے پاس گئے، اس کے اہل وعیال رو رہے تھے۔ میں نے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں رو رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو چھوڑ دو، جب تک یہ آدمی ان کے پاس ہے، ان کو رونے دو، جب واجب ہو جائے گی تو یہ نہ روئیں۔'' جابر کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث عمر بن حمید قرشی کو سنائی، انہوں نے پوچھا: ''واجب ہو جائے گی'' کا کیا معنی ہے؟ کہا: جب اس کو قبر میں داخل کر دیا جائے۔''

[3081/1498]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى بَعْضِ بَنَاتِهِ، وَهِيَ فِي السَّوْقِ، فَأَخَذَهَا وَوَضَعَهَا فِي حِجْرِهِ حَتّٰى قُبِضَتْ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَتْ أُمُّ أَيْمَنَ، فَقِيْلَ لَهَا: أَتَبْكِيْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: أَلَا أَبْكِي وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْكِي، قَالَ: ((إِنِّي لَمْ أَبْكِ، وَهٰذِهِ رَحْمَةٌ إِنَّ الْمُؤْمِنَ تَخْرُجُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ (وَفِي لَفْظٍ) إِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، إِنَّ نَفْسَهُ تَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ))

تخريج الحديث: حسن: الشمائل الترمذی: 318، مصنف ابن ابی شيبة: 394/4، مسند عبد بن حميد: 593. (مسند احمد: 2412)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک صاحب زادی کے ہاں تشریف لائے، جبکہ وہ عالَمِ نزع میں تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکڑا اور اپنی گود میں رکھا، اس وقت اس کی روح پرواز کر گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو آ گئے، سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا بھی رونے لگیں، ان سے کسی نے کہا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے رو رہی ہیں؟ انہوں نے کہا: میں کیوں نہ روؤں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو رو رہے

ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تو نہیں رو رہا، یہ تو رحمت ہے۔ مومن کی روح اس کے پہلوؤں سے نکل رہی ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ہے: مومن ہر حال میں ہر قسم کی بھلائی پر ہوتا ہے، جب اس کی روح اس کے پہلوؤں سے نکل رہی ہوتی ہے تو وہ اس حال میں بھی اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر رہا ہوتا ہے۔“

[3082/1499]...... عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْضُ بَنَاتِهِ أَنَّ صَبِيًّا لَهَا ابْنًا أَوْ ابْنَةً، قَدِ احْتُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا، قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا يَقْرَأُ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ: ((إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ، فَقَامَ وَقُمْنَا فَرُفِعَ الصَّبِيُّ إِلٰى حِجْرِ أَوْ فِي حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ، وَفِي الْقَوْمِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَأُبَيٌّ أَحْسِبُ، فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللّٰهُ فِي قُلُوْبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 5655، 6655، صحيح مسلم: 923. (مسند احمد: 21776)

ترجمة الحديث ”سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی صاحب زادی (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کو اطلاع بھجوائی کہ اس کا بیٹا یا بیٹی نزع کے عالم میں ہے، لہٰذا آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے جواباً اپنی بیٹی کو سلام بھجوایا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جو لے لے اور جو دے دے، سب کچھ اسی کا ہے اور اس کے پاس ہر چیز کا وقت مقرر ہے، پس چاہیے کہ وہ صبر کرے اور اجر کی امید رکھے۔“ لیکن اس دفعہ بیٹی نے قسم دے کر آپ ﷺ کو دوبارہ بلوایا۔ سو آپ ﷺ اٹھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑے۔ بچے کو آپ ﷺ کی گود میں رکھ دیا گیا، اس وقت اس کی روح پرواز کر رہی تھی۔ لوگوں میں سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ موجود تھے اور میرا خیال ہے کہ سیّدنا ابی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں بہہ پڑیں، سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ رحمت ہے، جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے، رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہربان بندوں پر رحم کرتا ہے۔“

[3085/1500]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ لَمَّا مَاتَ حَضَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَتْ: فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَعْرِفُ بُكَاءَ عُمَرَ مِنْ بُكَاءِ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي، وَكَانُوْا كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾۔

تخریج الحدیث صحيح ابن حبان: 7028، مصنف ابن ابی شيبة: 408/14. (مسند احمد: 25097)

ترجمة الحديث ”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سیّدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو

رسول اللہ ﷺ اور سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما وہاں تشریف لائے، سیدہ کہتی ہیں: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز علیحدہ علیحدہ پہچان رہی تھی، حالانکہ میں اپنے حجرے میں تھی، وہ صحابہ آپس میں ایسے ہی تھے، جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح: 29) یعنی: ''وہ آپس میں رحم دل تھے۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْدَادِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر سوگ منانے کا بیان

[3089/1501]...... عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا .))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 1282، صحيح مسلم: 1487. (مسند احمد: 26754)

ترجمة الحديث ''زوجۂ رسول سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا کہ ''جس عورت کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے، اس کے لیے کسی میت پر تین دنوں سے زیادہ سوگ منانا حلال نہیں ہے، ماسوائے خاوند کے، کہ اس کے لیے چار ماہ دس دن (سوگ ہے)۔''

[3090/1502]...... عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ حَمِيْمٌ لِأُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ، فَمَسَحَتْ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: إِنَّمَا أَصْنَعُ هٰذَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُ (وَفِي رِوَايَةٍ: لِأَنَّ) رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةً وَعَشْرًا .))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 5339، صحيح مسلم: 1486. (مسند احمد: 26766)

ترجمة الحديث ''سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا ایک رشتہ دار فوت ہو گیا، انہوں نے خوشبو منگوا کر بازوؤں پر لگائی اور کہا: میں نے خاص وجہ کی بنا پر ایسے کیا اور وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس عورت کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے، اس کے لیے کسی میت پر تین دنوں سے زیادہ سوگ منانا حلال نہیں ہے، ماسوائے خاوند کے، کہ اس کے لیے چار ماہ دس دن (سوگ ہے)۔''

[3091/1503]...... عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَـلَاثٍ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1491. (مسند احمد: 24092، 26454)

ترجمۃ الحدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے کسی میت پر تین دنوں سے زیادہ سوگ منانا حلال نہیں ہے، ماسوائے خاوند کے۔''

[3093/1504]...... عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُحِدَّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَـلَاثٍ إِلَّا عَـلٰى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا إِلَّا عَصْبًا، وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا عِنْدَ طُهْرِهَا، فَإِذَا طَهُرَتْ مِنْ حَيْضِهَا نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَ أَظْفَارٍ))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 5342، صحيح مسلم: 1128. (مسند احمد: 20794)

ترجمۃ الحدیث ''سیدہ ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی عورت کسی میت پر تین دنوں سے زیادہ سوگ نہ منائے، سوائے خاوند پر، اس پر چار ماہ دس دن سوگ منائے گی، اس دوران وہ رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے، لیکن رنگے ہوئے سوت کا کپڑا پہن سکتی ہے، سرمہ نہ لگائے، خوشبو استعمال نہ کرے، مگر جب ایام حیض سے پاک ہو تو تب تھوڑی سی قسط یا اظفار کی خوشبو استعمال کر لے۔''

اَبْوَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ
میت کو غسل دینے کے مسائل

بَابُ مَنْ يَلِيهِ وَرِفْقِهِ بِهٖ وَسَتْرِهٖ عَلَيْهِ وَثَوَابِ ذٰلِكَ
میت کے امور کا ذمہ دار کون ہے؟ اس کا اور اس کے ساتھ نرمی کرنے اس پر پردہ ڈالنے اور اس کے ثواب کا بیان

[3099/1505]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2590. (مسند احمد: 9045)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دنیا میں دوسرے آدمی پر پردہ ڈالے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر پردہ ڈالے گا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ لِلْآخَرِ
میاں بیوی کا ایک دوسرے کو غسل دینے کا بیان

[3100/1506]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْيَوْمِ الَّذِي بُدِئَ فِيهِ ، فَقُلْتُ: وَا رَأْسَاهُ، فَقَالَ: ((وَدِدْتُ أَنَّ ذَالِكَ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَهَيَّأْتُكِ وَدَفَنْتُكِ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2387، صحیح البخاری: 5666، 7217. (مسند احمد: 25113)

ترجمۃ الحدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جس دن رسول اللہ ﷺ (کی مرض الموت) کا آغاز ہوا تو آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے کہا: ہائے میرا سر۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو چاہتا ہوں کہ ایسا ہوتا کہ (تم بیمار ہو جانے کے بعد فوت ہو جاتیں) پھر تم کو تیار کر کے دفن کر دیتا۔''

[3102/1507]...... عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنَ الْأَمْرِ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا نِسَاءُهُ۔

تخريج الحديث حسن: سنن أبوداود: 3141، سنن ابن ماجه: 1464 . (مسند احمد: 26306)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی تھیں: جس چیز کا مجھے بعد میں پتہ چلا، اگر اس کا پہلے پتہ ہوتا تو آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی بیویاں ہی غسل دیتیں۔''

بَابُ تَرْكِ غُسْلِ الشَّهِيْدِ وَمَا جَاءَ فِيْهِ

شہید کوغسل نہ دینے کا بیان

[3103/1508]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الشُّهَدَاءِ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ: ((زَمِّلُوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَإِنِّي قَدْ شَهِدْتُ عَلَيْهِمْ)) فَكَانَ يُدْفَنُ الرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ، وَيُسْأَلُ أَيُّهُمْ كَانَ أَقْرَأَ لِلْقُرْآنِ فَيُقَدِّمُوْنَهُ، قَالَ: فَدُفِنَ أَبِي وَعَمِّي يَوْمَئِذٍ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ۔

تخريج الحديث صحيح البخاری: 1343، 1345، 1346، 1347، 1353 . (مسند احمد: 23660)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: احد کے دن نبی کریم ﷺ شہداء پر متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''ان کو خون سمیت ڈھانپ دو، میں ان کے حق میں گواہی دوں گا۔)) پھر دو دو، تین تین آدمیوں کو ایک ایک قبر میں دفن کیا گیا اور دفن کے وقت یہ پوچھا جاتا ہے کہ ان میں سے کون زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہے، پھر اسے قبر میں مقدم کرتے تھے۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس روز میرے والد اور چچا کو ایک قبر میں دفن کیا گیا۔''

[3104/1509]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا أَشْرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ قَالَ: ((أَشْهَدُ عَلَى هٰؤُلَاءِ، مَا مِنْ مَجْرُوْحٍ جُرِحَ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَدْمٰى، اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ، أُنْظُرُوْا أَكْثَرَهُمْ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ، فَقَدِّمُوْهُ أَمَامَهُمْ فِي الْقَبْرِ))

تخريج الحديث صحيح: شرح مشكل الآثار : 258 . (مسند احمد: 23658)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن صعیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ شہدائے احد پر متوجہ ہوئے تو فرمایا: ''میں ان پر گواہ ہوں، جو آدمی بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا، اس کا رنگ تو خون جیسا ہی ہوگا، لیکن خوشبو

کستوری کی سی ہوگی۔اب دیکھو! ان میں سے جس کو قرآن مجید زیادہ یاد ہو، اسے قبر میں آگے کی طرف رکھو۔‘‘

بَابُ صِفَةِ غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دینے کا بیان

[3107/1510]...... حَدَّثَنَا، عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ عَلَيْهَا السَّلَامُ، فَقَالَ: ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَالِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي)) قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ وَقَالَ: ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)) قَالَ: وَقَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ: ((اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا.)) قَالَ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: مَشَطْنَاهَا ثَلَاثًا قُرُونٍ (زَادَتْ فِي رِوَايَةٍ) وَأَلْقَيْنَا خَلْفَهَا قَرْنَيْهَا وَنَاصِيَتَهَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1253، 1254، 1258، صحیح مسلم: 939. (مسند احمد: 20790)

ترجمة الحديث ’’سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا: ’’اس کو پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ تین یا پانچ دفعہ غسل دو یا اگر ضرورت محسوس کرو تو اس سے زیادہ مرتبہ نہلا دو، البتہ آخری دفعہ میں کچھ کافور ملا لینا، پھر جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔‘‘ پس جب ہم غسل سے فارغ ہوئیں تو ہم آپ ﷺ کو اطلاع دی، آپ ﷺ نے اپنے ازار کا کپڑا ہمیں دیا اور فرمایا: ’’سب سے پہلے اس کو اس چادر میں لپیٹو۔‘‘ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ’’اسے طاق یعنی تین یا پانچ یا سات دفعہ غسل دو۔‘‘ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم نے کنگھی کرکے ان کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک روایت میں ہیں: ہم نے ان کے سامنے والے اور جانبین کے بالوں کو پیچھے کر دیا تھا۔‘‘

[3109/1511]...... عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُمْ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ: ((ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 167، 1255، 1256، صحیح مسلم: 933. (مسند احمد: 27302)

ترجمة الحديث ’’سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحب زادی کے غسل کے موقعہ پر انہیں فرمایا: ’’اس کی دائیں جانب سے اور اعضائے وضو سے غسل شروع کرو۔‘‘

اَبْوَابُ الْكَفَنِ وَتَوَابِعِهٖ
کفن اوراس سے متعلقہ مسائل

بَابُ اِسْتِحْبَابِ اِحْسَانِ الْكَفَنِ مِنْ غَيْرِ مُغَالَاةٍ وَاخْتِيَارِ الْأَبْيَضِ

اس امر کا بیان کہ غلو کئے بغیر میت کو عمدہ کفن دیا جائے اور سفید کفن زیادہ پسندیدہ ہے

[3110/1512]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا قُبِضَ وَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ يُقْبَرَ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلٰى ذَالِكَ ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 943 . (مسند احمد: 14145)

ترجمة الحديث ''سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور ایسے آدمی کا ذکر کیا گیا، جوفوت ہوا اور اسے معمولی سا کفن دے کر رات کو ہی دفن کر دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھے بغیر رات کو دفن کرنے سے منع کر دیا، الا یہ کہ بندہ مجبور ہو جائے، پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو وہ اچھا کفن دیا کرے۔''

[3111/1513]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَجَدَ سَعَةً ، فَلْيُكَفِّنْ فِي ثَوْبِ حِبَرَةٍ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3150 . (مسند احمد: 14601)

ترجمة الحديث ''سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی میں استطاعت ہو تو وہ (میت کو) یمن کے دھاری دار کپڑے میں کفن دے۔''

[3112/1514]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيهَا مَوْتَاكُمْ ، وَإِنَّ مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمَدَ ، يَجْلُو

الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3878، 4061. (مسند احمد: 2219، 3426)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفید لباس پہنا کرو، کیونکہ یہ تمہارے بہترین لباسوں میں سے ہے اور اپنے مردوں کو اسی میں کفن دیا کرو۔ اور تمہارے سرموں میں بہترین سرمہ اثمد ہے، یہ بینائی کو تیز کرتا اور پلکوں کو اگاتا ہے۔''

بَابُ صِفَةِ الْكَفَنِ لِلرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَفِى كَمْ ثَوْبٍ يَكُوْنُ

مرد اور عورت کے کفن کی کیفیت کا بیان، نیز وہ کتنے کپڑے ہونے چاہئیں

[3114/1515]...... عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَهَا: يَا بُنَيَّةُ! أَيُّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قُلْتُ: يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، قَالَ: فِي كَمْ كَفَّنْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قُلْتُ: يَا أَبَتِ! كَفَّنَّاهُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيْضٍ سُحُوْلِيَّةٍ جُدُدٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ أُدْرِجَ فِيْهَا إِدْرَاجًا۔

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الأوسط: 8369. (مسند احمد: 24869)

ترجمۃ الحدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: بیٹی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال کس روز کو ہوا تھا؟ میں نے کہا: سوموار کو۔ پوچھا: آپ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ میں نے کہا: ابا جان! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید نئے یمنی سحولی کپڑوں میں کفن دیا تھا، ان میں قمیص تھی نہ عمامہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان چادروں میں لپیٹ دیا گیا تھا۔''

[3116/1516]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَيْضًا قَالَ: كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي بُرْدَيْنِ أَبْيَضَيْنِ وَبُرْدٍ أَحْمَرَ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن البیهقی: 400/3، المعجم الکبیر الطبرانی: 12056، مصنف عبد الرزاق: 6166. (مسند احمد: 2284، 2861)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ کی دو اور سرخ رنگ کی ایک چادر میں کفن دیا گیا۔''

بَابُ التَّكْفِيْنِ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ وَجَوَازِ تَكْفِيْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَالْإِقْتِصَارِ عَلٰى مَا يَسْتُرُ الْعَوْرَةَ إِذَا دَعَتِ الضُّرُوْرَةُ وَاِسْتِحْبَابِ الْمُوَاسَاةِ بِالْكَفَنِ

میت کی تکفین اس کے راس المال سے کرنے ،ضرورت کے وقت دو تین تین اموات کو ایک ایک کپڑے میں کفن دینے، کہ شرم والے مقامات پر پردہ ہو جائے، اور کسی دوسرے آدمی کو کفن دینے کے مستحب ہونے کا بیان

[3120/1517]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتٰى عَلٰى حَمْزَةَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَآهُ قَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَقَالَ: ((لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ، وَقَالَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ: تَأْكُلُهُ الْعَاهَةُ حَتّٰى يُحْشَرَ مِنْ بُطُوْنِهَا.)) قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ، فَكَفَّنَهُ فِيْهَا، قَالَ: وَكَانَتْ إِذَا مُدَّتْ عَلٰى رَأْسِهِ بَدَتْ قَدَمَاهُ، وَإِذَا مُدَّتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ قَالَ: وَكَثُرَ الْقَتْلٰى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ، قَالَ: وَكَانَ يُكَفَّنُ أَوْ يُكَفَّنَ الرَّجُلَيْنِ شَكَّ صَفْوَانُ، وَالثَّلَاثَةَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُ عَنْ أَكْثَرِهِمْ قُرْآنًا فَيُقَدِّمُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ، قَالَ: فَدَفَنَهُمْ رَسُوْلُ ﷺ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، فَكَانَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ يُكَفَّنُوْنَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

تخريج الحديث: حسن لغيره: سنن أبوداود: 3136، سنن الترمذي: 1016. (مسند احمد: 12300)

ترجمة الحديث: ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور دیکھا کہ ان کا مثلہ کیا جا چکا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر صفیہ محسوس نہ کرتی تو میں ان کو ایسے ہی رہنے دیتا، یہاں تک درندے اور (گوشت خور) پرندے ان کو کھا جاتے اور ان ان کے پیٹوں سے ان کا حشر ہوتا۔'' پھر آپ ﷺ نے دھاری دار چادر منگوا کر ان کو اس میں کفن دیا، وہ چادر اس قدر چھوٹی تھی کہ اگر سر کو ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر اسے پاؤں پر ڈالا جاتا تو سر ننگا ہو جاتا۔ پھر آپ ﷺ دو دو تین تین آدمیوں کو ایک کپڑے میں کفن دیتے پھر پوچھتے کہ ان میں سے زیادہ قرآن مجید کس کو یاد ہے، پس اسے (لحد میں) قبلہ کی طرف مقدم کرتے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ نے شہداء کو دفن کر دیا اور ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ زید بن حباب راوی نے کہا: ایک ایک، دو دو اور تین تین آدمیوں کو ایک ایک کپڑے میں کفن دیا گیا۔''

[3121/1518]...... عَنِ الزُّبَيْرِ (بْنِ الْعَوَّامِ) رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّهُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تَسْعٰى حَتّٰى إِذَا كَادَتْ أَنْ تُشْرِفَ عَلَى الْقَتْلٰى، قَالَ: فَكَرِهَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَرَاهُمْ، فَقَالَ: ((الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ.)) قَالَ الزُّبَيْرُ رضی اللہ عنہ: فَتَوَسَّمْتُ أَنَّهَا أُمِّيْ صَفِيَّةُ، قَالَ: فَخَرَجْتُ أَسْعٰى إِلَيْهَا فَأَدْرَكْتُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْتَهِيَ إِلَى الْقَتْلٰى، قَالَ: فَلَدَمَتْ فِي صَدْرِي وَكَانَتِ امْرَأَةً جَلْدَةً قَالَتْ: إِلَيْكَ، لَا أَرْضَ لَكَ، قَالَ: فَقُلْتُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَزَمَ عَلَيْكِ، قَالَ: فَوَقَفَتْ وَأَخْرَجَتْ ثَوْبَيْنِ مَعَهَا فَقَالَتْ: هٰذَانِ ثَوْبَانِ جِئْتُ بِهِمَا لِأَخِي حَمْزَةَ فَقَدْ بَلَغَنِي مَقْتَلُهُ فَكَفِّنُوْهُ فِيْهِمَا، قَالَ: فَجِئْنَا بِالثَّوْبَيْنِ لِنُكَفِّنَ فِيْهِمَا حَمْزَةَ فَإِذَا إِلٰى جَنْبِهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَتِيْلٌ قَدْ فُعِلَ بِهِ كَمَا فُعِلَ بِحَمْزَةَ، قَالَ: فَوَجَدْنَا غَضَاضَةً وَحَيَاءً أَنْ نُكَفِّنَ حَمْزَةَ فِي ثَوْبَيْنِ وَالْأَنْصَارِيُّ لَا كَفَنَ لَهُ، فَقُلْنَا: لِحَمْزَةَ ثَوْبٌ وَلِلْأَنْصَارِيِّ ثَوْبٌ، فَقَدَرْنَاهُمَا، فَكَانَ أَحَدُهُمَا أَكْبَرَ مِنَ الْآخَرِ فَأَقْرَعْنَا بَيْنَهُمَا، فَكَفَنَّا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ طَارَ۔

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 980، مسند ابویعلی: 686، سنن البیھقی: 401/13. (مسند احمد: 1418)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: احد کے روز ایک خاتون دوڑتی ہوئی آ رہی تھی اور قریب تھا کہ وہ آ کر شہداء کو دیکھ لے، لیکن آپ ﷺ اس بات کو ناپسند کر رہے تھے کہ وہ شہداء کو (ان کی اس حالت میں) دیکھے، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''عورت، عورت، (اس کو شہداء کے پاس آنے سے بچاؤ) سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے پہچان لیا کہ وہ میری والدہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں، پس میں جلدی سے ادھر گیا اور قبل اس کے کہ وہ شہداء تک جا پہنچتیں، میں ان تک جا پہنچا، لیکن چونکہ وہ مضبوط خاتون تھیں، اس لیے انہوں نے میرے سینے پر ضرب لگائی اور کہا: پرے ہٹ جا، تیرا کوئی ٹھکانہ نہ ہو۔ لیکن جب میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں روکنے کا حکم دیا ہے، یہ سن کر وہ رک گئیں، ان کے پاس دو کپڑے تھے، انہوں نے وہ نکالے اور کہا: یہ دو کپڑے ہیں، میں اپنے بھائی حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے لائی ہوں، کیونکہ مجھے اس کی شہادت کی اطلاع ملی ہے، ان کو ان کپڑوں میں کفن دینا، سو ہم سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن دینے کے لیے وہ دو کپڑے لے آئے، لیکن اچانک ان کے پہلو میں ایک شہید انصاری بھی پڑا ہے، اس کے ساتھ بھی مثلہ کیا گیا ہے، تو ہمیں اس میں بے مروتی اور ناانصافی محسوس ہوئی کہ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو دو کپڑوں میں کفن دیں اور انصاری کے لیے ایک کپڑا بھی نہ ہو۔ پھر ہم نے دونوں کپڑے ماپے، چونکہ ان میں سے ایک بڑا نکلا تھا، اس لیے ہم نے ان دونوں شہداء کے درمیان قرعہ ڈالا، جس کے حصے میں جو کپڑا آیا، ہم نے اسے اس میں کفن دے دیا۔''

[3122/1519]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَفَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَمْزَةَ فِی ثَوْبٍ وَاحِدٍ، قَالَ جَابِرٌ ذٰلِكَ الثَّوْبُ نَمِرَةٌ.

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 977. (مسند احمد: 14521)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں کفن دیا تھا اور وہ کپڑا دھاری دار تھا۔''

[3123/1520]...... عَنْ خَبَّابٍ (بْنِ الْأَرَتِّ رضی اللہ عنہ) قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَبْتَغِی وَجْهَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَمِنَّا مَنْ مَضٰى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيْهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ إِذْخِرًا وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا يَعْنِی يَجْتَنِيْهَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1276، 3913، 3914، 4047، صحیح مسلم: 940. (مسند احمد: 21058)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی، اس لیے اللہ تعالیٰ پر ہمارا ثواب ثابت ہو گیا (جیسا کہ اس نے وعدہ کیا ہے)۔ پھر ہم میں بعض لوگ ایسے تھے، جو اپنے عمل کا اجر کھائے بغیر اللہ کے پاس چلے گئے، ان میں سے ایک سیّدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی تھے، جو احد کے دن شہید ہو گئے، ہمیں ان کے کفن کے لیے صرف ایک چادر مل سکی اور وہ بھی اس قدر مختصر تھی کہ جب ہم ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب ان کے پاؤں کو ڈھانپا جاتا تو سر ننگا ہو جاتا۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دیں، جبکہ ہم میں بعض ایسے بھی ہیں جن کا پھل تیار ہو چکا اور اب وہ اسے چن رہا ہے۔''

[3124/1521]...... عَنْ خَبَّابٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ حَمْزَةَ رضی اللہ عنہ لَمْ يُوجَدْ لَهُ كَفَنٌ إِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ، إِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَأْسِهِ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَإِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهِ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَأْسِهِ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْإِذْخِرُ۔

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الطبرانی: 3674، 3682. (مسند احمد: 20172. ، 27219)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا خباب رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے کفن کے لیے صرف ایک

دھاری دار چادر میسر آسکی اور وہ (بھی اس قدر مختصر تھی) کہ اگر ان کے سر پر ڈالی جاتی تو پاؤں سے ہٹ جاتی تھی اور اگر پاؤں پر ڈالی جاتی تو سر سے ہٹ جاتی۔ آخر کار چادر ان کے سر پر رکھی گئی اور پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دی گئی۔''

بَابُ تَكْفِيْنِ الشَّهِيْدِ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ قُتِلَ فِيْهَا

شہید کو انہی کپڑوں میں کفن دینے کا بیان، جن میں وہ شہادت پاتا ہے

[3125/1522]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: رُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِيْ صَدْرِهِ أَوْ قَالَ فِيْ جَوْفِهِ، فَأُدْرِجَ فِيْ ثِيَابِهِ كَمَا هُوَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 3133. (مسند احمد: 14952)

ترجمة الحدیث ''سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کو اس کے سینے یا پیٹ میں تیر لگا تو اس کو اس کے انہی کپڑوں میں لپیٹ دیا گیا، جبکہ ہم (ایسا کرتے وقت) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔''

[3126/1523]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ بِالشُّهَدَاءِ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَالْجُلُوْدُ، وَقَالَ: ((اِدْفِنُوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن ابوداؤد: 3134، سنن ابن ماجہ: 1515. (مسند احمد: 2217)

ترجمة الحدیث ''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر شہداء کے بارے میں حکم دیا کہ ان سے لوہے اور ہتھیاروں کو اتار دیا جائے اور فرمایا: ''ان کو ان کے خونوں اور کپڑوں سمیت دفن کر دیا جائے۔''

بَابُ تَطْيِيْبِ بَدَنِ الْمَيِّتِ وَكَفَنِهِ اِلَّا الْمُحْرِمَ وَمَا جَاءَ فِيْ تَكْفِيْنِ الْمُحْرِمِ

میت کے بدن و کفن کو خوشبو لگانے کا بیان، الّا یہ کہ وہ محرم ہو، نیز محرم کی تکفین کا بیان

[3128/1524]...... عَنْ جَابِرٍ (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَجْمَرْتُمُ الْمَيِّتَ، فَأَجْمِرُوْهُ ثَلَاثًا.))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: مصنف ابن ابی شیبۃ: 265/3، مسند ابویعلی: 2300، صحیح ابن حبان: 3031، مستدرك الحاكم: 355/1، سنن البیہقی: 405/3. (مسند احمد: 14540)

ترجمة الحدیث ''سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جب میت کو عود سے دھونی دو تو تین دفعہ دھونی دیا کرو۔''

[3129/1525]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُمِسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 1851، صحيح مسلم: 1206. (مسند احمد: 1850)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھا، اس کی اونٹنی نے اس کو اس طرح گرایا کہ اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا، جبکہ وہ احرام کی حالت میں تھا۔ اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کی پتوں کے ساتھ غسل دے کر اس کے ان ہی دو کپڑوں میں کفن دے دو اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور اس کے سر کو بھی نہ ڈھانپو، کیونکہ اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہو گا۔''

اَبْوَابُ الصَّلَاةِ عَلَی الْمَیِّتِ
نماز جنازہ کے ابواب

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَی الْمَیِّتِ وَتَشْیِیْعِ الْجَنَازَةِ
نماز جنازہ پڑھنے اور میت کے ساتھ جانے کی فضیلت کا بیان

[3133/1526]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهُ قِیْرَاطٌ وَمَنِ انْتَظَرَ حَتّٰی یُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِیْرَاطَانِ.)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا قِیْرَاطَانِ؟ قَالَ: ((مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1323، 1324، 1325، مسلم: 945. (مسند احمد: 7188)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی میت کی نماز جنازہ پڑھے، اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہوگا اور جو تدفین سے فراغت تک انتظار کرے، اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے۔'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! دو قیراط کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔''

[3134/1527]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهُ قِیْرَاطٌ.)) قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مِثْلُ قِیْرَاطِنَا هٰذَا؟ قَالَ: ((لَا، بَلْ مِثْلُ أُحُدٍ أَوْ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ.))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 320/3. (مسند احمد: 4650)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی کسی میت کی نماز جنازہ پڑھتا ہے اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔'' صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہمارے اس قیراط کی طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، وہ قیراط تو احد پہاڑ کے برابر ہے یا اس سے بھی بڑا ہے۔''

[316/1528]...... وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ

أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ ، فَإِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيْرَاطَانِ ، اَلْقِيْرَاطُ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ .)) فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: أَبَا هِرٍّ! أُنْظُرْ مَا تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (وَفِي لَفْظٍ: أُنْظُرْ مَا تُحَدِّثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! فَإِنَّكَ تُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ) فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ حَتّٰى انْطَلَقَ بِهِ إِلٰى عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَنْشُدُكِ بِاللّٰهِ أَمَا سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ ، فَإِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيْرَاطَانِ .))؟ قَالَتْ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَشْغَلُنِي عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَرْسُ الْوَادِيِّ وَلَا صَفْقٌ بِالْأَسْوَاقِ ، إِنِّي إِنَّمَا كُنْتُ أَطْلُبُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَةً يُعَلِّمُنِيْهَا وَأُكْلَةً يُطْعِمُنِيْهَا؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: أَنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! كُنْتَ أَلْزَمَنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَأَعْلَمَنَا بِحَدِيْثِهِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1323 ، 1324 ، صحیح مسلم: 945 . (مسند احمد: 4453)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ وہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، جبکہ وہ یہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی میت کے ساتھ جائے اور نماز جنازہ پڑھے اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور اگر وہ دفن تک ساتھ رہے تو اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، ایک قیراط احد پہاڑ سے بھی بڑا ہوتا ہے۔'' یہ حدیث سن کر سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو ہر! ذرا خیال کرو کہ تم رسول اللہ ﷺ سے کیا کچھ بیان کر رہے ہو؟ ایک روایت میں ہے: انہوں نے کہا: ابو ہریرہ! ذرا غور کرو کہ تم رسول اللہ ﷺ سے کیا بیان کر رہے ہو؟ تم رسول اللہ سے بہت زیادہ احادیث بیان کرتے ہو۔ یہ سن کر سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے گئے اور کہا اے ام المومنین! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''جو آدمی میت کے ساتھ چلے اور نماز جنازہ پڑھے تو اسے ایک قیراط اور جو آدمی دفن تک ساتھ رہے اسے دو قیراط اجر ملتا ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، میں نے یہ حدیث سنی ہے۔ پھر سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (اصل بات یہ ہے کہ) نہ کھیتی باڑی مجھے رسول اللہ ﷺ سے مصروف رکھ سکی اور نہ بازاروں میں سودا کرنا، میں تو اس تلاش میں رہتا تھا کہ آپ ﷺ مجھے کسی کلمے اور فرمان کی تعلیم دے دیں اور کوئی کھانا کھلا دیں۔ یہ سن کر سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو ہریرہ! واقعی تم ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور ہم سب سے بڑھ کر احادیث رسول کو جانتے ہیں۔''

[3142/1529]...... عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلّٰى

عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيْرَاطَانِ، وَمَنْ تَبِعَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَهُوَ أَثْقَلُ فِي مِيْزَانِهِ مِنْ أُحُدٍ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1541. (مسند احمد: 21201)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص میت کے ساتھ جائے (اور اس کے ساتھ ہی رہے) یہاں تک کہ نماز جنازہ اور (تدفین) سے فارغ ہو جائے تو اس کے دو قیراط اجر ہوگا اور جو آدمی اس کے ساتھ جائے، یہاں تک کہ اس پر نماز سے فارغ ہوا جائے، اس کے لیے ایک قیراط اجر ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! یہ قیراط اس شخص کے ترازو میں احد پہاڑ سے بھی بھاری ہوگا۔''

بَابُ مَا يُرْجٰى لِلْمَيِّتِ بِكَثْرَةِ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ

نماز جنازہ میں نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے میت کے بارے میں رکھی جانے والی (بخشش کی) امید کا بیان

[3144/1530]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَمُوْتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ يَبْلُغُوْنَ أَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً، فَيَشْفَعُوْا لَهُ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 947. (مسند احمد: 24038)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس پر ایک سو آدمیوں کی جماعت نماز جنازہ پڑھ کر سفارش کرے تو ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔''

[3146/1531]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 948. (مسند احمد: 2509)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو مسلمان فوت جائے اور اس کے جنازے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرنے والے چالیس آدمی کھڑے ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی سفارش قبول کر لیتا ہے۔''

[3147/1532]...... عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ.)) قَالَ أَبُو الْمَلِيْحِ: اَلْأُمَّةُ أَرْبَعُوْنَ إِلٰى مِائَةٍ فَصَاعِدًا۔

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الکبیر : 1060/23، مصنف ابن ابی شیبۃ: 321/3، التاریخ الکبیر للبخاری : 113/5 . (مسند احمد: 26812)

ترجمۃ الحدیث ''سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس مسلمان کی نماز جنازہ پڑھنے والی ایک امت ہو تو اس کے حق میں ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔'' ابوملیح راوی کہتا ہے: چالیس سے سو اور اس سے زائد تک کے افراد کو ''امت'' کہتے ہیں۔''

مَشْرُوْعِيَّةُ الصَّلَاةِ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَدَمِ مَشْرُوْعِيَّتِهَا عَلَى الشُّهَدَاءِ

انبیاء کی نماز جنازہ مشروع ہونے اور شہداء کی یہ نماز غیر مشروع ہونے کا بیان

[3149/1533]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي قَتْلَى أُحُدٍ: ((لَا تُغَسِّلُوْهُمْ، فَإِنَّ كُلَّ جُرْحٍ أَوْ كُلَّ دَمٍ يَفُوْحُ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1343، 1345، 1346، 1353، 4079. (مسند احمد: 14189)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کے بارے میں فرمایا: ''تم انہیں غسل نہ دو، کیونکہ قیامت کے دن ان کے ہر زخم یا خون سے کستوری کی خوشبو پھوٹے گی۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی تھی۔''

[3150/1534]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَدَفَنَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ۔

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن أبوداود: 3136، سنن الترمذی: 1016. (مسند احمد: 12300)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دیا تھا۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالسِّقْطِ وَعَدَمِهَا

چھوٹے اور قبل از وقت پیدا ہونے والے نامکمل بچے کی نماز جنازہ پڑھنے اور نہ پڑھنے کا بیان

[3151/1535]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى ابْنِهِ إِبْرَاهِيْمَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَقَالَ: ((إِنَّ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مَنْ يُتِمُّ رَضَاعَهُ، وَهُوَ صِدِّيْقٌ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1382، 3255. (مسند احمد: 18497، 18502)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے

ابراہیم رضی اللہ عنہ، جوسولہ ماہ کی عمر میں فوت ہو گئے تھے، کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق یہ بھی فرمایا تھا کہ ''اس کے لیے جنت میں (خواتین) ہیں جو اس کی رضاعت مکمل کریں گی، (یہ میرا بیٹا) صِدِّیق ہے۔''

[3152/1536]...... عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلسِّقْطُ (وَفِی رِوَايَةٍ الطِّفْلُ) يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 1031، سنن ابن ماجه: 1507، سنن النسائی: 4/56.
(مسند احمد: 18162، 18174)

ترجمة الحديث ''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قبل از وقت نامکمل پیدا ہونے والے بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کے والدین کے حق میں مغفرت و رحمت کی دعا کی جائے۔''

[3153/1537]...... عَنْ إِسْمَاعِيْلَ السُّدِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا أَدْرِی، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ لَوْ عَاشَ كَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا۔

تخریج الحدیث حسن: طبقات ابن سعد: 1/140. (مسند احمد: 13985)

ترجمة الحديث ''اسمٰعیل سدی کہتے ہیں میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند ابراہیم کی نماز جنازہ پڑھی تھی؟ انہوں کہا، مجھے معلوم نہیں۔ ابراہیم رضی اللہ عنہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، وہ اگر زندہ رہتا تو ''صدیق نبی'' ہوتا۔''

بَابُ تَرْكِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ عَلَى الْغَالِّ وَقَاتِلِ نَفْسِهِ وَنَحْوِهِمَا

وقت کے امام کا خیانت کرنے والے اور خودکشی کرنے والے جیسے لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کا بیان

[3155/1538]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ تُوُفِّيَ بِخَيْبَرَ، وَأَنَّهُ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ.)) قَالَ: فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ الْقَوْمِ لِذَالِكَ فَلَمَّا رَأَى الَّذِي بِهِمْ قَالَ: ((إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.)) فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا فِيْهِ خَرَزًا مِنْ خَرَزِ الْيَهُوْدِ مَا يُسَاوِی دِرْهَمَيْنِ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 2710، سنن النسائی: 4/ 64، سنن ابن ماجه: 2848.
(مسند احمد: 17031، 21675)

ترجمة الحديث ''سیّدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان خیبر میں فوت ہوگیا، جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم خود ہی اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔'' یہ سن کر صحابہ کے چہرے متغیر ہوگئے۔ آپ ﷺ نے جب ان کی پریشانی دیکھی تو فرمایا: ''تمہارے اس ساتھی نے اللہ کی راہ میں (مالِ غنیمت میں سے) خیانت کی ہے۔'' پھر ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں اس میں یہودیوں کے موتیوں میں سے کچھ موتی ملے، جو دو درہموں کے برابر تھے۔''

[3157/1539]...... عَنْ أَبِی قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دُعِیَ لِجَنَازَةٍ سَأَلَ عَنْهَا فَإِنْ أُثْنِیَ عَلَيْهَا خَيْرٌ قَامَ فَصَلّٰی عَلَيْهَا، وَإِنْ أُثْنِیَ عَلَيْهَا غَيْرُ ذَالِكَ، قَالَ لِأَهْلِهَا: ((شَأْنُكُمْ بِهَا.)) وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا۔

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 3057، مسند عبد بن حمید: 196، مستدرك الحاكم: 364/1. (مسند احمد: 22555)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو نماز جنازہ کے لیے بلایا جاتا تو آپ ﷺ اس کے بارے میں پوچھتے تھے، اگر اس کے حق میں بھلائی کی باتیں کی جاتیں تو آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے، لیکن اگر اس کے برعکس باتیں کی جاتیں تو آپ ﷺ فرماتے: ''تم خود اس کا کچھ کر لو۔'' اور آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھتے۔''

بَابُ هَلْ يُصَلِّی الْإِمَامُ عَلٰی مَنْ قُتِلَ فِی حَدٍّ أَمْ لَا

جو شخص کسی شرعی حد میں قتل کیا جائے، امام اس کی نماز جنازہ پڑھے یا نہ پڑھے، اس کا بیان

[3158/1540]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِزِنًا، وَقَالَتْ: أَنَا حُبْلٰی، فَدَعَا النَّبِیُّ ﷺ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: ((أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ فَأَخْبِرْنِی.)) فَفَعَلَ، فَأَمَرَ بِهَا النَّبِیُّ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰی عَلَيْهَا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! رَجَمْتَهَا، ثُمَّ تُصَلِّی عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَّ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی؟))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1696. (مسند احمد: 19861، 19903)

ترجمة الحدیث: ''سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلے کی ایک خاتون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر زنا کا اقرار کیا اور بتلایا کہ وہ اس وقت حاملہ بھی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سرپرست کو بلایا اور اس سے فرمایا: ''اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، جب یہ بچہ جنم دے تو مجھے بتلانا۔'' چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کے متعلق حکم دیا، سو اس پر اس کا لباس اچھی طرح باندھ دیا گیا اور پھر اسے رجم کرنے کا حکم دیا اور اسے رجم کر دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ لیکن سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے پہلے تو اسے رجم کیا اور اب اس کی نماز جنازہ پڑھ رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اس کو تمام اہل مدینہ میں تقسیم کیا جائے تو وہ سب کو کفایت کر جائے گی۔ بھلا کیا تم نے اس سے افضل چیز بھی پائی ہے کہ اس نے خود کو اللہ تعالیٰ کے لیے قربان کر دیا ہے۔''

[3159/1541]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَبِكَ جُنُوْنٌ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((أَحْصَنْتَ؟)) قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 6820، صحیح مسلم: 1691 . (مسند احمد: 14462)

ترجمة الحدیث: ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو اسلم کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور زنا کا اعتراف کیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا، اس نے پھر اعتراف کیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اعراض کیا، یہاں تک کہ اس نے اپنے اوپر چار گواہیاں دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ''کیا تو پاگل ہے؟'' اس نے کہا: جی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا: ''کیا تو شادی شدہ ہے؟'' اس نے کہا: جی ہاں۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا، چنانچہ اسے عیدگاہ یا جنازہ گاہ میں لے جا کر رجم کیا گیا، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا، لیکن پھر اسے پا لیا گیا اور اسے مزید پتھر مارے گئے، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں اچھے کلمات کہے، لیکن اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔''

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْغَائِبِ

غائبانہ نماز جنازہ کا بیان

[3160/1542]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَعٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي

مَاتَ فِيْهِ فَخَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ أَصْحَابَهُ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1245، صحیح مسلم: 951. (مسند احمد: 9646)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس روز نجاشی کا انتقال ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دن ہمیں اس کی وفات کی اطلاع دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ گاہ یا عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صف بندی کی اور اس پر چار تکبیرات کہیں۔''

[3161/1543]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبْشِ، هَلُمَّ فَصُفُّوْا.)) فَصَفَفْنَا، قَالَ: فَصَلَّى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1320، 2877، صحیح مسلم: 952. (مسند احمد: 14150، 14433)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج حبشہ کا ایک نیک آدمی فوت ہو گیا ہے، اس لیے آؤ اور صفیں بناؤ۔'' پس ہم نے صفیں بنائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نے نماز جنازہ پڑھی۔''

[3163/1544]...... عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: ((صَلُّوْا عَلٰى أَخٍ لَكُمْ مَاتَ بِغَيْرِ أَرْضِكُمْ)) قَالُوْا: مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((صَحْمَةُ النَّجَاشِيُّ)) فَقَامُوْا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 1537. (مسند احمد: 16146، 16147)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: ''اپنے ایک بھائی کی نماز جنازہ پڑھو، جو علاقہ غیر میں فوت ہو گیا ہے۔'' صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہ کون؟ فرمایا: ''صحمہ نجاشی۔'' چنانچہ صحابہ کھڑے ہوئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔''

[3164/1545]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ.)) قَالَ: فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ كَمَا نَصُفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا نُصَلِّي عَلَى الْمَيِّتِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 1039، سنن النسائی: 4/ 70. (مسند احمد: 19942)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا

بھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے، پس آؤ اور اس کی نماز جنازہ پڑھو۔'' چنانچہ ہم کھڑے ہوئے اور اس طرح صفیں بنائیں جیسے ہم میت پر صفیں بناتے ہیں اور اس طرح نماز جنازہ پڑھی، جس طرح ہم حاضر میت کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔''

[3165/1546]...... عَنْ جَرِيْرٍ (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ) رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبۃ: 363/3، المعجم الکبیر: 2346. (مسند احمد: 19186)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے، اس کی بخشش کی دعا کرو۔''

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ

دفن کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

[3168/1547]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ إِنْسَانًا كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَسْوَدَ، مَاتَ أَوْ مَاتَتْ، فَفَقَدَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا فَعَلَ الْإِنْسَانُ الَّذِي كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ؟)) قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: مَاتَ، قَالَ: ((فَهَلَّا آذَنْتُمُونِي بِهِ؟)) فَقَالُوا: بِأَنَّهُ كَانَ لَيْلًا، قَالَ: ((فَدُلُّونِي عَلَى قَبْرِهَا)) قَالَ: فَأَتَى الْقَبْرَ فَصَلَّى عَلَيْهَا۔ قَالَ ثَابِتٌ عِنْدَ ذَالِكَ أَوْ فِي حَدِيثٍ آخَرَ، ((إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 458، 460، 1337، صحیح مسلم: 956. (مسند احمد: 8634، 9037)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد میں جھاڑو دینے والا ایک سیاہ فام آدمی تھا یا عورت تھی، وہ فوت ہوگیا، جب نبی کریم ﷺ کو وہ نظر نہ آیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''مسجد کی صفائی کرنے والے کا کیا بنا؟'' کسی نے کہا کہ وہ تو فوت ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ رات کا واقعہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی قبر کی طرف میری رہنمائی کرو۔'' پس آپ ﷺ قبر پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ ادا کی۔ اس حدیث کے راوی ثابت نے یہ یا کوئی اور حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہوئی ہیں، میری اس نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو منور کر دیا ہے۔''

[3169/1548]...... عَنْ أَنَسٍ (بْنِ مَالِكَ رضی اللہ عنہ) أَنَّ أَسْوَدَ كَانَ يُنَظِّفُ الْمَسْجِدَ، فَدُفِنَ لَيْلًا وَاَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَأُخْبِرَ فَقَالَ: ((اِنْطَلِقُوْا إِلٰى قَبْرِهِ.)) فَانْطَلَقُوْا إِلٰى قَبْرِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مُمْتَلِئَةٌ عَلٰى أَهْلِهَا ظُلْمَةً، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا بِصَلَاتِي عَلَيْهَا.)) فَأَتَى الْقَبْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ، وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَخِي مَاتَ وَلَمْ تُصَلِّ عَلَيْهِ، قَالَ: فَأَيْنَ قَبْرُهُ؟ فَأَخْبَرَهُ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ الْأَنْصَارِيِّ۔

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن الدارقطنی: 77/2، مسند ابوداؤد الطیالسی: 2446، صحیح مسلم: 955. (مسند احمد: 12318، 12517)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام آدمی مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا، وہ رات کو فوت ہو گیا اور اسے رات کو ہی دفن کر دیا گیا۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چلو اس کی قبر کی طرف، یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو ان پر میری نماز کی وجہ سے روشن کر دیتا ہے۔'' پھر آپ ﷺ اس کی قبر کے پاس آئے اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ ایک انصاری صحابی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا بھائی فوت ہوا تھا اور آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''اس کی قبر کہاں ہے؟'' اس نے آپ ﷺ کو بتلایا اور آپ ﷺ اس کے ہمراہ وہاں تشریف لے گئے۔''

[3171/1549]...... عَنْ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا وَرَدْنَا الْبَقِيْعَ إِذَا هُوَ بِقَبْرٍ جَدِيْدٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ، فَقِيْلَ فُلَانَةُ، فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: ((أَلَا آذَنْتُمُوْنِي بِهَا؟)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كُنْتَ قَائِلًا صَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ نُؤْذِنَكَ، فَقَالَ: ((لَا يَمُوْتَنَّ فِيْكُمْ مَيِّتٌ مَا كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ إِلَّا آذَنْتُمُوْنِي بِهِ فَإِنَّ صَلَاتِي عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ؟)) قَالَ: ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَصَفَّنَا خَلْفَهُ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 84/4. (مسند احمد: 19452)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے، جب ہم بقیع میں پہنچے آپ ﷺ نے وہاں ایک نئی قبر دیکھ کر اس کے متعلق پوچھا، جب آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ فلاں عورت کی قبر ہے تو آپ ﷺ نے اسے پہچان لیا اور پھر پوچھا: ''تم نے مجھے اس کے بارے میں بتلایا کیوں نہیں تھا؟'' صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ روزے کی حالت میں تھے اور قیلولہ کر رہے تھے، اس لیے ہم نے

آپ ﷺ کو اطلاع دینا مناسب نہ سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(ایسے نہ کیا کرو،) جب بھی تم میں سے کوئی فوت ہو جائے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو مجھے ضرور اطلاع دیا کرو، کیونکہ کسی میت پر میرا نماز جنازہ ادا کرنا اس کے لیے باعثِ رحمت ہے۔'' پھر آپ ﷺ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں اپنے پیچھے صفوں میں کھڑا کیا اور چار تکبیرات کہیں۔''

بَابُ عَدَدِ تَكْبِيرِ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ وَمَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ مِنْهَا

نماز جنازہ میں تکبیرات کی تعداد اور سلام کا بیان

[3174/1550]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ لِأَصْحَابِهِ وَهُوَ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَلَّوْا خَلْفَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

تخريج الحديث صحيح البخاري: 1327، 1328، صحيح مسلم: 951. (مسند احمد: 7776)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں صحابہ کرام کو نجاشی کی وفات کی خبر دی، پھر صحابہ نے آپ ﷺ کی اقتدا میں نمازِ جنازہ ادا کی اور آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے چار تکبیرات کہیں۔''

[3177/1551]...... عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا أَوْ كَبَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ۔

تخريج الحديث صحيح مسلم: 957. (مسند احمد: 19272، 19320)

ترجمة الحديث ''ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں: سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں میں چار تکبیرات کہا کرتے تھے، ایک جنازہ میں انہوں نے پانچ تکبیرات کہہ دیں، جب لوگوں نے اس کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح تکبیرات کہا کرتے تھے۔''

[3179/1552]...... عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَابِرِ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عِيسَى مَوْلًى لِحُذَيْفَةَ (بْنِ الْيَمَانِ) بِالْمَدَائِنِ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ: مَا وَهِمْتُ، وَلَا نَسِيْتُ وَلٰكِنْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ مَوْلَايَ وَوَلِيُّ نِعْمَتِي حُذَيْفَةُ ابْنُ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَكَبَّرَ خَمْسًا، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ: مَا نَسِيْتُ وَلَا وَهِمْتُ وَلٰكِنْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: تاریخ بغداد: 142/11، شرح مشکل الآثار: 494/1، سنن الدارقطنی: 73/2، مصنف ابن ابی شیبۃ: 3/ 303. (مسند احمد: 23448)

ترجمۃ الحدیث ''یحیی بن عبد اللہ کہتے ہیں: میں نے مدائن میں سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے غلام عیسیٰ کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی، انہوں نے پانچ تکبیرات کہیں، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: مجھے وہم ہوا ہے نہ میں بھولا ہوں، میں نے تو اسی طرح تکبیرات کہی ہیں، جس طرح میرے آقا سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہی تھیں، انہوں نے ایک جنازہ پڑھا اور پانچ تکبیرات کہیں، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر کہا: میں بھولا ہوں نہ مجھے وہم ہوا ہے، بات یہ ہے کہ میں نے اسی طرح تکبیرات کہی ہیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیرات کہیں ہیں۔''

بَابُ مَا یُقَالُ مِنَ الْاَدْعِیَةِ فِی الصَّلَاةِ عَلَی الْمَیِّتِ

نمازِ جنازہ میں میت پر پڑھی جانے والی دعاؤں کا بیان

[3182/1553]...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَةِ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْیَیْتَهُ مِنَّا فَأَحْیِهٖ عَلَی الإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّیْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَی الْإِیْمَانِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3201، سنن الترمذی: 1024، سنن ابن ماجہ: 1498. (مسند احمد: 8809)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کی نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا کرتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْیَیْتَهُ مِنَّا فَأَحْیِهٖ عَلَی الإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّیْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَی الْإِیْمَانِ۔ (اے اللہ! تو ہمارے زندوں اور فوت شدگان کو، حاضرین اور غائبین کو، چھوٹوں اور بڑوں کو اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو بخش دے، اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھنا چاہے، اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو فوت کرنا چاہے، اس کو ایمان پر فوت کر)۔''

[3185/1554]...... عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ أَنَّ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِی ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ، أَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 3202، سنن ابن ماجہ: 1499. (مسند احمد: 16018)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ایک جنازے میں) یہ دعا کرتے سنا: اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ، أَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (اے اللہ! فلاں بن فلاں تیری حفاظت اور عہد وامان میں ہے، پس اسے قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے بچا، تو وفا والا اور حق والا ہے، اے اللہ! پس اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، پس بے شک تو بہت بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہے)۔''

[3186/1555]...... عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ (الأَشْجَعِيِّ الأَنْصَارِيِّ) رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى عَلٰى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَ وَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ وَقِهِ عَذَابَ الْقَبْرِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 963. (مسند احمد: 23975)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عوف بن مالک اشجعی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت کی نماز جنازہ پڑھتے دیکھا، میں نے سمجھ لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ وَقِهِ عَذَابَ الْقَبْرِ۔ (اے اللہ! اس کو بخش دے، اس پر رحم کر، اسے عافیت دے، اس کو معاف کر دے، اس کی قیام گاہ کو عزت والا بنا، اس کے داخل ہونے کی جگہ کو وسیع کر دے، اس کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اس کو گناہوں سے یوں پاک کر دے، جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا، تو اس کے گھر کی بہ نسبت اچھا گھر، اہل کی بہ نسبت اچھے اہل اور بیوی کی بہ نسبت اچھی بیوی عطا فرما، اس کو جنت میں داخل کر دے اور اس کو آگ سے نجات عطا فرما اور قبر کے عذاب سے بچا لے)۔''

بَابُ مَوْقِفِ الْمُصَلّٰی مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ إِمَامًا أَوْ مُنْفَرِدًا وَكَيْفَ يَفْعَلُ إِذَا اجْتَمَعَتْ أَنْوَاعٌ مِنَ الْجَنَائِزِ

اس امر کا بیان کہ امام یا منفرد آدمی مرد اور عورت کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت کہاں کھڑا ہو اور جب متعدد جنازے ہوں تو کیا کیا جائے؟

[3187/1556]...... عَنْ أَبِی غَالِبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أُتِیَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِ السَّرِيْرِ، ثُمَّ أُتِیَ بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ، فَقَامَ أَسْفَلَ مِنْ ذَالِكَ حِذَاءَ السَّرِيْرِ، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! أَهٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْمُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ نَحْوًا مِمَّا رَأَيْتُكَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ فَقَالَ: اِحْفَظُوْا۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3194، سنن ابن ماجه: 1494، سنن الترمذی: 1034. (مسند احمد: 12180)

ترجمة الحديث ''ابو غالب کہتے ہیں کہ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس مرد کا جنازہ لایا گیا، پس وہ چارپائی (یعنی میت) کے سر کے پاس کھڑے ہوئے، پھر جب عورت کا جنازہ لایا گیا تو وہ اس سے نیچے چارپائی کے برابر کھڑے ہوئے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو علاء بن زیاد نے ان سے کہا: اے ابوحمزہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مرد اور عورت کے جنازہ میں اسی طرح کھڑے ہوا کرتے تھے، جس طرح میں نے آپ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، پھر علاء بن زیاد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہا: یہ مسئلہ یاد کرلو۔''

[3188/1557]...... عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى عَلٰى أُمِّ فُلَانٍ (وَفِی رِوَايَةٍ: أُمِّ كَعْبٍ) مَاتَتْ فِی نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسْطَهَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 332، 1331، صحیح مسلم: 964. (مسند احمد: 20162)

ترجمة الحديث ''سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام فلاں (یعنی سیدہ ام کعب رضی اللہ عنہا)، جو نفاس کی حالت میں فوت ہوئی تھیں، کی نماز جنازہ پڑھی اور اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔''

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِی الْمَسْجِدِ

مسجد میں نماز جنازہ کا بیان

[3190/1558]...... عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: لَمَا تُوُفِّیَ سَعْدُ بْنُ

أَبِی وَقَّاصٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ وَأُتِیَ بِجَنَازَتِهِ أَمَرَتْ بِهِ عَائِشَةُ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا أَنْ يُمَرَّ بِهِ عَلَيْهَا فَشُقَّ بِهِ فِی الْمَسْجِدِ، فَدَعَتْ لَهُ، فَأُنْكِرَ ذَالِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: مَا أَسْرَعَ النَّاسَ إِلَى الْقَوْلِ، مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِی الْمَسْجِدِ۔

تخریج الحدیث صحیح: صحیح مسلم: 973 . (مسند احمد: 24498)

ترجمة الحدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اوران کی میت کو (قبرستان کی طرف) لے جایا جا رہا تھا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ ان کی میت کوان کے پاس سے گزارا جائے، پس اس میت کومسجد کے وسط میں رکھا گیا اور انھوں نے اس کے لیے دعا کی، لیکن جب لوگوں نے اس طرح کرنے پر انکار کیا تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: لوگ عیب نکالنے میں کس قدر جلدی کرتے ہیں، حقیقتِ حال تو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے بیٹے کی نماز جنازہ مسجد میں ہی پڑھی تھی۔''

حَمْلُ الْجَنَازَةِ وَالْإِسْرَاعُ بِهَا مِنْ غَيْرِ رَمَلٍ

جنازہ کواٹھانے اور دوڑے بغیر تیزی سے لے کر جانے کا بیان

[3193/1559]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِی سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنْ أَبِيْهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ، وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِی، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا، أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1314، 1316 . (مسند احمد: 11372)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب میت کو چارپائی پر رکھ دیا جاتا ہے اور مرد اسے کندھوں پر اٹھا لیتے ہے، اگر وہ میت نیک ہو تو کہتی ہے: مجھے آگے لے چلو اور اگر وہ نیک نہ ہو تو کہتی ہے: ہائے! تم مجھے کدھر لے کر جا رہے ہو۔ انسان کے علاوہ ہر مخلوق اس کی آواز کوسنتی ہے اور اگر انسان اسے سن لے تو وہ بے ہوش ہو جائے۔''

[3194/1560]...... عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا بِسَرِفَ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: هٰذِهِ مَيْمُوْنَةُ، إِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5067، صحیح مسلم: 31465. (مسند احمد: 2044، 3259)

ترجمۃ الحدیث ''عطاء کہتے ہیں: ہم سرف کے مقام پر سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ زوجۂ رسول سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں شریک تھے، انھوں نے کہا: یہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں، جب تم ان کی میت کو اٹھاؤ تو اسے شدت اور سختی کے ساتھ حرکت نہ دو۔''

[3196/1561]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ حِيْنَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ: لَاتَضْرِبُوْا عَلَيَّ فُسْطَاطًا، وَلَا تَتْبَعُوْنِي بِمِجْمَرٍ، وَأَسْرِعُوْا بِي، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلٰى سَرِيْرِهِ قَالَ قَدِّمُوْنِي قَدِّمُوْنِي، وَإِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ السُّوْءُ عَلٰى سَرِيْرِهِ قَالَ يَا وَيْلَهُ أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِي.))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن النسائی: 40/4، مسند ابوداؤد الطیالسی: 2336، سنن البیهقی: 21/4. (مسند احمد: 7914)

ترجمۃ الحدیث ''عبدالرحمن بن مہران کہتے ہیں: جب سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کہا: ''مجھ پر کوئی خیمہ نصب نہ کرنا اور میرے جنازے کے ساتھ دھونی دان لے کر نہ جانا اور میرے بارے میں جلدی کرنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب نیک آدمی کو چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: مجھے جلد لے چلو، مجھے جلد لے چلو، لیکن جب گنہگار بندے کو چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: ہائے! تم مجھے کدھر لے جا رہے ہو۔''

[3197/1562]...... عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا أَعْلَمُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيْثَ، قَالَ: ((أَسْرِعُوْا بِجَنَائِزِكُمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً عَجَّلْتُمُوْهَا إِلَى الْخَيْرِ، وَإِنْ كَانَتْ طَالِحَةً اِسْتَرَحْتُمْ مِنْهَا وَوَضَعْتُمُوْهَا عَنْ رِقَابِكُمْ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1315، صحیح مسلم: 944. (مسند احمد: 7267، 7772)

ترجمۃ الحدیث ''ابن المسیب کہتے ہیں کہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، راوی کہتا ہے: میرا خیال ہے کہ انھوں نے مرفوعا ہی بیان کیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے جنازوں کے سلسلے میں جلدی کیا کرو، اگر وہ نیک ہوں تو تم انہیں خیر کی طرف جلد لے جاؤ گے اور اگر وہ برے ہوں گے تو تم (جلدی) راحت پا لو گے اور ان کو اپنے کندھوں سے اتار دو گے۔''

[3198/1563]...... عَنْ عُيَيْنَةَ ثَنَا أَبِي قَالَ: خَرَجْتُ فِي جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ:

فَجَعَلَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِهِ يَسْتَقْبِلُوْنَ الْجَنَازَةَ فَيَمْشُوْنَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ، وَيَقُوْلُوْنَ رُوَيْدًا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ، قَالَ: فَلَحِقَنَا أَبُوْبَكْرَةَ رضی اللہ عنہ مِنْ طَرِيْقِ الْمِرْبَدِ فَلَمَّا رَاٰى أُوْلٰئِكَ وَمَا يَصْنَعُوْنَ حَمَلَ عَلَيْهِمْ بِبَغْلَتِهِ، وَأَهْوٰى لَهُمْ بِالسَّوْطِ وَقَالَ: خَلُّوْا، فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ أَبِي قَاسِمٍ ﷺ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّا لَنَكَادُ أَنْ نَرْمُلَ بِهَا۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3182، 3183، سنن النسائی: 42/4 . (مسند احمد: 20400)

ترجمة الحديث ''عیینہ کے والد عبدالرحمٰن بن جوشن کہتے ہیں: میں عبدالرحمٰن بن سمرہ کے جنازہ کے ساتھ نکلا اور دیکھا کہ ان کے گھرانے کے بعض لوگ اس جنازے آگے آگے الٹے پاؤں چلتے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں: (لوگو!) اللہ تم میں برکت کرے، آرام سے چلو۔اسی اثنا میں سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ مربد والے راستے سے ہمیں آ ملے، جب ان لوگوں کو یہ کام کرتے دیکھا تو خچر ان پر چڑھا دیا اور اپنی لاٹھی ان پر لہرائی اور کہا: ہٹ جاؤ۔اس ذات کی قسم جس نے ابو القاسم ﷺ کے چہرے کو عزت بخشی! میں نے اس سلسلہ میں لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا، قریب ہوتا تھا کہ ہم دوڑ ہی پڑیں۔''

اَلْمَشْيُ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَخَلْفَهَا وَمَا جَاءَ فِي الرُّكُوْبِ مَعَهَا

جنازہ کے آگے پیچھے چلنے اور سوار ہو کر جانے کا بیان

[3205/1564]...... عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 1481، 1507 . (مسند احمد: 18207)

ترجمة الحديث ''سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل آدمی جہاں مرضی چلے اور بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔''

[3206/1565]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي أَمَامَهَا قَرِيْبًا عَنْ يَمِيْنِهَا أَوْ عَنْ يَسَارِهَا، وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3180 . (مسند احمد: 8181)

ترجمۃ الحدیث: ''(دوسری سند) نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل آدمی اس کے سامنے اور دائیں بائیں قریب قریب چل سکتا ہے اور نامکمل مردہ پیدا ہو جانے والے بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کے والدین کے لیے بخشش اور رحمت کی دعا کی جائے گی۔''

[3207/1566]...... عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ، وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهَا وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ رضي الله عنهم۔

تخریج الحدیث: صحیح: سنن ابوداؤد: 3179، سنن الترمذی: 1007، 1008، سنن النسائی: 56/4، سنن ابن ماجہ: 1482. (مسند احمد: 4539، 6253)

ترجمۃ الحدیث: ''سالم بن عبداللہ بن عمر کہتے ہیں: سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جنازے کے آگے آگے چلتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اور سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہم بھی جنازے کے آگے آگے چلتے تھے۔''

[3209/1567]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ عَادَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَتَعُوْدُ الْحَسَنَ وَفِي نَفْسِكَ مَا فِيهَا؟ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: إِنَّكَ لَسْتَ بِرَبِّي فَتَصْرِفَ قَلْبِي حَيْثُ شِئْتَ۔ قَالَ عَلِيٌّ: أَمَا إِنَّ ذَالِكَ لَا يَمْنَعُنَا أَنْ نُؤَدِّيَ إِلَيْكَ النَّصِيْحَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ عَادَ أَخَاهُ إِلَّا ابْتَعَثَ اللّٰهُ لَهُ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ، مِنْ أَيِّ سَاعَاتِ النَّهَارِ كَانَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمِنْ أَيِّ سَاعَاتِ اللَّيْلِ كَانَ حَتّٰى يُصْبِحَ.)) قَالَ لَهُ عَمْرٌو: كَيْفَ تَقُوْلُ فِي الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ بَيْنَ يَدَيْهَا أَوْ خَلْفَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ فَضْلَ الْمَشْيِ مِنْ خَلْفِهَا عَلٰى بَيْنِ يَدَيْهَا كَفَضْلِ صَلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ فِي جَمَاعَةٍ عَلَى الْوَحْدَةِ۔ قَالَ عَمْرٌو: فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔ قَالَ عَلِيٌّ: إِنَّهُمَا إِنَّمَا كَرِهَا أَنْ يُحْرِجَا النَّاسَ۔

تخریج الحدیث: حسن لغیرہ: سنن ابوداؤد: 3099، سنن ابن ماجہ: 1442. (مسند احمد: 612، 754)

ترجمۃ الحدیث: ''عبداللہ بن یسار کہتے ہیں: سیّدنا عمرو بن حدیث رضی اللہ عنہ، سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ حسن کی عیادت کے لیے آئے ہیں، جب کہ آپ کے دل میں ان کے خلاف جذبات ہیں۔ یہ سن کر سیّدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ میرے رب نہیں کہ میرے دل کو جدھر چاہیں پھیر سکیں۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: بہرحال یہ چیز آپ کو نصیحت کی بات کہنے سے مانع نہیں بن سکتی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:''جو مسلمان بھی اپنے کسی بھائی کی تیمارداری کے لیے جائے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لیے رحمت کی دعا کرنے کے لیے بھیجتا ہے، اگر یہ عمل دن کے کسی وقت میں ہو تو یہ فرشتے شام تک اور اگر رات کو ہو

تو صبح تک دعا کرتے رہتے ہیں۔'' پھر سیّدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا: جنازہ کے آگے یا پیچھے چلنے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جنازہ کے پیچھے چلنے والے کو آگے چلنے والے پر اس طرح فوقیت حاصل ہے، جیسے باجماعت نماز پڑھنے والے کو اکیلے پڑھنے والے پر ہے۔ یہ سن کر سیّدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما کو جنازہ کے آگے چلتے دیکھا ہے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: چونکہ انہوں نے (ایک جہت میں ہی رہ کر) لوگوں کو مشقت میں ڈالنا اچھا نہ سمجھا، (اس لیے ایسے کیا تھا)۔''

اَلنَّهْيُ عَنْ اِتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ بِنَارٍ اَوْ صِيَاحٍ اَوْ نِسَاءٍ

جنازے کے ساتھ آگ لے جانے، چیخ و پکار کرنے اور عورتوں کے جانے کا ممنوع ہونا

[3212/1568]...... عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ قُمْتَ بِنَا مَعَهَا، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَبَضَ عَلَيْهَا قَبْضًا شَدِيْدًا، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَقَابِرِ سَمِعَ رَنَّةً مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ قَابِضٌ عَلَى يَدِي فَاسْتَدَارَ، فَاسْتَقْبَلَهَا فَقَالَ لَهَا شَرًّا، وَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَّبِعَ جَنَازَةً فِيْهَا رَنَّةٌ۔

تخریج الحدیث حسن: المعجم الکبیر: 13498، سنن ابن ماجہ: 1583. (مسند احمد: 5668)

ترجمة الحديث ''مجاہد سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا، پھر انھوں نے کہا: اگر تم بھی کھڑے ہو اور (ہمارے ساتھ چلو)۔ پھر انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس کو سختی سے پکڑا، جب ہم قبرستان کے قریب پہنچے تو انہوں نے اپنے پیچھے ایک عورت کے چیخنے کی آواز سنی، جبکہ انھوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، انھوں نے مجھے گھمایا اور اس کی طرف متوجہ ہو کر اس کو ڈانٹا اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے، جس کے ساتھ رونے کی آواز ہو۔''

[3213/1569]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِنَارٍ وَلَا صَوْتٍ.))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن ابوداؤد: 3171. (مسند احمد: 9515، 10831)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنازہ کے ساتھ آگ اور آواز نہیں ہونی چاہیے۔''

[3214/1570]...... عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: نُهِيَ عَنْ اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1278، صحیح مسلم: 938. (مسند احمد: 27303)

ترجمة الحدیث ''سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہمیں جنازوں کے پیچھے سے چلنے سے منع کیا گیا، لیکن ہم پر اتنی سختی نہیں کی گئی۔''

مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةً فَلَا يَجْلِسُ حَتّٰى تُوْضَعَ وَمَا جَاءَ فِيْ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ إِذَا مَرَّتْ

جنازے کے ساتھ چلنے والے کے جنازے کے رکھے جانے تک نہ بیٹھنے اور جنازے کے گزرتے وقت اس کے لیے کھڑے ہونے کا بیان

[3216/1571]...... عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا، فَمَنِ اتَّبَعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1310، صحیح مسلم: 959. (مسند احمد: 11195)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جایا کرو اور جو کوئی جنازے کے ساتھ جائے، وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اسے (زمین پر) رکھ نہ دیا جائے۔''

[3218/1572]...... عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأٰى جَنَازَةً فَقَامَ إِلَيْهَا وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رأى جَنَازَةً فَقَامَ لَهَا۔

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: الطحاوی: 185/1. (مسند احمد: 426)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ ایک جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ بھی ایک جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوئے تھے۔''

[3221/1573]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِی أَبِی ثَنَا يَحْيٰى وَوَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِی عَامِرٌ قَالَ كَانَ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَ مَرْوَانُ جَالِسَيْنِ فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ مَرْوَانُ: اِجْلِسْ، فَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ، فَقَامَ مَرْوَانُ وَقَالَ وَكِيْعٌ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 45/4. (مسند احمد: 11506)

ترجمة الحدیث ''عامر کہتے ہیں: سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور مروان بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے، مروان نے ان سے کہا: بیٹھے رہو، انھوں نے کہا: میں نے رسول

اللہ ﷺ کو (جنازے کے لیے) کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا تھا، یہ سن کر مروان بھی کھڑا ہو گیا۔''

[3222/1574]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ مَرْوَانَ، فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَمَرَّ بِهِ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ: قُمْ أَيُّهَا الأَمِيْرُ! فَقَدْ عَلِمَ هٰذَا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ إِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ۔

تخريج الحديث صحيح البخاری: 1309 . (مسند احمد: 11927)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہاں سے ایک جنازہ گزرا، سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی وہاں سے گزرے اور انھوں نے کہا: اے امیر! کھڑے ہو جاؤ، یہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) جانتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی جنازہ کے ساتھ جاتے تو اس وقت تک نہ بیٹھتے، جب تک اس کو زمین پر نہ رکھ دیا جاتا۔''

اَلْقِيَامُ لِجَنَازَةِ الْكَافِرِ

کافر کی میت کے لیے کھڑے ہونا

[3223/1575]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَمُرُّ بِنَا جَنَازَةُ الْكَافِرِ أَفَنَقُوْمُ لَهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، قُوْمُوْا لَهَا، فَإِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَقُوْمُوْنَ لَهَا إِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ إِعْظَامًا لِلَّذِی يَقْبِضُ النُّفُوْسَ .))

تخريج الحديث صحيح: شرح معانی الآثار: 1/ 486، صحيح ابن حبان: 3053، مستدرك الحاكم: 357/1، سنن البيهقی: 27/4 . (مسند احمد: 6573)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! جب ہمارے پاس سے کافر کا جنازہ گزرے تو کیا ہم اس کے لیے کھڑا ہوا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! اس کے لیے کھڑا ہوا کرو، پس بے شک تم اس کے لیے نہیں، بلکہ روحوں کو قبض کرنے والی ذات کی تعظیم میں کھڑے ہوتے ہو۔''

[3224/1576]...... عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِیُّ ﷺ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهِ حَتّٰى تَوَارَتْ، قَالَ: فَأَخْبَرَنِی أَبُوْ الزُّبَيْرِ أَيْضاً أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِیُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِیٍّ حَتّٰى تَوَارَتْ۔

تخريج الحديث صحيح مسلم: 960 . (مسند احمد: 14147)

ترجمة الحديث ''ابن جبیر ابوالزبیر سے بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک جنازہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا، آپ ﷺ اس کے لیے کھڑے رہے، یہاں تک کہ وہ نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ ابوزبیر نے مجھے یہ بھی بیان کہ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ ایک یہودی کے جنازہ کے لیے کھڑے رہے، یہاں تک کہ وہ نظروں سے اوجھل ہوگیا۔''

[3225/1577]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ۔ قَالَ: ((إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 1311، صحيح مسلم: 960. (مسند احمد: 14427)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا، اسے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ اور ہم کھڑے ہوگئے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک موت ایک گھبراہٹ ہے، اس لیے جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔''

[3229/1578]...... عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى أَنَّ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ وَ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ رضي الله عنهما كَانَا قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرُّوْا بِجَنَازَةٍ، فَقَامَا، فَقِيْلَ: إِنَّمَا هُوَ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ، فَقَالَا: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهُ يَهُوْدِيٌّ، فَقَالَ: ((أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 1312، صحيح مسلم: 961. (مسند احمد: 23842)

ترجمة الحديث ''ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں: سیّدنا سہل بن حنیف اور سیّدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادسیہ مقام میں بیٹھے ہوئے تھے کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے، یہ دونوں کھڑے ہوگئے۔ کسی نے ان سے کہا: یہ تو ذمی لوگوں میں سے تھا۔'' انھوں نے کہا: لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے جنازہ لے کر گزرے تو آپ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہوئے، کسی نے آپ ﷺ سے کہا: یہ تو یہودی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ ایک جان نہیں ہے؟''

مَنْ قَالَ بِنَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

میت کو دیکھ کر کھڑے ہونے کے منسوخ ہو جانے کا بیان

[3233/1579]...... وَعَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ: شَهِدْتُّ جَنَازَةً فِي بَنِي سَلْمَةَ، فَقُمْتُ فَقَالَ لِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ: اِجْلِسْ فَإِنِّي سَأُخْبِرُكَ فِي هٰذَا بِثَبَتٍ، حَدَّثَنِي مَسْعُوْدُ بْنُ الْحَكَمِ

الزُّرَقِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ بِرَحْبَةِ الْكُوفَةِ، وَهُوَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَالِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 962. (مسند احمد: 623)

ترجمۃ الحدیث ''واقد بن عمرو کہتے ہیں: میں بنو سلمہ کے ایک جنازہ میں حاضر ہوا اور (جنازہ کو دیکھ کر) میں کھڑا ہو گیا۔ نافع بن جبیر نے مجھ سے کہا: بیٹھ جاؤ، میں تمہیں اس مسئلہ کے بارے میں ایک ثقہ آدمی کی حدیث بیان کرتا ہوں، مسعود بن حکم زرقی نے مجھے بیان کیا کہ انہوں نے مسجد کوفہ کے صحن میں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہونے کا ہمیں حکم تو دیا تھا، لیکن اس کے بعد آپ بیٹھے رہتے اور ہمیں بھی بیٹھے رہنے کا حکم دیا۔''

[3234/1580]...... عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي بْنَ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: نُبِّئْتُ أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَقَامَ الْحَسَنُ وَقَعَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ الْحَسَنُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَلَمْ تَرَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلَى وَقَدْ جَلَسَ، فَلَمْ يُنْكِرِ الْحَسَنُ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما۔

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ:** سنن النسائی: 4/46، 47. (مسند احمد: 1726)

ترجمۃ الحدیث ''محمد بن سیرین کہتے ہیں: مجھے یہ بتلایا گیا کہ سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک جنازہ گزرا، اسے دیکھ کر سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے، لیکن سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے، سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا نہیں تھا کہ جب آپ ﷺ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے تھے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، لیکن پھر آپ ﷺ بیٹھ گئے تھے۔ یہ سن کر سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے ان کی بات پر کوئی انکار نہیں کیا۔''

ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ وَشَهَادَتُهُمْ لَهُ

لوگوں کا میت کی تعریف کرنا اور اس کے حق میں گواہی دینا

[3237/1581]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَجَبَتْ، وَجَبَتْ، وَجَبَتْ.)) وَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَجَبَتْ، وَجَبَتْ، وَجَبَتْ.)) فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا

خَيْرًا، فَقُلْتُ: ((وَجَبَتْ، وَجَبَتْ، وَجَبَتْ.)) وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقُلْتَ: ((وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبْ)) فَقَالَ: ((مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2642، صحیح مسلم: 949. (مسند احمد: 12939)

ترجمة الحديث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس کے حق میں کلمۂ خیر کہا، یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔'' اور لوگ ایک اور جنازہ لے کر گزرے اور لوگوں نے اس کے حق میں برا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔'' سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، جب ایک جنازہ گزارا گیا اور اس کے حق میں تعریفی کلمات کہے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔'' اور جب دوسرا جنازہ گزارا گیا اور اس کے حق میں برا تذکرہ کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ''واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا: ''جس کے حق میں تم لوگوں نے اچھے کلمات کہے، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کے حق میں تم نے برے کلمات کہے، اس کے لیے جہنم واجب ہوگئی۔ دراصل تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو، تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو، تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔''

[3240/1582]...... عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَوَافَيْتُهَا وَقَدْ وَقَعَ فِيهَا مَرَضٌ فَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا فَجَلَسْتُ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرٌ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرٰى فَأُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرٌ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرٌّ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: وَجَبَتْ، فَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: مَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ.)) قَالَ: فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: فَقَالَ: ((وَثَلَاثَةٌ.)) قَالَ: قُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَانِ.)) قَالَ: ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2643. (مسند احمد: 139)

ترجمة الحديث ''ابوالاسود کہتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا، ان دنوں وہاں ایک وبا پھیلی ہوئی تھی اور لوگ بڑی تیزی سے مر رہے تھے۔ میں سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں سے ایک جنازہ گزرا، اس کے

حق میں دوسرے لوگوں کی طرف سے کلمۂ خیر کہا گیا، تو انھوں نے کہا: واجب ہوگئی۔ اس کے بعد ایک اور جنازہ گزرا، اس کے حق میں بھی تعریفی کلمات کہے گئے، تو انھوں نے کہا: واجب ہوگئی، اس کے بعد ایک تیسرا جنازہ گزرا، اس کی مذمت کی گئی، لیکن تب بھی انہوں نے کہا: واجب ہوگئی۔ ابوالاسود نے کہا: امیر المومنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو اسی طرح بات کی، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی کہ ”جس مسلمان کے حق میں چار آدمی خیر کی گواہی دے دیں، اللہ اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے۔ ہم نے پوچھا: تین آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین بھی۔“ ہم نے پوچھا: اور دو آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دو بھی۔“ پھر ہم ایک آدمی کی گواہی کے بارے میں سوال نہ کر سکے۔“

[3241/1583]...... عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ بِالنَّبَاءَةِ أَوِ النَّبَاوَةِ، شَكَّ نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، مِنَ الطَّائِفِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تُوشِكُوْنَ أَنْ تَعْرِفُوْا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَوْ قَالَ: خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((بِالثَّنَاءِ السَّيِّءِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 4221. (مسند احمد: 15439)

ترجمۃ الحدیث ”سیّدنا ابوزہیر ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طائف کے قریب ”نَبَاءَة“ یا ”نَبَاوَة“ مقام پر یہ فرماتے ہوئے سنا: ”لوگو! تم جہنمیوں میں سے جنتیوں یا بروں میں سے نیکوں کو پہچان سکتے ہو۔“ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بری یا اچھی تعریف کے ساتھ، دراصل تم لوگ زمین میں ایک دوسرے کے حق میں اللہ کے گواہ ہو۔“

[3244/1584]...... عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِجَنَازَةٍ قَالَ: ((مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ.)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ: ((اَلْمُؤْمِنُ اسْتَرَاحَ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَالْفَاجِرُ اِسْتَرَاحَ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6513، صحیح مسلم: 950. (مسند احمد: 2256)

ترجمۃ الحدیث ”سیّدنا ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا: ”یہ راحت پا گیا ہے یا دوسروں نے اس سے راحت پائی ہے۔“ صحابہ نے

کہا: اے اللہ کے رسول! اس کا کیا مطلب ہے کہ یہ راحت پا گیا ہے یا دوسروں نے اس سے راحت پائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مومن دنیا کے مصائب اور تکلیفوں سے راحت پا کر اللہ کی رحمت میں چلا جاتا ہے اور فاجر آدمی سے دوسرے انسان، شہر، درخت اور چوپائے راحت پا جاتے ہیں۔''

اَلنَّهْيُ عَنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ وَذِكْرِ مَسَاوِيْهِمْ

مردوں کو برا بھلا کہنے اور ان کی خامیوں کو یاد کرنے سے ممانعت کا بیان

[3245/1585]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَسُبُّوْا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰى مَا قَدَّمُوْا.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1393، 6516. (مسند احمد: 25470)

ترجمة الحدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم مردوں کو برا بھلا نہ کہا کرو کیونکہ وہ اپنے کیے ہوئے اعمال تک پہنچ چکے ہیں۔''

[3246/1586]...... عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 1982. (مسند احمد: 18208، 18209)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو گالی دینے سے منع فرمایا۔''

[3249/1587]...... عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَمِّ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ: نَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ مِنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهٰى عَنْ سَبِّ الْمَوْتٰى، فَلِمَ تَسُبُّ عَلِيًّا وَقَدْ مَاتَ۔

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الکبیر: 4975، مستدرك الحاکم: 384/1، مصنف ابن ابی شیبة: 366/3. (مسند احمد: 19288)

ترجمة الحدیث ''قطبہ بن مالک کہتے ہیں کہ جب سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ نازیبا کلمات کہے تو سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ مردوں کو برا بھلا کہنے سے منع کیا کرتے تھے، لہٰذا تم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کیوں کہتے ہو، جبکہ وہ وفات پا چکے ہیں۔''

اَلدَّفْنُ وَاَحْكَامُ الْقُبُوْرِ
دفن کے ابواب اور قبروں کے احکام

اِخْتِيَارُ اللَّحْدِ عَلَى الشَّقِّ وَتَعْمِيقِ الْقَبْرِ وَتَوْسِيعِهِ وَدَفْنِ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ اِذَا اقْتَضَى الْحَالُ ذَالِكَ

''لحد'' کو ''شق'' پر ترجیح دینا، قبر کو گہرا اور وسیع کرنا اور حالات کے تقاضے کے مطابق دو تین تین افراد کو ایک قبر میں دفنانا

[3250/1588]...... عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ ؓ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُ الْإِسْلَامَ وَهُوَ فِي مَسِيْرِهِ فَدَخَلَ خُفُّ بَعِيْرِهِ فِي جُحْرِ يَرْبُوْعٍ فَوَقَصَهُ بَعِيْرُهُ فَمَاتَ، فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((عَمِلَ قَلِيْلًا وَأُجِرَ كَثِيْرًا، قَالَهَا حَمَّادٌ، ثَلَاثًا، اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 1555. (مسند احمد: 19158، 19159)

ترجمة الحديث ''سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی ؓ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے آ کر اسلام قبول کیا، ایک سفر کے دوران رسول اللہ ﷺ اسے اسلام کی تعلیم دیتے رہے، چلتے چلتے اس کے اونٹ کا پاؤں ایک قسم کے چھوٹے چوہے کے بل پر جا پڑا، جس کی وجہ سے وہ اونٹ سے گر کر فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی میت کے پاس آئے اور فرمایا: ''اس نے عمل تو تھوڑا کیا، لیکن ثواب بہت زیادہ پا لیا۔)) حماد راوی نے یہ جملہ تین دفعہ دہرایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''لحد ہمارے لیے ہے اور شق دوسروں کے لیے ہے۔''

[3253/1589]...... عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ ؓ قَالَ: جَاءَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَصَابَنَا قَرْحٌ وَجَهْدٌ، فَكَيْفَ تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((اِحْفِرُوْا وَأَوْسِعُوْا (زَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَأَعْمِقُوْا) وَاجْعَلُوْا الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ.)) قَالُوْا: فَأَيُّهُمْ نُقَدِّمُ؟ قَالَ: ((أَكْثَرَهُمْ

قُرْآنًا .)) قَالَ: فَقُدِّمَ أَبِی عَامِرٌ بَیْنَ یَدَی رَجُلٍ أَوْ اثْنَیْنِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3215، سنن الترمذی: 1713، سنن ابن ماجه: 1560، سنن النسائی: 83/4. (مسند احمد: 16259)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوہ احد والے دن انصاری صحابہ، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہم بہت زخمی اور تھکے ہوئے ہیں، (اب ان شہداء کی تدفین کے بارے میں) آپ ہمیں کیا حکم دیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قبریں کھودو اور ان کو وسیع اور گہرا کرو، اور دو دو اور تین تین آدمی ایک ایک قبر میں دفنا دو۔'' انھوں نے کہا: ہم ان میں سے کس کو مقدم کر کے رکھیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جسے زیادہ قرآن یاد ہو۔'' ہشام کہتے ہیں: چنانچہ میرے والد عامر کو ایک یا دو آدمیوں سے آگے رکھا گیا۔''

[3255/1590]...... عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، وَأَنَا غَلَامٌ مَعَ أَبِی فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی حَفِیْرَةِ الْقَبْرِ فَجَعَلَ یُوْصِی الْحَافِرَ وَیَقُوْلُ: ((أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ الرَّأْسِ وَ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ الرِّجْلَیْنِ لَرُبَّ عِذْقٍ لَهُ فِی الْجَنَّةِ))

تخریج الحدیث اسناده قوی: سنن ابوداؤد: 2332. (مسند احمد: 22509، 23465)

ترجمة الحدیث ''ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری کے جنازہ میں نکلے، میں چھوٹا لڑکا تھا اور اپنے والد کے ہمراہ گیا تھا، رسول اللہ ﷺ قبر کے گڑھے کے قریب بیٹھ گئے اور قبر بنانے والے سے فرمانے لگے: ''سر کی طرف سے قبر کو کھلا کرو، پاؤں کی طرف وسیع کرو، جنت میں اس میت کے لیے کھجور کے بہت سے خوشے ہیں۔''

[3256/1591]...... عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 966. (مسند احمد: 1450)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگ میرے لیے لحد بنانا اور میرے اوپر اسی طرح کچی اینٹیں رکھ دینا، جس طرح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا گیا تھا۔''

مِنْ اَيْنَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ قَبْرَهُ وَمَا يُقَالُ عِنْدَ ذَالِكَ وَمَنْ يُّدْخِلُهُ، وَمَا جَاءَ فِيْ الْحَثْيِ فِيْ الْقَبْرِ وَانْتِظَارِ الْفَرَاغِ مِنَ الدَّفْنِ

اس امر کا بیان کہ میت کو کہاں سے قبر میں داخل کیا جائے، اس وقت کیا کہا جائے اور اس کو اتارنے والا کون ہو، نیز قبر پر مٹی ڈالنے اور دفن سے فراغت کا انتظار کرنے کا بیان

[3258/1592]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي الْقَبْرِ، فَقُوْلُوْا: بِاسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3213، سنن الترمذی: 1046، سنن ابن ماجه: 1550.
(مسند احمد: 4812)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اپنے فوت شدگان کو قبر میں اتارو تو یہ دعا پڑھا کرو: بِاسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ (اللہ کے نام کے ساتھ اور اس کے رسول کے طریقے پر)۔''

[3260/1593]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: شَهِدْنَا ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟)) قَالَ سُرَيْجٌ: يَعْنِي: ذَنْبًا، فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: أَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((فَانْزِلْ.)) قَالَ: فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1285. (مسند احمد: 13383)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحب زادی کے جنازہ میں شریک تھے، آپ ﷺ قبر کے پاس تشریف فرما تھے اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے، جس نے اِس رات کو (اپنی بیوی سے) ہم بستری نہ کی ہو؟'' سریج نے کہا: اس کا معنی گناہ ہے، سیّدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اترو۔'' پس وہ ان کی قبر میں اترے۔''

اَلدَّفْنُ لَيْلًا وَبَيَانُ الْاَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الدَّفْنِ فِيْهَا

میت کو رات کو دفن کرنے کا اور ان اوقات کا بیان جن میں تدفین منع ہے

[3263/1594]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ

اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَنِی عُذْرَةَ فَقُبِرَ لَیْلًا ، فَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ یُقْبَرَ الرَّجُلُ لَیْلًا حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهِ إِلَّا أَنْ یَضْطَرُّوْا إِلٰی ذَالِكَ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 943 . (مسند احمد: 14145، 15287)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بنو عذرہ خاندان کا ایک آدمی رات کو فوت ہوا اور اسے رات کو ہی دفن کر دیا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے رات کو دفن کرنے سے منع فرما دیا، جب تک اس کی نماز جنازہ ادا نہ کر لی جائے، الا یہ کہ لوگ (رات کو دفن) کرنے پر مجبور ہو جائیں۔''

[3264/1595]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا عَلِمْنَا بِدَفْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی سَمِعْتُ صَوْتَ الْمَسَاحِی مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ لَیْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ ، قَالَ مُحَمَّدٌ ، وَالْمَسَاحِی الْمَرُوْرُ۔

تخریج الحدیث حسن: مصنف ابن ابی شیبة: 347/3 . (مسند احمد: 24333)

ترجمة الحدیث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہمیں تو رسول اللہ ﷺ کے دفن ہو جانے کا اس وقت علم ہوا کہ جب نے بدھ والی رات کے آخری حصے میں بیلچوں وغیرہ کی آوازیں سنیں۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: ''اَلْمَسَاحِیْ'' کا معنی بیلچہ ہے۔''

[3265/1596]...... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ یَنْهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُصَلِّیَ فِیْهَا أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَا: حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰی تَرْتَفِعَ ، وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ حَتّٰی تَمِیْلَ الشَّمْسُ ، وَحِیْنَ تَضَیَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰی تَغْرُبَ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 831 . (مسند احمد: 17377)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا: (1) جب سورج طلوع ہو رہا ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے، (2) جب دوپہر کے وقت کھڑا ہو جانے والا کھڑا ہو جائے، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، اور (3) جب سورج غروب ہونے کے لیے جھک جائے، یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔''

تَسْوِیَةُ الْقُبُوْرِ وَرَشُّ الْمَاءِ عَلَیْهَا وَتَسْنِیْمُهَا لِتُعْرَفَ

قبروں کو برابر کرنا، ان پر پانی چھڑکنا اور ان کو کوہان نما بنانا تاکہ ان کو پہچانا جا سکے

[3269/1597]...... عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ الْأَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ إِلٰی أَرْضِ

الـرُّوْمِ، وَكَـانَ عَـامِلًا لِـمُـعَاوِيَةَ عَلَى الدَّرْبِ، فَأُصِيْبَ ابْنُ عَمٍّ لَنَا، فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَضَالَةُ ؓ وَقَـامَ عَـلٰـى حُفْرَتِهِ، حَتّٰى وَارَاهُ فَلَمَّا سَوَّيْنَا عَلَيْهِ حُفْرَتَهُ، قَالَ: أَخِفُّوْا عَنْهُ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا بِتَسْوِيَةِ الْقُبُوْرِ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 968. (مسند احمد: 23934)

ترجمۃ الحدیث ''ثمامہ ہمدانی کہتے ہیں: ہم سیّدنا فضالہ بن عبید انصاری ؓ کے ہمراہ روم کی طرف نکلے، وہ وہاں سیّدنا معاویہ ؓ کی طرف سے درب کے حاکم تھے، ہوا یوں کہ ہمارا ایک چچا زاد بھائی فوت ہوگیا، سیّدنا فضالہ ؓ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس وقت تک اس کی قبر پر کھڑے رہے تا آنکہ اس کو دفن کر دیا، جب ہم نے (مٹی ڈال کر) اس کا گڑھا برابر کرنے لگے تو انھوں نے کہا: ذرا مٹی کم ڈالو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ ہمیں قبر کو زمین کے برابر کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔''

[3271/1598]...... (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ اَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَاٰى فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ ؓ أَمَرَ بِـقُبُـوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسُوِّيَتْ بِأَرْضِ الرُّوْمِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَوُّوْا قُبُوْرَكُمْ بِالْأَرْضِ۔

تخریج الحدیث صحيح: المعجم الكبير: 810/18، المعجم الاوسط: 3188. (مسند احمد: 23959)

ترجمۃ الحدیث ''(دوسری سند) ابو علی ثمامہ ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیّدنا فضالہ بن عبید ؓ کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں کی قبروں کو زمین کے برابر کر دینے کا حکم دیتے تھے، چنانچہ روم کے علاقے میں مسلمانوں کی قبروں کو زمین کے برابر کر دیا گیا۔ پھر انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ''تم اپنی قبروں کو زمین کے برابر کر دیا کرو۔''

اَلنَّهْيُ عَنِ الْبِنَاءِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَتَقْصِيْصِهَا وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهَا وَالصَّلَاةِ إِلَيْهَا وَمَا جَاءَ فِيْ كَسْرِ عَظْمِ الْمَيِّتِ وَالْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ بِالنَّعْلِ

قبروں کے اوپر عمارت بنانے، ان کو چونا گچ کرنے، ان کے اوپر بیٹھنے اور ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان اور میت کی ہڈی توڑنے اور جوتے پہن کر قبروں کے درمیان چلنے (کے جواز یا عدم جواز) کا بیان

[3272/1599]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ ﷺ يَنْهٰى أَنْ يُقْعَدَ عَلَى الْقَبْرِ وَأَنْ

يُقَصَّصَ أَوْ يُبْنٰى عَلَيْهِ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 970. (مسند احمد: 14148)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر پر بیٹھنے، اسے چونا گچ کرنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع کرتے ہوئے سنا۔''

[3274/1600]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ حَتّٰى تُفْضِيَ إِلٰى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ۔ (وَفِي لَفْظٍ) خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَطَأَ عَلٰى قَبْرِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 971. (مسند احمد: 8108)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی آدمی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے اور وہ اس کے کپڑے جلا کر اس کے چمڑے تک جا پہنچے، تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے۔ ایک روایت میں ہے: یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان کی قبر کو روندے۔''

[3275/1601]...... عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رضی اللہ عنہ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا تُصَلُّوْا إِلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا (وَفِي لَفْظٍ) لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهَا.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 972. (مسند احمد: 17215)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قبروں کی طرف رخ کر کے نہ نماز پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔'' ایک روایت میں ہے: ''نہ تم قبروں پر بیٹھا کرو اور نہ ان پر نماز پڑھا کرو۔''

[3278/1602]...... عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ رضی اللہ عنہ، بَشِيرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: كُنْتُ أُمَاشِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم آخِذًا بِيَدِهِ فَقَالَ لِي: ((يَا ابْنَ الْخَصَاصِيَةِ! مَا أَصْبَحْتَ تَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، أَصْبَحْتَ تُمَاشِي رَسُوْلَهُ)) قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ آخِذًا بِيَدِهِ، قَالَ: قُلْتُ: مَا أَصْبَحْتُ أَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ شَيْئًا، قَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ خَيْرٍ، قَالَ: فَأَتَيْنَا عَلٰى قُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَتَيْنَا عَلٰى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ: ((لَقَدْ أَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا)) ثَلَاثَ مَرَّتٍ يَقُوْلُهَا، قَالَ: فَبَصُرَ بِرَجُلٍ يَمْشِي بَيْنَ الْمَقَابِرِ فِي نَعْلَيْهِ، فَقَالَ: ((وَيْحَكَ، يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ! أَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔ فَنَظَرَ الرَّجُلُ، فَلَمَّا رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَلَعَ نَعْلَيْهِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 3230، سنن ابن ماجه: 1568، سنن النسائی: 4/ 96. (مسند احمد: 220787)

ترجمة الحديث ''سیّدنا بشیر بن خصاصہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا نام بشیر، سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''خصاصیہ کے بیٹے! تم اللہ تعالیٰ پر کسی چیز کا عیب لگاتے ہو، حالانکہ تم اس کے رسول کے ساتھ چل رہے ہو اور تم نے ان کا ہاتھ بھی تھام رکھا ہے؟'' میں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ پر کس چیز کا عیب لگا سکتا ہوں، جبکہ اس نے تو مجھے ہر قسم کی خیر عطا کر رکھی ہے۔ اتنے میں ہم مشرکوں کی قبروں تک جا پہنچے، ان کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ لوگ بڑی بھلائی کو (پیچھے چھوڑ کر) آگے نکل گئے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی، اس کے بعد ہم مسلمانوں کی قبروں کے پاس پہنچ گئے، ان کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: ''ان لوگوں نے (اسلام قبول کر کے) بہت زیادہ بھلائی پائی ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو جوتوں سمیت قبروں میں چلتے ہوئے دیکھا اور اسے فرمایا: ''اے سبتی جوتوں والے! تو ہلاک ہو جائے! اپنے جوتوں کو اتار دے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین بار یہ بات ارشاد فرمائی، جب اس آدمی نے دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کی نظر پڑی تو اس نے اپنے جوتے اتار دیئے۔''

[3279/1603]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سُفْيَانَ يَرْفَعُهُ، قَالَ: ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ، إِذَا وَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبة: 378/3، مسند البزار: 873، صحیح ابن حبان: 3118. (مسند احمد: 9742)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب لوگ میت کو دفن کے بعد واپس جاتے ہیں تو میت ان لوگوں کے جوتوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے۔''

[3280/1604]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِی قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ أَصْحَابُهُ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ...... .)) اَلْحَدِيْثَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1338، 1374، صحیح مسلم: 2870. (مسند احمد: 12271)

ترجمة الحديث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے دوست اسے چھوڑ کر واپس جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، پھر اس کے پاس دو فرشتے آ کر اسے بٹھا دیتے ہیں......۔''

تَعْزِيَةُ الْمُصَابِ وَثَوَابُ صَبْرِهِ وَأَمْرُهُ بِهِ وَمَا يُقَالُ لِذَالِكَ

مصیبت زدہ کی تعزیت کرنا، صبر کرنے کا ثواب، صبر کرنے کا حکم اور ایسی صورتوں میں کیا کہا جائے، ان سب امور کا بیان

[3281/1605]...... عَنْ ثَابِتٍ (الْبُنَانِيِّ) قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَعْنِي بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ لِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ: أَتَعْرِفِيْنَ فُلَانَةَ؟ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عَلٰى قَبْرٍ، فَقَالَ لَهَا: ((اِتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ.)) فَقَالَتْ لَهُ إِلَيْكَ عَنِّيْ، فَإِنَّكَ لَا تُبَالِي بِمُصِيْبَتِي، قَالَ: وَلَمْ تَكُنْ عَرَفَتْهُ، فَقِيْلَ لَهَا: إِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَأَخَذَهَا مِثْلُ الْمَوْتِ، فَجَاءَتْ إِلٰى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: ((إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ.))

تخريج الحديث صحيح البخارى: 7154، صحيح مسلم: 926. (مسند احمد: 12458)

ترجمة الحديث ''ثابت بنانی کہتے ہیں: سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے اہل خانہ کی ایک خاتون سے کہا: کیا تم فلاں عورت کو جانتی ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے، جبکہ وہ ایک قبر پر رو رہی تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔'' اس نے آگے سے کہا: تم مجھ سے دور ہو جاؤ، تمہیں میری مصیبت کی کیا پرواہ ہے۔ دراصل یہ خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتی نہیں تھی، بعد میں اسے بتلایا گیا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، یہ سن کر اس پر موت کی گھبراہٹ سی طاری ہوگئی اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچ گئی اور وہاں کوئی دربان نہ پایا، پھر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک صبر تو وہ ہوتا ہے جو صدمہ کے شروع میں کیا جائے۔''

[3283/1606]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِي مُصِيْبَتِي (وَفِي رِوَايَةٍ: اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِي، فَأْجُرْنِي فِيْهَا) وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَجَرَهُ اللّٰهُ فِي مُصِيْبَتِهِ وَخَلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا.)) قَالَتْ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوْ سَلَمَةَ، قُلْتُ: مَنْ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَتْ: فَعَزَمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِيْ، فَقُلْتُهَا: اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِي مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا، قَالَتْ: فَتَزَوَّجْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تخريج الحديث صحيح مسلم: 918. (مسند احمد: 26635)

ترجمة الحدیث: ''زوجۂ رسول سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: ''جس آدمی کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھے: "إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِي ، فَأْجُرْنِي فِيهَا وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا۔" (بے شک ہم سب اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! میں تیرے ہاں اپنی مصیبت پر ثواب طلب کرتا ہوں، پس تو مجھے اس میں اجر دے اور اس کا بہترین متبادل عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت میں اجر دیتا ہے اور نعم البدل عطا کرتا ہے۔'' ہوا یوں کہ جب میرے شوہر سیّدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے کہا کہ ابوسلمہ سے بہتر کون ہوگا، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمت دی اور میں یہ دعا پڑھتی رہی: "اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِي مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا۔" (اے اللہ! تو مجھے اس مصیبت میں اجر دے اور اس کا بہترین متبادل عطا فرما۔) تو (اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کر لی۔''

[3284/1607]...... عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَرْسَلَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْضُ بَنَاتِهِ أَنَّ صَبِيًّا لَهَا ابْنًا أَوْ ابْنَةً قَدْ احْتُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا ، قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: ((إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى (وَفِي لَفْظٍ: لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا أَعْطَى) وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ .))

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 6566، 6655، ومسلم 923. (مسند احمد: 21776)

ترجمة الحدیث: ''سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیغام بھیجا کہ اس کا بیٹا یا بیٹی موت کے قریب جا پہنچا ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام بھیجا اور (تسلی دینے کے لیے) فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہے جو اس نے لے لیا اور اس کے لیے ہے جو اس نے دیا اور اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے، پس (میری بیٹی) صبر کرے اور اس پر اجر کی امید رکھے۔''

صُنْعُ طَعَامٍ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ وَكَرَاهَتُهُ مِنْهُمْ لِأَجْلِ اجْتِمَاعِ النَّاسِ عَلَيْهِ

اہلِ میت کے لیے کھانا تیار کرنے اور اس چیز کے مکروہ ہونے کا بیان کہ یہ کھانا اہلِ میت خود تیار کریں، کیونکہ وہ لوگوں کے اکٹھ کی وجہ سے مصروف ہوں گے

[3285/1608]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ حِيْنَ قُتِلَ ، قَالَ

النَّبِیُّ ﷺ: ((اِصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَقَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ یَشْغَلُهُمْ أَوْ أَتَاهُمْ مَا یَشْغَلُهُمْ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 3132، سنن ابن ماجه: 1610، سنن الترمذی: 998. (مسند احمد: 1751)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب سیّدنا جعفر بن ابی طالب کی شہادت کی اطلاع آئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آلِ جعفر کے لیے کھانا تیار کرو، کیونکہ ان کے پاس ایسی خبر آئی ہے، جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔''

[3287/1609]...... عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا، فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا، أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِيْنَةٍ فَطُبِخَتْ، ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيْدٌ، فَصُبَّتِ التَّلْبِيْنَةُ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4517، صحیح مسلم: 2216. (مسند احمد: 24512، 25219)

ترجمة الحدیث ''عروہ کہتے ہیں: جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خاندان میں سے کوئی فوت ہوتا اور عورتیں جمع ہوتیں اور پھر ان کے چلے جانے کے بعد خاص خاص عورتیں باقی رہ جاتے تو وہ حکم دیتیں کی ہنڈیا میں تلبینہ پکایا جائے، پس وہ تیار کیا جاتا، پھر ثرید بنا کر اس پر تلبینہ ڈال دیا جاتا، پھر وہ کہتیں: عورتو! اس سے کھاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تلبینہ مریض کے دل کو سکون پہنچاتا ہے اور کسی حد تک غم کو بھی ہلکا کرتا ہے۔''

[3288/1610]...... عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الْاِجْتِمَاعَ إِلٰى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصَنِيْعَةِ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِهِ مِنَ النِّيَاحَةِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1612. (مسند احمد: 6905)

ترجمة الحدیث ''سیّدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم تدفین کے بعد میت کے لواحقین کے ہاں لوگوں کے جمع ہونے کو اور کھانا تیار کرنے کو نوحہ شمار کرتے تھے۔''

وُصُوْلُ ثَوَابِ الْقُرَبِ الْمُهْدَاةِ إِلَى الْمَوْتٰى

وہ اعمالِ صالحہ جن کا ثواب فوت شدگان تک پہنچتا ہے

[3289/1611]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ، وَهُوَ

غَائِبٌ عَنْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أُمِّيْ تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، فَهَلْ يَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ بِشَيْءٍ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ .)) قَالَ: فَإِنِّيْ أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَفَ(وَفِي لَفْظٍ: الْمِخْرَافَ) صَدَقَةٌ عَلَيْهَا۔

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2756. (مسند احمد: 3080، 3508)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنو ساعدہ کے بھائی سیّدنا سعد بن عبادہ ساعدی رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا، جبکہ وہ موجود نہیں تھے، بعد میں انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! میری عدم موجودگی میں میری ماں فوت ہوگئی ہے، اب اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے فائدہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''جی ہاں۔'' تو انہوں نے کہا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخرف (یا مخراف) نامی باغ اس کے لیے صدقہ ہے۔''

[3290/1612]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ أُمِّي أُفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ .))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2760، صحيح مسلم: 1004. (مسند احمد: 24251)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کہ: میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے، میرا خیال ہے کہ وہ بات کر سکتی تو صدقہ کرتی، تو اب اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں۔''

[3291/1613]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِي ثَنَا حَجَاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ .)) قَالَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((سَقْيُ الْمَاءِ .)) قَالَ: فَتِلْكَ سِقَايَةُ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ۔ قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: مَنْ يَقُوْلُ "تِلْكَ سِقَايَةُ آلِ سَعْدٍ"؟ قَالَ: الْحَسَنُ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1681، سنن النسائی: 255/6، سنن ابن ماجه: 3674. (مسند احمد: 22459)

ترجمة الحديث ''حسن کہتے ہیں کہ سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میری والدہ فوت ہوگئی ہے، کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جی ہاں۔'' انہوں نے کہا: تو پھر کونسا صدق افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانی پلانا۔'' اس نے کہا: مدینہ میں یہ آل سعد کی سبیل ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے قتادہ سے پوچھا کہ ''مدینہ میں یہ آل سعد کی سبیل ہے'' کے الفاظ کہنے والا راوی کون ہے۔ انھوں نے کہا: حسن ہے۔''

[3292/1614]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ، أَفَيُجْزِئُ عَنْهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا؟ قَالَ: ((أَعْتِقْ عَنْ أُمِّكَ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 2761، 6698، صحيح مسلم: 1638. (مسند احمد: 1893، 23846)

ترجمة الحديث ''سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: میری والدہ فوت ہوگئی ہے، جبکہ ان پر ایک نذر بھی تھی، اب اگر میں ان کی طرف سے غلام آزاد کروں تو ان کو کفایت کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی ماں کی طرف سے آزاد کرو۔''

[3293/1615]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَنْحَرَ مِائَةَ بَدَنَةٍ، وَإِنَّ هِشَامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهُ خَمْسِيْنَ بَدَنَةً، وَأَنَّ عَمْرًوا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ: ((أَمَّا أَبُوْكَ فَلَوْ كَانَ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيْدِ فَصُمْتَ وَتَصَدَّقْتَ عَنْهُ نَفَعَهُ ذَالِكَ.))

تخریج الحدیث **حسن**: سنن ابوداؤد: 2883. (مسند احمد: 6704)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عاص بن وائل نے جاہلیت میں سو اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی تھی، (پھر وہ مرگیا اور اس کے ایک بیٹے) ہشام بن عاص نے اپنے حصے کے پچاس اونٹ ذبح کر دیئے، لیکن سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے باپ نے توحید کا اقرار کیا ہوتا اور پھر تم اس کی طرف سے روزے رکھتے اور صدقہ کرتے تو اسے اس کا فائدہ ہوتا۔''

[3294/1616]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوْصِ، فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: ((نَعَمْ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1630. (مسند احمد: 8841)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے کہا: میرے والد فوت ہو گئے ہیں اور انھوں نے مال تو چھوڑا ہے، لیکن کوئی وصیت نہیں کی، تو کیا ان کی طرف سے میرا صدقہ کرنا ان کے گناہوں کا کفارہ بن سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں۔''

اَبْوَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ
عذاب قبر کے ابواب

هَوْلُ الْقَبْرِ وَفِتْنَتُهُ وَالسُّؤَالُ فِيْهِ وَشِدَّتُهُ

قبر کی ہولناکی، آزمائش، اس میں کیے جانے والا سوال اور اس کی سختی کا بیان

[3297/1617]...... عَنْ هَانِئٍ مَوْلٰی عُثْمَانَ (بْنِ عَفَّانَ) قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ إِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَقِيْلَ لَهُ: تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اَلْقَبْرُ أَوَّلُ مَنَازِلِ الآخِرَةِ فَإِنْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ.)) قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهِ! مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ.))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابن ماجه: 4267، سنن الترمذي: 2308. (مسند احمد: 454)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی کہتے ہیں کہ جب سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی، کسی نے ان سے کہا: آپ جنت اور دوزخ کا ذکر بھی کرتے ہیں، لیکن اس وقت تو اتنا نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر اس قدر روتے ہیں؟'' انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''قبر آخرت کی منازل میں سب سے پہلی منزل ہے، اگر کوئی آدمی اس میں کامیاب ہو جاتا ہے تو بعد والے مراحل اس سے زیادہ آسان ہو جائیں گے، لیکن اگر کوئی شخص اس سے ہی نجات نہ پا سکا تو بعد والے مراحل اس سے مشکل ہوں گے۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نے جب بھی (اللہ کے عذاب کے) مناظر دیکھے تو قبر کا منظر سب سے ہولناک پایا۔''

[3298/1618]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ فَتَّانَ الْقُبُوْرِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَتُرَدُّ عَلَيْنَا عُقُوْلُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ!؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَعَمْ كَهَيْئَتِكُمْ

الْيَوْمَ .)) فَقَالَ عُمَرُ: بِفِيْهِ الْحَجَرُ۔

تخريج الحديث حسن لغيره: صحيح ابن حبان: 3115. (مسند احمد: 6603)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کے فتّان (فرشتوں) کا ذکر کیا، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا وہاں ہماری عقلیں لوٹا دی جائیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، بالکل آج کی طرح۔'' تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے منہ میں پتھر۔''

[3299/1619]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى تُبْعَثَ إِلَيْهِ (زَادَفِى رِوَايَةٍ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 6515، صحيح مسلم: 2866. (مسند احمد: 4658، 5119)

ترجمة الحديث ''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر آدمی پر (قبر میں) میں صبح وشام اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے، اگر وہ جنتی ہو تو اہل جنت کا اور اگر وہ جہنمی ہے تو اہل جہنم کا، اور اس سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قیامت کے روز جب تجھے اٹھایا جائے گا تو یہ تیرا ٹھکانہ ہوگا۔''

[3300/1620]...... عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَنَازَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ هٰذِهِ الأُمَّةَ تُبْتَلٰى فِى قُبُوْرِهَا، فَإِذَا الْإِنْسَانُ دُفِنَ فَتَفَرَّقَ عَنْهُ أَصْحَابُهُ، جَاءَهُ مَلَكٌ، فِي يَدِهِ مِطْرَاقٌ فَأَقْعَدَهُ قَالَ: مَا تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَيَقُوْلُ: صَدَقْتَ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ فَيَقُوْلُ: هٰذَا كَانَ مَنْزِلُكَ لَوْ كَفَرْتَ بِرَبِّكَ، فَأَمَّا إِذْ آمَنْتَ فَهٰذَا مَنْزِلُكَ، فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيُرِيْدُ أَنْ يَنْهَضَ إِلَيْهِ، فَيَقُوْلُ لَهُ: أُسْكُنْ وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ (وَإِنْ كَانَ كَافِرًا أَوْ مُنَافِقًا) يَقُوْلُ لَهُ: مَا تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِى، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَيَقُوْلُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَلَا اهْتَدَيْتَ، ثُمَّ يُفْتَحُ بَابٌ إِلٰى جَنَّةٍ فَيَقُوْلُ: هٰذَا مَنْزِلُكَ لَوْ آمَنْتَ بِرَبِّكَ، فَأَمَّا إِذَا كَفَرْتَ بِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَبْدَلَكَ بِهِ هٰذَا وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ، ثُمَّ يَقْمَعُهُ قَمْعَةً بِالْمِطْرَاقِ يَسْمَعُهَا خَلْقُ اللّٰهِ كُلُّهُمْ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ .)) فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَحَدٌ يَقُوْمُ عَلَيْهِ مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِطْرَاقٌ إِلَّا هُبِلَ عِنْدَ ذَالِكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔﴾

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 872 . (مسند احمد: 11000)

ترجمة الحدیث ''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! اس امت کو قبروں میں آزمایا جاتا ہے، جب انسان کو دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے جدا ہوتے ہیں تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک گرز ہوتا ہے، وہ اس میت کو بٹھا کر پوچھتا ہے: تم اس آدمی (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اگر وہ مومن ہو تو وہ کہتا ہے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔'' یہ سن کر فرشتہ اس سے کہتا ہے: تم نے سچ کہا۔ پھر اس میت کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور فرشتہ اسے کہتا ہے: اگر تم نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ہوتا تو تمہارا یہ ٹھکانہ ہوتا، مگر اب تم مومن ہو، اس لیے تمہارا ٹھکانہ یہ ہے، اتنے میں اس کے لیے جنت کی طرف سے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب وہ میت ادھر کو اٹھنے کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے: (اِدھر ہی) سکون اختیار کرو، پھر اس کے لیے اس کی قبر کو وسیع کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر میت کافر یا منافق ہو تو فرشتہ اس سے پوچھتا ہے: تو اس ہستی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے: میں تو کچھ نہیں جانتا، البتہ لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا، فرشتہ کہتا ہے: تو نے نہ سمجھا، نہ پڑھا اور نہ ہی ہدایت پائی۔ اس کے بعد اس کے لیے جنت کی طرف سے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور وہ فرشتہ اس سے کہتا ہے: اگر تو اپنے رب پر ایمان لاتا تو تیرا ٹھکانا یہ ہوتا، مگر تو نے چونکہ اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اس کے متبادل ایک اور ٹھکانا تیار کیا ہے، اتنے میں اس کے لیے جہنم کی طرف سے دروازہ کھول دیا جاتا ہے، پھر وہ فرشتہ اس کو گرز کی ایک زبردست ضرب لگاتا ہے، جس کی آواز کو جن وانس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سنتی ہے۔'' یہ حدیث سن کر کچھ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب فرشتہ ہاتھ میں گرز لے کر کسی آدمی کے ساتھ کھڑا ہوگا تو وہ تو حواس باختہ ہو جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً یہ آیت پڑھی: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ (ابراهيم: 27) یعنی: ''اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو کلمۂ توحید پر ثابت قدم رکھتا ہے۔''

[3301/1621]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ أَصْحَابُهُ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ، لِمُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، فَيُقَالُ: أُنْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا فِي الْجَنَّةِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا قَالَ رَوْحٌ فِي حَدِيْثِهِ: قَالَ قَتَادَةُ: فَذَكَرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا، وَيُمْلَأُ عَلَيْهِ

خَضِرًا إِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰی حَدِیْثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَالَ: وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَیُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِی هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَیَقُوْلُ: لَا أَدْرِی، كُنْتُ أَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ، فَیُقَالُ لَهُ: لَا دَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ، ثُمَّ یُضْرَبُ بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَةً بَیْنَ أُذُنَیْهِ فَیَصِیْحُ صَیْحَةً فَیَسْمَعُهَا مَنْ یَلِیْهِ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: یُضَیَّقُ عَلَیْهِ قَبْرُهُ حَتّٰی تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1338، 1374، صحیح مسلم: 2870. (مسند احمد: 12271)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب انسان کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ (اس کی تدفین کے بعد) واپس جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے، پھر اس کے پاس دو فرشتے آ جاتے ہیں اور اسے بٹھا کر اس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارے میں پوچھتے ہیں: تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہے گا؟ مومن میت کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس سے کہا جاتا ہے: تو جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ، اللہ نے تمہارے لیے اس کے عوض جنت میں ٹھکانا تیار کر دیا ہے، وہ اپنے دونوں ٹھکانوں کی طرف دیکھتا ہے اور قیامت کے دن تک اس کی قبر ستر ہاتھ تک فراخ کر دی جاتی ہے اور اس کو تر و تازہ نعمتوں سے بھر دیا جاتا ہے۔ رہا مسئلہ کافر یا منافق کہا تو اس سے بھی یہی سوال کیا جاتا ہے کہ تو اس ہستی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہے گا؟ وہ کہتا ہے: ''میں تو نہیں جانتا، لوگ جو کچھ کہتے تھے، میں بھی کہہ دیتا تھا، (لیکن اب میرے علم کوئی چیز نہیں ہے)۔ اس سے کہا جاتا ہے: تو نے نہ سمجھا اور نہ پڑھا، پھر اس کے کانوں کے درمیان لوہے کے گرز کی ایک ایسی ضرب لگائی جاتی ہے، جس کی وجہ سے وہ ایسا چلاتا ہے کہ جن وانس کے علاوہ قریب والی مخلوق اس کی چیخ و پکار کو سنتی ہے اور اس قبر کو اس قدر تنگ کر دیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔''

[3302/1622]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَتْ یَهُوْدِیَّةٌ فَاسْتَطْعَمَتْ عَلٰی بَابِی، فَقَالَتْ: أَطْعِمُوْنِی أَعَاذَكُمُ اللّٰهُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَتْ: فَلَمْ أَزَلْ أَحْبِسُهَا حَتّٰی جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تَقُوْلُ هٰذِهِ الْیَهُوْدِیَّةُ؟ قَالَ: ((وَمَا تَقُوْلُ؟)) قُلْتُ: تَقُوْلُ: أَعَاذَكُمُ اللّٰهُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَفَعَ یَدَیْهِ مَدًّا یَسْتَعِیْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ عَذَابِ النَّارِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا فِتْنَةُ الدَّجَّالِ فَإِنَّهُ لَمْ یَكُنْ نَبِیٌّ إِلَّا قَدْ حَذَّرَ أُمَّتَهُ وَسَأُحَذِّرُكُمُوْهُ تَحْذِیْرًا لَمْ یُحَذِّرْهُ نَبِیٌّ أُمَّتَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَیْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ كَافِرٌ یَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ۔ فَأَمَّا فِتْنَةُ الْقَبْرِ فَبِی تُفْتَنُوْنَ وَعَنِّی تُسْأَلُوْنَ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ أُجْلِسَ فِی قَبْرِهِ غَیْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْعُوْفٍ، ثُمَّ یُقَالُ لَهُ: فِیْمَ كُنْتَ؟

فَيَقُوْلُ: فِى الْإِسْلَامِ، فَيُقَالُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِى كَانَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَصَدَّقْنَاهُ، فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيُقَالُ لَهُ: أُنْظُرْ إِلٰى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا، وَيُقَالُ: عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ سَوْءً أُجْلِسَ فِى قَبْرِهِ فَزِعًا مَشْعُوْفًا، فَيُقَالُ لَهُ: فِيْمَ كُنْتَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِى، فَيُقَالُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِى كَانَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ كَمَا قَالُوْا، فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا، فَيُقَالُ لَهُ: أُنْظُرْ إِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْكَ، ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَيُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا، كُنْتَ عَلَى الشَّكِّ وَعَلَيْهِ مِتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُعَذَّبُ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن البیهقی : 29. (مسند احمد: 25089)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میرے دروازے پر ایک یہودی عورت کھانا مانگنے کے لیے آئی اور اس نے کہا: ''اللہ تمہیں فتنۂ دجال اور عذابِ قبر سے محفوظ رکھے، مجھے کھانا دو۔ میں نے اسے کافی دیر تک روکے رکھا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ یہودی عورت کیا کہتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا کہتی ہے؟'' میں نے کہا: یہ کہتی ہے کہ اللہ تمہیں دجال کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے، اپنے ہاتھوں کو پھیلایا اور اللہ سے دجال کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگنے لگے۔ پھر فرمایا: ''دجال کا فتنہ تو ایسا فتنہ ہے کہ ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے خبردار کیا۔ میں بھی تمہیں اس سے ایسا خبردار کرتا ہوں کہ کسی نبی نے اپنی امت کو ویسا خبردار نہیں کیا، (سنو کہ) وہ کانا ہوگا، جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان ''کافر'' کا لفظ لکھا ہوا گا، ہر مومن اسے پڑھ لے گا۔ رہا مسئلہ فتنۂ قبر کا تو اس میں تو میرے بارے میں بھی تمہیں آزمایا جائے گا اور میرے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔ جب مرنے والا آدمی نیک ہوتا ہے تو اسے قبر میں اس حال میں بٹھایا جاتا ہے کہ اس پر گھبراہٹ اور پریشانی کے کوئی آثار نہیں ہوتے۔ اس سے پوچھا جاتا ہے: تم کس دین پر تھے؟ وہ کہتا ہے: اسلام پر تھا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے: تمہارے درمیان جس ہستی کو مبعوث کیا گیا، وہ کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول محمد ﷺ ہیں، وہ اللہ کی طرف سے ہمارے پاس واضح دلائل لے کر تشریف لائے تھے اور ہم نے ان کی تصدیق کی۔'' اس کے بعد اس کے لیے جہنم کی طرف ایک سوراخ کھول دیا جاتا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ جہنم کا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے: اس چیز کی طرف دیکھو کہ

اللہ تعالیٰ نے جس سے تمہیں بچا لیا ہے، اُدھر دیکھو، پھر اس کے لیے جنت کی طرف ایک سوراخ کھول دیا جاتا ہے، وہ جنت کی رونق و بہار اور اس میں موجود دوسری نعمتوں کو دیکھتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے: اس جنت میں یہ ٹھکانہ تیرا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ تم دنیا میں یقین پر جیئے، اسی پر فوت ہوئے اور اسی پر ان شاء اللہ اٹھائے جاؤ گے۔ اور اگر وہ میت برا ہو تو اسے جب قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو وہ گھبرایا ہوا اور بہت زیادہ خوفزدہ ہوتا ہے۔ اس سے پوچھا جاتا ہے: تو دنیا میں کس دین پر تھا؟ وہ جواب دیتا ہے: میں کچھ نہیں جانتا۔ اس سے کہا جاتا ہے: جس ہستی کو تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا، وہ کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میں نے لوگوں کو جو کہتے ہوئے سنا، میں نے بھی وہی کچھ کہہ دیا تھا، (اب تو مجھے کسی چیز کا علم نہیں ہے)۔ اس کے بعد اس کے لیے جنت کی طرف ایک شگاف کھول دیا جاتا ہے، وہ اس کی رونقوں اور اس کی نعمتوں کو دیکھتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے: اس چیز کی طرف دیکھ جو اللہ تعالیٰ نے تجھ سے پھیر لی ہے، اتنے میں جہنم کی طرف سے ایک سوراخ کھول دیا جاتا ہے، وہ اس کی طرف دیکھتا ہے کہ اس کا بعض بعض کو کھا رہا ہوتا ہے، پھر اسے کہا جاتا ہے: جہنم میں تیرا ٹھکانہ یہ ہے، دراصل بات یہ ہے کہ تو شک پر تھا، اسی پر مرا اور اسی پر تجھے ان شاء اللہ اٹھایا جائے گا، پھر اسے عذاب دیا جاتا ہے۔''

عَذَابُ الْقَبْرِ وَالتَّعَوُّذُ مِنْهُ

عذاب قبر اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان

[3305/1623]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَتْ عَلَيْهَا يَهُوْدِيَّةٌ اسْتَوْهَبَتْهَا طِيْبًا ، فَوَهَبَتْ لَهَا عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا ، فَقَالَتْ: أَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ' قَالَتْ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَالِكَ ، حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِلْقَبْرِ عَذَابًا؟ قَالَ: ((نَعَمْ ، إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ .))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 6366، صحيح مسلم: 586 . (مسند احمد: 24178)

ترجمة الحديث ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور خوشبو مانگی، سو جب میں نے اسے خوشبو دے دی تو اس نے کہا: اللہ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ اس دعا سے میرے دل میں تردّد ہونے لگا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، میں نے آپ ﷺ کو یہ بات بتلائی اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا قبر میں عذاب ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، مردوں کو قبر میں ایسا عذاب ہوتا ہے کہ چوپائے اس کی آواز کو سنتے ہیں۔''

[3309/1624]...... عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: ((إِحْدٰى عَيْنَيْهِ كَأَنَّهَا زُجَاجَةٌ خَضْرَاءُ (وَفِي رِوَايَةٍ عَيْنُهُ خَضْرَاءُ كَأَنَّهَا الزُّجَاجَةُ)) وَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .))

تخریج الحدیث صحيح: مسند ابوداؤد: 544، سنن البيهقى: 205. (مسند احمد: 21145)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: ''اس کی ایک آنکھ سبز شیشے کی طرح ہوگی اور تم عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرو۔''

[3311/1625]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ) قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا ابْنَةُ أَبِي سُفْيَانَ: اَللّٰهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ: فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكِ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوْبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُوْدَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ، لَنْ يُعَجِّلَ شَيْءٌ قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْءٌ عَنْ حِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعِيْذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ أَخْيَرَ وَأَفْضَلَ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2663. (مسند احمد: 3700)

ترجمة الحديث ''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے یہ دعا کی: یا اللہ! مجھے میرے شوہر رسول اللہ ﷺ، باپ ابوسفیان اور بھائی معاویہ سے فائدہ اٹھانے کا موقع عطا فرما، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تم نے اللہ تعالیٰ سے ایسی باتوں کا سوال کیا ہے جن کے اوقات اور ایام مقرر کیے جا چکے ہیں اور ان کے رزق بھی تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ کوئی چیز اپنے مقرر وقت سے مقدم یا موخر نہیں ہوسکتی، اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتیں کہ وہ تمہیں آگ اور قبر کے عذاب سے پناہ میں رکھے تو یہ تیرے لیے بہتر اور افضل ہوتا۔''

عَذَابُ الْكُفَّارِ وَالْيَهُوْدِ فِي الْقَبْرِ

قبر میں کفار اور یہود کو عذاب دیے جانے کا بیان

[3314/1626]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِي نَخْلٍ لَنَا لِأَبِي طَلْحَةَ يَتَبَرَّزُ لِحَاجَتِهِ قَالَ: وَبِلَالٌ يَمْشِي وَرَاءَهُ يُكَرِّمُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَمْشِيَ إِلٰى جَنْبِهِ، فَمَرَّ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِقَبْرٍ، فَقَامَ حَتّٰى تَمَّ إِلَيْهِ بِلَالٌ، فَقَالَ: وَيْحَكَ يَا بِلَالُ! هَلْ تَسْمَعُ مَا أَسْمَعُ؟ فَقَالَ: مَا أَسْمَعُ شَيْئًا، قَالَ: ((صَاحِبُ الْقَبْرِ يُعَذَّبُ .)) قَالَ: فَسُئِلَ عَنْهُ فَوُجِدَ يَهُوْدِيًّا۔

تخریج الحدیث صحیح: مستدرك الحاكم: 40/1، سنن البيهقى : 94. (مسند احمد: 12558، 13719)

ترجمة الحديث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیّدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے کھجوروں کے باغ میں قضائے حاجت کے لیے گئے، سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکرام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے، نہ کہ پہلو بہ پہلو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے اور وہاں ٹھہر گئے، یہاں تک سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلال! تم ہلاک ہو جاؤ، جو کچھ میں سن رہا ہوں، تم بھی سن رہے ہو؟'' انھوں نے کہا: میں تو کچھ نہیں سن رہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس قبر والے کو عذاب دیا جا رہا ہے۔'' پھر اس کے بارے میں جب پوچھا گیا تو وہ یہودی نکلا۔''

عَذَابُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فِى الْقَبْرِ

دورِ جاہلیت والے لوگوں کا قبر میں عذاب

[3316/1627]...... عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ (امْرَأَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ) رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا فِى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ بَنِى النَّجَّارِ، فِيْهِ قُبُوْرٌ مِنْهُمْ، قَدْ مَاتُوا فِى الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَمِعَهُمْ وَهُمْ يُعَذَّبُوْنَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اِسْتَعِيْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.)) قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَإِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُوْنَ فِى قُبُوْرِهِمْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ.))

تخریج الحدیث صحيح: مصنف ابن ابى شيبة: 374/3، 193/10، صحيح ابن حبان: 3125، المعجم الكبير: 268/25، سنن البيهقى : 95. (مسند احمد: 27044)

ترجمة الحديث ''سیدہ ام مبشر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، جبکہ میں بنونجار کے باغات میں سے ایک باغ میں تھی، اس باغ میں کچھ قبریں بھی تھیں، ان قبروں والے (قبل از اسلام یعنی) دورِ جاہلیت میں مرے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عذاب دیئے جانے کی آوازیں سنیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہوئے نکل گئے: ''تم عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ان لوگوں کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں، ان کو ایسا عذاب دیا جاتا ہے کہ جو جانوروں کو سنائی دیتا ہے۔''

[3317/1628]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِىُّ ﷺ حَائِطًا مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ لِبَنِى النَّجَّارِ، فَسَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ: ((مَتٰى دُفِنَ هٰذَا؟)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُفِنَ هٰذَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَعْجَبَهُ ذَالِكَ وَقَالَ: ((لَوْ لَا أَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُسْمِعَكُمْ

عَذَابَ الْقَبْرِ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2868 . (مسند احمد: 12007، 12808)

ترجمة الحديث ''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں بنونجار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے، وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر سے آواز سنی اور پوچھا کہ ''یہ آدمی کب دفن کیا گیا تھا؟'' صحابہ نے بتایا: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی قبل از اسلام دور جاہلیت میں دفن ہوا تھا، یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قدرے اطمینان ہوا اور فرمایا: ''اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم مُردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر کی آواز سنا دے۔''

[3319/1629]...... عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِیْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فِیْ أَقْبُرٍ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ فَحَادَتْ بِهٖ، وَكَادَتْ أَنْ تُلْقِيَهٗ، فَقَالَ: ((مَنْ يَّعْرِفُ هٰذِهِ الْأَقْبُرَ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَوْمٌ هَلَكُوْا فِی الْجَاهِلِيَّةِ؟ فَقَالَ: ((لَوْلَا أَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ .)) ثُمَّ قَالَ لَنَا: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ .)) قُلْنَا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، ثُمَّ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ .)) فَقُلْنَا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، ثُمَّ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .)) فَقُلْنَا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، ثُمَّ قَالَ: ((تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ .)) فَقُلْنَا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2867 . (مسند احمد: 21658)

ترجمة الحديث ''سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم مدینہ کے ایک باغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، وہاں کچھ قبریں بھی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس خچر پر سوار تھے، وہ اچانک بدکنے لگا اور قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیچے گرا دیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''ان قبروں والوں کو کون جانتا ہے؟'' ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ لوگ اسلام سے قبل دورِ جاہلیت میں مر گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم مُردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذابِ قبر کی آوازیں سنا دے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ''تم عذاب جہنم سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔'' ہم نے کہا: ہم جہنم کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔'' ہم نے کہا: ہم مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عذابِ قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ

طلب کرو۔'' ہم نے کہا: ''ہم عذاب قبر سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم زندگی اور موت کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔'' ہم نے کہا: ''ہم زندگی اور موت کے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔''

عَذَابُ عُصَاةِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْقَبْرِ وَمَا يُخَفِّفُهُ عَنْهُمْ وَاَنَّ اَكْثَرَهُ بِسَبَبِ الْبَوْلِ

گنہگار مومنوں کو قبر میں عذاب ہونے اور اس کو ہلکا کرنے والے امور کا بیان اور اس چیز کی وضاحت کہ یہ عذاب زیادہ پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے

[3320/1630]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: ((اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ، (قَالَ وَكِيعٌ مِنْ بَوْلِهِ) وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ)) ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: ((لَعَلَّهُمَا أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا [قَالَ وَكِيعٌ تَيْبَسَا]))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 218، 1361، صحيح مسلم: 292. (مسند احمد: 1980)

ترجمة الحديث ''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ دو قبروں کے پاس سے نبی کریم ﷺ کا گزر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور وہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا، ان میں سے ایک اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک چھڑی لی، اس کو چیر کر اس کے دو حصے بنا لیے اور ہر حصہ ایک ایک قبر پر گاڑھ دیا، صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے یہ کام کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شاید ان سے عذاب میں اس وقت تک تخفیف کر دی جائے، جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں۔''

[3325/1631]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ.))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابن ماجه: 348. (مسند احمد: 8331، 9033)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زیادہ تر پیشاب کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے۔''

[3328/1632]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ رضی اللہ عنہما قَالَ: فَذَكَرُوْا رَجُلًا مَاتَ مِنْ بَطْنِهِ، قَالَ: فَكَأَنَّمَا اشْتَهَيَا أَنْ يُصَلِّيَا عَلَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ فَإِنَّهُ لَنْ يُعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ؟)) قَالَ الْآخَرُ: بَلٰى۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 1064، سنن النسائی: 4/98. (مسند احمد: 18310، 18312، 22500)

ترجمة الحديث ''عبداللہ بن یسار کہتے ہیں: میں سیّدنا سلیمان بن صرد اور سیّدنا خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، لوگوں نے بتایا کہ فلاں آدمی پیٹ کی بیماری کی وجہ سے فوت ہوگیا ہے، انہوں نے اس کی نماز جنازہ ادا کرنی چاہی اور ایک نے دوسرے سے کہا: کیا نبی کریم ﷺ نے ایسے فرمایا تھا کہ ''جو آدمی پیٹ کی بیماری کی وجہ فوت ہو جائے اس کو ہرگز قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا۔''؟ دوسرے نے کہا: جی ہاں فرمایا ہے۔''

مَاجَاءَ فِیْ ضَغْطَةِ الْقَبْرِ

فصل چہارم: قبر کے میت کو سختی کی ساتھ دبوچنے کا بیان

[3329/1633]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا إِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حِيْنَ تُوُفِّيَ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا، ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا، فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ، ثُمَّ كَبَّرْتَ؟ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُ۔

تخریج الحدیث حسن: معجم الطبرانی: 5346، سنن البیهقی: 113. (مسند احمد: 14873)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، جب سعد بن معاذؓ کا انتقال ہوا، ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں گئے، آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، بعدازاں جب انہیں قبر میں رکھ کر مٹی برابر کر دی گئی تو رسول اللہ ﷺ کافی دیر تک ''سُبحان اللّٰہ'' اور ''اللّٰہ اکبر'' پڑھتے رہے۔ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ ''سبحان اللّٰہ'' اور ''اللّٰہ اکبر'' کہتے رہے۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! اس موقع پر ''سبحان اللّٰہ'' اور ''اللّٰہ اکبر'' کہنے کی کیا وجہ تھی؟ فرمایا: اس صالح بندے پر اس کی قبر تنگ ہوگئی تھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے فراخ کر دیا۔''

[3330/1634]...... عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلْقَبْرِ ضَغْطَةً، وَلَوْ كَانَ أَحَدٌ نَاجِيًا مِنْهَا نَجَا مِنْهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ۔))

تخریج الحدیث صحیح: شرح مشکل الآثار: 273، المعجم الاوسط: 4624، سنن البیهقی: 108. (مسند احمد: 24283)

ترجمۃ الحدیث: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک قبر کا دبوچنا ہوتا ہے اور اگر کوئی اس سے نجات پا سکتا ہوتا تو وہ سعد بن معاذ ہوتا۔''

اَلْمَيِّتُ يُنْقَلُ أَوْ يُنْبَشُ لِغَرْضٍ صَحِيْحٍ

کسی صحیح مقصد کے لیے میت کو منتقل کرنے یا اس کی قبر اکھاڑنے کا بیان

[3332/1635]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَتَى ابْنُهُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ إِنْ لَمْ تَأْتِهِ لَمْ نَزَلْ نُعَيَّرُ بِهٰذَا، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ قَدْ أُدْخِلَ فِي حُفْرَتِهِ، فَقَالَ: ((أَفَلَا قَبْلَ أَنْ تُدْخِلُوْهُ؟)) فَأُخْرِجَ مِنْ حُفْرَتِهِ فَتَفَلَ عَلَيْهِ مِنْ قَرْنِهِ إِلٰى قَدَمِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ۔

تخریج الحدیث: صحيح البخاري: 1270، 1350، 5795، صحيح مسلم: 2773. (مسند احمد: 14986، 15075)

ترجمۃ الحدیث: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب عبداللہ بن ابی (منافق) مرا تو اس کا بیٹا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس نہ آئے تو ہمیں ہمیشہ عار دلائی جاتی رہے گی، پس جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے تو دیکھا کہ اس کو قبر میں رکھا جا چکا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اسے قبر میں داخل کرنے سے پہلے مجھے کیوں نہیں بلوا لیا تھا؟'' پھر اسے قبر سے نکالا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے سر سے قدم تک اپنا لعاب لگایا اور اسے اپنی قمیص پہنا دی۔

اَلنَّهْيُ عَنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُوْرِ

قبروں کے اوپر مساجد بنانے کی ممانعت کا بیان

[3334/1636]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى، اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.))

تخریج الحدیث: صحيح البخاري: 437، صحيح مسلم: 530. (مسند احمد: 10716)

ترجمۃ الحدیث: ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ کو ہلاک کرے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا تھا۔''

[3336/1637]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَعَنَ (وَفِي لَفْظٍ قَاتَلَ) اللّٰهُ

الْیَهُوْدَ، اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** معجم الکبیر الطبرانی: 4907، مسند عبد بن حمید: 244. (مسند احمد: 21604)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے یا ان کو ہلاک کرے، انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا۔''

[3337/1638]...... عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَدْخِلْ عَلَیَّ أَصْحَابِی، فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَکَشَفَ الْقِنَاعَ، ثُمَّ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی، اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** مسند ابوداؤد الطیالسی: 634، مسند البزار: 2609، المعجم الکبیر: 393، 411. (مسند احمد: 21774)

ترجمۃ الحدیث سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''میرے صحابہ کو میرے پاس بلاؤ۔'' پس وہ آ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر والا کپڑا ہٹایا اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا۔''

[3339/1639]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِی وَثَنًا، لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا، اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔))

تخریج الحدیث **اسنادہ قوی:** مسند الحمیدی: 1025، طبقات ابن سعد: 241/2. (مسند احمد: 7358)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا، اللہ ایسے لوگوں پر لعنت کرے، جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا۔''

[3340/1640]...... وَعَنْهُ أَیْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَلَا تَجْعَلُوْا بُیُوتَکُمْ قُبُوْرًا، وَحَیْثُمَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَإِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ۔))

تخریج الحدیث **حسن:** سنن ابوداؤد: 2042. (مسند احمد: 8804)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری قبر کو عید نہ بنا لینا اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنا لینا، تم جہاں کہیں بھی ہو، مجھ پر درود بھیج دیا کرو، بے شک تمہارا درود مجھ تک پہنچ جائے گا۔''

[3341/1641]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی مَرَضِهِ الَّذِی لَمْ یَقُمْ مِنْهُ:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَإِنَّهُمُ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.)) قَالَتْ: وَلَوْلَا ذَالِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ، غَيْرَ أَنَّهُ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1330، صحيح مسلم: 529. (مسند احمد: 24513)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری کے دوران فرمایا، جس سے صحت یاب نہ ہو سکے: ''اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا تھا۔'' پھر سیدہ نے کہا: اگر اس بات کا خطرہ نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو بھی (گھر سے باہر) واضح طور پر بنایا جاتا۔

[3342/1642]...... عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((أَخْرِجُوْا يَهُوْدَ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ شِرَارَ النَّاسِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))

تخریج الحدیث صحيح: مسند ابوداؤد الطيالسي: 229، سنن الدارمي: 2498، مسند البزار: 439، شرح مشكل الآثار: 12/4، سنن البيهقي: 208/9. (مسند احمد: 1691)

ترجمة الحديث سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخری بات یہ فرمائی تھی: ''حجاز کے یہودیوں اور نجران والوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو اور یاد رکھو کہ سب سے برے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا لیا تھا۔''

زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ
قبروں کی زیارت کے بارے میں ابواب

بَابُ اِسْتِحْبَابِهَا لِلرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ
اس امر کا بیان کہ قبروں کی زیارت صرف مردوں کے لیے مستحب ہے، نہ کہ عورتوں کے لیے

[3343/1643]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَعَنِ الْأَوْعِيَةِ، وَأَنْ تُحْبَسَ لُحُوْمُ الْأَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فِيْهَا، وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مَا أَسْكَرَ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ أَنْ تَحْبِسُوْهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَاحْبِسُوْا مَا بَدَا لَكُمْ))

تخريج الحديث صحيح لغيره: مسند ابويعلى: 278، مصنف ابن ابی شيبة: 111/8. (مسند احمد : 1236)

ترجمة الحديث ''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت، (چند مخصوص) برتنوں اور تین دنوں کے بعد تک قربانی کے گوشت کو بچا رکھنے سے منع فرمایا تھا۔ لیکن بعد میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب تم ان کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ تمہیں آخرت یاد دلائے گی، نیز میں نے تمہیں کچھ برتنوں سے منع کیا تھا، اب تم ان میں بھی پی سکتے ہو، لیکن ہر نشہ دینے والی چیز سے بچو اور میں نے تمہیں تین دن کے بعد تک قربانی کے گوشت کو بچا رکھنے سے منع کیا تھا، اب تم جب تک چاہو اسے رکھ سکتے ہو۔''

[3346/1644]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، ثُمَّ بَدَا لِيْ أَنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا۔))

تخريج الحديث صحيح: مصنف ابن ابی شيبة: 342/3، 8/ 159، مسند ابويعلى: 3705، 37006، مستدرك الحاكم: 376/1، سنن البيهقى: 77/4. (مسند احمد: 13487)

ترجمة الحديث ''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے

تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تو تھا، لیکن پھر مجھے خیال آیا ان کی زیارت سے دلوں میں رقت پیدا ہوتی ہے، آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں اور آخرت یاد آتی ہے، لہٰذا تم قبروں کی زیارت کیا کرو، لیکن کوئی فحش کام نہ کیا کرو۔''

[3347/1645]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي، فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 976. (مسند احمد: 9688)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اور خود بھی روئے اور اپنے ساتھ والوں کو بھی رلایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے یہ اجازت طلب کی کہ میں اپنی والدہ کے حق میں دعائے مغفرت کروں؟ لیکن مجھے اجازت نہیں دی گئی۔ پھر جب میں نے اس کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دے دی، تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ موت یاد دلاتی ہیں۔''

فَصْلٌ مِنْهُ مَا جَاءَ فِي لَعْنِ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور ان پر چراغ جلانے والوں پر لعنت کا بیان

[3348/1646]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: سنن ابوداؤد: 3236، سنن ابن ماجہ: 1575، سنن الترمذی: 320، سنن النسائی: 4/ 94. (مسند احمد: 2030، 2984)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور قبروں پر چراغ جلانے والوں پر لعنت کی ہے۔

[3349/1647]...... عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: سنن ابن ماجہ: 1574. (مسند احمد: 15657)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کثرت سے قبروں کی

زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَهَلْ يَسْمَعُ الْمَيِّتُ قَوْلَ الْحَيِّ؟

اس امر کا بیان کہ قبروں کی زیارت کے موقع کیا کہا جائے اور کیا میت، زندہ کی بات سنتا ہے؟

[3351/1648]...... عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ (بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ) ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ، فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، قَالَ مُعَاوِيَةُ فِي حَدِيْثِهِ: إِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، أَنْتُمْ فَرَطُنَا وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، وَنَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 975. (مسند احمد: 22985)

ترجمة الحديث ''سیدنا بریدہ اسلمی ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ لوگ قبرستان کی طرف جاتے تو آپ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم ان کو یہ دعا پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، إِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، أَنْتُمْ فَرَطُنَا وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، وَنَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔ (اے ان گھروں والو مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، تم ہم سے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت مانگتے ہیں۔)''

[3352/1649]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ عَنِ النَّبِيِّ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم أَنَّهُ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ: ((سَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ! وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ......)) اَلْحَدِيْثَ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 249. (مسند احمد: 7993)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابو ہریرہ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم ایک قبرستان میں تشریف لے گئے اور ان کو سلام کہتے ہوئے یہ دعا پڑھی: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ! وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ (اس گھر کے صاحبِ ایمان لوگو! تم پر سلامتی ہو، ان شاء اللہ ہم بھی تمہیں ملنے والے ہیں۔)''

[3353/1650]...... ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي؟ فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيْدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ ‌رضی ‌اللہ ‌عنہا: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم؟ قُلْتُ: بَلَى۔ قَالَ: قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ‌صلی ‌اللہ ‌علیہ ‌وآلہ ‌وسلم فِيْهَا عِنْدِي، اِنْقَلَبَ، فَوَضَعَ رِدَائَهُ وَخَلَعَ

نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّيْ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِدَائَهُ رُوَيْدًا ، وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَافَهُ رُوَيْدًا ، فَجَعَلْتُ دِرْعِيْ فِيْ رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلٰى اَثَرِهِ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيْعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ ، فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ ، فَسَبَقْتُهُ ، فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ: ((مَالَكِ يَا عَائِشَةُ! حَشْيَا رَابِيَةً؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: لَا شَيْءَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ((لَتُخْبِرِيْنِي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۔)) قَالَتْ:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي ، فَأَخْبَرْتُهُ ، قَالَ: ((فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِيْ رَأَيْتُ أَمَامِي؟)) قُلْتُ: نَعَمْ ، فَلَهَزَنِي فِيْ ظَهْرِيْ لَهْزَةً أَوْجَعَتْنِي وَقَالَ: ((أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيْفَ عَلَيْكِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ؟)) قَالَتْ: مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ، قَالَ: ((نَعَمْ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِيْ حِيْنَ رَأَيْتِ فَنَادَانِيْ فَأَخْفَاهُ مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ ، وَلَمْ يَكُنْ لِيَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ وَظَنَنْتُ أَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِيْ ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ جَلَّ وَعَزَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ۔)) قَالَتْ: فَكَيْفَ أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ فَقَالَ: ((قُوْلِيْ: اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 974 . (مسند احمد: 25855)

ترجمۃ الحدیث ''ایک دن محمد بن قیس نے کہا: کیا میں تمہیں اپنی اور اپنی والدہ سے ایک حدیث بیان نہ کر دوں؟ ہم نے سمجھا کہ اس کی مراد اس کی حقیقی والدہ ہے، پھر انہوں نے کہا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا میں تمہیں اپنا اور رسول اللہ ﷺ کا ایک واقعہ بیان کروں؟ میں نے عرض کیا: جی کیوں نہیں، پھر انھوں نے کہا: جب میری رات تھی جس میں نبی کریم ﷺ میرے پاس تھے، آپ ﷺ (عشاء کے بعد) واپس تشریف لائے، چادر رکھی، جوتے اتار کر پائنتی کی طرف رکھ دیئے اور چادر کا ایک حصہ بستر پر بچھا کر لیٹ گئے۔ آپ ﷺ کچھ دیر لیٹے رہے، (میرے خیال کے مطابق) جب آپ ﷺ نے سمجھا کہ میں سوگئی ہوں تو آپ ﷺ نے آہستہ سے اپنی چادر اٹھائی، آرام سے جوتے پہنے اور دروازہ کھول کر باہر تشریف لے گئے اور آہستگی سے اسے بند کر دیا۔ اُدھر میں نے بھی اپنا دوپٹہ سنبھالا، سر پر رکھا، چادر اوڑھی، شلوار پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ بقیع قبرستان میں جا پہنچے، وہاں کافی دیر کھڑے رہے اور تین مرتبہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، بعد ازاں آپ ﷺ واپس لوٹے اور میں بھی لوٹنے

لگی، آپ ﷺ تیز تیز چلے تو میں نے بھی رفتار تیز کر دی، جب آپ ﷺ کچھ دوڑے تو میں بھی دوڑنے لگی۔ پھر جب آپ ﷺ مزید تیز ہو گئے تو میں بھی مزید تیز ہو گئی اور آپ ﷺ سے آگے نکل گئی اور گھر پہنچ کر ابھی لیٹی ہی تھی کہ آپ ﷺ بھی تشریف لے آئے اور فرمایا: ''عائشہ! کیا بات ہے، سانس پھولا ہوا ہے، پیٹ اٹھا ہوا ہے؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کوئی بات نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم خود ہی مجھے بتا دو، ورنہ باریک بیں اور باخبر ربّ مجھے بتلا دے گا۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، پھر میں نے سارا واقعہ آپ کو بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مجھے اپنے سامنے کالا سا وجود نظر آ رہا تھا، یہ تم تھی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے میری کمر میں مکا مارا، جس سے مجھے تکلیف ہوئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر زیادتی کریں گے؟'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: لوگ جیسے مرضی چھپا لیں، لیکن اللہ تعالیٰ تو اسے جانتا ہی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، بات یہ تھی کہ جب تم نے مجھے دیکھا تھا اس وقت جبریل علیہ السلام نے آ کر مجھے آواز دی اور آواز کو تم سے پوشیدہ رکھا، میں نے بھی اپنی آواز کو تم سے مخفی رکھتے ہوئے اس کی بات کا جواب دیا، وہ اس وقت تمہارے پاس تو آ نہیں سکتا تھا، کیونکہ تم نے کپڑے وغیرہ ایک طرف رکھے ہوئے تھے، جبکہ میں نے سمجھا تھا تم سو چکی ہو اور تمہیں جگانا بھی مناسب نہ سمجھا، تا کہ تم اکیلی پریشان نہ ہو جاؤ، جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا: آپ کا ربّ آپ کو حکم دے رہا ہے کہ آپ ﷺ بقیع والوں کے پاس جا کر ان کے لیے بخشش کی دعا کریں، (اس لیے میں چلا گیا تھا)۔'' پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں کیسے دعا پڑھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یوں کہا کرو: اَلسَّلَامُ عَلٰی أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ۔ (سلامتی ہو ان گھروں والے مومنوں اور مسلمانوں پر اور اللہ تعالیٰ ہم سے پہلے والوں اور بعد والوں پر رحم کرے اور ہم بھی ان شاء اللہ ملنے والے ہیں۔)''

[3355/1651]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْقَلِيْبِ يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ! يَا فُلَانُ! هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ أَمَا وَاللّٰهِ! إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَسْمَعُوْنَ كَلَامِيْ۔)) قَالَ يَحْيٰى: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: غَفَرَ اللّٰهُ لِأَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، إِنَّهُ وَهِلَ۔ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاللّٰهِ! إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُوْنَ الْآنَ أَنَّ الَّذِيْ كُنْتُ أَقُوْلُ لَهُمْ حَقًّا، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى﴾ ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ۔﴾

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 3979، 3980، 3981، صحيح مسلم: 932. (مسند احمد: 4864، 4958)

ترجمة الحديث ''سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بدر والے دن رسول اللہ ﷺ نے کنویں (جس میں کفار کے مقتولوں کو پھینک دیا گیا تھا) کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: ''او فلاں! او فلاں! تمہارے رب نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا کیا تم نے اسے درست پایا ہے؟ خبردار! اللہ کی قسم ہے کہ یہ لوگ اس وقت میرا کلام سن رہے ہیں۔ لیکن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمٰن پر رحم فرمائے، وہ بھول گئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا کہ ''اب یہ جانتے ہیں کہ میں ان سے جو کچھ کہتا تھا، وہ حق تھا۔'' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک تو مردوں کو نہیں سنا سکتا۔'' نیز فرمایا: ''جو لوگ قبروں میں ہیں، تو ان کو نہیں سنا سکتا۔''

كِتَابُ الزَّكٰوةِ
زکوٰۃ کا بیان

فَضْلُ الزَّكٰوةِ وَأَنْوَاعُهَا وَمَا وَرَدَ فِي فَضْلِهَا

زکوٰۃ کی فضیلت اوراس کی انواع اور زکوٰۃ کی فضیلت کا بیان

[3356/1652]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقْبَلُ الصَّدَقَاتِ وَيَأْخُذُهَا بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا لِأَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ مُهْرَهُ أَوْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتَّى إِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيرُ مِثْلَ جَبَلِ أُحُدٍ، قَالَ وَكِيعٌ فِي حَدِيثِهِ: وَتَصْدِيقُ ذَالِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ﴾ ﴿وَيَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ﴾

تخریج الحدیث صحيح: سنن الترمذی: 662. (مسند احمد: 10088)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ صدقات کو قبول کرتا ہے اوران کو دائیں ہاتھ میں وصول کرتا ہے، پھر وہ ان کو یوں بڑھاتا رہتا ہے، جیسے تم میں سے کوئی گھوڑی، اونٹنی یا گائے کے بچے کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ ایک لقمہ احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔'' وکیع نے اپنی روایت میں کہا: آپ ﷺ کے اس فرمان کی تصدیق قرآن مجید کی ان آیات سے ہوتی ہے: ''اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اوران کے صدقات کو پکڑ لیتا ہے۔'' (سورۂ توبہ: ۱۰۴) ''اور اللہ سود کو ختم کرتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔'' (سورۂ بقرۃ: ۲۸۶)

[3357/1653]...... وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا طَيِّبًا وَلَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ إِلَّا طَيِّبٌ إِلَّا وَهُوَ يَضَعُهَا فِي يَدِ الرَّحْمٰنِ أَوْ فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ فَيُرَبِّيهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتّٰى إِنَّ التَّمْرَةَ لَتَكُوْنُ مِثْلَ الْجَبَلِ الْعَظِيْمِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1014، صحیح بخاری 1410، 7430 معلقًا. (مسند احمد: 10945)

ترجمة الحدیث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مومن حلال اور پاکیزہ کمائی میں سے صدقہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی صرف پاکیزہ ہی کو قبول فرماتا ہے اور آسمان کی طرف بھی صرف یہی حلال کمائی چڑھتی ہے، بہر حال اللہ تعالیٰ اس (صدقہ کو) اپنے ہاتھ میں لے کر یوں بڑھاتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی گھوڑی، یا گائے کے بچے کو پالتا ہے، یہاں تک کہ ایک کھجور بہت بڑے پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔''

[3359/1654]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيْهِمَا، فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ، وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيْلُ بِصَدَقَةٍ انْقَبَضَتْ عَلَيْهِ كُلُّ حَلْقَةٍ مِنْهَا إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ۔۔)) قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((فَيَجْهَدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1443، 2917، صحیح مسلم: 1021. (مسند احمد: 9057)

ترجمة الحدیث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بخل کرنے والے اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جن پر لوہے کے دو جُبّے ہوں اور ان کے ہاتھ ہنسلی کی ہڈیوں تک باندھ دیئے گئے ہوں، جب صدقہ کرنے والا صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جبہ اس حد تک کھل کر وسیع ہو جاتا ہے کہ اس کے پاؤں کے نشان مٹانے لگ جاتا ہے، لیکن جب بخیل آدمی صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے جبہ کا ایک ایک حلقہ سکڑ کر اس کے اوپر بری طرح تنگ ہو جاتا ہے۔'' پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''پھر وہ اپنے جبہ کو کھلا کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے مگر وہ وسیع نہیں ہوتا۔''

[3360/1655]...... عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوْا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنَّ مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهٰى وَلَا آبَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ

يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَأَعْطِ مُمْسِكًا مَالاً تَلَفًا۔))

تخریج الحدیث **حسن**: مسند الطيالسي: 979، صحيح ابن حبان: 686، 3329، المعجم الاوسط: 2912، مستدرك الحاكم: 2/ 444. (انظر: 21721)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں، وہ جن و انس کے علاوہ روئے زمین کی ہر چیز کو سناتے ہوئے اعلان کرتے ہیں: لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آ جاؤ، بے شک کم مقدار اور کفایت کرنے والی چیز اس سے بہتر ہے جو زیادہ تو ہو مگر غافل کر دے، اسی طرح جب سورج غروب ہوتا ہے تو اس وقت بھی دو فرشتے اس کے دونوں پہلوؤں میں بھیجے جاتے ہیں اور جن و انس کے علاوہ باقی اہل زمین کو سناتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہیں: اے اللہ! اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطا فرما اور بخیل کے مال کو تلف کر دے۔''

[3361/1656]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ! اَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ، وَقَالَ: يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْأَى سَحَّاءُ، لَا يَغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 993. (مسند احمد: 7298)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابوہریرہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! تو (میری راہ میں) خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا اور ہمیشہ عطا کرنے والا ہے اور رات اور دن میں (خرچ کی جانے والی) کوئی چیز اس میں کمی نہیں کر سکتی۔''

[3362/1657]...... وَعَنْهُ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ: اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ، فَتَنَحَّى ذَالِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ، فَانْتَهَى إِلَى الْحَرَّةِ، فَإِذَا هُوَ فِي أَذْنَابِ شِرَاجٍ، وَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَالِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ، فَتَبِعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيْقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ بِالْإِسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ، يَقُوْلُ: اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ، فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا؟ قَالَ: أَمَّا إِذَا قُلْتَ هٰذَا، فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا خَرَجَ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثَهُ وَأَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهُ۔))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 2984. (مسند احمد: 7941)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی ایک جنگل میں تھا کہ اس نے بادل میں یہ آواز سنی: (بادل!) فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل ایک طرف کو چل پڑا اور جا کر ایک پختہ زمین پر برسا، جب یہ آدمی وہاں پہنچا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ سارا پانی جمع ہو کر مختلف نالیوں سے ہوتا ہوا ایک بڑے نالے کی صورت بن گیا۔ یہ آدمی پانی کے ساتھ ساتھ چل پڑا، آگے جا کر دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنی کَسّی سے پودوں کو پانی لگا رہا ہے۔ اس نے پوچھا: اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس نے بادل میں سنا تھا۔ باغ والے نے کہا: اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟'' اس نے کہا: جس بادل کا یہ پانی ہے، میں نے اس میں آواز سنی تھی، تمہارا نام لے کر کہا گیا کہ جا کر اس کے باغ کو سیراب کر۔ لہٰذا اب آپ یہ بتائیں کہ آپ کونسا کوئی خاص کام کرتے ہیں؟ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت آپ کو حاصل رہتی ہے؟ باغ والے نے کہا: آپ نے پوچھ ہی لیا ہے تو سنو! میں اس باغ کی کل آمدنی میں سے ایک تہائی اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتا ہوں، ایک تہائی میں اور میرے اہل وعیال کھا لیتے ہیں اور ایک تہائی اسی باغ پر خرچ کرتا ہوں۔''

[3363/1658]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي ذُوْمَالٍ كَثِيْرٍ وَذُوْ أَهْلٍ وَوَلَدٍ وَحَاضِرَةٍ، فَأَخْبِرْنِي كَيْفَ أُنْفِقُ وَكَيْفَ أَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِكَ، فَإِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ، وَتَصِلُ أَقْرِبَائَكَ وَتَعْرِفُ حَقَّ السَّائِلِ وَالْجَارِ وَالْمِسْكِيْنِ۔)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَقْلِلْ لِيْ۔ قَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: ((فَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهُ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا)) قَالَ: حَسْبِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِذَا أَدَّيْتُ الزَّكَاةَ إِلٰى رَسُوْلِكَ فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْهَا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((نَعَمْ إِذَا أَدَّيْتَهَا إِلٰى رَسُوْلِيْ فَقَدْ بَرِئْتَ مِنْهَا، فَلَكَ أَجْرُهَا وَإِثْمُهَا عَلٰى مَنْ بَدَّلَهَا۔))

تخريج الحديث المستدرك الحاكم: 360/2. (مسند احمد: 12394)

ترجمة الحديث ''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بنو تمیم کا ایک آدمی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں کافی مال دار ہوں اور میرا خاندان بھی بڑا ہے، بچے بھی ہیں اور میرے ہاں مہمان بھی بکثرت آتے ہیں، اب آپ مجھے بتائیں کہ میں مال کیسے خرچ کروں یا کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے مال کی زکوۃ ادا کیا کر، یہ پاکیزہ عمل تجھے پاک کر دے گا، اسی طرح اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کیا کر اور تجھے سائل، پڑوسی اور مسکین کے حق کی بھی معرفت ہونی چاہیے۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان باتوں کو میرے لیے ذرا اختصار کے ساتھ واضح کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کے حقوق ادا کر

اور فضول خرچی سے بچ۔'' یہ سن کر اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرے لیے کافی ہے کہ جب میں آپ کے قاصد کو زکوۃ ادا کردوں تو کیا میں اللہ اور رسول کے ہاں اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جاؤں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، جب تو میرے قاصد کو زکوۃ ادا کردے گا تو تو اس سے بری ہو جائے گا اور تجھے اس کا اجر مل جائے گا، ہاں جو اس کو (ناجائز انداز میں) تبدیل کردے گا تو اس کا گناہ اسی پر ہی ہوگا۔''

اِفْتِرَاضُ الزَّكَاةِ وَالْحَثُّ عَلَيْهَا وَالتَّشْدِيْدُ فِيْ مَنْعِهَا

زکوۃ کی فرضیت، اس کی ترغیب اور زکوۃ ادا نہ کرنے کی مذمت کا بیان

[3364/1659]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: ((إِنَّكَ تَأْتِيْ قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَادْعُهُمْ إِلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْكَ لِذَالِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْكَ لِذَالِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ، وَتُرَدُّ فِيْ فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْكَ لِذَالِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حِجَابٌ))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 2448، صحيح مسلم: 19. (مسند احمد: 2071)

ترجمة الحديث ''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا: ''تم اہل کتاب لوگوں کے ہاں جا رہے ہو، تم سب سے پہلے ان کو یہ دعوت دینا کہ وہ یہ شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات تسلیم کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان کے مالوں پر زکوۃ بھی فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر ان کے فقیروں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی تسلیم کر لیں تو (زکوۃ لیتے وقت) ان کے قیمتی مال سے بچنا اور مظلوم کی بددعا سے بھی بچ کر رہنا، کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔''

[3365/1660]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔)) قَالَ: فَلَمَّا قَامَ أَبُوْ بَكْرٍ، وَارْتَدَّ مَنِ ارْتَدَّ، أَرَادَ أَبُوْ بَكْرٍ قِتَالَهُمْ، قَالَ عُمَرُ: كَيْفَ تُقَاتِلُ

هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ! لَأُقَاتِلَنَّ قَوْمًا ارْتَدُّوْا عَنِ الزَّكَاةِ وَاللّٰهِ! لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ لَقَاتَلْتُهُمْ۔ قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا رَأَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ عَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

تخريج الحديث صحيح البخاري: 6924، 6925، 7284، صحيح مسلم: 20. (مسند احمد: 67، 10840)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک وہ ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کا اعتراف نہ کرلیں، جب وہ اس کا اعتراف کرلیں گے تو وہ اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کرلیں گے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہوگا۔'' جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالی اور مرتدّ ہونے والے مرتد ہو گئے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کا ارادہ کیا۔ لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جو لوگ نماز پڑھتے ہیں، آپ ان سے کیسے قتال کریں گے؟ لیکن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور قتال کروں گا جو زکوۃ ادا کرنے سے انکاری ہیں۔ اللہ کی قسم ہے، اگر ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی فرض کی ہوئی ایک بکری بھی نہ دی تو میں ان سے لڑوں گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے (زکوۃ کے اِن انکاریوں سے) لڑنے کے لیے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے تو میں جان گیا کہ یہی حق ہے۔

[3367/1661]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ، لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إِلَّا جِيْءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِكَنْزِهِ فَيُحْمٰى عَلَيْهِ صَفَائِحُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَبِيْنُهُ وَظَهْرُهُ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جِيْءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِإِبِلِهِ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ عَلَيْهِ، فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كُلَّمَا مَضٰى أُخْرَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جِيْءَ بِهِ وَبِغَنَمِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا مَضَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ۔)) قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَالْخَيْلُ؟ قَالَ:

((اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ (فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ) الَّذِي يَتَّخِذُهَا وَيَحْبِسُهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَمَا غَيَّبَتْ فِي بُطُونِهَا فَهُوَ لَهُ أَجْرٌ، وَإِنِ اسْتَنَّتْ مِنْهُ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَ لَهُ فِي كُلِّ خُطْوَةٍ خَطَاهَا أَجْرٌ، وَلَوْ عَرَضَ لَهُ نَهْرٌ فَسَقَاهَا مِنْهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ غَيَّبَتْهُ فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ، حَتّٰى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِي أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا، (وَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ) فَرَجُلٌ يَتَّخِذُهَا تَعَفُّفًا وَتَجَمُّلًا وَتَكَرُّمًا وَلَا يَنْسٰى حَقَّهَا فِي ظُهُورِهَا وَبُطُونِهَا فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا (وَأَمَّا الَّذِي عَلَيْهِ وِزْرٌ) فَرَجُلٌ يَتَّخِذُهَا أَشَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَبَذَخًا عَلَيْهِمْ۔)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: ((مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهٗ۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهٗ۔﴾))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 987. (مسند احمد: 7563)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خزانے کا مالک، جو اس کی زکوۃ ادا نہیں کرتا، اسے قیامت کے دن خزانے سمیت لایا جائے گا اور اس کے خزانے کو تختیوں کی شکل دے کر جہنم کی آگ پر خوب گرم کیا جائے گا، پھر اس سے اس کی پیشانی، پہلو اور پیٹھ کو داغا جاتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کرنے سے فارغ ہو جائے گا، تمہارے حساب کے مطابق یہ پچاس ہزار سال کے برابر دن ہوگا، اس کے بعد وہ بندہ اپنا راستہ دیکھے گا کہ وہ جنت کی طرف ہے یا جہنم کی طرف۔ اسی طرح جو کوئی اونٹوں کا مالک ہو اور وہ ان کی زکوۃ ادا نہ کرے تو اسے قیامت کے دن اونٹوں سمیت لایا جائے گا، جبکہ وہ اونٹ بھی خوب موٹے تازے ہوں گے، پھر اس مالک کو ایک وسیع چٹیل میدان میں لٹا کر اونٹ اس کے اوپر سے گزارے جائیں گے، جب آخری اونٹ گزر جائے گا تو پہلے اونٹ کو دوبارہ لایا جائے گا۔ اس کے ساتھ یہ سلوک اس وقت تک جاری رہے گا، جب تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلے کرنے سے فارغ نہ ہو جائے، وہ دن تمہارے حساب کے مطابق پچاس ہزار برس کا ہوگا، اس کے بعد دیکھا جائے گا کہ اس کا راستہ جنت کی طرف ہے یا جہنم کی طرف۔ اسی طرح جو آدمی بکریوں کا مالک ہو اور وہ ان کی زکوۃ ادا نہ کرتا ہو تو اسے بھی قیامت کے دن بکریوں سمیت لایا جائے گا، جبکہ وہ بکریاں خوب موٹی تازی ہوں گی۔ اس آدمی کو وسیع چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا اور وہ بکریاں اپنے کھروں سے اسے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی، جب آخری بکری گزر جائے گی تو پہلی بکری کو دوبارہ لایا جائے گا اور اس کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا رہے گا، تا آنکہ اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے کرنے سے فارغ ہو جائے، وہ دن تمہارے اعداد و شمار کے مطابق پچاس ہزار

سالوں کے برابر ہوگا، اس کے بعد دیکھا جائے گا کہ اس کا راستہ جنت کی طرف ہے یا جہنم کی طرف۔'' کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت تک گھوڑوں کی پیشانی میں خیر وبرکت رکھ دی گئی ہے، (دراصل) گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک (اپنے مالک کے لیے) اجر وثواب، ایک پردہ پوشی اور ایک گناہ کا سبب ہوتا ہے، جو اجر وثواب کا ذریعہ ہوتا ہے، وہ وہ گھوڑا ہوتا ہے کہ جس کو اس کا مالک جہاد فی سبیل اللہ کی غرض سے پالتا ہے، ایسا گھوڑا اپنے پیٹ میں جو کچھ ڈالے گا، وہ اس کے مالک کے لیے اجر ہوگا، جب وہ ایک دو ٹیلوں تک چلے گا تو اس کے ہر ہر قدم کے بدلے مالک کو اجر ملے گا اور اگر اس کے سامنے نہر آجاتی اور وہ اس سے پانی پی لیتا ہے تو ہر قطرہ، جو وہ اپنے پیٹ میں داخل کرتا ہے، اس کے عوض اس کو اجر ملے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کے پیشاب اور لید کی وجہ سے بھی اجر کا ذکر کیا۔ ''جو گھوڑا آدمی کے لیے پردہ پوشی کا ذریعہ ہے، یہ وہ گھوڑا ہے کہ جس کو پالنے کا سبب یہ ہے کہ ضرورت کے وقت کسی سے مانگنا نہ پڑے اور اس سے اسے زینت وجمال اور عزت حاصل ہو، ہاں یہ بات ہے کہ ایسا مالک اپنے گھوڑے کی پشت اور پیٹ کے حق سے غافل نہ ہو، رہا اس گھوڑے کا مسئلہ جو اپنے مالک کے لیے گناہ کا سبب بنتا ہے تو وہ وہ ہوتا ہے کہ جس کا مالک فخر، تکبر اور لوگوں کے سامنے ریاکاری کرنے کے لیے اسے پالتا ہے۔'' کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! گدھوں کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے متعلق مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں کیا گیا، البتہ ایک آیت ہے جو بے مثال اور (ہر خیر کو) شامل ہے، یعنی: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ. وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾ (الزلزال: 8) یعنی: ''جو کوئی ایک ذرہ برابر نیکی کرے گا، وہ اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر گناہ کرے گا تو وہ بھی اس کو دیکھ لے گا۔''

[3368/1662]...... عَنْ أَبِي عُمَرَ الْغُدَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ جَالِسًا فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ ابْنِ صَعْصَعَةَ، فَقِيلَ لَهُ: هٰذَا أَكْثَرُ عَامِرِيٍّ مَالًا، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: رُدُّوْهُ إِلَيَّ فَرَدُّوْهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ نُبِّئْتُ أَنَّكَ ذُوْمَالٍ كَثِيرٍ؟ فَقَالَ الْعَامِرِيُّ: وَاللّٰهِ! إِنَّ لِي مِائَةَ حُمْرٍ وَمِائَةَ أُدْمٍ، حَتّٰى عَدَّ مِنْ أَلْوَانِ الْإِبِلِ وَأَفْنَانِ الرَّقِيقِ وَرِبَاطِ الْخَيْلِ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: إِيَّاكَ وَأَخْفَافَ الْإِبِلِ وَأَظْلَافَ الْغَنَمِ، يُرَدِّدُ ذَالِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى جَعَلَ لَوْنُ الْعَامِرِيِّ يَتَغَيَّرُ أَوْ يَتَلَوَّنُ، فَقَالَ: مَا ذَاكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ!؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا (فَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ الْمُتَقَدِّمِ ثُمَّ قَالَ) وَإِذَا كَانَتْ لَهُ بَقَرٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَكْبَرِهِ وَأَسْمَنِهِ وَأَسَرِّهِ، ثُمَّ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ فِيهِ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا، إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا فِي يَوْمٍ

كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَرٰى سَبِيْلَهُ، وَإِذَا كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ، (فَذَكَرَ نَحْوَالْحَدِيْثِ الْمُتَقَدِّمِ ثُمَّ قَالَ) فَقَالَ الْعَامِرِيُّ: وَمَا حَقُّ الْإِبِلِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ!؟ قَالَ أَنْ تُعْطِي الْكَرِيْمَةَ وَتَمْنَحَ الْغَزِيْرَةَ وَتُفْقِرَالظَّهْرَ، وَتَسْقِيَ اللَّبَنَ وَتُطْرِقَ الْفَحْلَ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1660، سنن النسائی: 5/12. (مسند احمد: 10350)

ترجمۃ الحدیث ''ابوعمر غدانی کہتے ہیں: میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہاں سے بنو عامر بن صعصعہ کے ایک آدمی کا گزر ہوا، اس کے بارے میں ان کو بتایا گیا کہ یہ اپنے قبیلہ کا امیر ترین آدمی ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے میرے پاس بلاؤ، لوگوں نے اسے بلایا، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم کافی مالدار ہو؟ عامری نے کہا: جی ہاں، اللہ کی قسم! میرے پاس ایک سو گدھے اور ایک سو سفید رنگ کے اونٹ ہیں، پھر اس نے مختلف قسم کے اونٹوں، غلاموں اور گھوڑوں کا ذکر کیا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: تم ذرا اونٹوں کے پاؤں اور بکریوں کے کھروں سے بچ کر رہنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اتنی بار یہ بات دوہرائی کہ اس عامری کا رنگ بدلنا شروع ہو گیا، بالآخر اس نے کہا: اے ابو ہریرہ! بھلا آپ کی اس بات کا مطلب کیا ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس آدمی کے پاس اونٹ ہوں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرے، .... (پھر گزشتہ حدیث کی طرح کی حدیث ذکر کی) اور جس کے پاس گائیں ہوں اور وہ تنگدستی و خوشحالی میں ان کا حق ادا نہ کرے تو وہ قیامت کے دن خوب ہوشیار بن کر اور خوب موٹی تازی ہو کر آئیں گی، پھر ان کے لیے ایک چٹیل میدان تشکیل دیا جائے گا (اس مالک کو وہاں لٹا دیا جائے گا)، وہ گائیں اسے اپنے کھروں سے روندیں گی اور سینگوں سے ماریں گی، جب آخری گائے گزر جائے گی تو پہلی کو دوبارہ لایا جائے گا، (یہ سزا اس وقت تک ہوتی رہے گی) جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ کر دیا جائے، جبکہ اس دن کی مقدار ایک ہزار سال کے برابر ہو گی، پھر دیکھا جائے گا کہ اس کا راستہ (جنت کی طرف ہے یا جہنم کی طرف)۔ اور جس کے پاس بکریاں ہوں، .... (گزشتہ حدیث کی مانند حدیث ذکر کی) عامری نے کہا: اے ابو ہریرہ! اونٹوں کا حق کیا ہے؟ انھوں نے کہا: اونٹوں کا حق یہ ہے کہ زکوۃ ادا کرتے وقت بہترین اونٹ ادا کرو، دودھ والا جانور کسی کو عاریۃً دے دیا کرو، ضرورت مند کو سواری کے لیے اونٹ دیا کرو، اسی طرح دودھ بھی لوگوں کو پلایا کرو اور جفتی کے لیے بھی عاریۃً نر اونٹ دے دیا کرو۔

[3370/1663]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ، يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ)) ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ

۔الخ الآیۃ﴾۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1403، 4565. (مسند احمد: 8661)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے جس آدمی کو مال دیا ہو اور وہ اس کی زکوۃ ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن اس کے لیے اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی، اس (کی آنکھوں) پر دو سیاہ نقطے ہوں گے، وہ قیامت کے دن اپنے مالک کے جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ (سورۂ آل عمران ۱۸۰) یعنی ''اور جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے بخل کرتے ہیں وہ اسے اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں، وہ تو ان کے حق میں بہت ہی برا ہے، وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اسی کو اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا، زمین اور آسمانوں کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو وہ اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔''

[3372/1664]...... عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَأْتِي رَجُلٌ مَوْلَاهُ فَيَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلٍ هُوَ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ يَتَلَمَّظُ فَضْلُهُ الَّذِي مَنَعَهُ (وَفِي رِوَايَةٍ:) مَا مِنْ مَوْلًى يَأْتِي مَوْلًى لَهُ فَيَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلٍ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِلَّا جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ شُجَاعًا يَنْهَسُهُ قَبْلَ الْقَضَاءِ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد باثر الحدیث: 5139، سنن النسائی: 82/5. (مسند احمد: 20020، 20032)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''جو آدمی اپنے رشتہ دار کے پاس آ کر اس سے ایسی چیز کا سوال کرتا ہے جو اس کی ضرورت سے زائد ہو، لیکن وہ اسے نہ دے تو قیامت کے دن اس مالک کے لیے ایک سانپ بلایا جائے گا جو اپنی زبان کو ہلاتا ہوگا، یہ (سانپ) اسی کا زائد مال ہوگا، جو اس نے مانگنے والے کو نہیں دیا تھا۔'' ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جو رشتہ دار اپنے کسی رشتہ دار سے زائد چیز کا سوال کرتا ہے اور وہ اسے نہیں دیتا تو اللہ تعالیٰ ایسے مال کو اس کے لیے سانپ بنا دے گا، جو قیامت کے دن فیصلہ مکمل ہونے تک اسے ڈستا رہے گا۔''

[3375/1665]...... عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا أُرِيدُ الْعَطَاءَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ

عَفَّانَ رضی اللہ عنہ فَجَلَسْتُ إِلٰى حَلْقَةٍ مِنْ حِلَقِ قُرَيْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ أَسْمَالٌ لَهُ قَدْ لَفَّ ثَوْبًا عَلٰى رَأْسِهِ قَالَ: بَشِّرِ الْكَنَّازِيْنَ بِكَيٍّ فِي الْجِبَاهِ وَبِكَيٍّ فِي الظُّهُوْرِ وَبِكَيٍّ فِي الْجُنُوْبِ، ثُمَّ تَنَحّٰى إِلٰى سَارِيَةٍ فَصَلّٰى خَلْفَهَا رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيْلَ: هٰذَا أَبُوْ ذَرٍّ (رضی اللہ عنہ) فَقُلْتُ: مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تُنَادِي بِهِ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا شَيْئًا سَمِعُوْهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ ﷺ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، إِنِّي كُنْتُ آخُذُ الْعَطَاءَ مِنْ عُمَرَ فَمَا تَرٰى، قَالَ خُذْهُ فَإِنَّ فِيْهِ الْيَوْمَ مَعُوْنَةً وَيُوْشِكُ أَنْ يَكُوْنَ دَيْنًا، فَإِذَا كَانَ دَيْنًا فَارْفُضْهُ (وَفِي لَفْظٍ) فَإِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِيْنِكَ فَدَعْهُ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 992. (مسند احمد: 21470)

ترجمۃ الحدیث ''احنف بن قیس کہتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا، میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے عطیہ لینا چاہتا تھا۔ میں قریش کے ایک حلقہ میں جا بیٹھا، پراگندہ لباس والا ایک آدمی وہاں آیا، اس نے سر پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا تھا، وہ یوں کہنے لگا: خزانے جمع کرنے والوں کو یہ بشارت دے دو کہ ان کی پیشانی، پشت اور پہلو آگ سے داغے جائیں گے۔ پھر وہ علیحدہ ہوا اور ایک ستون کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا: یہ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پس میں ان کے پاس گیا اور کہا: یہ جو کچھ تم کہہ رہے تھے، اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا: جی میں نے تو صرف وہ بات کی ہے جو ان لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے سنی تھی۔ میں نے کہا: اللہ تم پر رحمت کرے، میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے عطیہ لیا کرتا تھا، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انھوں نے کہا: لے لیا کرو، آج کل تو اس کی شکل تعاون کی ہے، لیکن قریب ہے کہ یہ قرضہ بن جائے گا، جب یہ صورت پیدا ہو جائے تو ترک کر دینا۔ (ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:) جب ایسا مال تمہارے دین کی قیمت بن جائے تو اسے ترک کر دینا۔

كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ جَمَعَ فِيْهِ فَرَائِضَ الصَّدَقَةِ

زکوۃ کے فرائض پر مشتمل رسول اللہ ﷺ کی تحریر کا بیان

[3381/1666]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخَذْتُ هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ كَتَبَ لَهُمْ: أَنَّ هٰذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَ ذَالِكَ فَلَا يُعْطِهِ۔ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْإِبِلِ، فَفِي كُلِّ خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ،

فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّ ثَلَاثِيْنَ ، فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِبْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ إِلٰى خَمْسٍ وَأَرْبَعِيْنَ ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَأَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةَ الْفَحْلِ إِلٰى سِتِّيْنَ ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدٰى وَسِتِّيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ إِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ إِلٰى تِسْعِيْنَ ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمَائَةٍ ، فَإِنْ زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمَائَةٍ فَفِى كُلِّ أَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ ، وَفِى كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ ، فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الإِبِلِ فِى فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ ، فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الإِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِى الْغَنَمِ فِى سَائِمَتِهَا ، إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمَائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ فَفِيْهَا شَاتَانِ إِلٰى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِى كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا تُؤْخَذُ فِى الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ ، وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءُ الْمُتَصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ ، وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِى الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشُوْرِ ، فَإِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَالُ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمَائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا))

تخریج الحدیث صحیح البخاری مفرقا: 1448، 1450، 1451، 1453، 1454، 2487، 3106، 5878، 6955، سنن ابوداود: 1567، سنن ابن ماجه: 1800، سنن النسائی: 27/5. (مسند احمد: 72)

ترجمة الحديث ''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان (بحرین والوں) کی طرف یہ تحریر لکھ کر بھیجی: یہ زکوۃ کا وہ نصاب ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا اور جس کا اللہ تعالیٰ نے

اپنے رسول کو حکم دیا ہے، جس مسلمان سے اس کے مطابق زکوۃ وصول کی جائے، وہ ادا کرے اور جس سے اس سے زائد کا مطالبہ کیا جائے، وہ نہ دے۔ (تفصیل یہ ہے:) اونٹوں کی تعداد (25) سے کم ہو تو ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری ہے۔ (25) سے (35) تک ایک بنتِ مخاض یا ابن لبون، (36) سے (45) تک بنتِ لبون، (46) سے (60) تک نر کی جفتی کے قابل حِقّہ، (61) سے (65) تک جذعہ، (76) سے (90) تک دو عدد بنتِ لبون اور (91) سے (120) تک دو عدد حقّے ہیں۔ جب اونٹوں کی تعداد اس سے بڑھ جائے تو ہر (40) پر ایک بنتِ لبون اور ہر (50) پر ایک حقّہ زکوۃ ہوگی اور اگر زکوۃ کے اس سلسلے میں اونٹوں کی عمریں مختلف ہو جائیں، یعنی جس نے زکوۃ میں جذعہ ادا کرنی ہو، لیکن اس کے پاس جذعہ نہ ہو، البتہ حِقّہ ہو تو اس سے وہی لیا جائے گا اور اس کے ساتھ اگر میسر ہو تو دو بکریاں دے دے یا بیس درہم، اسی طرح اگر کسی نے زکوۃ میں حقّہ ادا کرنا ہو، لیکن اس کے پاس جذعہ ہو تو وہی اس سے قبول کر لی جائے گی، لیکن زکوۃ وصول کرنے والا نمائندہ بیس درہم یا دو بکریاں اسے واپس کرے گا، اور جس پر حِقّہ کی زکوۃ ہو، لیکن اس کے پاس یہ اونٹنی نہ ہو، بلکہ بنت لبون ہو تو اس سے وہی لے لی جائے گی، لیکن (اس کمی کو پورا کرنے کے لیے) اگر میسر ہو تو دو بکریاں دینا پڑیں گی، نہیں تو بیس درہم، اسی طرح جس پر بنتِ لبون کی زکوۃ پڑ جائے، لیکن اس کے پاس حِقّہ ہو تو وہی اس سے لے لیا جائے گا، لیکن زکوۃ وصول کنندہ اسے بیس درہم یا دو بکریاں واپس کرے گا، اسی طرح جس نے زکوۃ میں بنت لبون ادا کرنی ہو، لیکن اس کے پاس یہ اونٹنی نہ ہو، بلکہ بنتِ مخاض ہو تو اس سے یہی لے لی جائے گی، لیکن اسے اس کے ساتھ اگر میسر ہوں تو بکریاں، وگرنہ بیس درہم دینا پڑیں گے، اور جس نے زکوۃ میں بنتِ مخاض ادا کرنی ہو، لیکن اس کے پاس یہ اونٹنی نہ ہو، بلکہ ابن لبون ہو تو اس سے وہی قبول کیا جائے گا، لیکن اس کے ساتھ مزید کوئی چیز نہیں لی جائے گی۔ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس پر زکوۃ نہیں ہے، ہاں اگر وہ از خود (بطورِ نفل) کچھ دینا چاہے تو (ٹھیک ہے)۔ چرنے والی بکریوں کا نصابِ زکوۃ یہ ہے: (40) سے (120) تک ایک بکری، (121) سے (200) تک دو بکریاں اور (200) سے (300) تک تین بکریاں زکوۃ لی جائے گی، اس کے بعد ہر (100) میں ایک بکری وصول کی جائے گی۔ زکوۃ میں بوڑھی، کانی یا نر جانور نہیں لیا جائے گا، اگر مالک چاہے تو نر جانور بھی دے سکتا ہے، زکوۃ سے بچنے کے لیے نہ الگ الگ ریوڑوں کو اکٹھا کیا جا سکتا اور نہ اکٹھے ریوڑ کو علیحدہ علیحدہ کیا جا سکتا ہے، اگر کسی (ریوڑ میں) دو آدمیوں کا اشتراک ہو تو وہ (ادا شدہ زکوۃ) کو برابر تقسیم کریں گے، اگر چرنے والی بکریوں کی تعداد چالیس سے ایک بھی کم ہو تو ان پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی، ہاں اگر مالک (از خود بطورِ نفل) دینا چاہے تو اس کی مرضی ہے۔ چاندی میں چالیسواں حصہ بطور زکوۃ واجب ہے، اگر چاندی (190) درہم ہو، تو اس میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی، ہاں اگر مالک از خود بطور نفل دینا چاہے تو اس کی مرضی ہے۔''

جَامِعٌ لِأَنْوَاعٍ تَجِبُ فِيهَا الزَّكَاةُ وَبَيَانُ نِصَابِ كُلٍّ مِنْهَا

جن چیزوں میں زکوۃ واجب ہے، ان کا اور ان میں سے ہر ایک کے نصاب کا بیان

[3382/1667]...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 1405، 1447، صحيح مسلم: 979. (مسند احمد: 1130)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''پانچ اوقیوں سے کم چاندی پر کوئی زکوۃ نہیں، پانچ اونٹوں سے کم پر زکوۃ نہیں اور پانچ وسق سے کم کھجور پر کوئی زکوۃ نہیں۔''

[3384/1668]...... عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ (مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ ﷺ) قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ لَا تُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا، مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهُ اَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوْهَا مِنْهُ وَشَطْرَ إِبِلِهِ، عَزْمَةً مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ، لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ۔))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1575، سنن النسائى: 25/5. (مسند احمد: 20016)

ترجمة الحديث ''سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چرنے والے چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون کی زکوۃ ہوگی، (زکوۃ سے بچنے کے لیے مشترک) اونٹوں کو الگ الگ نہیں کیا جائے گا، جو آدمی اجر وثواب کی نیت سے زکوۃ دے گا، اسے اس کا اجر ملے گا اور جو یہ ادا نہیں کرے گا، تو ہم خود اس سے (جبراً) وصول کریں گے اور (بطورِ جرمانہ) اس کے اونٹوں میں سے کچھ اونٹ بھی لیں گے، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے واجب حقوق میں سے ہے اور آلِ محمد ﷺ کے لیے اس میں سے کچھ لینا حلال نہیں ہے۔''

[3386/1669]...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ وَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا حَوْلِيًّا، وَأَمَرَنِي فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِي نِصْفُ الْعُشْرِ۔

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 576، 30038، سنن النسائى: 42/5، سنن ابن ماجه:

1818 . (مسند احمد: 22037)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف عامل بنا کر بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں ہر بالغ ذمّی سے ایک دینار یا اس کے برابر معافری کپڑا (بطورِ جزیہ) وصول کروں اور ہر چالیس گائیوں پر دو دانتا اور ہر تیس پر ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی بطورِ زکوۃ وصول کروں اور جن کھیتوں کو بارش کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے، ان کی پیداوار کا دسواں حصہ اور جن کو ڈول یا رہٹ کے ذریعے سیراب کیا جاتا ہے، ان کی پیداوار کا بیسواں حصہ زکوۃ لوں۔

زَكَاةُ الْبَقَرِ وَمَا جَاءَ فِيْ الْوَقَصِ

گائے اور وقص کی زکوۃ کے بارے میں بیان

[3389/1670]...... عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي صَدَقَةِ الْبَقَرِ إِذَا بَـلَـغَ الْبَقَرُ ثَلَاثِيْنَ فِيْهَا تَبِيْعٌ مِنَ الْبَقَرِ جَذَعٌ أَوْ جَذَعَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِيْنَ فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ، فَإِذَا كَثُرَتْ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مِنَ الْبَقَرَةِ بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ۔

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن الترمذی: 622، سنن ابن ماجہ: 1804 . (مسند احمد: 3905)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کی زکوۃ کے بارے میں یہ لکھوایا کہ جب وہ تیس ہو جائیں تو ان میں ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی فرض ہو گی اور جب ان کی تعداد چالیس ہو جائے تو ان میں دو دانتا جانور فرض ہو جائے گا، جب تعداد اس سے بھی بڑھ جائے تو ہر چالیس گائیوں میں ایک دو دانتا جانور ہو گا۔

اِجْتِنَابُ كَرَائِمِ أَمْوَالِ النَّاسِ فِيْ الزَّكٰوةِ وَمَا يُجْزِئُ مِنَ الْغَنَمِ وَمَنْ أَدّٰى اَفْضَلَ مِنَ الْوَاجِبِ

زکوۃ وصول کرتے ہوئے لوگوں کے قیمتی مال سے اجتناب کرنے، بکریوں میں سے کس قسم کی بکری کا کفایت کرنے اور زکوۃ کی واجب مقدار سے افضل یا زائد دینے کا بیان

[3390/1671]...... عَـنْ عُـمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَـالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُـصَـدِّقًـا عَلٰى بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ، وَجَمِيْعِ بَنِي سَعْدِ بْنِ هُذَيْمِ ابْنِ قُضَاعَةَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: مِنْ قُـضَاعَةَ) قَالَ: فَصَدَّقْتُهُمْ حَتّٰى مَرَرْتُ بِآخِرِ رَجُلٍ مِنْهُمْ، وَكَانَ مَنْزِلُهُ وَبَلَدُهُ مِنْ أَقْرَبِ مَنَازِلِهِمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِـالْمَدِيْنَةِ، قَالَ: فَلَمَّا جَمَعَ إِلَيَّ مَالَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيْهَا إِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ يَعْنِي

فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا صَدَقَتُهُ، قَالَ: فَقَالَ: ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ، وَأَيْمُ اللّٰهِ، مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا رَسُوْلٌ لَهُ قَطُّ قَبْلَكَ، وَمَا كُنْتُ لِأُقْرِضَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ مَالِي مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَلٰكِنْ هٰذِهِ نَاقَةٌ فَتِيَّةٌ سَمِيْنَةٌ فَخُذْهَا، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا أَنَا بِآخِذٍ مَا لَمْ أُوْمَرْ بِهِ، فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ قَرِيْبٌ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَافْعَلْ، فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلَهُ، وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَّهُ، قَالَ فَإِنِّي فَاعِلٌ، قَالَ فَخَرَجَ مَعِي وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِي عَرَضَ عَلَيَّ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَتَانِي رَسُوْلُكَ لِيَأْخُذَ مِنِّي صَدَقَةَ مَالِي، وَأَيْمُ اللّٰهِ! مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا رَسُوْلٌ لَهُ قَطُّ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي فَزَعَمَ أَنَّ عَلَيَّ فِيهِ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَذَالِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ، وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فَتِيَّةً سَمِيْنَةً لِيَأْخُذَهَا فَأَبٰى عَلَيَّ ذَالِكَ وَقَالَ: هَا هِيَ هٰذِهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! خُذْهَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَالِكَ الَّذِي عَلَيْكَ، فَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَآجَرَكَ اللّٰهُ فِيهِ۔)) قَالَ: فَهَا هِيَ ذِهْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا، قَالَ: فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1583 . (مسند احمد: 21279)

ترجمۃ الحدیث ''سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلی، عذرة، بنو سعد بن ہذیم بن قضاعہ کے قبائل کی طرف زکوۃ کی وصولی کے لیے بھیجا، میں ان لوگوں سے زکوۃ وصول کی اور جب میں سب سے آخری آدمی کے پاس پہنچا، وہ مدینہ منورہ اور رسول اللہ ﷺ کے قریب ترین رہائش پذیر تھا، وہ اپنے جانور جمع کر کے میرے پاس لایا تو میں نے دیکھا کہ اس مال پر ایک سالہ اونٹنی کی زکوۃ فرض ہوتی ہے، لیکن جب میں نے اسے یہ مقدار بتائی تو وہ کہنے لگا کہ یہ جانور تو نہ دودھ والا ہے اور نہ سواری کے قابل، اللہ کی قسم! صورتحال یہ ہے کہ آج سے قبل نہ تو رسول اللہ ﷺ میرے مال میں تشریف لائے اور نہ آپ کا کوئی قاصد۔ اب میں اللہ تعالیٰ کو ایسا جانور بطور قرضہ نہیں دوں گا، جو نہ دودھ دیتا ہو اور نہ سواری کے قابل ہو، البتہ یہ ایک جوان اور موٹی تازی اونٹنی ہے، تم یہ لے جاؤ، میں نے کہا: میں وہ چیز نہیں لوں گا جس کے لینے کا مجھے حکم نہیں دیا گیا، یہ اللہ کے رسول تمہارے قریب ہی ہیں، اگر تم چاہو تو جو جانور مجھے دینا چاہتے ہو خود جا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دو، آپ ﷺ کی مرضی ہے وہ اس کو قبول کر لیں یا واپس کر دیں۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ پس وہ اونٹنی ساتھ لے کر میرے ساتھ روانہ ہوا، جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے تو اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! آپ کا یہ نمائندہ میرے مال کی زکوۃ وصول کرنے کے لیے

میرے پاس آیا، اللہ کی قسم! اس سے پہلے نہ اللہ کے رسول میرے مال میں تشریف لائے اور نہ آپ کا کوئی قاصد، میں نے سارے جانور جمع کر کے اس قاصد کے سامنے پیش کر دیئے۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس مال پر ایک سالہ اونٹنی کی زکوۃ واجب ہوتی ہے، چونکہ یہ جانور دودھ والا تھا نہ سواری کے قابل، اس لیے میں نے اس کی خدمت میں ایک موٹی تازی اور جوان اونٹنی پیش کی، تا کہ یہ اسے قبول کر لے، لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، اے اللہ کے رسول! اب میں خود اسے لے کر آ گیا ہوں، آپ اسے قبول فرمائیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر واجب تو یہی (ایک سال) ہی ہے، ہاں اگر تم خوشی سے اس سے عمدہ دینا چاہو تو ہم قبول کر لیں گے اور اللہ تمہیں اس کا اجر دے گا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ وہ بہتر اونٹنی حاضر ہے، میں اسے اپنے ساتھ لے کر آیا ہوں، آپ اسے قبول فرمائیں، پس رسول اللہ ﷺ نے اسے لے لینے کا حکم دیا اور اس کے مال میں برکت کی دعا کی۔

[3391/1672]...... عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَانَا مُصَدِّقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: إِنَّ فِي عَهْدِي أَنْ لَا آخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ، فَقَالَ خُذْهَا فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1579، 1580، سنن ابن ماجه: 1801. (مسند احمد: 18837)

ترجمة الحديث ''سیدنا سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا زکوۃ وصول کرنے والا عامل ہمارے پاس آیا، میں اس کے پاس گیا، وہ یہ کہنے لگا: میری ذمہ داری ہے کہ میں دودھ پیتا جانور نہ لوں، (دوسری بات یہ ہے کہ) زکوۃ سے بچنے کے لیے نہ الگ الگ ریوڑوں کو اکٹھا کیا جائے اور نہ اکٹھے ریوڑ کو الگ الگ کیا جائے، اتنے میں ایک آدمی ان کے ہاں بلند کوہان والی شاندار اونٹنی لے کر آیا، لیکن انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

عَدَمُ الزَّكَاةِ فِي الرَّقِيْقِ وَالْخَيْلِ وَالْحُمُرِ

غلاموں، گھوڑوں اور گدھوں میں زکوۃ کے نہ ہونے کا بیان

[3395/1673]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَلَا عَبْدِهِ صَدَقَةٌ۔))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 1463، صحيح مسلم: 982. (مسند احمد: 7295، 9314)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر گھوڑے اور

غلام کی زکوۃ فرض نہیں ہے۔''

[3396/1674]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَيْسَ فِی الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 982. (مسند احمد: 9455)

ترجمة الحدیث ''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''غلام کی زکوۃ فرض نہیں ہے، البتہ (مالک پر اس کا) صدقۂ فطر فرض ہے۔''

[3401/1675]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَمِيرِ فِيهَا زَكَاةٌ؟ فَقَالَ: ((مَا جَاءَ فِيهَا شَیْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الآيَةُ الْفَاذَّةُ ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ﴾۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 987. (مسند احمد: 7563، 9476)

ترجمة الحدیث ''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے یہ پوچھا گیا کہ آیا گدھوں پر زکوۃ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں ہوئی، ماسوائے اس ایک جامع آیت کے: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾ (الزلزال: 8) یعنی: ''جو کوئی ایک ذرہ برابر نیکی کرے گا، وہ اس کا بدلہ پالے گا اور جو کوئی ذرہ برابر گناہ کرے وہ بھی اس کو دیکھ لے گا۔''

زَكَاةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کی زکوۃ

[3402/1676]...... عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِی تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَیْءٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ مَائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1574، سنن الترمذی: 620، سنن ابن ماجه: 1790، سنن النسائی: 5/37. (مسند احمد: 711)

ترجمة الحدیث ''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کر دی ہے، البتہ تم چاندی کے ہر چالیس درہموں میں سے ایک درہم بطور زکوۃ ادا کیا کرو، اگر

چاندی ایک سونوے درہم ہو تو اس میں کوئی زکوۃ نہیں ہے، جب وہ دوسو درہم ہو جائے تو اس میں پانچ درہم زکوۃ ہے۔''

[3406/1677]...... عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ أَنَّـهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا صَدَقَةَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ))

تخريج الحديث صحيح البخاری: 1405، 1447، صحيح مسلم: 979. (مسند احمد: 11030، 11819)

ترجمة الحديث ''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''پانچ وسق سے کم کھجوروں پر کوئی زکوۃ نہیں، چاندی کے پانچ اوقیوں سے کم پر کوئی زکوۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم پر کوئی زکوۃ نہیں۔''

[3407/1678]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ فِی كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِی جَمَعَ فِيْهِ فَرَائِضَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: ((وَفِی الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشُوْرِ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ الْمَالُ إِلَّا تِسْعِيْنَ وَمَائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيْهَا شَیْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔))

تخريج الحديث صحيح البخاری مفرقا: 1448، 1450، 1451، 1453، 2487، 3106، 5878، 6555. (مسند: 72)

ترجمة الحديث ''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تحریر، جو نصابِ زکوۃ پر مشتمل تھی، میں یہ بھی تھا: ''چاندی میں چالیسواں حصہ زکوۃ فرض ہے، اگر چاندی ایک سونوے درہم ہو تو اس میں زکوۃ فرض نہیں، ہاں اگر اس کا مالک چاہے تو ٹھیک ہے۔''

بَابُ زَكٰوةِ الزَّرْعِ وَالثِّمَارِ

کھیتیوں اور پھلوں کی زکوۃ کا بیان

[3408/1679]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ، وَفِيْمَا سَقَتِ السَّانِيَةُ نِصْفُ الْعُشْرِ۔))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 981. (مسند احمد: 14666)

ترجمة الحديث ''سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس (کھیتی کو) آسمان اور چشمے سیراب کریں، اس میں دسواں حصہ زکوۃ ہے اور جس کو اونٹ سیراب کریں، اس میں بیسواں حصہ

زکوۃ ہے۔''

[3410/1680]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ: ((فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ فَفِيْهِ الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ وَالدَّالِيَةِ فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔)).

تخریج الحدیث صحيح: مسند البزار: 690، 691 (مسند احمد: 1240)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس (کھیتی) کو آسمان سیراب کریں، اس میں دسواں حصہ زکوۃ ہے اور جس کو ڈول اور اونٹ سے سیراب کیا جائے، اس میں بیسواں حصہ ہے۔''

[3412/1681]...... عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 979 (مسند احمد: 11931)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم کھجور اور اناج پر زکوۃ نہیں ہے۔''

[3416/1682]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ كُلِّ جَادٍّ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ مِنْ تَمْرٍ بِقِنْوٍ، يُعَلَّقُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِيْنِ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1662 (مسند احمد: 14867)

ترجمۃ الحدیث ''سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ جو شخص دس وسق کھجور کاٹ لے، وہ مسجد میں مساکین کے لیے ایک خوشہ لٹکا دے۔

[3417/1683]...... عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ۔

تخریج الحدیث صحيح: سنن الدارقطني: 2/ 96، المستدرك للحاكم: 1/ 401، سنن البيهقي: 4/ 128. (مسند احمد: 21989)

ترجمۃ الحدیث موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں: ہمارے پاس سیّدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی ایک تحریر ہے، اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف گندم، جو، منقی اور کھجور سے زکوۃ وصول کی ہے۔

زَكٰوةُ الْحُلِيّ

زیورات کی زکوٰۃ کا بیان

[3423/1684]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ اِمْرَأَتَانِ فِي أَيْدِيْهِمَا أَسَاوِرُ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَسَاوِرَ مِنْ نَارٍ؟)) قَالَتَا: لَا، قَالَ: ((فَأَدِّيَا حَقَّ هٰذَا الَّذِي فِي أَيْدِيْكُمَا.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1563، سنن الترمذی: 637، سنن النسائی: 5/ 38. (مسند احمد: 6667)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو عورتیں نبی کریم ﷺ کی خدمت حاضر ہوئیں، ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟'' انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اس زیور کا حق (زکوۃ) ادا کیا کرو جو تمہارے ہاتھوں میں ہے۔''

اَبْوَابُ اِخْرَاجِ الزَّکَاۃِ
زکوۃ کی ادائیگی کے متعلق ابواب

اَلْمُبَادَرَۃُ اِلَی اِخْرَاجِھَا وَتَعْجِیْلُھَا قَبْلَ حُلُوْلِھَا وَدُعَاءُ الْإِمَامِ لِمُعْطِیْھَا

زکوۃ ادا کرنے میں جلدی کرنے، وقت سے پہلے ادا کردینے اور امام کا زکوۃ دینے والے کے حق میں دعا کرنے کا بیان

[3429/1685]...... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيْعًا، فَدَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَأٰى مَا فِي وُجُوْهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَاجُبِهِمْ لِسُرْعَتِهِ، قَالَ: ((ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يُمْسِيَ أَوْ يَبِيْتَ عِنْدَنَا، فَأَمَرْتُ بِقَسْمِهِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 851، 1430، 1221. (مسند احمد: 19426)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز ادا کی، سلام کے بعد آپ ﷺ جلدی سے اٹھ کر اپنی ایک بیوی کے گھر تشریف لے گئے اور پھر واپس آ گئے، آپ ﷺ نے محسوس کیا کہ لوگوں کو آپ ﷺ کی جلدی کی وجہ سے تعجب ہوا ہے، اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: ''دوران نماز مجھے یاد آیا کہ ہمارے ہاں سونے کی ایک ڈلی موجود ہے، مجھے یہ ناپسند لگا کہ شام ہو جائے یا رات گزر جائے اور یہ ہمارے پاس ہی ہو، اس لیے میں اسے تقسیم کرنے کا حکم دے کر آیا ہوں۔''

[3430/1686]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فِي تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ، فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1624، سنن ابن ماجه: 1795، سنن الترمذی: 678. (مسند احمد: 822)

ترجمة الحديث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا فرض ہونے سے پہلے زکوۃ ادا کی جا سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔

[3431/1687]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا نَقَمَ ابْنُ جَمِيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيْرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا فَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهُوَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا.)) ثُمَّ قَالَ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ.))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 1468، صحيح مسلم: 983. (مسند احمد: 8284)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکوۃ کی وصولی کے لیے بھیجا، انہوں نے واپس آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتلایا کہ سیّدنا ابن جمیل، سیّدنا خالد بن ولید اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سیّدنا عباس رضی اللہ عنہم نے زکوۃ ادا نہیں کی، (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن جمیل نے تو انکار نہیں کیا مگر اس وجہ سے کہ وہ پہلے تنگ دست تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے خوشحال کر دیا ہے، البتہ تم خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر زیادتی کرتے ہو، اس نے تو اپنی زر ہیں اور (سارا جنگی سامان) اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا ہے، اور رہا مسئلہ عباس رضی اللہ عنہ کا تو ان کے حصے کی زکوۃ، بلکہ ایک گنا مزید مجھ پر ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نہیں جانتے کہ انسان کا چچا اس کے والد کی مانند ہوتا ہے۔''

[3433/1688]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أُحُدًا عِنْدِي ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ دِيْنَارٌ، أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنِّي، لَيْسَ شَيْئًا أَرْصُدُهُ فِي دِيْنٍ عَلَيَّ.))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 7228. (مسند احمد: 8195)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور مجھ سے قبول کرنے والے مستحق لوگ بھی دستیاب ہوں تو میں چاہوں گا کہ تین راتوں سے پہلے پہلے وہ سارا خرچ کر دوں اور میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی باقی نہ رہے، ماسوائے اس کے کہ میں جس کو اپنا قرضہ اتارنے کے لیے بچا رکھوں۔''

[3434/1689]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہما وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِصَدَقَةٍ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ.)) وَإِنَّ

أَبِیْ أَتَاہُ بِصَدَقَةٍ فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ أَبِیْ أَوْفٰی .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1497، 4166، صحیح مسلم: 1078. (مسند احمد: 19133)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ، جو درخت والے (یعنی بیعت رضوان کرنے والے) صحابہ کرام میں سے تھے، سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جب کوئی آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صدقہ لے کر آتا تو آپ ﷺ اس کے حق میں یوں دعا فرماتے:"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ۔" (اے اللہ! تو ان پر رحم فرما۔) میرے والد بھی صدقہ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں یوں دعا دی:"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ أَبِیْ أَوْفٰی۔" (اے اللہ! تو ابو اوفی کی آل پر رحم فرما۔)''

مَنْ دَفَعَ صَدَقَتَهٗ اِلٰی مَنْ ظَنَّ مِنْ اَهْلِهَا فَبَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ

اس امر کا بیان کہ انسان کسی کو مستحق سمجھ کر صدقہ ادا کر دے، لیکن بعد میں پتہ چلے کہ وہ صدقہ کا مستحق نہ تھا

[3436/1690]...... عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ صَدَقَةً فَأَخْرَجَ صَدَقَتَهُ فَوَضَعَهَا فِی يَدِ زَانِيَةٍ ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰی زَانِيَةٍ وَقَالَ: لَأَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْرَجَ صَدَقَتَهُ فَوَضَعَهَا فِی يَدِ سَارِقٍ ، فَأَصْبَحُوْا يَحَدَّثُوْنَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰی سَارِقٍ ، ثُمَّ قَالَ: لَأَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ ، فَأَخْرَجَ الصَّدَقَةَ فَوَضَعَهَا فِی يَدِ غَنِیٍّ فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰی غَنِیٍّ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی سَارِقٍ وَعَلٰی زَانِيَةٍ وَعَلٰی غَنِیٍّ قَالَ فَأُتِیَ ، فَقِيْلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ تُقُبِّلَتْ ، أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا يَعْنِی أَنْ تَسْتَعِفَّ بِهِ ، وَأَمَّا السَّارِقُ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَغْنِیَ بِهِ ، وَأَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1421، صحیح مسلم: 1022. (مسند احمد: 8282)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''ایک آدمی نے کہا: میں آج رات کو ضرور صدقہ کروں گا، پس وہ صدقہ لے کر نکلا اور (لاعلمی میں) ایک زانی عورت کو دے آیا، صبح کو لوگوں نے یہ بات کہنا شروع کر دی کہ آج رات ایک زانیہ کو صدقہ دیا گیا، اس نے دوبارہ فیصلہ کیا کہ وہ آج رات ضرور صدقہ کرے گا (تاکہ کسی حقدار تک پہنچ سکے۔) چنانچہ اس نے صدقہ تو نکالا، لیکن لاعلمی میں ایک چور کو دے آیا، جب صبح ہوئی تو لوگ یہ کہنے لگے کہ آج رات ایک چور کو صدقہ دے دیا گیا، اس نے پھر سوچا کہ وہ آج رات پھر صدقہ کرے گا۔

چنانچہ وہ صدقہ لے کر گیا اور لاعلمی میں ایک دولت مند کو دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں نے کہا: آج رات ایک دولت مند کو صدقہ دیا گیا۔ اس نے کہا: ہر حال میں اللہ کا شکر ہے، چور پر، زانی عورت پر اور غنی پر صدقہ کر دیا۔ پھر کسی نے آ کر اسے بتایا (ممکن ہے اسے خواب میں یہ کہا گیا ہو) تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے، زانیہ کو صدقہ دینے سے ممکن ہے کہ وہ پاکدامن بن جائے، اسی طرح ممکن ہے کہ چور چوری سے رک جائے اور غنی سبق حاصل کر لے اور اللہ تعالیٰ کے دیئے میں سے خرچ کرے۔‘‘

بَرَاءَةُ رَبِّ الْمَالِ بِدَفْعِ الزَّكَاةِ إِلَى الْمُصَدِّقِ وَإِنْ أَسَاءَ التَّصَرُّفَ فِيهَا

زکوۃ کے عامل کو زکوۃ دے دینے سے مالک بریٔ الذمہ ہو جاتا ہے، خواہ وہ نمائندہ اس میں ناجائز تصرف کرے

[3438/1691]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ وَتَرَوْنَ أَثَرَةً .)) قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا يَصْنَعُ مَنْ أَدْرَكَ ذَاكَ مِنَّا؟ قَالَ: ((أَدُّوْا الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَسَلُوْا اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ .)) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا .)) قَالَ: قُلْنَا: مَاتَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((أَدُّوْا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوْا اللّٰهَ حَقَّكُمْ .))

تخريج الحديث: صحيح البخاری: 7052، صحيح مسلم: 1843 . (مسند احمد: 3641)

ترجمة الحديث: سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہو جائیں گے جو دوسروں کو تم پر ترجیح دیں گے۔‘‘ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے جو آدمی ایسی صورت حال کو پائے، وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم اس حق کو ادا کرنا جو تم پر ہے اور اپنے حق کا سوال اللہ تعالیٰ سے کرنا۔‘‘ ...... ایک روایت میں ہے: سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ’’تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی اور برے امور بھی تمہیں نظر آئیں گے۔‘‘ ہم نے کہا: ایسے حالات میں آپ ہمیں کیا کرنے کا مشورہ دیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’تم ان (حکمرانوں) کا حق ادا کرنا اور اپنے حق کا سوال اللہ تعالیٰ سے کرنا۔‘‘

اَلرِّفْقُ بِرَبِّ الْمَالِ وَاَمْرُ الْمُصَدِّقِ بِالذَّهَابِ اِلَيْهِ وَعَدْمُ التَّعَدِّىْ عَلَيْهِ

مالک کے ساتھ نرمی کرنے اور زکوۃ وصول کرنے والے نمائندے کا خود اس کی طرف چلے جانے اور اس پر زیادتی نہ کرنے کا بیان

[3439/1692]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُؤْخَذُ صَدَقَاتُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى مِيَاهِهِمْ.))

تخریج الحدیث حسن: مسند ابوداؤد الطیالسی: 2264. (مسند احمد: 6730)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں سے زکوۃ ان کے اپنے ٹھکانوں پر ہی وصول کی جائے۔''

رِضَاءُ الْمُصَدِّقِ

زکوۃ وصول کنندہ کو راضی کرنا

[2443/1693]...... عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِيَصْدُرِ الْمُصَدِّقُ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ.)) (وَفِي لَفْظٍ:) ((لِيَصْدُرِ الْمُصَدِّقُ مِنْ عِنْدِكُمْ وَهُوَ رَاضٍ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 989. (مسند احمد: 19187)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زکوۃ کا نمائندہ تم لوگوں سے راضی ہو کر واپس جانا چاہیے۔''

كَرَاهَةُ تَيَمُّمِ الْخَبِيْثِ وَدَفْعُهُ فِى الصَّدَقَةِ وَفَضْلُ الصَّدَقَةِ بِالطَّيِّبِ

حقیر قسم کی چیز کا قصد کرنے اور اس کا صدقہ کرنے کی کراہت اور عمدہ چیز کا صدقہ کرنے کی فضلیت کی بیان

[3444/1694]...... عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ الْعَصَا وَفِى الْمَسْجِدِ أَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ فِيْهَا قِنْوٌ فِيْهِ حَشَفٌ، فَغَمَزَ الْقِنْوَ بِالْعَصَا الَّتِى فِى يَدِهِ، قَالَ: ((لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهَا، إِنَّ رَبَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ لَيَأْكُلُ الحَشَفَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: ((أَمَا وَاللّٰهِ! يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ!

لَتَدَعُنَّهَا أَرْبَعِيْنَ عَامًا لِلْعَوَافِي .)) قَالَ: فَقُلْتُ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ قَالَ: يَعْنِي الطَّيْرَ وَالسِّبَاعَ ، قَالَ: وَكُنَّا نَقُوْلُ: إِنَّ هٰذَا الَّذِي تُسَمِّيْهِ الْعَجَمُ هِيَ الْكَرَاكِيُّ .

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1608، سنن النسائی: 5/ 43، سنن ابن ماجه: 1821. (مسند احمد: 23976)

ترجمة الحديث سیّدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں لاٹھی بھی تھی، اُدھر مسجد میں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے، ان میں سے ایک خوشے میں خشک اور ردی قسم کی کھجوریں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاٹھی اس خوشے پر ماری اور فرمایا: ''اگر یہ خوشہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے عمدہ صدقہ کر سکتا تھا، یہ آدمی قیامت کے دن بھی ناکارہ کھجوریں ہی کھائے گا۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے اہل مدینہ! ایک زمانہ آئے گا کہ تم اس شہر کو چالیس سال تک کے لیے پرندوں اور درندوں کے لیے چھوڑ جاؤ گے۔'' راوی کہتا ہے: میں نے کہا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے، لیکن اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی (عوافی سے مراد) پرندے اور درندے تھے۔ ہم کہتے تھے: بے شک یہ وہی چیز ہوتی ہے، جس کو عجمی لوگ ''کَرَاکِی'' کہتے ہیں۔

[3445/1695]...... عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي بَيْتٍ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 59، سنن ابن ماجه: 271، سنن النسائی: 5/ 56، (مسند احمد: 20708)

ترجمة الحديث ابوملیح ، اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھر میں فرمایا تھا: ''بے شک اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو اور خیانت کے مال سے صدقہ کو قبول نہیں کرتا۔''

[3447/1696]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَصَدَّقَ مِنْ طَيِّبٍ ، تَقَبَّلَهَا اللّٰهُ مِنْهُ وَأَخَذَهَا بِيَمِيْنِهِ وَرَبَّاهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ مُهْرَهُ أَوْ فَصِيْلَهُ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَصَدَّقُ بِاللُّقْمَةِ فَتَرْبُوْا فِي يَدِ اللّٰهِ ' أَوْ قَالَ: فِي كَفِّ اللّٰهِ حَتّٰى يَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ فَتَصَدَّقُوْا .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1321، صحیح مسلم: 1014 (مسند احمد: 7634)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ حلال کمائی میں سے صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے اور اس کو دائیں ہاتھ میں لے کر یوں بڑھاتا رہتا ہے، جیسے تم میں

سے کوئی اپنے گھوڑی یا اونٹنی یا گائے کے بچے کو پالتا ہے، آدمی تو ایک لقمہ ہی صدقہ کرتا ہے، لیکن وہ اللہ کے ہاتھ (ایک راوی کے بیان کے مطابق اللہ کی تھیلی) میں بڑھتا بڑھتا پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے، پس تم صدقہ کیا کرو۔''

جَوَازُ اِعْطَاءِ قَوْمٍ وَحِرْمَانِ آخَرِيْنَ لِمَصْلَحَةٍ يَرَاهَا الْإِمَامُ

حکمران کا کسی مصلحت کی بنا پر بعض لوگوں کو دینا اور بعض کو محروم کر دینا

[3450/1697]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِسْمَةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ أَحَقُّ مِنْهُمْ ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِي بَيْنَ أَنْ يَسْأَلُوْنِي بِالْفُحْشِ أَوْ يُبَخِّلُوْنِي ، فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1056 . (مسند احمد: 234)

ترجمة الحديث سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز تقسیم کی، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے جن لوگوں کو دیا ہے، ان کی بہ نسبت تو دوسرے لوگ زیادہ حق دار تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں نے مجھے یوں اختیار دیا ہے کہ وہ یا تو مجھ سے ناروا انداز سے طلب کریں گے یا پھر مجھے بخیل کہیں گے، جبکہ میں بخیل نہیں ہوں۔''

[3451/1698]...... عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي أُنَاسٍ مِنْ قَوْمِي فَجَعَلَ يَفْرِضُ لِلرَّجُلِ مِنْ طَيِّءٍ فِي أَلْفَيْنِ وَيُعْرِضُ عَنِّي ، قَالَ: فَاسْتَقْبَلْتُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ حِيَالِ وَجْهِهِ فَأَعْرَضَ عَنِّي ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَتَعْرِفُنِي؟ قَالَ: فَضَحِكَ حَتّٰى اسْتَلْقَى لِقَفَاهُ ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ وَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَعْرِفُكَ ، آمَنْتَ إِذْ كَفَرُوْا ، وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوْا وَوَفَيْتَ إِذْ غَدَرُوْا ، وَإِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوُجُوْهَ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ عَدِيٍّ جِئْتَ بِهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ أَخَذَ يَعْتَذِرُ ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا فَرَضْتُ لِقَوْمٍ أَجْحَفَتْ بِهِمُ الْفَاقَةُ وَهُمْ سَادَةُ عَشَائِرِهِمْ لِمَا يَنُوْبُهُمْ مِنَ الْحُقُوْقِ .))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 4394، صحيح مسلم: 2523 . (مسند احمد: 316)

ترجمة الحديث سیّدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنی قوم کے کچھ افراد کے ہمراہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے بنوطیٔ کے ہر ہر فرد کو دو دو ہزار دیئے اور مجھ سے اعراض کیا، پھر میں ان کے سامنے آیا، لیکن انھوں نے بے رخی اختیار کی، پھر میں بالکل ان کے چہرہ کے سامنے آیا، تب بھی انہوں نے مجھ سے

اعراض کیا، بالآخر میں نے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ ﷺ مجھے پہچانتے ہیں؟ یہ بات سن کر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اس قدر ہنسے کہ گدی کے بل لیٹ گئے اور پھر فرمایا: جی ہاں، اللہ کی قسم! میں تمہیں پہچانتا ہوں، تم اس وقت ایمان لائے تھے جب یہ لوگ کفر پر ڈٹے ہوئے تھے، تم اس وقت اسلام کی طرف متوجہ ہوئے تھے جب ان لوگوں نے پیٹھ کی ہوئی تھی اور تم نے اس وقت وفاداری دکھائی جب یہ لوگ غداری کر رہے تھے، اور میں جانتا ہوں کہ سب سے پہلا صدقہ، جس نے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کے چہرے روشن کر دیئے تھے، وہ تو عدی کا صدقہ تھا، جو تم رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے تھے، بعد ازاں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عدی سے معذرت کی اور کہا: میں نے ان لوگوں کو اس لیے دیا ہے کہ یہ لوگ آج کل فاقوں سے دو چار ہیں، جبکہ یہ اپنے اپنے قبیلوں کے سردار بھی ہیں اور ان پر کافی ساری ذمہ داریاں ہیں۔

[3452/1699]...... عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ:اَعْطَی النَّبِیُّ ﷺ رِجَالاً وَلَمْ یُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَیْئًا، فَقَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ! اَعْطَیْتَ فُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَیْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اَوْ مُسْلِمٌ.)) حَتّٰی اَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ: ((اَوْ مُسْلِمٌ.)) ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّی لَاُعْطِی رِجَالاً وَاَدَعُ مَنْ هُوَ اَحَبُّ إِلَیَّ مِنْهُمْ فَلَا اُعْطِیْهِ شَیْئًا مَخَافَةَ اَنْ یُکَبُّوا فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 27، 1478، صحیح مسلم: 150. (مسند احمد: 1522)

ترجمة الحديث سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کئی لوگوں کو مال دیا اور ان میں سے ایک فرد کو کچھ نہیں دیا، سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! آپ نے فلاں فلاں کو تو مال دیا ہے، مگر فلاں کو کچھ بھی نہیں دیا، حالانکہ وہ بھی تو مومن ہے؟ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: ''کیا وہ مسلمان نہیں ہے؟'' سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی، لیکن آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ ''کیا وہ مسلمان نہیں ہے؟'' پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بسا اوقات یوں ہوتا ہے کہ میں بہت سے لوگوں کو عطیات دیتا ہوں اور ان میں سے جو مجھے زیادہ محبوب ہوتا ہے، اسے کچھ نہیں دیتا، مبادا کہ دوسرے لوگ (عطیہ نہ ملنے کی وجہ سے) چہروں کے بل جہنم میں جا پڑیں گے۔''

اَلْفَقِیْرُ وَالْمِسْکِیْنُ

فقیر اور مسکین کا بیان

[3453/1700]...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ هٰذَا الطَّوَّافُ الَّذِی عَلَی النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، إِنَّمَا الْمِسْکِیْنُ الَّذِی

لَایَجِدُ غِنًی یُغْنِیْهِ وَیَسْتَحْیِی اَنْ یَسْاَلَ النَّاسَ وَلَا یُفْطَنُ لَهُ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْهِ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1479، صحیح مسلم: 1039. (مسند احمد: ۸۱۸۷)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے مانگنے کے لیے چکر لگاتا رہتا ہے اور ایک دو دو لقمے یا ایک دو دو کھجوریں لے کر واپس آ جاتا ہے، بلکہ دراصل مسکین وہ ہوتا ہے جو اپنی جائز ضرورت کو پورا نہ کر سکتا ہو اور لوگوں سے مانگنے میں جھجک محسوس کرتا ہو اور اس کی (اس صفت کی وجہ سے اس کی مسکنت) کو سمجھا بھی نہیں جاتا کہ اس پر صدقہ کیا جائے۔''

اَلْعَامِلُوْنَ عَلَیْهَا

عاملینِ زکوۃ

[3460/1701]...... عَنْ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ اَنَّهُ قَالَ: اِسْتَعْمَلَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَی الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّیْتُهَا إِلَیْهِ اَمَرَ لِی بِعُمَالَةٍ، فَقُلْتُ لَهُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِی عَلَی اللّٰهِ، قَالَ: خُذْ مَا اُعْطِیْتَ فَإِنِّی قَدْ عَمِلْتُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِی، فَقُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ: ((إِذَا اُعْطِیْتَ شَیْئًا مِنْ غَیْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7163، صحیح مسلم: 1045. (مسند احمد: 371)

ترجمة الحديث ابن ساعدی مالکی کہتے ہیں: سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے صدقات کا عامل مقرر کیا ہے، جب میں نے اس کام سے فارغ ہو کر سارا حساب ان کے حوالے کیا تو انھوں نے حکم دیا کہ مجھے اس خدمت کی اجرت دی جائے۔ لیکن میں نے کہا: میں نے یہ کام اللہ تعالیٰ کے لیے کیا ہے اور میرا اجر بھی اللہ تعالیٰ پر ہے، لیکن انہوں نے کہا: جو چیز تم کو دی جا رہی ہے، اس کو لے لو، کیونکہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسی طرح کا ایک کام کیا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس عمل کی اجرت دی اور میں نے تیرے والی بات کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: ''تمہیں جو چیز بن مانگے مل رہی ہو اس کو لے لیا کرو اور خود بھی کھایا کرو اور صدقہ بھی کیا کرو۔''

اَلْمُؤَلَّفَةُ قُلُوْبُهُمْ

ان لوگوں کا بیان، جن کو تالیفِ قلبی کے لیے زکوۃ دی جاتی ہے

[3468/1702]...... عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ یَكُنْ یُسْئَلُ شَیْئًا عَنِ الْإِسْلَامِ إِلَّا

اَعْطَاهُ، قَالَ: فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ فامر لَهُ بِشَاءٍ كَثِيْرٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ مِنْ شَاءِ الصَّدَقَةِ، قَالَ: فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فقَالَ: يَا قَوْمِ! اَسْلِمُوْا فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي عَطَاءً مَا يَخْشَى الْفَاقَةَ.

تخريج الحديث صحيح مسلم: 3212. (مسند احمد: 1251)

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے نام پر کوئی چیز مانگی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دے دیتے تھے، ایک دن ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو پہاڑوں کے درمیان والی گھاٹی کو بھر دینے والی زکوۃ کی بہت زیادہ بکریاں اسے دے دیں، جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا تو اس نے کہا: اے میری قوم! مسلمان ہو جاؤ، بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر سخاوت کرتے ہیں کہ انہیں اپنے فاقے کا کوئی اندیشہ نہیں ہوتا۔

[3469/1703]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا عَفَّانُ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَتَاهُ شَيْءٌ، فَاَعْطَاهُ نَاسًا وَتَرَكَ نَاسًا، وقَالَ جَرِيْرٌ اَعْطَى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالاً قَالَ: فَبَلَغَهُ عَنِ الَّذِيْنَ تَرَكَ، اَنَّهُمْ عَتِبُوْا وَقَالُوْا، قَالَ: فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنِّي أُعْطِيْ نَاسًا وَاَدَعُ نَاسًا، وَأُعْطِي رِجَالاً وَاَدَعُ رِجَالاً.)) قَالَ: عَفَّانُ قَالَ: ذِي وَذِي، وَالَّذِيْنَ اَدَعُ اَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُعْطِي، أُعْطِي نَاسًا لِمَا فِي قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ قَوْماً إِلَى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ، وَمِنْهُمْ عَمْرُوْ بْنُ تَغْلِبَ.)) قَالَ: وَكُنْتُ جَالِسًا تِلْقَاءَ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: مَا أُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حُمْرَ النَّعَمِ.

تخريج الحديث صحيح البخاری: 923، 3145، 7535. (مسند احمد: 20672)

ترجمة الحديث سیدنا عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تقسیم کے لیے کچھ مال آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیا اور بعض کو نہ دیا، جن لوگوں کو نہیں دیا گیا، انھوں نے (شکوہ کرتے ہوئے) ناقدانہ کلام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی باتوں کا علم بھی ہو گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: ''میں بعض لوگوں کو مال دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا، اور میں جن کو نہیں دیتا وہ مجھے ان لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں، جن کو دیتا ہوں، میں جن لوگوں میں مال تقسیم کرتا ہوں، ان کی بے صبری اور گھبراہٹ کی وجہ سے ایسے کرتا ہوں، اور بعض لوگوں کو اس غنٰی اور خیر کے سپرد کر دیتا ہوں، جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ودیعت رکھی ہوتی ہے،

مثال کے طور پر عمرو بن تغلب ہیں۔'' (یہ سن کر) سیّدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، (مجھے یہ کلمہ اس قدر محبوب لگا کہ) میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات کے عوض مجھے سرخ اونٹ ملیں۔

اَلصَّدَقَةُ فِی الرِّقَابِ

غلاموں کی آزادی پر زکوۃ صرف کرنا

[3470/1704]...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ إِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِی عَمَلًا یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ، فَقَالَ: ((لَئِنْ کُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْاَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ، وَفُكَّ الرَّقَبَةَ.)) فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوَ لَیْسَتَا بِوَاحِدَةٍ، قَالَ: ((لَا، إِنَّ عِتْقَ النَّسَمَةِ اَنْ تُفْرِدَ بِعِتْقِهَا، وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِیْنَ فِی عِتْقِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَکُوْفُ، وَالْفَیْءُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الظَّالِمِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنَ الْخَیْرِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الدارقطنی: 2/ 135، مسند ابوداؤد الطیالسی: 739، سنن البیہقی: 10/ 272، صحیح ابن حبان: 374، المستدرك الحاکم: 2/ 217. (مسند احمد: 18647)

ترجمة الحدیث سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک بدو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسے عمل کی تعلیم دیں کہ جس کی بدولت میں جنت میں چلا جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے بات تو مختصر کی ہے، لیکن بہت بڑی بات پوچھی ہے، بہرحال کسی غلام کو مکمل آزاد کر یا کسی کو آزاد کرنے میں حصہ ڈال۔'' اس نے کہا: کیا یہ دونوں کام ایک ہی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی نہیں، ''عِتْقُ النَّسَمَه'' یہ ہے کہ تم اکیلے کسی کو آزاد کرو اور ''فَكُّ الرَّقَبَه'' یہ ہے کہ تم کسی غلام کی آزادی میں حصہ ڈال دو، (بقیہ نیک اعمال یہ ہیں کہ) تم دودھ والا جانور عاریۃً کسی کو دے دو اور اپنے رشتہ دار، خواہ وہ ظالم ہی ہو، کے ساتھ صلہ رحمی کرو، اگر اتنی طاقت نہ ہو تو کسی بھوکے کو کھانا کھلایا کرو، پیاسے کو پانی پلایا کرو، نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو، اگر ان امور کی طاقت بھی نہ ہو تو اپنی زبان کو خیر والے امور کے علاوہ (باقی کاموں سے) روک لو۔''

[3471/1705]...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((ثَلَاثٌ کُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ عَوْنُهُ: الْمُجَاهِدُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَالنَّاکِحُ الْمُسْتَعِفُّ، وَالْمُکَاتَبُ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ.))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن ابن ماجہ: 2518، سنن الترمذی: 1688، سنن النسائی: 6/ 15.
(مسند احمد: 7416)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ پر حق ہے: (1) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، (2) پاکدامنی کے مقصد سے نکاح کرنے والا اور (3) وہ مکاتب غلام جو اپنی ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اَلْغَارِمُوْنَ

قرض داروں کو زکوۃ دینا

[3472/1706]...... عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ (الْهِلَالِی) رضی اللہ عنہ قَالَ: حَمَلْتُ حَمَالَةً، (وَفِی رِوَايَةٍ تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ) فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَاَلْتُهُ فِيْهَا، فَقَالَ: ((اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ، فَإِمَّا اَنْ نَحْمِلَهَا وَإِمَّا اَنْ نُعِيْنَكَ فِيْهَا.)) وَقَالَ: ((إِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ، لِرَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةَ قَوْمٍ فَيَسْاَلُ فِيْهَا، حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ، اِجْتَاحَتْ مَالَهُ فَيَسْاَلُ فِيْهَا حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَيَسْاَلُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ، وَمَا سِوَى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسَائِلِ سُحْتًا يَا قَبِيْصَةُ يَاْكُلُهُ صَاحِبُهُ سُحْتًا.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1044. (مسند احمد: 10601)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے (لوگوں میں اصلاح کی غرض سے) ایک مالی ضمانت قبول کر لی اور اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر تعاون کی گزارش کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے پاس زکوۃ آنے تک انتظار کرو، یا تو ہم مکمل ادائیگی کر دیں گے یا اس سلسلہ میں کچھ تعاون کر دیں گے۔'' نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سوال کرنا اور مانگنا حلال نہیں ہے، مگر تین قسم کے آدمیوں کے لیے: (1) وہ آدمی جو لوگوں (کے درمیان اصلاح) کی خاطر مالی ضمانت دے دیتا ہے، وہ اس سلسلے میں سوال کر سکتا ہے، لیکن جب وہ ضمانت ادا کر دے تو مانگنے سے باز آ جائے، (2) وہ آدمی کہ اس پر ایسی آفت آ پڑے کہ اس کے مال کو تباہ کر دے، تو وہ ضرورت پوری ہونے تک سوال کر لے اور پھر ایسا کرنے سے رک جائے اور (3) وہ آدمی جو فاقہ میں مبتلا ہو گیا ہو، ایسا آدمی بھی حاجت پوری ہونے تک سوال کر سکتا ہے، لیکن پھر ایسا کرنے سے باز آ جائے۔ قبیصہ! ان صورتوں کے علاوہ مانگنا حرام

ہے، ایسا کرنے والا حرام کھاتا ہے۔''

[3474/1707]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لاَ تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثٍ: ذِی دَمٍ مُوْجِعٍ، اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ، اَوْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1641، سنن ابن ماجه: 2198، سنن الترمذی: 1218. (مسند احمد: 12134)

ترجمة الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک سوال کرنا حلال نہیں ہے، مگر تین افراد کے لیے: کسی مقتول کی تکلیف دہ دیت ادا کرنے والا، بہت زیادہ مقروض اور بہت زیادہ فقیر۔''

[3475/1708]...... عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ (مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ) رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا قَوْمٌ نَتَسَاءَ لُ اَمْوَالَنَا، قَالَ: ((يَتَسَاءَ لُ الرَّجُلُ فِی الْجَائِحَةِ وَالْفَتْقِ، لِيُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ قَوْمِهِ، فَإِذَا بَلَغَ اَوْ كَرَبَ، اسْتَعَفَّ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن البیهقی: 7/ 22، مصنف عبد الرزاق: 20018. (مسند احمد: 20033)

ترجمة الحدیث سیّدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول! ہم ایسی قوم ہیں کہ ایک دوسرے سے مانگتے ہیں، (کیا یہ جائز ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کسی آفت یا لڑائی کے سلسلے میں لوگوں کے مابین صلح کروانے کے لیے مانگتا ہے، لیکن جب وہ اپنے مقصد تک پہنچ جاتا ہے یا اس کے قریب ہو جاتا ہے تو باز آ جاتا ہے۔''

[3476/1709]...... عَنْ اَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اُصِيبَ رَجُلٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ.)) قَالَ: فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1556 سنن ابوداؤد: 3469. (مسند احمد: 11317)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے پھل خریدے، لیکن وہ کسی آفت میں مبتلا ہو گیا اور اس کا قرض بہت زیادہ ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! اس پر صدقہ کرو۔'' چنانچہ لوگوں نے اس پر صدقہ تو کیا لیکن اس سے اس کا قرضہ پورا نہ ہو سکا۔ بالآخر نبی کریم ﷺ نے

(قرض خواہوں سے) فرمایا: ''جو مال تم نے اس کے پاس پالیا ہے، وہ لے لو، اور تمہیں صرف یہی ملے گا۔''

اَلصَّدَقَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا جَاءَ فِيْ اِسْتِيْعَابِ الْاَصْنَافِ

اللہ کی راہ میں اور مسافروں کو صدقہ دینے اور مصارفِ زکوۃ کی تمام اصناف کو صدقہ دینے کا بیان

[3477/1710]...... عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ: فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَاَهْدٰى لَهُ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1637 . (مسند احمد: 11268)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مال دار کے لیے زکوۃ لینا حلال نہیں ہے، مگر تین افراد کے لیے: جہاد کرنے والا، مسافر اور وہ (غنی) آدمی کہ اس کے پڑوسی کو زکوۃ دی گئی اور اس نے اپنے پڑوسی کو کوئی تحفہ دے دیا۔''

[3478/1711]...... عَنْ أُمِّ مَعْقِلٍ الْاَسَدِيَّةِ رضی اللہ عنہا اَنَّ زَوْجَهَا جَعَلَ بَكْرًا لَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنَّهَا اَرَادَتِ الْعُمْرَةَ فَسَاَلَتْ زَوْجَهَا الْبَكْرَ فَاَبٰى، فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَاَمَرَه أَنْ يُعْطِيَهَا، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ مِنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.)) وَقَالَ: ((عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً اَوْ تُجْزِيءُ حَجَّةً.)) وَقَالَ حَجَّاجٌ: ((تَعْدِلُ بِحَجَّةٍ اَوْ تُجْزِيءُ بِحَجَّةٍ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداود: 1988 . (مسند احمد: 27286)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام معقل اسدیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میرے شوہر نے ایک جوان اونٹ اللہ کی راہ کے لیے وقف کر دیا، جبکہ میں عمرہ کے لیے جانا چاہتی تھی، اس لیے میں نے اپنے شوہر سے وہ اونٹ طلب کیا، لیکن اس نے دینے سے انکار کر دیا۔ جب میں نے اس بات کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے میرے شوہر کو حکم دیا کہ وہ اونٹ مجھے دے دے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''حج اور عمرہ بھی اللہ کی راہ میں ہی ہے۔'' نیز فرمایا: ''رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔''

[3479/1712]...... عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِي رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِعَامِلٍ عَلَيْهَا اَوْرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ، اَوْ غَارِمٍ اَوْ غَازٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مِسْكِيْنٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ مِنْهَا فَاَهْدٰى مِنْهَا لِغَنِيٍّ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1635، 1636، سنن ابن ماجه: 1841 . (مسند احمد: 11540)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غنی لوگوں کے لیے زکوۃ حلال نہیں ہے، مگر ان پانچ افراد کے لیے: عاملِ زکوۃ، زکوۃ کے مال کو اپنے مال کے عوض خریدنے والا، چٹی بھرنے والا (یعنی کسی کی طرف سے ادائیگی کا ذمہ لینے والا)، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور وہ غنی آدمی کہ زکوۃ لینے والا مسکین جس کو کوئی تحفہ دے دے۔''

تَحْرِيْمُ الصَّدَقَةِ عَلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ وَاَزْوَاجِهِمْ وَمَوَالِيْهِمْ، لَا الْهَدِيَةِ

بنو ہاشم اوران کی بیویوں اور غلاموں کے لیے صدقہ کے حرام ہونے اور ہدیہ کے جائز ہونے کا بیان

[3480/1713]...... عَنْ اَبِی الْحَوْرَاءِ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيّ رضی اللہ عنہما: مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ: اَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِّی اَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا فِی فِيَّ، قَالَ: فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلُعَابِهَا، فَجَعَلَهَا فِی التَّمْرِ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِيِّ؟ قَالَ: ((وَاِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ .)) قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ: ((دَعْ مَا يَرِيْبُكَ إِلٰى مَالَا يَرِيْبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَأْنِيْنَةٌ، وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ .)) قَالَ: وَكَانَ يُعَلِّمُنَا هٰذَا الدُّعَاءَ: ((اللّٰهُمَّ اهْدِنِی فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِی فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِی فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِی فِيْمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِی شَرَّمَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِی وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ .)) قَالَ شُعْبَةُ وَاَظُنُّهُ قَدْ قَالَ هٰذِهِ اَيْضًا: ((تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ .))

تخريج الحديث صحيح: مصنف عبد الرزاق: 4984، المعجم الكبير الطبرانی: 2711. (مسند احمد: 1727)

ترجمة الحديث ابو حوراء کہتے ہیں: میں نے سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو رسول اللہ ﷺ کی کونسی کوئی خاص بات یاد ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک دفعہ صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈالی تھی، رسول اللہ ﷺ نے وہ لعاب سمیت میرے منہ سے کھینچ کر نکالی اور کھجور کے ڈھیر میں واپس ڈال دی۔ کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس بچے کا ایک کھجور لے لینا، اس سے آپ کو کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم آلِ محمد ہیں اور ہمارے لیے زکوۃ حلال نہیں ہے۔'' آپ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے: ''شک والی بات کو چھوڑ کر ایسی صورت کو اختیار کرو جو شک وشبہ سے پاک ہو، سچائی میں سکون ہے اور جھوٹ میں قلق اور اضطراب ہے، پھر سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمیں اس دعا کی تعلیم بھی دیتے تھے: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِی فِيْمَنْ هَدَيْتَ، ...... تَبَارَكْتَ

رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔ یعنی: اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں کے زمرہ میں شامل فرما جنہیں تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت بخشی اور مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس میں برکت ڈال دے اور جس شر کا تو نے فیصلہ کیا ہے مجھے اس سے محفوظ رکھ۔ بے شک تو ہی فیصلہ صادر کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جاتا اور جس کا تو والی بنا وہ کبھی ذلیل وخوار نہیں ہوسکتا، اے ہمارے ربّ! تو بڑی برکت والا اور بہت بلند و بالا ہے۔''

[3487/1714]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ إِذَا أُتِیَ بِطَعَامٍ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِ سَاَلَ عَنْهُ، فَإِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ اَكَلَ وَإِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ: ((كُلُوْا .)) وَلَمْ يَاْكُلْ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: ٢٥٧٦، صحیح مسلم: 1077. (مسند احمد: 8014)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا گھر والوں کے علاوہ کہیں اور سے لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں دریافت کرتے تھے، اگر وہ تحفہ ہوتا تو کھا لیتے اور اگر وہ صدقہ ہوتا تو فرماتے: ''تم کھا لو'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود نہیں کھاتے تھے۔

[3491/1715]...... عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: اَتَيْتُ اُمَّ كُلْثُوْمٍ اِبْنَةَ عَلِيٍّ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَقَالَتْ: حَدَّثَنِی مَوْلًى لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَالُ لَهُ مِهْرَانُ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ .))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 3/ 315، مصنف عبد الرزاق: 6942. (مسند احمد: 15708)

ترجمة الحديث عطاء بن سائب کہتے ہیں: میں سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں صدقہ کی ایک چیز لے کر حاضر ہوا، لیکن انہوں نے وہ چیز واپس کر دی اور کہا: مولائے نبی سیّدنا مہران نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''ہم آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے، نیز قوم کا غلام ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔''

[3494/16]...... عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِطَعَامٍ وَاَنَا مَمْلُوْكٌ فَقُلْتُ: هٰذِهِ صَدَقَةٌ، فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ فَاَكَلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ: هٰذِهِ هَدِيَّةٌ، اَهْدَيْتُهَا لَكَ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ بِهَا فَإِنِّی رَاَيْتُكَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ فَاَكَلُوْا وَاَكَلَ مَعَهُمْ .

تخریج الحدیث صحیح: شرح معانی الآثار: 2/ 8، المعجم الکبیر الطبرانی: 6066. (مسند احمد: 23722)

ترجمة الحديث: سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں غلام تھا، ایک دن میں کھانا لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا: یہ صدقہ ہے، (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو (کھانے کا) حکم دیا، پس انہوں نے کھا لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہ کھایا۔ پھر ایک دن میں کھانا لے کر حاضر ہوا اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت دے، یہ ہدیہ ہے، جو میں آپ کیلیے لے کر آیا ہوں، کیونکہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ نہیں کھاتے۔ پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حکم دیا، پس انہوں نے بھی کھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کے ساتھ کھایا۔

اَلْغُلُوْلُ فِیْ الصَّدَقَةِ وَوَعِيْدُ مَنْ فَعَلَهُ

صدقہ میں خیانت کرنے اور ایسا کرنے والے کے لیے وعید کا بیان

[3495/1717]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحُبَابِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَيْسٍ رضی اللہ عنہ حَدَّثَهُ اَنَّهُمْ تَذَاكَرُوْا هُوَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَوْمًا الصَّدَقَةَ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ ذَكَرَ غُلُوْلَ الصَّدَقَةِ، اَنَّهُ مَنْ غَلَّ فِيْهَا بَعِيْرًا اَوْ شَاةً، اُتِيَ بِهِ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ: بَلٰى.

تخريج الحديث: صحيح لغيره: سنن ابن ماجه: 1810. (مسند احمد: 16063)

ترجمة الحديث: سیّدنا عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک روز میرے اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مابین صدقہ کے متعلق گفتگو ہونے لگی، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ میں خیانت کا ذکر کیا تو اس وقت یہ بھی فرمایا تھا: ''جس نے صدقہ کے مال میں ایک اونٹ یا ایک بکری کی خیانت کی، تو وہ قیامت والے دن اسے اٹھا کر حاضر ہوگا؟ سیّدنا عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے کہا: جی بالکل۔

[3496/1718]...... عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلاً مِنَ الْاَزْدِ، يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ، عَلٰى صَدَقَةٍ فَجَاءَ فَقَالَ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ اِلَيَّ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ((مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَجِيْءُ، فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ اِلَيَّ، اَفَلَا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ فَيَنْظُرَ اَيُهْدٰى اِلَيْهِ اَمْ لَا، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَاْتِيْ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا بِشَيْءٍ اِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعِرُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا، وَزَادَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ سَمِعَ اُذُنِيْ وَاَبْصَرَ عَيْنِيْ وَسَلُوْا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ.

تخريج الحديث صحيح البخارى: 2597، 7174، صحيح مسلم: 1832. (مسند احمد: 23598)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے بنوازد کے ایک شخص ابن لُتْبِیَّہ کو صدقہ کی وصولی کیلیے عامل بنایا، جب وہ واپس آیا تو کہنے لگا: یہ چیز تمہارے لیے ہے اور یہ چیز مجھے ہدیہ دی گئی ہے، بات یہ ہے کہ وہ اپنی ماں یا باپ کے گھر بیٹھا رہتا پھر دیکھتے کہ اس کو ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! تم میں سے جو آدمی صدقہ میں خیانت کرے گا، وہ اسے قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھا کر حاضر ہوگا، اگر وہ اونٹ ہوا تو وہ بلبلا رہا ہوگا، اگر وہ گائے ہوئی تو ڈکار رہی ہوگی اور اگر وہ بکری ہوئی تو ممیا رہی ہوگی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اس قدر بلند کیا کہ ہمیں آپ کے بازوؤں کی سفیدی نظر آنے لگی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے لوگوں تک پیغام پہنچا دیا ہے۔'' آپ ﷺ نے تین دفعہ یہ بات ارشاد فرمائی۔ (یہ حدیث بیان کرنے کے بعد) سیّدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے کانوں نے یہ حدیث سنی اور میری آنکھوں نے اس کا مشاہدہ کیا، بہرحال تم سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی پوچھ لو۔

[3499/1719]...... عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ يَعُوْدُهُ فَقَالَ: مَالَكَ لَا تَدْعُوْ لِي؟ قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ.)) وَقَدْ كُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ يَعْنِي عَامِلًا.

تخريج الحديث صحيح مسلم: 224. (مسند احمد: 5419)

ترجمة الحديث سیّدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، سیّدنا عبد اللہ بن عامر کی تیمارداری کرنے کے لیے گئے، ابن عامر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا بات ہے، آپ میرے حق میں دعا کیوں نہیں کرتے؟ انھوں نے جواباً کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ: ''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور خیانت والے مال سے صدقہ قبول نہیں کرتا۔'' اور تم تو بصرہ کے عامل رہ چکے ہیں (اور ممکن ہے کہ تم سے گڑبڑ ہوگئی ہو)۔

[3500/1720]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((قُمْ عَلٰى صَدَقَةِ بَنِي فُلَانٍ، وَانْظُرْ لَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَكْرٍ تَحْمِلُهُ عَلٰى عَاتِقِكَ أَوْ عَلٰى كَاهِلِكَ لَهُ رُغَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِصْرِفْهَا عَنِّي، فَصَرَفَهَا عَنْهُ.

تخريج الحديث صحيح لغيره: مسند البزار 3737، المعجم الكبير الطبرانى: 5363. (مسند احمد: 22461)

ترجمة الحديث سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا:

''اٹھو اور فلاں قبیلہ سے زکوۃ وصول کر کے لاؤ اور خیال کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم قیامت کے دن اس حال میں آؤ کہ اپنے کندھے پر بلبلاتا ہوا اونٹ اٹھا رکھا ہو۔'' یہ سن کر سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ یہ ذمہ داری مجھ سے ہٹا لیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس ذمہ داری کو ختم کر دیا۔

[3501/1721]...... عَنْ سِمَاكٍ (بْنِ حَرْبٍ) قَالَ: سَمِعْتُ قَبِيْصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ الصَّدَقَةَ فَقَالَ: ((لَا يَجِيئَنَّ اَحَدُكُمْ بِشَاةٍ لَهَا يُعَارٌ .))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند ابوداؤد الطیالسی: 1086 . (مسند احمد: 21980)

ترجمة الحديث سیّدنا ہلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''تم میں سے کوئی آدمی قیامت کے دن اس حالت میں نہ آئے کہ ممیاتی ہوئی بکری بھی اس کے ساتھ ہو۔''

نَهْيُ الْغَنِيِّ عَنِ السُّؤَالِ وَحَدُّ الْغِنٰى وَمَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

مالدار کو سوال سے منع کرنے، غِنٰی کی حد اور ان لوگوں کا بیان، جن کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

[3502/1722]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَاَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَائَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُدُوْشًا اَوْ كُدُوْشًا فِي وَجْهِهِ .)) قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا غِنَاهُ؟ قَالَ: ((خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداود: 1626 ، سنن الترمذی: 651، سنن النسائی: 5/ 97، سنن ابن ماجه: 1840 . (مسند احمد: 4206)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص مانگنے سے مستغنی ہونے کے باوجود مانگتا ہے، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی۔'' صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! غِنٰی کی حد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پچاس درہم یا اس کے برابر سونا۔''

[3503/1723]...... عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1839، سنن النسائی: 5/ 99 . (مسند احمد: 8908)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مال دار اور تندرست و

توانا کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

[3506/1724]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِی سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَرَّحَتْنِی اُمِّی إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَسْاَلُهُ فَاَتَیْتُهُ فَقَعَدْتُ، قَالَ: فَاسْتَقْبَلَنِیْ فَقَالَ: ((مَنِ اسْتَغْنٰی اَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَعَفَّ اَعَفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَكْفٰی كَفَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ سَاَلَ وَلَهُ قِیْمَةُ اَوْقِیَةٍ فَقَدْ اَلْحَفَ.)) قَالَ: فَقُلْتُ: نَاقَتِی الْیَاقُوْتَةُ مَعِیَ خَیْرٌ مِنْ اُوْقِیَةٍ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْاَلْهُ.

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن النسائی: 5/ 98. (مسند احمد: 11060)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری والدہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تاکہ میں آپ ﷺ سے کوئی چیز مانگ کر لے آؤں، میں آپ ﷺ کے پاس پہنچ کر وہاں بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ''جو غنی ہونا چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا، جو (لوگوں کے سامنے دستِ سوال پھیلانے) سے پاکدامنی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے پاکدامن بنا دے گا، جس نے اللہ تعالیٰ سے کفایت چاہی، اللہ تعالیٰ اسے کفایت کرے گا اور اگر ایک اوقیہ کی قیمت کا مالک سوال کرے گا تو وہ اصرار کے ساتھ سوال کرے گا (جو اس کا حق نہیں ہے)۔'' یہ سن کر سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سوچا کہ میری یاقوتہ اونٹنی ایک اوقیہ سے بہتر ہے، اس لیے میں لوٹ گیا اور سوال نہیں کیا۔

[3507/1725]...... عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ اَخْبَرَنِی رَجُلَانِ، اَنَّهُمَا اَتَیَا النَّبِیَّ ﷺ فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ یَسْاَلَانِهِ الصَّدَقَةَ، قَالَ: فَرَفَعَ فِیْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآهُمَا رَجُلَیْنِ جَلْدَیْنِ، فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتُمَا اَعْطَیْتُكُمَا مِنْهَا وَلَا حَظَّ فِیْهَا لِغَنِیٍّ وَلَا لِقَوِیٍّ مُكْتَسِبٍ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداود: 1633. (مسند احمد: 17972)

ترجمۃ الحدیث عبید اللہ بن عدی کہتے ہیں: دو صحابہ نے مجھے بتلایا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور صدقہ کا سوال کیا، رسول اللہ ﷺ نے (ان کو دیکھنے کے لیے) ان کی طرف نظر اٹھائی اور پھر اسے نیچے کی طرف کیا، آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ دونوں مضبوط اور قوی آدمی ہیں، اس لیے آپ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: ''اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں صدقہ میں سے کچھ دے دیتا ہوں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی مالدار اور کما سکنے والے قوی آدمی کا صدقہ میں کوئی حصہ نہیں ہے۔''

[3509/1726]...... عَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَاَلَ مِنْ غَیْرِ فَقْرٍ فَكَاَنَّمَا یَاْكُلُ الْجَمْرَ))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر للطبرانی : 3506 . (مسند احمد: 17508)

ترجمة الحدیث سیّدنا حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی بغیر کسی ضرورت کے سوال کرتا ہے، وہ گویا کہ آگ کے انگارے کھاتا ہے۔“

[3511/1727]...... عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَالَ مَسْاَلَةً وَهُوَ عَنْهَا غَنِیٌّ كَانَتْ شَیْنًا فِی وَجْهِهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الدارمی: 1645، مسند البزار: 923، شرح معانی الآثار : 2/ 20، المعجم الکبیر للطبرانی : 1407 . (مسند احمد: 22420)

ترجمة الحدیث مولائے رسول سیّدنا ثوبان سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی ایک چیز سے غنی ہونے کے باوجود (لوگوں سے) اس کا سوال کرتا ہے تو قیامت کے روز اس کے چہرے پر عیب ہوگا۔“

[3514/1728]...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا، فَإِنَّمَا یَسْاَلُ جَمْرًا، فَلْیَسْتَقِلَّ مِنْهُ اَوْ لِیَسْتَكْثِرْ))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1041 . (مسند احمد: 7163)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے مال کو زیادہ کرنے کے لیے لوگوں سے سوال کرتا ہے، وہ دراصل آگ کے انگارے جمع کر رہا ہے، یہ اب اس کی مرضی ہے وہ تھوڑے جمع کر لے یا زیادہ۔“

اَلْیَدُ الْعُلْیَا وَالْیَدُ السُّفْلٰی

اوپر والے ہاتھ اور نیچے والے ہاتھ کا بیان

[3515/1729]...... عَنْ حَكِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِی ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِی، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهِ بُوْرِكَ لَهُ فِیْهِ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ، لَمْ یُبَارَكْ لَهُ فِیْهِ، وَكَانَ كَالَّذِیْ یَاْكُلُ وَلَا یَشْبَعُ، وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6441، صحیح مسلم: 1035 . (مسند احمد: 15574)

ترجمة الحدیث سیّدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، آپ ﷺ

نے مجھے دیا، میں نے پھر سوال کر دیا، آپ ﷺ نے میرا مطالبہ پورا کر دیا، میں نے تیسری بار مطالبہ کر دیا، پھر بھی آپ ﷺ نے دے دیا، لیکن یہ بھی فرمایا: ''یہ مال دلکش اور دل پسند چیز ہے، جو کوئی اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا، اس کے لیے اس میں برکت کی جائے گی اور جو شخص حریص بن کر اس کو لے گا، اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوگی، اور وہ اس شخص کی طرح ہوگا، جو کھانا کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا، بہر حال اوپر والا ہاتھ، نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔''

[3517/1730]...... عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَلْيَبْدَأْ اَحَدُكُمْ بِمَنْ يَعُوْلُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ.)) فَقُلْتُ: وَمِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((وَمِنِّي.)) قَالَ حَكِيْمٌ: لَا تَكُوْنُ يَدِي تَحْتَ يَدِ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ اَبَدًا.

تخريج الحديث صحيح البخاری: 1427، صحيح مسلم: 1034. (مسند احمد: 15578)

ترجمة الحديث سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اوپر والا ہاتھ، نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور تم میں سے ہر کوئی اپنے زیر کفالت افراد پر خرچ کرنا شروع کرے، سب سے بہترین صدقہ وہ ہے جو غنٰی (یعنی ذاتی ضروریات پوری کرنے) کے بعد کیا جائے اور جو آدمی لوگوں سے مستغنی ہونا چاہے گا، اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دے گا، اور جو آدمی مانگنے سے بچنا چاہے گا، اللہ تعالیٰ اسے بچا دے گا۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ سے بھی مانگنے کا یہی حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں، مجھ سے بھی ایسے ہی ہے۔'' یہ سن کر سیدنا حکیم رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میرا ہاتھ کسی بھی عربی کے ہاتھ کے نیچے نہیں ہوگا۔

[3518/1731]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْاَيْدِيْ ثَلَاثَةٌ، فَيَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا، وَيَدُ الْمُعْطِيْ الَّتِيْ تَلِيْهَا، وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلٰى.))

تخريج الحديث **صحيح لغيره:** صحيح ابن خزيمة: 2435، المستدرك الحاكم: 1/ 408، سنن البيهقی: 4/ 198. (مسند احمد: 4261)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاتھ تین قسم کے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ سب سے اوپر ہے، اس سے نیچے دینے والے کا ہاتھ اور مانگنے والے کا ہاتھ تو سب سے نیچے ہے۔''

[3522/1732]...... عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا، أُمَّكَ وَاَبَاكَ وَأُخْتَكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ.)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰؤُلَاءِ بَنُوْ يَرْبُوْعٍ قَتَلَةُ فُلَانٍ، قَالَ: ((اَلَا لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلٰى أُخْرٰى.)) وَقَالَ اَبِي: قَالَ اَبُو النَّضْرِ فِي حَدِيْثِهِ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُوْلُ

اللّٰہِ ﷺ یَخْطُبُ وَیَقُوْلُ: ((یَدُالْمُعْطِی الْعُلْیَا .))

تخریج الحدیث **حسن**: سنن ابوداؤد: 4495 ، سنن النسائی: 4832 . (مسند احمد: 7105)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''دینے والے کا ہاتھ بلند ہے، تم پہلے اپنی ماں پر خرچ کرو، پھر باپ پر، پھر اپنی بہن پر، پھر جس طرح قریبی بنتے ہیں۔'' ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ بنویربوع ہیں، یہ فلاں شخص کے قاتل ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی نفس دوسرے کے حق میں جرم نہیں کرے گا۔'' ابونضر نے اپنی حدیث میں کہا: میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، جس میں آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا: ''دینے والے کا ہاتھ بلند ہے۔''

تَرْكُ التَّكَسُّبِ اِتِّكَالًا عَلَى السُّؤَالِ وَوَعِيْدُ فَاعِلِهٖ

بھیک مانگنے پر اکتفا کرتے ہوئے کمائی کو ترک کر دینے اور ایسا کرنے والے کی مذمت کا بیان

[3526/1733]...... عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ: ((لَا تَزَالُ الْمَسْاَلَةُ بِاَحَدِكُمْ، حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَيْسَ فِىْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1474 ، صحیح مسلم: 1040 . (مسند احمد: 4638)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو بندہ بھی ہمیشہ بھیک مانگتا رہے گا، وہ اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔''

[3530/1734]...... عَنْ مُعَاوِيَةَ (بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہما) سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تُلْحِفُوا فِى الْمَسْاَلَةِ فَوَاللّٰهِ! لَا يَسْاَلُنِىْ اَحَدٌ شَيْئًا فَتَخْرُجَ لَهُ مَسْاَلَتُهُ، فَيُبَارَكَ لَهُ فِيْهِ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1038 . (مسند احمد: 16893)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مانگنے پر اصرار نہ کیا کرو، اللہ کی قسم! جو بندہ بھی مجھ سے سوال کرے گا اور پھر اس کا سوال مجھ سے مال بھی نکال لے گا تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں کی جائے گی۔''

[3532/1735]...... عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَاللّٰهِ مَا اُوْتِيْكُمْ مِنْ شَىْءٍ وَلَا اَمْنَعُكُمُوْهُ، اِنْ اَنَا اِلَّا خَازِنٌ اَضَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2949. (مسند احمد: 8155)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تمہیں نہ کوئی چیز دے سکتا ہوں اور نہ کسی چیز سے محروم کر سکتا ہوں، میں تو محض خزانچی (اور تقسیم کرنے والا) ہوں، مجھے جیسے حکم ملتا ہے، میں اس کے مطابق کر دیتا ہوں۔''

[3533/1736]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذِهِ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ آتَيْنَاهُ مِنْهَا شَيْئًا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنَّا وَطِيْبِ طُعْمَةٍ، وَلَا إِشْرَاهٍ، بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ آتَيْنَاهُ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ مِنَّا وَغَيْرِ طِيْبِ طُعْمَةٍ وَإِشْرَاهٍ مِنْهُ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ.))

تخریج الحدیث حسن: صحیح ابن حبان: 3215، مسند البزار: 920. (مسند احمد: 24394)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے، ہم جسے خوش دلی سے اور اس کی حرص کے بغیر اس کے حصہ سے زائد بھی دے دیں تو اس کے لیے اس میں برکت ہوتی ہے اور ہم جسے بادل ناخواستہ اور اس کی حرص کی بنا پر کچھ دیں گے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوتی۔''

اَلتَّعَفُّفُ عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَفَضْلُ ذَالِكَ

سوال کرنے سے بچنے اور اس کی فضیلت کا بیان

[3535/1737]...... عَنْ أَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَا أَجِدُ لَكُمْ رِزْقًا أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6470، صحیح مسلم: 1053. (مسند احمد: 11091)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صبر سے کام لیا، اللہ اسے صابر بنا دے گا، جس نے استغنا اختیار کیا، اللہ تعالیٰ اسے غنی بنا دے گا اور جو مانگنے سے بچے گا، اللہ تعالیٰ اسے بچا لے گا اور میں تمہارے لیے صبر سے بہتر کوئی چیز نہیں پاتا۔''

اَلْبَيْعَةُ عَلٰی عَدَمِ السُّؤَالِ

سوال نہ کرنے پر بیعت کرنا

[3538/1738]...... عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِی سِتَّةٍ

نَفرٍ اَوْ سَبْعَةٍ اَوْ ثَمَانِيَةٍ، فَقَالَ لَنَا: ((بَايِعُوْنِي .)) فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! قَدْ بَايَعْنَاكَ، قَالَ: ((بَايِعُوْنِي .)) فَبَايَعْنَاهُ فَاَخَذَ عَلَيْنَا فِيْمَا اَخَذَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ اَتْبَعَ ذٰلِكَ كَلِمَةً خَفِيَّةً، فَقَالَ: ((لَا تَسْاَلُوْا النَّاسَ شَيْئًا .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1043 . (مسند احمد: 23993)

ترجمة الحديث سیّدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم چھ یا سات یا آٹھ افراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ''تم میری بیعت کرو۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہم تو آپ کی بیعت کر چکے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ''تم میری بیعت کرو۔'' پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ان ہی امور کی بیعت لی، جو دوسروں سے لی تھی، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخفی سے انداز میں ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور وہ یہ تھا کہ: ''تم لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔''

[3539/1739]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ ثَوْبَانَ (مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَتَقَبَّلُ، (وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ يَتَكَفَّلُ) لِي بِوَاحِدَةٍ وَاَتَقَبَّلُ (وَفِي رِوَايَةٍ: وَاَتَكَفَّلُ) لَهُ بِالْجَنَّةِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اَنَا، قَالَ: ((لَا تَسْاَلِ النَّاسَ شَيْئًا .)) فَكَانَ ثَوْبَانُ يَقَعُ سَوْطُه وَهُوَ رَاكِبٌ فَلَا يَقُوْلُ لِاَحَدٍ نَاوِلْنِيْهِ حَتّٰى يَنْزِلَ فَيَتَنَاوَلَهُ .

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابن ماجه: 1837، سنن النسائی: 5/ 96 . (مسند احمد: 22385)

ترجمة الحديث مولائے رسول سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون ہے جو مجھے ایک چیز کی ضمانت دے، اور میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا؟ میں نے کہا: ''جی میں (حاضر ہوں)۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر تم نے لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرنا۔'' جب سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سواری پر سوار ہوتے اور ان کی لاٹھی گر جاتی تو وہ کسی سے نہیں کہتے تھے کہ وہ ان کو اٹھا کر دے دے، بلکہ خود سواری سے اتر کر اس کو اٹھاتے تھے۔

جَوَازُ قُبُوْلِ الْعَطَاءِ اِذَا كَانَ عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ، وَسُؤَالُ الصَّالِحِيْنَ اِنْ كَانَ لَا بُدَّ مِنَ السُّؤَالِ

اگر بن مانگے کچھ مل جانے تو اسے قبول کر لینے اور اگر مانگنے کے بغیر کوئی چارۂ کار نہ ہو تو نیک لوگوں سے سوال کر لینے کا بیان

[3541/1740]...... عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ بَعَثَ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنَفَقَةٍ وَكِسْوَةٍ، فَقَالَتْ لِلرَّسُوْلِ: اِنِّي يَا بُنَيَّ لَا اَقْبَلُ مِنْ اَحَدٍ شَيْئًا، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ: رُدُّوْهُ عَلَيَّ،

فَرَدُّوهُ، فَقَالَتْ: إِنِّي ذَكَرْتُ شَيْئًا قَالَهُ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! مَنْ اَعْطَاكِ عَطَاءً بِغَيْرِ مَسْأَلَةٍ فَاقْبَلِيْهِ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ عَرَضَهُ اللّٰهُ لَكِ .))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن البیهقی: 6/ 184 . (مسند احمد: 26233)

ترجمۃ الحدیث مطلب بن حطب کہتے ہیں: عبد اللہ بن عامر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کچھ خرچہ اور لباس بھیجا، لیکن انہوں نے قاصد سے کہا: میرے پیارے بیٹے! میں کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کرتی، جب وہ چلا گیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اسے واپس بلاؤ۔ جب لوگوں نے اسے واپس بلایا تو انھوں نے کہا: مجھے ایک بات یاد آئی، جو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمائی تھی کہ ''عائشہ رضی اللہ عنہا! جو آدمی بن مانگے کوئی چیز تمہیں دے دے تو وہ لے لیا کرو، کیونکہ یہ تو ایسا رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھیجا ہے۔''

اَلْبِرُّ بِالسَّائِلِ وَتَحْسِيْنُ الظَّنِّ وَاِعْطَائُهُ وَاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ

سائل کے ساتھ حسن سلوک کرنے، اس کے بارے میں حسنِ ظن رکھنے اور خواہ وہ گھوڑے پر آئے، اس کو کچھ نہ کچھ دینے کا بیان

[3546/1741]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ بُجَيْدٍ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِيْنَا فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَتَّخِذُ لَهُ سَوِيقَةً فِي قَعْبَةٍ لِي فَإِذَا جَاءَ سَقَيْتُهَا إِيَّاهُ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ يَأْتِيْنِي السَّائِلُ فَاَتَزَهَّدُ لَهُ بَعْضَ مَا عِنْدِي، (وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا اَجِدُ فِي بَيْتِي مَا اَرْفَعُ فِي يَدِهِ) فَقَالَ: ((ضَعِي فِي يَدِ الْمِسْكِيْنِ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا .))

تخریج الحدیث **حسن**: سنن ابوداؤد: 1667، سنن الترمذی: 665، سنن النسائی: 5/ 86 . (مسند احمد: 27151)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام بُجَید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں تشریف لایا کرتے تھے اور میں آپ ﷺ کے لیے لکڑی کے ایک پیالہ میں ستو بناتی تھی، جب آپ تشریف لاتے تو میں وہ انہیں پلاتی۔ (ایک دن) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بسا اوقات ایک سائل میرے پاس آتا ہے اور میں اسے اس بنا پر کچھ نہیں دیتی کہ جو کچھ میرے پاس ہوتا ہے، میں اسے بہت معمولی سمجھتی ہوں، ایک روایت میں ہے: اس کو دینے کے لیے میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی، (ایسی صورت میں میں کیا کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم مسکین کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ رکھ دیا کرو، خواہ وہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔''

[3548/1742]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: إِنَّ سَائِلًا وَقَفَ عَلٰى بَابِهِمْ فَقَالَتْ لَهُ جَدَّتُهُ حَوَّاءُ: اَطْعِمُوْهُ تَمْرًا، قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا، قَالَتْ: فَاسْقُوْهُ سَوِيْقًا، قَالُوْا: اَلْعَجَبُ لَكِ نَسْتَطِيْعُ اَنْ نُطْعِمَهُ مَا لَيْسَ عِنْدَنَا؟ قَالَتْ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تَرُدُّوْا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ.))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الکبیر للطبرانی: 24/ 558، طبقات ابن سعد: 8/ 360. (مسند احمد: 27451)

ترجمة الحديث سیّدنا عمرو بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک سائل ان کے دروازے پر آ کر کھڑا ہو گیا، ان کی دادی سیدہ حواء رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اس کو کھجور دے دو، گھر والوں نے کہا: ہمارے پاس کھجوریں نہیں ہیں، اس نے پھر کہا: تو پھر اسے ستو پلا دو، اہل خانہ نے کہا: تجھ پر بھی تعجب ہے، جو چیز ہمارے پاس نہیں ہے، ہم اسے کیسے دیں؟ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''کسی سائل کو (خالی ہاتھ) واپس نہ لوٹنے دو، اگرچہ جو چیز اسے دی جائے، وہ جلایا ہوا کھر ہی ہو۔''

[3549/1743]...... عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ، قَالَتْ: فَاَمَرْتُ الْخَادِمَ فَاَخْرَجَ لَهُ شَيْئًا (وَفِي رِوَايَةٍ: فَاَمَرَتْ بَرِيْرَةَ اَنْ تَاْتِيَهَا، فَتَنْظُرَ إِلَيْهِ) قَالَتْ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهَا: ((يَا عَائِشَةُ! لَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1700، سنن النسائی: 5/ 73. (مسند احمد: 24418)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک سائل نے آ کر ان سے سوال کیا، انہوں نے خادم سے کہا: اسے کچھ دے دو، پس وہ خادم اسے دینے کے لیے کوئی چیز لایا۔ دوسری روایت میں ہے: سیدہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ پہلے وہ چیز ان کے پاس لے کر آ تا کہ وہ اس چیز کی مقدار کو دیکھ لے۔ (یہ سن کر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''عائشہ! گن گن کر مت دیا کرو، پھر اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر دے گا۔''

اَلسُّؤَالُ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کے نام پر یا اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کرنے کا بیان

[3552/1744]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَكُمْ (وَفِي رِوَايَةٍ: وَمَنْ سَاَلَكُمْ بِوَجْهِ اللّٰهِ) فَاَعْطُوْهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ، وَمَنْ اَتٰى عَلَيْكُمْ

مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَإِنَّ لَمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ، فَادْعُوْا لَهُ حَتّٰى تَعْلَمُوْا اَنْ قَدْكَافَأْتُمُوْهُ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 5109، سنن النسائی: 5/ 82. (مسند احمد: 5365)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی تم کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دیا کرو، جو تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے تو اسے وہ چیز دے دیا کرو، جو تمہیں دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کیا کرو اور جو تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے تو تم اس کو بدلہ دو، اگر بدلہ دینے کے لیے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو تم اس کے لیے اتنی دعا کرو کہ تمہیں اندازہ ہو جائے کہ تم نے بدلہ چکا دیا ہے۔

نَهْيُ الْمُتَصَدِّقِ عَنْ مُشْتَرِىْ مَا تَصَدَّقَ بِهٖ

صدقہ کرنے والے کے لیے اپنی صدقہ کی ہوئی چیز خریدنے سے ممانعت کا بیان

[3555/1745]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَآهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَاتَعُدْ فِى صَدَقَتِكَ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1489، صحیح مسلم: 1621. (مسند احمد: 4903)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیا اور بعد میں دیکھا کہ اسے فروخت کیا جا رہا ہے، اس لیے انہوں نے اسے خریدنا چاہا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''اپنے صدقہ میں مت لوٹو۔''

[3556/1746]...... عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ يُقَالُ لَهَا غَمْرَةُ اَوْ غَمْرَاءُ، وَقَالَ: فَوَجَدَ فَرَسًا اَوْ مُهْرًا يُبَاعُ فَنُسِبَ إِلٰى تِلْكَ الْفَرَسِ فَنُهِىَ عَنْهَا.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 2393. (مسند احمد: 1410)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے غمرہ یا غمراء نامی ایک گھوڑی کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیا، بعد میں اس نے دیکھا کہ اسی گھوڑی کو یا اس کے بچے، جو اسی گھوڑی کی طرف منسوب کیا گیا، کو فروخت کیا جا رہا تھا، لیکن اسے ایسے کرنے سے منع کر دیا گیا۔

[3558/1747]...... عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ، (بُرَيْدَةَ الاَسْلَمِىِّ) رضی اللہ عنہ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّى تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّى بِجَارِيَةٍ فَمَاتَتْ وَإِنَّهَا رَجَعَتْ إِلَىَّ فِى الْمِيرَاثِ، قَالَ: ((قَدْ آجَرَكِ اللّٰهُ، وَرَدَّ عَلَيْكِ فِى الْمِيرَاثِ.)) قَالَتْ: فَإِنَّ اُمِّى مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ

فَيُجْزِئُهَا اَنْ اَحُجَّ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ.)) قَالَتْ: فَإِنَّ أُمِّي كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَيُجْزِئُهَا اَنْ اَصُوْمَ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ.))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 1149. (مسند احمد: 22956)

ترجمة الحديث سیّدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی والدہ کو ایک لونڈی بطور صدقہ دی تھی، لیکن ہوا یوں کہ میری امی جان فوت ہوگئی ہیں اور وہ لونڈی میراث میں مجھے مل گی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجر بھی دے دیا ہے اور اسی لونڈی کو میراث کی صورت میں تمہیں واپس کر دیا ہے۔ اسی خاتون نے کہا: میری والدہ حج کئے بغیر فوت ہوگئی ہیں، اب اگر میں ان کی طرف سے حج کروں تو یہ اُن کو کفایت کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں۔'' اس نے پھر کہا: میری والدہ کے ذمے ایک ماہ کے روزے بھی تھے، اگر میں ان کی طرف سے روزے رکھ لوں تو آیا ان کو کفایت کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں۔''

مَشْرُوْعِيَّتُهَا وَحُكْمُهَا وَعَلٰى مَنْ تَجِبُ

صدقہ فطر کی مشروعیت اور حکم کا اور جن لوگوں پر یہ فرض ہے، ان کا بیان

[3559/1748]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

تخريج الحديث صحيح البخارى: 1512، صحيح مسلم: 984. (مسند احمد: 6214)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان، وہ آزاد ہو یا غلام اور مرد ہو یا عورت، پر ایک صاع کھجور یا جو کی صورت میں رمضان کا صدقۂ فطر فرض کیا ہے۔

مِقْدَارُهَا وَاَصْنَافُهَا

صدقۂ فطر کی مقدار اور اجناس کا بیان

[3562/1749]...... عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نُؤَدِّيْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ، صَاعًا مِنْ اَقِطٍ، فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ جَائَتِ السَّمْرَاءُ فَرَاٰى اَنَّ مُدًّا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ.

تخريج الحديث صحيح البخارى: 1505، 1508، صحيح مسلم: 985. (مسند احمد: 11698)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جو، کھجور، منقی اور پنیر کا ایک ایک صاع بطور صدقۂ فطر ادا کیا کرتے تھے، لیکن جب سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ (اپنے دور میں حج یا عمرہ ادا کرنے کے لیے) تشریف لائے تو اس وقت شامی گندم بھی آ گئی تھی، انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ گندم کا ایک مُدّ دیگر اجناس کے دو مُد کے برابر ہے۔

[3564/1750]...... حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِی اَبِی ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ اَنَا اَيُوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعَ تَمْرٍ اَوْ صَاعَ شَعِيْرٍ . قَالَ: فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ بَعْدُ نِصْفَ صَاعِ بُرٍّ . قَالَ اَيُّوْبُ: وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ ، إِلَّا عَامًا وَاحِدًا اَعْوَزَ التَّمْرُ ، فَاَعْطَى الشَّعِيْرَ .

تخريج الحديث صحيح البخارى: 1511، صحيح مسلم: 984. (مسند احمد: 4486)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مذکر و مونث اور آزاد و غلام پر کھجور یا جو کا ایک ایک صاع بطور صدقۂ فطر فرض کیا ہے، بعد میں لوگوں نے گندم کے نصف صاع کو ان اجناس کے ایک صاع کے مساوی قرار دیا تھا۔ امام نافع کہتے ہیں: سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ صدقۂ فطر کے سلسلہ میں کھجور ہی ادا کیا کرتے تھے، لیکن ایک سال کھجور کی قلت ہو گئی تھی، اس لیے انھوں نے جو عطا کیے تھے۔

مَنْ رَوٰى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ

گندم کے نصف صاع کی روایت بیان کرنے والے

[3565/1751]...... حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِی اَبِی ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَكَانَ مَعْمَرٌ يَقُوْلُ عَنْ اَبِی هُرَيْرَہ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ فِی زَكَاةِ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَاُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ فَقِيْرٍ اَوْ غَنِيٍّ ، صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ ، قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَغَنِی اَنَّ الزُّهْرِیَّ كَانَ يَرْوِيْهِ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم .

تخريج الحديث رجاله ثقات: مصنف عبد الرزاق: 5761، سنن الدارقطنى: 2/ 149، سنن البيهقى: 4/ 164. (مسند احمد: 7724)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر آزاد و غلام، مرد و زن، چھوٹے بڑے اور فقیر اور غنی پر کھجور کا ایک صاع اور گندم کا نصف صاع بطورِ صدقۂ فطر فرض ہے۔ معمر کہتے ہیں: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ امام زہری اس

حدیث کو نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے تھے۔

وَقْتُ اِخْرَاجِهَا

صدقۂ فطر دینے کے وقت کا بیان

[3571/1752]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1503، 1509، صحیح مسلم: 986. (مسند احمد: 5345)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ لوگوں کے عید کے لیے جانے سے پہلے پہلے صدقۂ فطر ادا کیا جائے۔

صَدَقَاتُ التَّطَوُّعِ
نفلی صدقات کا بیان

اَلْحَثُّ عَلَيْهَا وَفَضْلُهَا
نفلی صدقات کی ترغیب اور فضیلت کا بیان

[3573/1753]...... عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ ﷺ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِى صَدْرِ النَّهَارِ، قَالَ: فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِى النِّمَارِ اَوِالْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِى السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ، قَالَ: فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ، فَقَالَ: ﴿يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِى خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ﴾ اِلٰى آخِرِ الآيَةِ ﴿إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾، وَقَرَاَ الْآيَةَ الَّتِى فِى آخِرِ الْحَشْرِ: ﴿وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهِ، مِنْ دِرْهَمِهِ، مِنْ ثَوْبِهِ، مِنْ صَاعِ بُرِّهِ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ، حَتّٰى قَالَ: وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.)) قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَعْنِى كَاَنَّهُ مُذْهَبَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَنَّ فِى الإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَىْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِى الإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَىْءٌ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1017. (مسند احمد: 19174)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، ابھی دن شروع ہو رہا تھا، آپ ﷺ کے ہاں کچھ ایسے لوگ آئے جن کے پاؤں میں جوتے

اور جسم پر پورا لباس نہیں تھا، انھوں نے کمبل یا چوغے لپیٹے ہوئے تھے اور تلواریں کندھوں سے لٹکائی ہوئی تھیں، ان میں سے اکثر بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ سارے افراد قبیلہ مضر سے تھے، جب آپ ﷺ نے ان کی تنگ دستی کی یہ صورتحال دیکھی تو آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا، آپ ﷺ گھر تشریف لے گئے، پھر جب باہر آئے تو سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان اور اقامت کہیں، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں یہ آیتیں تلاوت کیں: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا۔﴾ یعنی: ”لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو، بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔“ سورۂ حشر والی یہ آیت تلاوت کی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔﴾ یعنی: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر فرد دیکھے کہ اس نے کل (قیامت) کے دن کے لیے کیا کچھ آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو، جو تم عمل کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔“ یہ خطاب سن کر کوئی دینار لے کر آیا، کوئی درہم، کوئی کپڑا، کوئی گندم کا صاع اور کوئی کھجور کا صاع لے کر آیا اور کسی نے کھجور کا ایک ٹکڑا پیش کیا۔ اتنے میں ایک انصاری ایک تھیلی اٹھا کر لایا، (وہ اس قدر وزنی تھی کہ) قریب تھا کہ اس کا ہاتھ عاجز آ جائے گا، بلکہ وہ عاجز آ گیا، یہ منظر دیکھ کر لوگوں نے پے در پے صدقات پیش کرنا شروع کر دیئے، یہاں تک کہ خوراک اور لباس کے دو ڈھیر لگ گئے، اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ چمک رہا تھا اور وہ سنہری رنگ کا لگ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اسے اپنے اس عمل کا اجر بھی ملے گا اور اس کے بعد جتنے بھی لوگ اس پر عمل کریں گے، ان سب کے برابر بھی اجر ملے گا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور جو کوئی اسلام میں برا طریقہ جاری کرے گا، اسے اپنے عمل کا اور اس کے بعد جتنے بھی لوگ اس پر عمل کریں گے، ان سب کے برابر گناہ ہو گا اور ان کے گناہ میں کوئی کمی بھی واقع نہیں ہو گی۔“

[3574/1754]...... عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ (بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ) رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهَا لَحْيَيْ سَبْعِيْنَ شَيْطَانًا .))

تخریج الحدیث صحيح: صحيح ابن خزيمة: 2457، المستدرك الحاكم: 1/ 417، سنن البيهقي: 4/ 187، الصحيحة: 1268 . (مسند احمد: 22962)

ترجمة الحدیث: سیّدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بھی کوئی آدمی صدقہ کرتا ہے تو وہ ستر شیطانوں کے جبڑے توڑتا ہے۔''

[3575/1755]...... عَنْ عَدِی بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَامِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ إِلَّا سَیُکَلِّمُہُ رَبُّہُ عَزَّوَجَلَّ لَیْسَ بَیْنَہُ وَبَیْنَہُ تَرْجُمَانٌ، فَیَنْظُرُ عَمَّنْ اَیْمَنَ مِنْہُ، فَلَا یَرٰی إِلَّا شَیْئًا قَدَّمَہُ، وَیَنْظُرُ عَمَّنْ اَشَامَ مِنْہُ، فَلَا یَرٰی إِلَّا شَیْئًا قَدَّمَہُ، وَیَنْظُرُ اَمَامَہُ فَتَسْتَقْبِلُہُ النَّارُ.)) قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّقِیَ وَجْھَہُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ، فَلْیَفْعَلْ.))

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 6539، 7512، صحیح مسلم: 1016. (مسند احمد: 19373)

ترجمة الحدیث: سیّدنا عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کا ربّ گفتگو کرے گا، اس حال میں کہ اس کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا، پس جب وہ بندہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اسے وہی کچھ نظر آئے گا، جو اس نے آگے بھیجا ہوگا، پھر جب وہ اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو اسے اُدھر بھی وہی کچھ نظر آئے گا، جو وہ آگے بھیج چکا ہوگا، جب وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو اُدھر اس کے سامنے آگ ہوگی۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جس آدمی میں اپنے چہرے کو آگ سے بچانے کیلیے جو استطاعت ہے، وہ استعمال کر دے، اگرچہ وہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کرنے کی صورت میں ہو۔''

[3577/1756]...... عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِی حَبِیْبٍ اَنْ اَبَا الْخَیْرِ حَدَّثَہُ اَنَّہُ سَمِعَ عُقْبَۃَ بْنَ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ((کُلُّ امْرِیءٍ فِی ظِلِّ صَدَقَتِہِ، حَتّٰی یُفْصَلَ بَیْنَ النَّاسِ اَوْ قَالَ: یُحْکَمَ بَیْنَ النَّاسِ.)) قَالَ یَزِیْدُ: وَکَانَ اَبُوْ الْخَیْرِ لَا یُخْطِئُہُ یَوْمٌ إِلَّا تَصَدَّقَ فِیْہِ بِشَیْءٍ وَلَوْ کَعْکَۃً، اَوْ بَصَلَۃً اَوْکَذَا.

تخریج الحدیث: صحیح: صحیح ابن خزیمۃ: 2431، صحیح ابن حبان: 3310، المستدرک الحاکم: 1/ 416. (مسند احمد: 17333)

ترجمة الحدیث: سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن ہر شخص اپنے اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔'' یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں: ابو خیر مرثد ہر روز کسی نہ کسی چیز کا صدقہ کیا کرتے تھے، خواہ وہ ایک کیک یا ایک پیاز یا اس قسم کی کوئی چیز ہوتی۔

[3580/1757]...... عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: ((یَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّکَ اِنْ تَبْذُلِ الْخَیْرَ خَیْرٌ لَکَ وَاِنْ تُمْسِکْہُ شَرٌّ لَکَ، وَلَا تُلَامُ عَلَی الْکَفَافِ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْیَدُ

اَلْعُلیَا خَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلٰی .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1036 . (مسند احمد: 22265)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن آدم! اگر تو ضرورت سے زائد چیز اللہ کی راہ میں خرچ کر دے گا تو یہ تیرے لیے بہتر ہوگا اور اگر اسے بچا کر رکھے گا تو یہ تیرے لیے برا ہوگا، البتہ بقدر حاجت بچا کر رکھنے پر تجھے ملامت نہیں کیا جائے گا، اورخرچ کرتے وقت ان افراد سے ابتدا کر، جو تیری کفالت میں ہیں، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے (یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے) بہتر ہے۔''

[3582/1758]...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مَلَكًا بِبَابٍ مِنْ اَبْوَابِ السَّمَاءِ یَقُوْلُ: مَنْ یُقْرِضُ الْیَوْمَ یُجْزٰی غَدًا ، وَمَلَكًا بِبَابٍ آخَرَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا ، وَعَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1010 . (مسند احمد: 8054)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ یوں آواز دیتا ہے: کون آج قرض دے گا، تاکہ اسے کل (قیامت والے دن) بدلہ دیا جا سکے، اور ایک دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ یوں کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بہترین متبادل عطا فرما اور بخیل کے مال کو ہلاک کر دے۔''

[3584/1759]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لِیَتَّقِ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ .))

تخریج الحدیث صحيح لغيره: حلية الاولياء: 8/ 214 . (مسند احمد: 3679)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر آدمی اپنے چہرے کو آگ سے بچائے، اگرچہ وہ کھجور کا ایک حصہ صدقہ کرنے کی صورت میں ہو۔''

[3585/1760]...... عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: ((تَصَدَّقُوْا فَیُوْشِكُ الرَّجُلُ یَمْشِیْ بِصَدَقَتِهِ ، فَیَقُوْلُ الَّذِیْ اُعْطِیَهَا: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا ، وَاَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِیْ فِیْهَا فَلَا یَجِدُ مَنْ یَقْبَلُهَا))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1411 ، 1424 ، صحيح مسلم: 1011 . (مسند احمد: 18933)

ترجمة الحديث سیّدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ کرو،

کیونکہ قریب ہے کہ ایک آدمی صدقہ لے کر چلے اور جسے وہ دینا چاہے، وہ آگے سے کہے: اگر تو کل لے آتا تو میں قبول کر لیتا، اب تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پس اسے ایسا آدمی نہیں ملے گا، جو اس کے صدقے کو قبول کرے۔''

[3586/1761]...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی نَخْلِ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ، فَقَالَ: ((یَا اَبَا هُرَیْرَةَ! هَلَكَ الْمُكْثِرُوْنَ، إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتّٰی بِكَفِّهِ عَنْ یَمِیْنِهِ وَعَنْ یَسَارِهِ وَبَیْنَ یَدَیْهِ، وَقَلِیْلٌ مَا هُمْ.))

تخریج الحدیث صحیح: المستدرك الحاکم: 1/ 518. (مسند احمد: 8085)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک کھجوروں کے باغ میں چل رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ! زیادہ مال والے ہلاک ہو گئے، ما سوائے ان لوگوں کے جو مال کو اِدھر خرچ کرتے ہیں، اُدھر دیتے ہیں اور اس طرف لٹاتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی سے دائیں، بائیں اور سامنے کی طرف اشارہ کیا، لیکن ایسے لوگ تھوڑے ہیں۔''

[3587/1762]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَیُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ إِلَیْهِ مِنْ مَالِهِ؟)) قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا مِنَّا اَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ إِلَیْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ. قَالَ: ((اِعْلَمُوْا اَنَّهُ لَیْسَ مِنْكُمْ اَحَدٌ إِلَّا مَالُ وَارِثِهِ اَحَبُّ إِلَیْهِ مِنْ مَالِهِ، مَالَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا قَدَّمْتَ، وَمَالُ وَارِثِكَ مَا اَخَّرْتَ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6442. (مسند احمد: 3626)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال کی بہ نسبت اپنے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک کو اس کے وارث کی بہ نسبت اپنا مال زیادہ محبوب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر یاد رکھو کہ تم میں سے ہر ایک کو اپنے مال کی بہ نسبت اپنے وارث کا مال زیادہ پیارا ہے، تمہارا مال تو صرف وہ ہے، جسے تم خرچ کر کے آگے بھیج دیا اور جو پیچھے چھوڑا، وہ تمہارے وارث کا مال ہے۔''

[3588/1763]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا بَقِیَ إِلَّا كَتِفُهَا، قَالَ: ((كُلُّهَا قَدْ بَقِیَ إِلَّا كَتِفُهَا.))

تخریج الحدیث صحیح: اخرجه الترمذی: 2470. (مسند احمد: 24240)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے ایک بکری ذبح کی (اور اس کا گوشت تقسیم

کر دیا)، پھر میں نے آپ ﷺ کو بتلاتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! اس بکری کا صرف ایک کندھے کا گوشت باقی بچا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حقیقت میں وہ ساری بچ گئی ہے، ما سوائے اس کندھے کے (جو گھر میں پڑا ہوا ہے)۔''

[3589/1764]...... وَعَنْهَا اَيْضًا اَنَّهَا سَالَتِ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الصَّدَقَةِ فَذَكَرَتْ شَيْئًا قَلِيْلاً، فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ ﷺ: ((اَعْطِی وَلَا تُوعِیْ، فَيُوعٰی عَلَيْكِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1700، سنن النسائی: 5/ 73. (مسند احمد: 25267)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے صدقہ کے معاملے میں کوئی سوال کیا اور تھوڑی سی چیز کا ذکر کیا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''دے دو اور کنجوسی نہ کر، وگرنہ تجھ سے کنجوسی کر لی جائے گی۔''

[3590/1765]...... عَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَظَرَ إِلٰی رَجُلٍ يَصْرِفُ رَاحِلَتَهُ فِی نَوَاحِیْ الْقَوْمِ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلٌ مِنْ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰی مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ، وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ، فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰی مَنْ لَا زَادَ لَهُ.)) حَتّٰی رَاَيْنَا اَنْ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِی فَضْلٍ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1728. (مسند احمد: 11293)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ لوگوں کی ایک طرف اپنی سواری کو گھما رہا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی کے پاس زائد سواری ہو تو وہ ایسے آدمی کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس زائد زادِ راہ ہو تو وہ ایسے آدمی کو دے دے جس کے پاس زاد نہیں ہے۔'' آپ ﷺ کا یہ فرمان سن کر ہمیں یہ خیال آنے لگا کہ ضرورت سے زائد چیز میں ہم میں سے کسی کا کوئی حق نہیں ہے۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ

سب سے زیادہ فضیلت والے صدقے کا بیان

[3591/1766]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((اَنْ تَصَدَّقَ، وَاَنْتَ شَحِيْحٌ صَحِيْحٌ تَاْمُلُ الْعَيْشَ، وَتَخْشَی الْفَقْرَ، وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی إِذَا كَانَتْ

بِالْحُلْقُوْمِ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ (وَفِی لَفْظٍ) اَلا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2748، صحیح مسلم: 1032 . (مسند احمد: 9768)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! بہترین صدقہ کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا اس وقت اور اس حال میں صدقہ کرنا کہ جب تم حریص اور صحت مند ہو، زندگی کی امید ہو اور فقیری کا ڈر ہو اور اس قدر تاخیر نہ کرو کہ جب روح حلق تک آن پہنچے تو تم کہنا شروع کر دو کہ فلاں کو اتنا دے دینا، فلاں کو اس قدر دے دینا، حالانکہ اس وقت تو وہ مال دوسروں کا ہو چکا ہوتا ہے۔''

[3592/1767]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى .)) قُلْتُ لِاَيُّوْبَ: مَا عَنْ ظَهْرِ غِنًى؟ قَالَ: عَنْ فَضْلِ غِنَاكَ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1428 . (مسند احمد: 7741)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد کیا جائے اور خرچ کرتے وقت ان لوگوں سے ابتدا کرو جن کی کفالت کا تو ذمہ دار ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔'' معمر کہتے ہیں: میں نے ایوب سے کہا: ''عَنْ ظَهْرِ غِنًى'' کا کیا معنی ہے؟ انھوں نے کہا: جو تیری ضرورت اور غنی سے زائد ہو۔

[3593/1768]...... (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ .)) قَالَ: سُئِلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: مَا مَنْ تَعُوْلُ؟ قَالَ: اِمْرَاَتُكَ تَقُوْلُ اَطْعِمْنِی اَوْ اَنْفِقْ عَلَیَّ شَكَّ اَبُوْ عَامِرٍ اَوْ طَلِّقْنِیْ وَخَادِمُكَ يَقُوْلُ اَطْعِمْنِی وَاسْتَعْمِلْنِی وَابْنَتُكَ تَقُوْلُ: إِلٰى مَنْ تَذَرُنِی .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5355 . (مسند احمد: 10785)

ترجمۃ الحدیث (دوسری سند) سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد کیا جائے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، جو افراد تیری کفالت میں ہیں، تو ان سے خرچ کرنا شروع کیا کر۔'' سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ زیر کفالت افراد سے مراد کون لوگ ہیں؟ انھوں نے کہا: تمہاری بیوی جو کہتی ہے کہ مجھے کھانا کھلاؤ اور نان ونفقہ دو، وگرنہ مجھے طلاق دے دو، تمہارا خادم جو کہتا ہے کہ مجھے پہلے خوراک دو، تب مجھ سے کام لو اور تمہاری بیٹی جو کہتی ہے کہ اگر تم خود میری ضرورت پوری نہیں

کرو گے، تو مجھے کس کے حوالے کرو گے۔''

[3595/1769]...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1677. (مسند احمد: 8702)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! کونسا صدقہ سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کم سرمائے والے آدمی کی محنت کا صدقہ افضل ہے اور جن افراد کی کفالت کا تو ذمہ دار ہے، (مال خرچ کرنے کے سلسلے میں) ان کے ساتھ ابتدا کیا کر۔''

اَلْمَنِیْحَةُ

عاریۃً دی ہوئی چیز کا بیان

[3596/1770]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟)) قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: ((الْمَنِیْحَةُ، اَنْ یَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ الدِّرْهَمَ اَوْ ظَهْرَ الدَّابَّةِ اَوْ لَبَنَ الشَّاةِ اَوْ لَبَنَ الْبَقَرَةِ.))

تخریج الحدیث **حسن لغیره**: مسند ابویعلی: 5121، مسند البزار: 947. (مسند احمد: 4415)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ سب سے افضل صدقہ کونسا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی کو کوئی چیز عاریۃً دے دینا، مثلاً تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کو درہم یا سواری یا بکری کا دودھ یا گائے کا دودھ دے دے۔''

[3598/1771]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَرْبَعُوْنَ حَسَنَةً، اَعْلَاهُنَّ مَنِیْحَةُ الْعَنْزِ، لَایَعْمَلُ الْعَبْدُ بِحَسَنَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِیْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2631. (مسند احمد: 6488)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چالیس نیکیاں ہیں، ان میں سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ دودھ والی بکری کسی کو عاریۃً دے دی جائے، جو آدمی ثواب کی

امید رکھتے ہوئے اور وعدہ کی ہوئی چیز کی تصدیق کرتے ہوئے ان چالیس میں سے ایک نیکی بھی سرانجام دے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔‘‘

فَضْلُ الصَّدَقَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان

[3599/1772]...... عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ مِنْ مَالِهِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ دُعِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ، دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ، دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ، دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ.)) فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاللّٰهِ! یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا عَلٰی اَحَدٍ مِنْ ضَرُوْرَةٍ مِنْ اَیِّهَا دُعِیَ، فَهَلْ یُدْعٰی مِنْهَا كُلِّهَا اَحَدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَاِنِّیْ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1897، صحیح مسلم: 1027. (مسند احمد: 7633)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جو آدمی اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی، جنت کے کئی دروازے ہیں، جو آدمی نمازی ہوگا، اسے ’’بَابُ الصَّلَاة‘‘ سے بلایا جائے گا، جو آدمی صدقہ کرتا ہوگا، اسے ’’بَابُ الصَّدَقَة‘‘ سے بلایا جائے گا، جو آدمی جہاد کرتا ہوگا، اسے ’’بَابُ الْجِهَاد‘‘ سے بلایا جائے گا اور جو آدمی روزہ رکھتا ہو گا، اسے ’’بَابُ الرَّیَّان‘‘ سے بلایا جائے گا۔‘‘ یہ سن کر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! اس کی تو کسی کو کوئی حاجت نہیں ہوگی کہ اسے جنت کے جس دروازے سے مرضی بلا لیا جائے (کیونکہ مقصود جنت میں داخل ہونا ہوگا)، لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص بھی ہوگا، جس کو جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جی ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم بھی انہی میں سے ہوگے۔‘‘

[3601/1773]...... عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِیَةَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَیْنِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ یَدْعُوْهُ اِلٰی مَا عِنْدَهُ.)) قُلْتُ: وَكَیْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: ((اِنْ كَانَتْ رِجَالًا فَرَجُلَیْنِ وَاِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِیْرَیْنِ، وَاِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَیْنِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 4/ 24. (مسند احمد: 21341)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جومسلمان اپنے ہر مال میں سے ایک ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا تو جنت کے دربان اس کا استقبال کریں گے اور سب ہی اسے اپنی طرف بلائیں گے۔'' میں نے کہا: جوڑا خرچ کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مثال کے طور پر اگر وہ غلاموں کا مالک ہے تو دو غلام، اگر وہ اونٹوں کا مالک ہے تو دو اونٹ اور اگر وہ گائیوں کا مالک ہے تو دو گائیں۔''

[3602/1774]...... عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِصُرَّةٍ مِنْ ذَهَبٍ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ اَصَابِعِهِ، فَقَالَ: هٰذِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، ثُمَّ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَاَعْطٰى، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَاَعْطٰى، ثُمَّ قَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ فَاَعْطَوْا، قَالَ: فَاَشْرَقَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى رَاَيْتُ الْإِشْرَاقَ فِي وَجْنَتَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ سَنَّ سُنَّةً صَالِحَةً فِي الْإِسْلَامِ فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ بِهِ مِثْلُ أُجُوْرِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اَوزَارِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1017. (مسند احمد: 19183)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سونے سے بھری ہوئی ایک تھیلی لیے ہوئے آیا، اس تھیلی نے اس آدمی کی مٹھی کو بھرا ہوا تھا۔ اس نے آکر کہا: یہ تھیلی اللہ کی راہ میں وقف ہے، پھر سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے بھی کوئی چیز صدقہ کی، پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور بطورِ صدقہ کچھ دیا، پھر مہاجرین کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی صدقہ کیا، یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اس حد تک دمک اٹھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر چمکنے کے آثار نظر آرہے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اور پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا جائے تو اسے ان تمام عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا، جبکہ ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی، اسی طرح جو کوئی اسلام میں برا طریقہ رائج کرے اور پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا جائے تو اس کو ان تمام عمل کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا، جبکہ ان کے گناہ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔''

[3604/1775]...... عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: ((ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ خِدْمَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 1626، 1627 . (مسند احمد: 22621)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سائے کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا ہوا خیمہ یا خدمت کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا ہوا خادم یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی ہوئی اونٹنی۔''

[3605/1776]...... عَنْ اَبِی مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ اَنْ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَیَاْتِیَنَّ اَوْ لَتَاْتِیَنَّ بِسَبْعِمِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1892 . (مسند احمد: 22357)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہ ایک آدمی نے مہار والی ایک اونٹنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا: ''یہ اونٹنی ایسی ہی سات سو اونٹنیاں لے کر آئے گی۔''

خِصَالٌ تُعَدُّ مِنَ الصَّدَقَةِ وَمَا جَاءَ فِیْ صَدَقَةِ الْجَسَدِ

صدقہ میں شمار کئے جانے والے اعمال اور جسم کے صدقے کا بیان

[3606/1777]...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْکَلِمَةُ اللَّیِّنَةُ صَدَقَةٌ، وَکُلُّ خُطْوَةٍ یَمْشِیْهَا إِلَی الصَّلَاةِ اَوْ قَالَ: إِلَی الْمَسْجِدِ صَدَقَةٌ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2707، 2891، صحیح مسلم: 1009 . (مسند احمد: 8111)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نرم بات بھی صدقہ ہے اور نماز کے لیے یا مسجد کی طرف اٹھا ہوا قدم بھی صدقہ ہے۔'' آدمی پاؤں پر چل کر جائے وہ بھی صدقہ ہے۔''

[3607/1778]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ، وَمِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقَی اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِی إِنَائِهِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 1970، صحیح البخاری: 6021 . (مسند احمد: 14709)

ترجمة الحدیث سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے اور یہ بھی نیکی ہے کہ تم اپنے بھائی کو کشادہ روئی کے ساتھ ملو اور اپنے ڈول میں سے اس کے برتن میں پانی ڈال دو۔''

[3608/1779]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((کُلُّ

مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: مصنف ابن ابی شیبۃ: 8/ 549. (مسند احمد: 18741)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

[3609/1780]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ.)) قَالَ: اَفَرَاَيْتَ إِنْ لَّمْ يَجِدْ، قَالَ: ((يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ.)) قَالَ: اَفَرَاَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِيْعْ اَنْ يَفْعَلَ، قَالَ: ((يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ.)) قَالَ: اَرَاَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلُ؟ قَالَ: ((يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ اَوْ بِالْعَدْلِ.)) قَالَ: اَفَرَاَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَفْعَلَ؟ قَالَ: ((يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1445، 6022، صحیح مسلم:1008. (مسند احمد: 19531)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ صدقہ کرے۔'' اس نے کہا: اگر آدمی میں صدقہ کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔'' اس نے کہا: اگر کسی میں کام کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ پھر کسی مجبور ضرورمند کی مدد کر دے۔'' اس نے کہا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ اچھائی کا یا عدل کا حکم دے دیا کرے۔'' اس نے کہا: اگر اس میں اس کی استطاعت بھی نہ ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ برائی سے بچے، یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہی ہے۔''

[3610/1781]...... عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْمَعْرُوْفُ كُلُّهُ صَدَقَةٌ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1005. (مسند احمد: 23252)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نیکی صدقہ ہے۔''

صَدَقَةُ الْجَسَدِ
جسم کے صدقہ کا بیان

[3611/1782]...... عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((فِی

الْإِنْسَانِ سِتُّونَ وَثَلَاثُمِائَةِ مَفْصِلٍ فَعَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهَا صَدَقَةً .)) قَالُوْا: فَمَنِ الَّذِي يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((اَلنُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيْقِ، فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُ عَنْكَ .))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 5242. (مسند احمد: 22998)

ترجمة الحديث سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسانی جسم میں (360) جوڑ ہیں، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ روزانہ ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! روزانہ ہر جوڑ کی طرف سے اتنا صدقہ کون کرسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسجد میں پڑی ہوئی تھوک کو وہیں دبا دینا بھی صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے اور اگر تجھے یہ اعمال کرنے کی طاقت بھی نہ ہو تو چاشت کی دو رکعتیں تجھ سے کفایت کریں گی (اور سارے جوڑوں کا صدقہ ادا ہو جائے گا)۔''

[3612/1783]...... عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كُلُّ سُلَامٰى مِنِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ حِيْنَ يُصْبِحُ .)) فَشَقَّ ذَالِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ سَلَامَكَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ اَمْرَكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيَكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ .)) وَحَدَّثَ بِاَشْيَاءَ مِنْ نَحْوِ هٰذَا لَمْ اَحْفَظْهَا .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2707، 2891، 2989، صحیح مسلم: 1009. (مسند احمد: 8354)

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم پر لازم ہے کہ وہ ہر روز صبح کے وقت اپنے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے۔'' یہ بات صحابہ رضی اللہ عنہم پر شاق گزری، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا لوگوں کو سلام کہنا بھی صدقہ ہے، ایذا دینے والی چیز کو راستے سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے، کسی کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی کئی نیکیوں کا ذکر کیا، لیکن مجھے وہ یاد نہیں ہیں۔

[3614/1784]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِي سَلَّامٍ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ صَدَقَةٌ مِنْهُ عَلٰى نَفْسِهِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مِنْ اَيْنَ اَتَصَدَّقُ وَلَيْسَ لَنَا اَمْوَالٌ؟ قَالَ: ((لِاَنَّ مِنْ اَبْوَابِ الصَّدَقَةِ التَّكْبِيْرَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،

وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، وَتَاْمُر بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ، وَتَعْزِلُ الشَّوْكَ عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَالْعَظْمَ وَالْحَجَرَ، وَتَهْدِي الْاَعْمٰى. وَتُسْمِعُ الْاَصَمَّ وَالْاَبْكَمَ حَتّٰى يَفْقَهَ، وَتَدُلُّ الْمُسْتَدِلَّ عَلٰى حَاجَةٍ لَهُ قَدْ عَلِمْتَ مَكَانَهَا وَتَسْعٰى بِشِدَّةِ سَاقَيْكَ إِلَى اللَّهْفَانِ الْمُسْتَغِيْثِ، وَتَرْفَعُ بِشِدَّةِ ذِرَاعَيْكَ مَعَ الضَّعِيْفِ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنْ اَبْوَابِ الصَّدَقَةِ مِنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ، وَلَكَ فِي جِمَاعِ زَوْجَتِكَ اَجْرٌ.)) قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: كَيْفَ يَكُوْنُ لِي اَجْرٌ فِي شَهْوَتِي؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ: ((اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ وَلَدٌ فَاَدْرَكَ وَرَجَوْتَ خَيْرَهُ فَمَاتَ اَكُنْتَ تَحْتَسِبُ بِهِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَاَنْتَ خَلَقْتَهُ؟)) قَالَ: بَلِ اللّٰهُ خَلَقَهُ، قَالَ: ((فَاَنْتَ هَدَيْتَهُ؟)) قَالَ: بَلِ اللّٰهُ هَدَاهُ، قَالَ: ((فَاَنْتَ تَرْزُقُهُ؟)) قَالَ: بَلِ اللّٰهُ كَانَ يَرْزُقُهُ. قَالَ: ((كَذَالِكَ فَضَعْهُ فِي حَلَالِهِ وَجَنِّبْهُ حَرَامَهُ، فَإِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَحْيَاهُ وَإِنْ شَاءَ اَمَاتَهُ وَلَكَ اَجْرٌ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1006. (مسند احمد: 21484)

ترجمة الحديث سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کی یہ بات دوہرائی کہ ''ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ روزانہ اپنے اوپر صدقہ کرے۔'' اور پھر کہا: اے اللہ کے رسول! میں صدقہ کیسے کروں، ہمارے پاس تو مال ہی نہیں ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہنا بھی صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ اور لوگوں کے راستے سے کانٹے، ہڈی اور پتھر وغیرہ کو ہٹا دینا، نابینا آدمی کو رہنمائی کر دینا، کسی گونگے بہرے کو بات سمجھا دینا، اگر تجھے علم ہو تو کسی ضرورت کے لیے رہنمائی طلب کرنے والے کی رہنمائی کرنا، مدد کے لیے پکارنے والے مصیبت زدہ کی مدد کے لیے تیزی کے ساتھ دوڑ کر جانا اور کمزور کی خوب مدد کرنا، یہ سارے امور تمہاری طرف سے تمہارے لیے صدقہ ہیں، بلکہ اپنی اہلیہ سے جماع کرنا بھی باعث اجر ہے۔'' سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے لیے میری شہوت میں اجر کیسے ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھا تم مجھے بتلاؤ کہ اگر تمہارا بیٹا ہو، وہ بالغ ہو جائے اور تمہیں اس کی طرف سے خیر کی امید ہو، لیکن وہ فوت ہو جائے تو کیا تم اس پر صبر کرو گے؟'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا اسے تم نے پیدا کیا؟'' میں نے کہا: جی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اسے ہدایت دی؟'' میں نے کہا: جی نہیں، بلکہ اسے تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اسے رزق دیتے رہے؟'' میں نے کہا: جی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ اسے رزق دیتا رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بات ایسے ہی ہے، جس طرح بچے کی تمام ضروریات و حاجات اللہ تعالیٰ نے پوری کیں مگر تمہیں اس کی وفات پر اجر و ثواب ہوا پس اسی طرح تم اپنی شرم گاہ کو حلال مقام پر استعمال کرو اور حرام سے بچاؤ،

اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو اسے بچا لے گا اور اگر اس نے چاہا تو اسے موت دے دے گا اور تمہیں ثواب ملے گا۔

[3615/1785]...... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَصَدَّقَ عَنْ جَسَدِهِ بِشَيْءٍ كَفَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الکبری للنسائی : 11146 . (مسند احمد: 22794)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے جسم کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گناہوں کی اتنی ہی مقدار کے لیے کفارہ بنا دے گا۔''

مَنْ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ بِثَوْبَيْنِ فَأَلْقٰى أَحَدَهُمَا يُرِيْدُ التَّصَدُّقَ بِهِ

اس آدمی کا بیان جسے دو کپڑے بطورِ صدقہ دیئے گئے، لیکن اس نے ان میں سے ایک کپڑا صدقہ کی نیت سے ڈال دیا

[3619/1786]...... عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمْعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَدَعَاهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَدَعَاهُ فَأَمَرَهُ، ثُمَّ دَخَلَ الْجُمُعَةَ الثَّالِثَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: ((تَصَدَّقُوْا .)) فَفَعَلُوْا، فَأَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ مِمَّا تَصَدَّقُوْا، ثُمَّ قَالَ: ((تَصَدَّقُوْا .)) فَأَلْقٰى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَانْتَهَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَرِهَ مَا صَنَعَ ، ثُمَّ قَالَ: ((أُنْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا فَإِنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِي هَيْئَةٍ بَذَّةٍ ، فَدَعَوْتُهُ فَرَجَوْتُ أَنْ تُعْطُوْا لَهُ فَتَصَدَّقُوا عَلَيْهِ وَتَكْسُوْهُ فَلَمْ تَفْعَلُوْا ، فَقُلْتُ: تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقُوْا ، فَأَعْطَيْتُهُ ثَوْبَيْنِ مِمَّا تَصَدَّقُوْا ، ثُمَّ قُلْتُ: تَصَدَّقُوْا فَأَلْقٰى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ ، خُذْ ثَوْبَكَ .)) وَانْتَهَرَهُ .

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن ابوداؤد: 1675، سنن الترمذی: 511، سنن النسائی: 3/ 106، سنن ابن ماجہ: 1113 . (مسند احمد: 11197)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جمعہ کے روز ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، جبکہ نبی کریم ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے اسے بلایا اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا، وہ اگلے جمعہ کو بھی آیا تھا، اس وقت بھی آپ ﷺ منبر پر تھے، آپ ﷺ نے پہلے کی طرح اسے بلایا اور (دو رکعت نماز پڑھنے کا) حکم دیا، پھر وہ تیسرے جمعہ کو بھی آیا، اس وقت بھی آپ ﷺ نے اسے دو رکعت نماز ادا کرنے کا

حکم دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ کرو۔'' لوگوں نے ایسے ہی کیا، آپ ﷺ نے جمع شدہ صدقات میں سے دو کپڑے اس شخص کو بھی دیئے۔ جب آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''صدقہ کرو۔'' تو اس نے بھی انہیں ہی دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا صدقہ میں دے دیا، لیکن آپ ﷺ نے اسے ڈانٹا اور اس کے فعل پر ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا: ''اس کو دیکھو، یہ انتہائی کسمپرسی والی حالت میں مسجد میں آیا، میں نے اس کو بلایا، کیونکہ مجھے یہ امید تھی کہ تم اس کی حالت دیکھ کر اس پر صدقہ کرتے ہوئے اسے کچھ دو گے اور اسے لباس عطا کرو گے، لیکن تم نے ایسے نہیں کیا، اس لے میں نے تمہیں کہا: صدقہ کرو، پھر تم نے جو صدقہ کیا، اس میں سے میں نے اس کو دو کپڑے دیئے، میں نے پھر تم سے کہا کہ صدقہ کرو، اب کی بار اس نے بھی ان دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا صدقے میں دیا۔ پکڑ لے اپنا کپڑا۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کو ڈانٹا۔

اَلصَّدَقَةُ عَلَى الزَّوْجِ وَالْأَقَارِبِ وَتَقْدِيْمُهُمْ عَلٰى غَيْرِهِمْ وَمَرَاتِبُ الْمُسْتَحِقِّيْنَ

شوہر اور رشتہ داروں پر صدقہ کرنے اور ان کو دوسروں پر مقدم کرنے اور مستحق لوگوں کے مراتب کا بیان

[3620/1787]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِلنِّسَاءِ: ((تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ (وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَامَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) قَالَتْ: فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ خَفِيْفَ ذَاتِ الْيَدِ، فَقَالَتْ لَهُ: اَيَسَعُنِيْ اَنْ اَضَعَ صَدَقَتِيْ فِيْكَ، وَفِي بَنِيْ اَخِيْ اَوْ بَنِيْ اَخٍ لِيْ يَتَامٰى، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سَلِي عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَإِذَا عَلٰى بَابِهِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ تَسْاَلُ عَمَّا اَسْاَلُ عَنْهُ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا بِلَالٌ رضی اللہ عنہ فَقُلْنَا: اِنْطَلِقْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ وَلَا تُخْبِرْ مَنْ نَحْنُ، فَانْطَلَقَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ هُمَا؟)) فَقَالَ: زَيْنَبُ، فَقَالَ: ((اَيُّ الزَّيَانِبِ؟)) فَقَالَ: زَيْنَبُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ وَزَيْنَبُ الْاَنْصَارِيَّةُ، فَقَالَ: ((نَعَمْ لَهُمَا اَجْرَانِ، اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ .))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 1466، صحيح مسلم: 1000. (مسند احمد: 16082)

ترجمة الحديث عمرو بن حارث کہتے ہیں کہ سیدہ زینب زوجہ سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خواتین سے فرمایا: ''صدقہ کیا کرو، اگرچہ وہ تمہارے زیورات کی صورت میں ہو، ایک روایت میں ہے: وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو، اگرچہ وہ اپنے

زیورات سے ہی دینا پڑے، کیونکہ قیامت کے دن جہنم کی اکثریت تم ہوگی۔'' سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میرے شوہر سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تنگ دست تھے، ایک دن میں نے ان سے کہا: کیا یہ ہوسکتا ہے میں اپنا صدقہ آپ اور اپنے یتیم بھتیجوں کو دے دوں؟ انھوں نے جواباً کہا: تم یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ کر آؤ، چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر زینب نامی ایک انصاری خاتون پہلے سے بیٹھی تھی، اس کا سوال بھی وہی تھا، جس کے بارے میں میں پوچھنے گئی تھی، بہرحال سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ باہر آئے اور ہم نے ان سے کہا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ہمارے اس مسئلے کے بارے میں دریافت کرو، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے بارے میں نہیں بتانا کہ ہم کون ہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں چلے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ''یہ عورتیں کون ہیں؟'' انہوں نے کہا: سیدہ زینب، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کونسی زینب؟'' انھوں نے کہا: ایک تو سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہے اور دوسری زینب انصاری ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں، وہ اپنے شوہروں کو صدقہ دے سکتی ہیں، بلکہ انہیں دو اجر ملیں گے، ایک رشتہ داری کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔''

[3622/1788]...... عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا اَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا اَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا اَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا اَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجه: 2138. (مسند احمد: 17179)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے آپ کو جو کھلاؤ گے، وہ تمہارے لیے صدقہ ہوگا، تم اپنی اولاد کو جو کچھ کھلاؤ گے، وہ بھی تمہاری طرف سے صدقہ ہوگا، تم اپنی بیوی کو جو کچھ کھلاؤ گے، وہ بھی تمہارا صدقہ ہوگا اور تم اپنے خادم کو جو کچھ کھلاؤ گے، وہ بھی تمہاری طرف سے صدقہ ہوگا۔''

[3623/1789]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا، فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ، وَإِنْ كَانَ فَضْلٌ فَعَلٰى عِيَالِهِ، وَإِنْ كَانَ فَضْلٌ فَعَلٰى ذَوِيْ قَرَابَتِهِ اَوْ قَالَ، عَلٰى ذَوِيْ رَحِمِهِ، وَإِنْ كَانَ فَضْلٌ فَهَاهُنَا وَهٰهُنَا))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 997. (مسند احمد: 14273)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی خود ضرورت مند ہو تو وہ اپنے آپ پر خرچ کرنے سے ابتدا کرے، اگر اس سے کچھ بچ جائے تو اپنے اہل وعیال

پر خرچ کرے، اگر پھر بھی مال بچ جائے تو دوسرے رشتہ داروں پر خرچ کرے اور اگر مزید گنجائش ہو تو ادھر ادھر دوسرے ضرورت مندوں پر خرچ کرے۔''

[3624/1790]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَصَدَّقُوْا .)) قَالَ: رَجُلٌ عِنْدِی دِيْنَارٌ، قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى نَفْسِكَ .)) قَالَ: عِنْدِی دِيْنَارٌ آخَرُ، قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى زَوْجَتِكَ .)) قَالَ: عِنْدِی دِيْنَارٌ آخَرُ، قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى وَلَدِكَ .)) قَالَ عِنْدِی دِيْنَارٌ آخَرُ، قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى خَادِمِكَ .)) قَالَ: عِنْدِی دِيْنَارٌ آخَرُ، قَالَ: ((اَنْتَ اَبْصَرُ .))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن ابوداؤد: 1691 . (مسند احمد: 7419)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! صدقہ کرو۔'' ایک آدمی نے کہا: میرے پاس ایک دینار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو اپنے آپ پر خرچ کر۔'' اس نے کہا، میرے پاس ایک دینار اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنی بیوی پر صدقہ کرو۔'' اس نے کہا: میرے پاس ایک دینار اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنی اولاد پر صدقہ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس ایک دینار اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اپنے خادم پر خرچ کر۔'' اس نے کہا: میرے پاس ایک دینار اور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب تو خود بہتر جانتا ہے۔''

[3625/1791]...... عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّیِّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَعَلٰى ذِی الْقَرَابَةِ اثْنَتَانِ، صِلَةٌ وَصَدَقَةٌ .))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الترمذی: 658، 695، سنن ابن ماجہ: 1844، سنن النسائی: 5/ 92 . (مسند احمد: 16227)

ترجمة الحدیث سیّدنا سلیمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسکین پر صدقہ کرنے سے صرف صدقے کا ثواب ملتا ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنے سے دو اجر ملتے ہیں، ایک صلہ رحمی کا اور دوسرا صدقے کا۔''

صَدَقَةُ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ اِذْنِهِ

بیوی کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے صدقہ کرنے کا بیان

[3628/1792]...... عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِی بَكْرٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ الزُّبَيْرَ رَجُلٌ

شَدِیْدٌ وَیَأْتِیْنِیَ الْمِسْکِیْنُ فَأَتَصَدَّقُ عَلَیْهِ مِنْ بَیْتِهِ بِغَیْرِ إِذْنِهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ: ((اِرْضَخِیْ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوعِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1433، صحیح مسلم: 1029. (مسند احمد: 26984)

ترجمۃ الحدیث سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ میرا شوہر سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ سخت مزاج آدمی ہے، تو کیا جب میرے پاس کوئی مسکین آجائے تو میں اس کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے تھوڑی سی چیز دے دیا کرو اور بخل نہ کرو، وگرنہ اللہ تعالیٰ بھی تم پر بخل کرنے لگے گا۔''

صَدَقَةُ السِّرِّ

مخفی طور پر صدقہ کرنے کی فضیلت

[3631/1793]...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِی ظِلِّهِ یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، اِجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ اَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهُ، وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلٰی نَفْسِهَا، فَقَالَ: اَنَا اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 660، 1423، صحیح مسلم: 1031. (مسند احمد: 9665)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات قسم کے افراد کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں جگہ دے گا، جس دن صرف اسی کا سایہ ہوگا: (۱) عادل حکمران، (۲) وہ نوجوان، جو جوانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، (۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ لگا رہے، (۴) وہ دو آدمی، جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کی، وہ اسی بنیاد پر جمع ہوئے اور اسی پر ایک دوسرے سے الگ ہوئے، (۵) وہ آدمی جو اس قدر مخفی طور پر صدقہ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی یہ علم نہ ہو سکے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے، (۶) وہ آدمی، جس نے علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، اور (۷) وہ آدمی جسے منصب و جمال والی کوئی عورت اپنی طرف برائی کی دعوت دے، لیکن وہ یہ کہہ کر باز رہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔''

[3633/1794]...... عَنْ عُقْبَہَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اَلْجَاھِرُ بِالْقُرْآنِ کَالْجَاھِرِ بِالصَّدَقَۃِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ کَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَۃِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1333، سنن الترمذی: 2919، سنن النسائی: 5/ 80. (مسند احمد: 17444)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلند آواز میں قرآن پڑھنے والا اس آدمی کی مانند ہے جو اعلانیہ صدقہ کرتا ہے اور آہستہ قرآن پڑھنے والا اس آدمی کی طرح ہے جو مخفی طور پر صدقہ کرنے والا ہے۔''

اَلصَّدَقَۃُ الْجَارِیَۃُ

صدقہ جاریہ کا بیان

[3634/1795]...... عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ، اِنْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَۃٍ، إِلَّا مِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہِ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَہُ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1631. (مسند احمد: 8844)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے سارے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے، البتہ تین عمل باقی رہتے ہیں: (1) صدقہ جاریہ، (2) ایسا علم، جس سے نفع اٹھایا جاتا ہے اور (3) نیک اولاد، جو اس کے لیے دعا کرے۔''

[3636/1796]...... عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لَیَرْفَعُ الدَّرَجَۃَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِی الْجَنَّۃِ، فَیَقُوْلُ: یَا رَبِّ اَنّٰی لِیْ ھٰذِہِ؟ فَیَقُوْلُ: بِاِسْتِغْفَارِ وَلَدِکَ لَکَ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابن ماجہ: 3660. (مسند احمد: 10610)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی نیک بندے کا جنت میں درجہ بلند کرے گا تو وہ پوچھے گا: اے میرے رب! یہ درجہ میرے لیے کہاں سے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے حق میں تمہارے بیٹے کی دعائے مغفرت کی وجہ سے۔''

[3638/1797]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ یُنْعِشُ

لِسَانَهُ حَقًّا يُعْمَلُ بِهِ بَعْدِهِ إِلَّا اَجْرَى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَجْرَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ وَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثَوَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: شعب الإیمان للبیهقی : 8680. (مسند احمد: 13803)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنی زبان کو ایسی نیکی کے لیے استعمال کرتا ہے کہ جس پر اس کے بعد بھی عمل کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تک ثواب سے نوازتا رہتا ہے اور قیامت کے روز اسے پورا پورا ثواب عطا کرے گا۔''

كِتَابُ الصِّيَامِ
روزوں کے احکام ومسائل

فَضْلُ الصِّيَامِ مُطْلَقًا
مطلق طور پر روزوں کی فضیلت کا بیان

[3639/1798]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِی وَاَنَا اَجْزِی بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَصْخَبْ (وَفِی رِوَايَةٍ وَلَايَجْهَلْ بَدَلَ وَلَايَصْخَبْ) فَإِنْ شَاتَمَهُ اَحَدٌ، اَوْقَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّی امْرُؤٌ صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لِخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا، إِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِیَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَرِحَ بِصِيَامِهِ.))

تخريج الحديث صحيح البخاری: 1094، صحيح مسلم: 1151. (مسند احمد: 7693)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) انسان کا ہر عمل اس کے لیے ہے، ماسوائے روزہ کے، وہ تو میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، روزہ (جہنم سے بچانے والی) ڈھال ہے، جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو وہ نہ فحش کلامی کرے، نہ شور مچائے اور نہ

جاہلانہ کلام کرے، اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑے تو وہ کہے: میں روزہ دار ہوں، میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو قیامت کے دن اللہ کے ہاں کستوری سے بھی زیادہ محبوب اور پاکیزہ ہوگی، روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، وہ ان کی وجہ سے خوش ہوتا ہے، جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو افطاری کی وجہ سے خوش ہوتا ہے اور جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔''

[3648/1799]...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِکُلِّ اَهْلِ عَمَلٍ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ یُدْعَوْنَ بِذَالِكَ الْعَمَلِ، وَلِاَهْلِ الصِّیَامِ بَابٌ یُدْعَوْنَ مِنْهُ یُقَالُ لَهُ الرَّیَّانُ .)) فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ اَحَدٌ یُدْعٰی مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ کُلِّهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَاَنَا اَرْجُو اَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ یَا اَبَا بَکْرٍ .))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 3/ 7، 12/ 20. (مسند احمد: 9800)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر عمل کرنے والوں کے لیے جنت میں داخل ہونے کے لیے ایک مخصوص دروازہ ہوگا، کہ ان کو جس سے داخل ہونے کی آواز دی جائے گا، روزے داروں کے لیے بھی ایک رَیَّان نامی مستقل دروازہ ہوگا، اس سے ان کو بلایا جائے گا۔'' سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا، جسے جنت کے تمام دروازوں سے داخل ہونے کی دعوت دی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں اور اے ابوبکر! مجھے امید ہے کہ تم بھی انہی لوگوں میں سے ہوگے۔''

[3649/1800]...... عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا یَصُوْمُ عَبْدٌ یَوْمًا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذَالِكَ الْیَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2840، صحیح مسلم: 1153. (مسند احمد: 11210)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے روزے کے سبب سے اسے جہنم سے ستر برس کی مسافت جتنا دور کردے گا۔''

[3650/1801]...... عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: مُرْنِی بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ، قَالَ: ((عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ .)) ثُمَّ اَتَیْتُهُ الثَّانِیَةَ، فَقَالَ: ((عَلَیْكَ بِالصِّیَامِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 4/ 165. (مسند احمد: 22149)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا اور کہا: آپ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل کرنے کا حکم دیں کہ جو مجھے جنت میں پہنچا دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''روزے رکھا کرو، کیونکہ کوئی دوسرا عمل اس کے مثل نہیں ہے۔'' جب میں دوبارہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور (یہی مطالبہ رکھا تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''روزے رکھا کرو۔''

فَضْلُ صِيَامِ رَمَضَانَ وَقِيَامِهِ

رمضان کے روزوں اور قیام کی فضیلت کا بیان

[3655/1802]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ: وَمَا تَأَخَّرَ) .))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2014، صحيح مسلم: 760. (مسند احمد: 10537)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایمان کی حالت میں اجر وثواب کے حصول کے لیے ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

[3656/1803]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ، فَيَقُوْلُ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2008، صحيح مسلم: 759. (مسند احمد: 7787)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو رمضان کے قیام کی رغبت ضرور دلاتے تھے، البتہ حتمی حکم نہیں دیتے تھے، آپ ﷺ فرماتے تھے: ''جو شخص ایمان کی حالت میں اجر وثواب کی خاطر رمضان کا قیام کرے گا، اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

[3658/1804]...... عَنْ أَبِي سَلْمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1901، صحيح مسلم: 760. (مسند احمد: 10117)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایمان کی حالت میں اور اجر وثواب کے حصول کی نیت رمضان کا قیام کیا، اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے، اسی طرح

جس نے ایمان کے ساتھ اور اجر وثواب کی خاطر شبِ قدر کا قیام کیا تو اس کے بھی پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

[3659/1805]...... عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَعَرَفَ حُدُوْدَہُ، وَتَحَفَّظَ مِمَّا کَانَ یَنْبَغِی بِہِ اَنْ یَتَحَفَّظَ فِیْہِ، کَفَّرَ مَا کَانَ قَبْلَہُ۔))

تخریج الحدیث حسن: مسند ابویعلی: 1058، صحیح ابن حبان: 3433، سنن البیہقی: 4/ 304۔ (مسند احمد: 11524)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس آدمی نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اس کی حدود کا خیال رکھا اور جن امور سے بچنا چاہیے، ان سے بچ کر رہا، تو اس کا یہ عمل اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

[3660/1806]...... عَنْ ثَوْبَانَ (مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم) عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ فَشَھْرٌ بِعَشَرَۃِ اَشْھُرٍ، وَصِیَامُ سِتَّۃِ اَیَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ، فَذٰلِکَ تَمَامُ صِیَامِ السَّنَۃِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 1715۔ (مسند احمد: 22412)

ترجمۃ الحدیث مولائے رسول سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی ماہِ رمضان کے روزے رکھے گا تو یہ ایک ماہ کے روزے (اجر میں) دس مہینوں کے روزوں کے برابر جائیں گے، پھر جس نے عید الفطر کے بعد (شوال کے) چھ روزے رکھے تو یہ سارا عمل سال بھر کے روزوں کے برابر ہو جائے گا۔''

[3663/1807]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنِ الْاَعْرَابِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: ((صَوْمُ شَھْرِ الصَّبْرِ، وَثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ یُذْھِبْنَ وَحَرَ الصَّدْرِ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 7/ 134۔ (مسند احمد: 23070)

ترجمۃ الحدیث عبد اللہ بن شخیر ایک اعرابی صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صبر والے مہینے کے روزے اور ہر ماہ کے تین روزے سینے کے کینے اور وسوسے کو ختم کر دیتے ہیں۔''

فَضْلُ شَھْرِ رَمَضَانَ وَالْعَمَلِ فِیْہِ

ماہِ رمضان اور اس میں کیے گئے عمل کی فضیلت کا بیان

[3664/1808]...... عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ رَمَضَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((قَدْ جَاءَ

كُمْ رَمَضَانُ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ، وَتُغْلَقُ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ، فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 4/ 129. (مسند احمد: 9497)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ماہِ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ماہِ رمضان شروع ہو چکا ہے، یہ ایک بابرکت مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس ماہ کے روزے فرض کئے ہیں، اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو بھی قید کر دیا جاتا ہے، اس مہینے میں ایک ایسی رات ہے کہ وہ ایک ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے، جو اس رات کی برکت سے محروم رہا، وہ محروم قرار پائے گا۔''

[3665/1809]...... عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ، وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ رَمَضَانَ قَالَ: فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَّا رَآهُ عُتْبَةُ هَابَهُ فَسَكَتَ، قَالَ: فَحَدِّثْ عَنْ رَمَضَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((فِي رَمَضَانَ تُغْلَقُ اَبْوَابُ النَّارِ وَتُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُصَفَّدُ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ قَالَ: وَيُنَادِي فِيْهِ مَلَكٌ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ! اَبْشِرْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ! اَقْصِرْ، حَتّٰى يَنْقَضِيَ رَمَضَانُ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 4/ 130. (مسند احمد: 18795)

ترجمة الحديث عرفجہ کہتے ہیں: میں عتبہ بن فرقد کی مجلس میں موجود تھا، وہ ماہِ رمضان کے حوالے سے بیان کر رہے تھے، اتنے میں ایک صحابی تشریف لے آئے، جب عتبہ نے انہیں دیکھا تو وہ مرعوب ہو کر خاموش ہو گئے اور کہا: آپ ماہِ رمضان کے بارے میں بیان کریں، اس صحابی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ''ماہِ رمضان میں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو مقید کر دیا جاتا ہے اور اس ماہ ایک فرشتہ یہ آواز دیتا رہتا ہے: اے نیکی کے متلاشی! خوش ہو جا اور اے برائی کو چاہنے والے! اب تو باز آ جا، یہاں تک رمضان گزر جاتا ہے۔''

[3666/1810]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَى جِبْرِيْلَ، وَكَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، قَالَ: فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6، 3220، 3554، صحیح مسلم: 2308. (مسند احمد: 2616)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ویسے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے ہی سہی، لیکن جب ماہِ رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات جبریل علیہ السلام سے ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ سخاوت کرتے تھے۔ ماہِ رمضان کی ہر رات کو جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجی ہوئی ہوا سے بھی بڑھ کر مال کی سخاوت کیا کرتے تھے۔

اَلْاَحْوَالُ الَّتِیْ عُرِضَتْ لِلصِّیَامِ وَوُجُوْبُ صِیَامِ رَمَضَانَ وَمَبْدَأُ فَرْضِہِ

روزے کی فرضیت میں پیش آنے والے مختلف احوال، رمضان کے روزوں کے وجوب اوران کی فرضیت کی ابتدا کا بیان

[3673/1811]...... عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُحِیْلَتِ الصَّلَاۃُ ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ وَأُحِیْلَ الصِّیَامُ ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ، فَاَمَّا اَحْوَالُ الصَّلَاۃِ فَإِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُوَ یُصَلِّیْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا إِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ (الْحَدِیْثُ) قَالَ: وَاَمَّا اَحْوَالُ الصِّیَامِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَجَعَلَ یَصُوْمُ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ، وَقَالَ یَزِیْدُ: فَصَامَ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ إِلٰی رَمَضَانَ، مِنْ کُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ، وَصَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، ثُمَّ إِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ عَلَیْهِ الصِّیَامَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ (إِلٰی هٰذِهِ الْآیَةِ) وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهُ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ﴾ قَالَ: فَکَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَطْعَمَ مِسْکِیْنًا فَاَجْزَأَ ذَالِكَ عَنْهُ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَنْزَلَ الْآیَةَ الْاُخْرٰی: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ (إِلٰی قَوْلِهِ) فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ﴾ فَاَثْبَتَ اللّٰہُ صِیَامَهُ عَلَی الْمُقِیْمِ الصَّحِیْحِ، وَرَخَّصَ فِیْهِ لِلْمَرِیْضِ وَالْمُسَافِرِ وَثَبَّتَ الْإِطْعَامَ لِلْکَبِیْرِ الَّذِیْ لَا یَسْتَطِیْعُ الصِّیَامَ فَهٰذَانِ حَالَانِ، قَالَ: وَکَانُوْا یَاْکُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ، وَیَاْتُوْنَ النِّسَاءَ مَالَمْ یَنَامُوْا فَإِذَا نَامُوْا امْتَنَعُوْا، قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهُ صِرْمَةُ، ظَلَّ یَعْمَلُ صَائِمًا حَتّٰی اَمْسٰی فَجَاءَ إِلٰی اَهْلِهِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ ثُمَّ نَامَ فَلَمْ یَاْکُلْ، وَلَمْ یَشْرَبْ حَتّٰی اَصْبَحَ فَاَصْبَحَ صَائِمًا، قَالَ: فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَدْ جَهِدَ جَهْدًا شَدِیْدًا، قَالَ: ((مَالِیْ اَرَاكَ قَدْ جَهِدْتَّ جَهْدًا شَدِیْدًا؟)) قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! إِنِّیْ عَمِلْتُ اَمْسِ فَجِئْتُ حِیْنَ جِئْتُ فَاَلْقَیْتُ نَفْسِیْ فَنِمْتُ وَاَصْبَحْتُ حِیْنَ

اَصْبَحْتُ صَائِمًا ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ قَدْ اَصَابَ مِنَ النِّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ اَوْ مِنْ حُرَّةٍ بَعْدَ مَانَامَ ، وَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَ: ﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ (إِلٰى قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ) ثُمَّ اَتِمُّوْا الصِّيَامَ إِلَى الَّيْلِ .﴾

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد:507 . (مسند احمد: 22124)

ترجمة الحديث سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین مراحل میں نماز کی فرضیت اور تین مراحل میں ہی روزے کی فرضیت ہوئی، نماز کے مراحل یہ ہیں: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سترہ ماہ تک بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے، ....(کتاب الصلاۃ میں مکمل حدیث گزر چکی ہے) روزے کے مراحل یہ ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرتے تھے، یزید راوی کہتا ہے: ربیع الاول سے لے کر ماہِ رمضان کے روزوں کی فرضیت تک کل سترہ ماہ کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھتے رہے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس محرم کا روزہ بھی رکھا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ماہِ رمضان کے روزے فرض کر دیئے اور یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔﴾ (اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں، جس طرح کہ تم سے پہلے والے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔'') نیز فرمایا: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ (اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں، وہ (روزہ کی بجائے) ایک مسکین کو بطور فدیہ کھانا کھلا دیا کریں۔) ان آیات پر عمل کرتے ہوئے جو آدمی چاہتا وہ روزہ رکھ لیتا اور جو کوئی روزہ نہ رکھنا چاہتا وہ بطور فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیتا اور یہی چیز اس کی طرف سے کافی ہو جاتی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (ماہِ رمضان وہ مہینہ ہے، جس میں لوگوں کو ہدایت کے لیے اور ہدایت کے واضح دلائل بیان کرنے کے لیے قرآن مجید نازل کیا گیا ہے، جو حق و باطل میں امتیاز کرنے والا ہے، اب تم میں سے جو آدمی اس مہینہ کو پائے وہ روزے رکھے۔) اس طرح اللہ تعالیٰ نے مقیم اور تندرست آدمی پر اس مہینے کے روزے فرض کر دیئے، البتہ مریض اور مسافر کو روزہ چھوڑنے کی رخصت دے دی اور روزہ کی طاقت نہ رکھنے والے عمر رسیدہ آدمی کے لیے روزہ کا یہ حکم برقرار رکھا کہ وہ بطور فدیہ مسکین کو کھانا کھلا دیا کرے، یہ دو حالتیں ہوگئیں، تیسری حالت یہ تھی کہ لوگ رات کو سونے سے پہلے تک کھا پی سکتے تھے اور بیویوں سے ہم بستری کر سکتے تھے، لیکن جب نیند

آ جاتی تو اس کے بعد یہ سب کچھ ان کے لیے ممنوع قرار پاتا تھا، ایک دن یوں ہوا کہ ایک صرمہ نامی انصاری صحابی روزے کی حالت میں سارا دن کام کرتا رہا، جب شام ہوئی تو اپنے گھر پہنچا اور عشاء کی نماز پڑھ کر کچھ کھائے پیے بغیر سو گیا، یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور اس طرح اس کا روزہ بھی شروع ہو چکا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا کہ وہ کافی نڈھال ہو چکا ہے تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ: ''بہت نڈھال دکھائی دے رہے ہو، کیا وجہ ہے؟'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کل سارا دن کام کرتا رہا، جب گھر آیا تو ابھی لیٹا ہی تھا کہ سو گیا (اور اس طرح میرے حق میں کھانا پینا حرام ہو گیا اور) جب صبح ہوئی تو میں نے تو روزے کی حالت میں ہی ہونا تھا۔ اُدھر سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بھی ایک معاملہ تھا کہ انھوں نے نیند سے بیدار ہونے کے بعد اپنی بیوی یا لونڈی سے ہم بستری کر لی تھی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر ساری بات بتلا دی تھی، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ .... ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ﴾ (روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لیے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرما لیا، اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے، پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔)

ثُبُوْتُ الشَّهْرِ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ وَإِكْمَالِ الْعِدَّةِ ثَلَاثِيْنَ إِنْ كَانَ غَيْمٌ

ماہِ رمضان کا آغاز اور اختتام چاند کو دیکھ کر کرنے اور بادل وغیرہ کی وجہ سے چاند نظر نہ آنے کی صورت میں تیس دن پورے کرنے کا بیان

[3676/1812]...... عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ هٰذِهِ الْاَهِلَّةَ مَوَاقِيْتَ لِلنَّاسِ، صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوا الْعِدَّةَ))

تخريج الحديث صحيح لغيره: المعجم الكبير للطبرانى : 8237. (مسند احمد: 16296)

ترجمة الحديث سیّدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے اس چاند کو لوگوں کے اوقات کی علامت بنایا ہے، لہٰذا چاند دیکھ کر روزے شروع کیا کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزے چھوڑا کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس کی گنتی پوری کرلو۔''

[3679/1813]...... عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ: اَهْلَلْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ، قَالَ: فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَسَأَلَهُ قَالَ هَاشِمٌ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ مَدَّ رُؤْيَتَهُ قَالَ: هَاشِمٌ لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا الْعِدَّةَ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1088. (مسند احمد: 3021)

ترجمۃ الحدیث ابوبختری کہتے ہیں: ہم نے ذاتِ عرق کے مقام پر رمضان کا چاند دیکھا، پھر ہم نے ایک آدمی کو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف اس کے بارے میں سوال کرنے کے لیے بھیجا، جب اس نے سوال کیا: ہاشم کہتے ہیں تو سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس کی رویت کو لمبا کر دیا ہے، اگر بادل ہوں تو (شعبان) کی گنتی پوری کرلو۔''

[3684/1814]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ، الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا.)) وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ، ((وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا.)) يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِيْنَ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1913، صحیح مسلم: 1080. (مسند احمد: 5017)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہم ایک ''اُمّی'' امت ہیں، ہم لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا جانتے ہیں، مہینہ اتنے دنوں کا ہوتا ہے اور اتنوں کا اور اتنوں کا۔'' تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے انگوٹھا بند کر لیا، (یعنی ۲۹ دنوں کا)۔ پھر فرمایا: ''مہینہ اتنے دنوں کا ہوتا ہے اور اتنوں کا اور اتنوں کا۔'' یعنی پورے (30) دنوں کا۔

مَا جَاءَ خَاصًّا بِإِكْمَالِ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا إِذَا غُمَّ عَلٰى هِلَالِ رَمَضَانَ

جب بادلوں کی وجہ سے رمضان کا چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کرنے کا خصوصی طور پر بیان

[3685/1815]...... عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسَ رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ فَكَمِّلُوْا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ، وَلَا تَسْتَقْبِلُوْا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا.)) قَالَ حَاتِمٌ: يَعْنِي عِدَّةَ شُعْبَانَ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2327، سنن الترمذی: 688، سنن النسائی: 4/ 136. (مسند احمد: 1985)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چاند دیکھ کر ہی روزے رکھنا شروع کیا کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزے چھوڑا کرو، اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہو جائیں تو سابقہ ماہ کی (تیس کی) گنتی پوری کرلیا کرو، اور (ماہِ رمضان کی آمد سے) بالکل پہلے روزے نہ رکھا کرو۔'' حاتم راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ شعبان کی گنتی پوری کی جائے۔

[3687/1816]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ هِلَالِ شَعْبَانَ مَالَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ، ثُمَّ يَصُوْمُ بِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2325. (مسند احمد: 25161)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے چاند کا جس قدر خیال رکھتے تھے، اتنا کسی دوسرے مہینہ کے چاند کا نہ رکھتے تھے، پھر جب رمضان کا چاند نظر آ جاتا تو روزہ رکھنا شروع کر دیتے اور اگر مطلع ابر آلود ہوتا تو (شعبان) کی تیس دنوں کی گنتی پوری کر لیتے، اور پھر روزہ شروع کرتے۔

مَا جَاءَ خَاصًّا بِإِكْمَالِ رَمَضَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا إِذَا غُمَّ عَلٰى هِلَالِ شَوَّالٍ

جب بادلوں کی وجہ سے شوال کا چاند نظر نہ آئے تو رمضان کے تیس دن پورے کرنے کا خصوصی طور پر بیان

[3690/1817]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقَدَّمُوْا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ أَحَدُكُمْ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا، ثُمَّ أَفْطِرُوْا))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1914، صحیح مسلم: 1082. (مسند احمد: 10451)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ماہِ رمضان سے پہلے ایک یا دو روزے مت رکھو، ہاں اگر کوئی ایسا دن آ جائے جس میں تم میں سے کوئی آدمی روزہ رکھا کرتا ہو تو وہ روزہ رکھ لے، چاند دیکھ کر روزے رکھنا شروع کیا کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزے رکھنا ترک کیا کرو، اگر فضا ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کر کے روزہ ترک کیا کرو۔''

مَنْ يُكْتَفٰى بِشَهَادَتِهِ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ

روزہ رکھنے اور ترک کرنے کے بارے میں چاند کی رؤیت کے سلسلے میں کیسے افراد کی گواہی پر اکتفا کیا جائے؟

[3693/1818]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ خَطَبَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيْهِ، فَقَالَ: اَلَا إِنِّي قَدْ جَالَسْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَسَأَلْتُهُمْ، اَلَا وَإِنَّهُمْ حَدَّثُوْنِي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَانْسُكُوْا لَهَا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوْا ثَلَاثِيْنَ، وَإِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ مُسْلِمَانِ، فَصُوْمُوا وَاَفْطِرُوْا))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن النسائی: 4/ 132. (مسند احمد: 18895)

ترجمة الحديث عبد الرحمٰن بن زید بن خطاب کہتے ہیں: میں نے ایسے دن میں خطبہ دیا کہ جس کے بارے میں یہ شک کیا جا رہا تھا کہ (وہ شعبان کا ہے یا رمضان کا)، میں نے کہا: میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوں اور ان سے سوالات کیے ہیں، انہوں نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چاند دیکھ کر روزے رکھا کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزے رکھنا ترک کیا کرو اور اسی کے حساب سے دوسری عبادات ادا کرو، اگر کسی وجہ سے چاند چھپ جائے، تو تیس دن پورے کر لو اور اگر دو مسلمان چاند کے نظر آنے یا نہ آنے کی گواہی دے دیں تو اس بنیاد پر روزہ رکھنا شروع کر دو اور ترک کر دو۔“

[3694/1819]...... عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَصْبَحَ النَّاسُ لِتَمَامِ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا، فَجَاءَ اَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا اَنَّهُمَا اَهَلَّاهُ بِالْاَمْسِ عَشِيَّةً، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ اَنْ يُفْطِرُوْا.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1239. (مسند احمد: 18823)

ترجمة الحديث ایک صحابی سے روایت ہے کہ لوگوں نے رمضان کی تیس تاریخ کو روزے کی حالت میں صبح کی، اتنے میں دو بدّو آئے اور انھوں نے یہ گواہی دی کہ انہوں نے کل شام کو چاند دیکھا تھا، اس بنا پر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اسی وقت روزہ افطار کرنے کا حکم دے دیا۔

[3695/1820]...... عَنْ اَبِي عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ حَدَّثَنِي عُمُوْمَةٌ لِي مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: غُمَّ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ فَاَصْبَحْنَا صِيَامًا، فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ

فَشَهِدُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُمْ رَاَوُ الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُفْطِرُوْا مِنْ يَوْمِهِمْ وَاَنْ يَخْرُجُوْا لِعِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ.

تخریج الحدیث اسنادہ جیّد: سنن ابوداؤد: 1157، سنن النسائی: 3/ 180، سنن ابن ماجہ: 1653 . (مسند احمد: 20584)

ترجمۃ الحدیث ابوعمیر بن انس کہتے ہیں: مجھے میرے انصاری چچوں، جو کہ صحابہ میں سے تھے، نے بیان کیا کہ (29 رمضان کو) ان کو شوال کا چاند نظر نہ آیا، اس لیے لوگوں نے صبح کو روزہ رکھ لیا، پھر دن کے پچھلے پہر ایک قافلہ آیا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ گواہی دی کہ انہوں نے کل شام کو چاند دیکھا تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روزہ توڑ دیں اور اگلے دن عید کے لیے نکلیں۔

اَلْإِفْطَارُ وَالسُّحُوْرُ وَآدَابُهُمَا

افطار وسحری کے آداب

وَقْتُ جَوَازِ الْإِفْطَارِ

روزہ افطار کرنے کا وقت

[3709/1821]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی سَفَرٍ فِی شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ: ((اِنْزِلْ يَا فُلَانُ، فَاجْدَحْ لَنَا .)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَيْكَ نَهَارٌ، قَالَ: ((اِنْزِلْ فَاجْدَحْ .)) قَالَ: فَفَعَلَ، فَنَاوَلَهُ فَشَرِبَ، فَلَمَّا شَرِبَ اَوْمَا بِيَدِهِ إِلَى الْمَغْرِبِ فَقَالَ: ((إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هٰهُنَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1955، 1956، صحیح مسلم: 1101 . (مسند احمد: 19395)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ماہِ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر پر تھے، جب سورج غروب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے فلاں! اترو اور ہمارے لیے ستو تیار کرو۔'' اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! ابھی دن باقی ہے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ''اترو اور ستو تیار کرو۔'' چنانچہ اس نے یہ کام کیا۔ آپ ﷺ نے ستو لے کر پیئے، اس کے بعد آپ ﷺ نے ہاتھ سے مغرب کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''جب اس طرف سورج غروب ہو جائے اور اُدھر (مشرق) سے رات آ جائے تو روزہ دار کے افطار کا وقت ہو جاتا ہے۔''

فَضْلُ تَعْجِيلِ الْفِطْرِ وَمَا يُسْتَحَبُّ الْإِفْطَارُ بِهِ

روزہ جلدی افطار کرنے کی فضیلت اور اس امر کا بیان کہ کس چیز سے افطاری کرنا پسندیدہ ہے

[3714/1822]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، إِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2353، سنن ابن ماجہ: 1698 . (مسند احمد: 9810)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے، دین غالب رہے گا، یہودی اور عیسائی روزہ افطار کرنے میں تاخیر کر دیتے ہیں۔''

[3716/1823]...... عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ اَحْيَانًا يَبْعَثُهُ وَهُوَ صَائِمٌ فَيُقَدِّمُ لَهُ عَشَاءَهُ وَقَدْ نُوْدِیَ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، ثُمَّ تُقَامُ وَهُوَ يَسْمَعُ فَلَا يَتْرُكُ عَشَائَهُ وَلَا يَعْجَلُ حَتّٰى يَقْضِیَ عَشَاءَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّیْ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ يَقُوْلُ: قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ إِذَا قُدِّمَ إِلَيْكُمْ))

تخريج الحديث صحيح البخاری: 673، صحيح مسلم: 559. (مسند احمد: 6359)

ترجمة الحديث امام نافع کہتے ہیں: بسا اوقات ایسے ہوتا کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روزہ سے ہوتے اور وہ مجھے کھانا لانے کے لیے بھیجتے، مغرب کی اذان اور پھر اقامت بھی ہو جاتی اور وہ سن رہے ہوتے مگر نہ کھانا چھوڑتے تھے اور نہ جلدی کرتے تھے، اطمینان سے کھانا کھانے کے بعد جا کر مغرب کی نماز ادا کرتے، اور وہ کہتے تھے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جب شام کا کھانا پیش کر دیا آ جائے تو جلدی نہ کیا کرو۔''

فَضْلُ وَقْتِ الْإِفْطَارِ وَمَا يُقَالُ عِنْدَهُ وَفَضْلُ مَنْ اَفْطَرَ صَائِمًا

افطار کے وقت کی فضیلت، افطاری کے وقت کی دعا اور روزہ دار کو افطاری کرانے کی فضیلت کا بیان

[3718/1824]...... عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ.))

تخريج الحديث صحيح لغيره: المعجم الكبير للطبرانی: 8088، شعب الإيمان للبيهقی: 3605. (مسند احمد: 22202)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر روز افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔''

[3719/1825]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا، كُتِبَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ الصَّائِمِ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَیْءٌ))

تخريج الحديث حسن: سنن الترمذی: 807، 16301، سنن ابن ماجه: 2759. (مسند احمد: 17033)

ترجمة الحديث سیّدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی کسی

روزہ دار کا روزہ افطار کراتا ہے تو اسے بھی روزے دار کے برابر ثواب ملتا ہے اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی بھی نہیں ہوتی۔“

مَا جَاءَ مُشْتَرِكًا فِيْ تَعْجِيْلِ الْفِطْرِ وَتَأْخِيْرِ السُّحُوْرِ

روزہ جلدی افطار کرنے اور سحری دیر سے کھانے (دونوں چیزوں) کا اکٹھا بیان

[3721/1826]...... عَنْ اَبِی عَطِیَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، قَالَ: فَقُلْتُ: اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: قُلْنَا: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، قَالَتْ: كَذَاكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَالْآخَرُ اَبُوْ مُوْسٰی .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1099 . (مسند احمد: 24212)

ترجمة الحدیث ابوعطیہ کہتے ہیں: میں اور مسروق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے ام المومنین! صحابہ کرام میں سے دو آدمی ہیں، ان میں سے ایک روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور نماز جلدی ادا کرتا ہے اور دوسرا آدمی روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے اور نماز بھی تاخیر سے پڑھتا ہے۔ انہوں نے پوچھا: ان میں سے وہ کون ہے جو روزہ افطار کرنے میں اور نماز ادا کرنے میں جلدی کرتا ہے؟ ہم نے کہا: وہ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے، دوسرا (تاخیر کرنے والا صحابی) سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہے۔

فَضْلُ السُّحُوْرِ وَالْاَمْرُ بِهٖ

سحری کی فضیلت اور اس کا حکم

[3723/1827]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَكَةً .))

تخریج الحدیث سنن النسائی: 4/ 141 . (مسند احمد: 10185)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”سحری کھایا کرو، بے شک سحری کے کھانے میں برکت ہے۔“

[3728/1828]...... عَنْ جَابِرِ (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اَرَادَ اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَتَسَحَّرْ بِشَیْءٍ))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: مصنف ابن ابی شیبة: 3/ 8، مسند ابویعلی: 1930، المعجم الاوسط

: 3769 . (مسند احمد: 14950)

ترجمة الحديث: سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کا روزہ رکھنے کا ارادہ ہو تو وہ کسی نہ کسی چیز کے ساتھ سحری کیا کرے۔''

[3729/1829]...... عَنْ اَبِی قَیْسٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ وَقَلَّمَا يُصِيبُ مِنَ الْعَشَاءِ اَوَّلَ اللَّيْلِ اَكْثَرَ مَا كَانَ يُصِيبُ مِنَ السَّحَرِ، قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ فَصْلًا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ))

تخريج الحديث: صحیح مسلم: 1096 . (مسند احمد: 17771)

ترجمة الحديث: ابوقیس بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مسلسل روزے رکھا کرتے تھے، وہ شام کو رات کے ابتدائی حصہ میں کھانا کم ہی کھاتے تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ زیادہ تر سحری ہی کرتے تھے، میں نے ان سے سنا، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کرنا ہے۔''

وَقْتُ السُّحُوْرِ وَاسْتِحْبَابُ تَأْخِيْرِهٖ

سحری کے وقت اور اس کو تاخیر سے کھانے کے مستحب ہونے کا بیان

[3730/1830]...... عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ (الطَّائِيِّ) رضی اللہ عنہ قَالَ: عَلَّمَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ، قَالَ: ((صَلِّ كَذَا وَكَذَا وَصُمْ، فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَكُلْ وَاشْرَبْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ، وَصُمْ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا إِلَّا اَنْ تَرَى الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ.)) فَاَخَذْتُ خَيْطَيْنِ مِنْ شَعْرٍ اسْوَدَ وَاَبْيَضَ، فَكُنْتُ اَنْظُرُ فِيهِمَا فَلَا يَتَبَيَّنُ لِی، فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ وَقَالَ: ((يَا ابْنَ حَاتِمٍ إِنَّمَا ذَاكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ.))

تخريج الحديث: صحیح: سنن الترمذی: 2970، 2971 . (مسند احمد: 19375)

ترجمة الحديث: سیّدنا عدی بن حاتم طائی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے نماز اور روزہ کی تعلیم دی، اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں فلاں نماز پڑھا کرو اور (اس طرح) روزے رکھا کرو، جب سورج غروب ہو جائے تو (ساری رات) کھا پی سکتے ہو، یہاں تک کہ سفید دھاگہ، سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے اور (رمضان کے) پورے تیس روزے رکھا کرو، الّا یہ کہ چاند اس سے پہلے نظر آ جائے۔'' پس میں نے ایک سیاہ اور ایک سفید دھاگہ لیا اور (سحری کے وقت) ان کی طرف دیکھنے لگا، لیکن وہ میرے لیے واضح نہیں ہو رہے تھے، اس لیے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ

بات بتلائی، آپ ﷺ یہ سن کر مسکرا پڑے اور فرمایا: ''سفید دھاگے سے مراد (طلوع فجر کے وقت) دن کی سفیدی کا رات کی سیاہی سے ممتاز ہونا ہے۔''

صِفَةُ الْفَجْرِ الصَّادِقِ وَالْفَجْرِ الْكَاذِبِ وَمَا جَاءَ فِيْ اَذَانِ بِلَالٍ وَابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

صبح صادق اور کاذب کی کیفیت اور سیّدنا بلال اور سیّدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کی اذانوں کا بیان

[3739/1831]...... عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سَحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ، وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1094. (مسند احمد: 20158)

ترجمة الحديث سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور صبح کاذب تم کو سحری کھانے سے نہ روکے، ہاں جب افق میں پھیلنے والی روشنی یعنی صبح صادق ہو جائے (تو کھانے سے رک جاؤ)۔''

[3742/1832]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 617، صحیح مسلم: 1092. (مسند احمد: 4551)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان کہتا ہے، اس لیے تم کھاتے پیتے رہا کرو، یہاں تک کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دے دے۔''

[3743/1833]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ.)) قَالَتْ: فَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا كَانَ قَدْرَ مَا يَنْزِلُ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 622، 623، صحیح مسلم 1092. (مسند احمد: 24273)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان کہتا ہے، اس لیے تم کھاتے پیتے رہا کرو، یہاں تک کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دے دے۔'' سیدہ کہتی ہیں: میرے علم کے مطابق (ان دو اذانوں میں اتنا وقفہ ہوتا تھا کہ) ایک اذان کہہ کر اترتا تھا تو دوسرا اذان کہنے کے لیے چڑھ جاتا تھا۔

مِقْدَارُ مَا بَيْنَ الْفَرَاغِ مِنَ السُّحُوْرِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ

سحری سے فراغت اور نماز فجر کے درمیان کے وقفہ کی مقدار کا بیان

[3746/1834]...... عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلّٰى فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: قَدْرُ مَا يَقْرَأُ رَجُلٌ خَمْسِيْنَ آيَةً.

تخريج الحديث صحيح البخاری: 1134. (مسند احمد: 12739)

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری کی، پھر جب وہ سحری سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ قتادہ کہتے ہیں: ہم نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ان کا سحری سے فارغ ہونے اور نماز شروع کرنے کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انھوں نے کہا: ایک آدمی کا پچاس آیات پڑھ لینے کے برابر وقفہ تھا۔

مَا يُبْطِلُ الصَّوْمَ وَمَا يُكْرَهُ وَمَا يُبَاحُ

روزے کو باطل کردینے والے اور دورانِ روزہ مکروہ اور مباح امور کا بیان

اَلرُّخْصَةُ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

روزے کی حالت میں سینگی لگوانے کی رخصت کا بیان

[3760/1835]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ احْتِجَامَةً فِي رَاْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

تخريج الحديث صحيح البخاري: 5700. (مسند احمد: 2243)

ترجمة الحديث سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کی حالت میں سر پر سینگی لگوائی تھی۔

[3761/1836]...... عَنْ هِلَالِ بْنِ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَاَلْتُ عِكْرِمَةَ عَنِ الصَّائِمِ اَيَحْتَجِمُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا كُرِهَ لِلضُّعْفِ، ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ اَكْلَةٍ اَكَلَهَا مِنْ شَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ سَمَّتْهَا امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ خَيْبَرَ.

تخريج الحديث صحيح: معجم الكبير: 11699. (مسند احمد: 3547)

ترجمة الحديث ہلال بن عکرمہ کہتے ہیں: میں نے عکرمہ سے پوچھا کہ کیا روزے دار سینگی لگوا سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: کمزور ہو جانے کی وجہ سے اس کو ناپسند کیا گیا ہے، پھر انہوں نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے احرام کی حالت میں سینگی تو لگوائی تھی، لیکن اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ نے زہریلی بکری کا گوشت کھا لیا تھا، جو خیبر والوں کی ایک عورت نے آپ ﷺ کو کھلائی تھی۔

اَلْقَيْءُ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کو قے آ جانے کا بیان

[3764/1837]...... عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْئُ فَلَيْسَ

عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2380، سنن الترمذی: 720، سنن ابن ماجه: 1676. (مسند احمد: 10463)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس روزے دار پر قے غالب آ جائے تو اس پر کوئی قضائی نہیں، لیکن جو از خود قے کرے تو وہ روزے کی قضائی دے۔''

جَوَازُ السِّوَاكِ وَالْمَضْمَضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ وَالْإِغْتِسَالِ مِنَ الْحَرِّ لِلصَّائِمِ

روزے دار کے لیے مسواک کرنے، کلی کرنے، ناک میں پانی چڑھانے اور گرمی کی وجہ سے غسل کرنے کے جواز کا بیان

[3767/1838]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا لَا اَعُدُّ وَلَا اُحْصِى، يَسْتَاكُ (وَفِى لَفْظٍ يَتَسَوَّكُ) وَهُوَ صَائِمٌ .

تخریج الحدیث **حسن لغیره**: سنن ابوداؤد: 2364، سنن الترمذی: 725. (مسند احمد: 15688)

ترجمة الحديث سیّدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے بے شمار مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔

[3769/1839]...... عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْكُبُ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ بِالسُّقْيَا، إِمَّا مِنَ الْحَرِّ وَإِمَّا مِنَ الْعَطَشِ، وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ صَائِمًا حَتّٰى اَتٰى كَدِيْدًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَاَفْطَرَ وَاَفْطَرَ النَّاسُ وَهُوَ عَامُ الْفَتْحِ . زَادَ فِى رِوَايَةٍ: قَالَ الَّذِى حَدَّثَنِى فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى رَاْسِهِ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ صَائِمٌ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2365. (مسند احمد: 23190)

ترجمة الحديث ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سقیا مقام پر آپ کے سر پر گرمی یا پیاس کی وجہ سے پانی ڈالا جا رہا تھا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے دار تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ قائم رکھا، یہاں تک کہ کدید مقام تک پہنچ گئے، وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور روزہ افطار کر دیا اور لوگوں نے بھی روزہ توڑ دیا، یہ فتح مکہ (کے سفر کے دوران کا) واقعہ ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: مجھے بیان کرنے والے نے کہا: میں

نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ گرمی کی شدت کی وجہ سے سر پر پانی ڈال رہے تھے، جبکہ آپ ﷺ روزے کی حالت میں تھے۔

اَلْقُبْلَةُ لِلصَّائِمِ

روزے دار کا (اپنی بیوی کا) بوسہ لینا

[3772/1840]...... عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُذْرِيِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ مَسَحَ عَلٰى وَجْهِهِ وَاَدْرَكَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَانُوْا يَنْهَوْنِي عَنِ الْقُبْلَةِ تَخَوُّفًا اَنْ اَتَقَرَّبَ لِاَكْثَرَ مِنْهَا، ثُمَّ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَوْمَ يَنْهَوْنَ عَنْهَا وَيَقُوْلُ قَائِلُهُمْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَهُ مِنْ حِفْظِ اللّٰهِ مَا لَيْسَ لِاَحَدٍ.

تخریج الحدیث صحیح: شرح معانی الآثار: 2/ 95. (مسند احمد: 23669)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر عذری رضی اللہ عنہ، جن کے چہرے پر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پھیرا تھا اور انہوں نے بہت سے صحابہ کو پایا تھا، سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: صحابہ کرام اس اندیشہ کی بناء پر مجھے (اپنی بیوی کا) بوسہ لینے سے منع کیا کرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے اگلی چیز کی طرف تجاوز کر جاؤں اور آج کے مسلمان (تابعین) بھی اس سے (مطلق طور پر) منع کرتے ہیں اور (بطورِ دلیل) یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حفاظت حاصل تھی، وہ کسی دوسرے کے لیے تو نہیں ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الْقُبْلَةِ وَالْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ اِلَّا لِمَنْ يَخَافُ عَلٰى نَفْسِهٖ

روزے دار کے لیے (بیوی کا) بوسہ لینے اور اس کے ساتھ مباشرت کرنے کی رخصت ہے، ماسوائے اس شخص کے جسے اپنے نفس پر کوئی اندیشہ ہو

[3773/1841]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: هَشَشْتُ يَوْمًا فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: صَنَعْتُ الْيَوْمَ اَمْرًا عَظِيْمًا فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَرَاَيْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ بِمَاءٍ وَاَنْتَ صَائِمٌ؟)) قُلْتُ: لَابَأْسَ بِذَالِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَفِيْمَ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2385. (مسند احمد: 138)

ترجمة الحديث سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن مجھے راحت اور نشاط محسوس ہوا، سو میں نے

اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا، جبکہ میں روزے کی حالت میں تھا، پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: آج میں نے ایک بہت بڑا کام کر بیٹھا ہوں اور وہ یہ کہ روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم روزے کی حالت میں پانی سے کلی کرلو تو اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہوگا؟'' میں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو (پھر اس بوسے کے بارے میں) کیا پوچھتے کیا ہو؟'' یعنی بوسہ لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

[3775/1842]...... عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: خَرَجَ عَلْقَمَةُ وَاَصْحَابُهُ حُجَّاجًا فَذَكَرَ بَعْضُهُمْ: اَلصَّائِمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، قَدْ قَامَ سَنَتَيْنِ وَصَامَهُمَا هَمَمْتُ اَنْ آخُذَ قَوْسِي فَاَضْرِبَكَ بِهَا قَالَ: فَكُفُّوا حَتّٰى تَاتُوْا عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَدَخَلُوْا عَلٰى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَسَأَلُوْهَا عَنْ ذَالِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهِ، قَالُوْا: يَا اَبَا شِبْلٍ! سَلْهَا، قَالَ: لَا اَرْفُثُ عِنْدَهَا الْيَوْمَ، فَسَأَلُوْهَا فَقَالَتْ: كَانَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ.

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1106. (مسند احمد: 24130)

ترجمة الحديث علقمہ اور ان کے ساتھی حج کے لیے روانہ ہوئے، کسی نے کہا: روزے دار (اپنی بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہے اور اس کے ساتھ لیٹ بھی سکتا ہے۔ ان میں سے ایک آدمی دو سال کے قیام اور روزوں کا اہتمام کر چکا تھا، اس نے یہ سن کر کہا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں اپنی کمان لے کر تمہیں دے ماروں۔ علقمہ نے کہا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچنے تک اس مسئلہ سے رک جاؤ۔ بالآخر وہ سارے لوگ سیدہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ بھی لے لیتے تھے اور مباشرت بھی کر لیا کرتے تھے، بہرحال آپ ﷺ تم سب لوگوں سے زیادہ اپنی حاجت پر قابو پانے والے تھے۔ ساتھیوں نے کہا: ابوشبل! اب سیدہ رضی اللہ عنہا سے خود پوچھ لو۔ لیکن اس نے کہا: میں آج ان کے ہاں اس قسم کی گفتگو نہیں کروں گا۔ پھر انھوں نے سوال کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ بھی لے لیتے اور مباشرت بھی کر لیا کرتے تھے۔''

[3776/1843]...... عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اَهْوٰى إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُقَبِّلَنِي فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ: وَاَنَا صَائِمٌ، قَالَتْ: فَاَهْوٰى إِلَيَّ فَقَبَّلَنِي.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1927، 1928، صحيح مسلم: 1106. (مسند احمد: 25022)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ مجھے بوسہ دینے کے لیے میری طرف جھکے،

میں نے کہا: میں تو روزہ دار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے بھی روزہ رکھا ہوا ہے۔'' پھر آپ ﷺ میری طرف جھکے اور میرا بوسہ لیا۔

[3782/1844]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخٍ اَنَّ اِمْرَاَةً سَاَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجِی يُقَبِّلُنِیْ وَهُوَ صَائِمٌ وَاَنَا صَائِمَةٌ، فَمَا تَرَيْنَ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُنِیْ وَهُوَ صَائِمٌ وَاَنَا صَائِمَةٌ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 322، صحیح مسلم: 296، 234. (مسند احمد: 26500)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن فروخ کہتے ہیں کہ ایک خاتون نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اس کا شوہر اس کا بوسہ لے لیتا ہے، جب کہ وہ دونوں روزے دار ہوتے ہیں، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ بھی میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے، جبکہ آپ ﷺ بھی روزے کی حالت میں ہوتے اور میں بھی روزے دار ہوتی۔

[3783/1845]...... عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1107. (مسند احمد: 26446)

ترجمۃ الحدیث سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

[3785/1846]...... عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ (زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ وَرَضِیَ عَنْهَا) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الکبری للنسائی: 3084، المعجم الکبیر: 23/ 792. (مسند احمد: 26762)

ترجمۃ الحدیث زوجۂ رسول سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا اَوْ مُتَاَوِّلًا

بھول کر یا تاویل کر کے کھا پی لینے والے کا بیان

[3788/1847]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا

صَامَ اَحَدُکُمْ یَوْمًا فَنَسِیَ فَاَکَلَ وَشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَہُ فَإِنَّمَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6669، صحیح مسلم: 1155. (مسند احمد: 9136)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''جب تم میں سے کسی آدمی نے روزہ رکھا ہوا ہو اور وہ بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔''

حُکْمُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا وَھُوَ صَائِمٌ

جنابت کی حالت میں صبح کرنے والے، جبکہ وہ روزے دار بھی ہو، کا بیان

[3794/1848]...... عَنْ اَبِی بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْہِ، اَنَّہُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا فَقَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ یَغْتَسِلُ ثُمَّ یَغْدُو إِلَی الْمَسْجِدِ وَرَاْسُہُ یَقْطُرُ ثُمَّ یَصُوْمُ ذَالِکَ الْیَوْمَ، فَاَخْبَرْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ بِقَوْلِھَا فَقَالَ لِی: اَخْبِرْ اَبَا ھُرَیْرَۃَ بِقَوْلِ عَائِشَۃَ، فَقُلْتُ: إِنَّہُ لِیْ صَدِیْقٌ فَاُحِبُّ اَنْ تُعْفِیَنِیْ، فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَیْکَ لَمَا انْطَلَقْتَ اِلَیْہِ، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَھُوَ إِلٰی اَبِی ھُرَیْرَۃَ فَاَخْبَرْتُہُ بِقَوْلِھَا، فَقَالَ: عَائِشَۃُ إِذَنْ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1926، 1930، صحیح مسلم: 1109. (مسند احمد: 24681)

ترجمۃ الحدیث عبدالرحمن بن حارث کہتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح کرتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے مسجد کی طرف تشریف لے جاتے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کا روزہ بھی رکھتے تھے۔ جب میں نے مروان بن حکم کو یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے مجھ سے کہا: جاؤ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بتلا کر آؤ۔ میں نے کہا: وہ تو میرے دوست ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اس سلسلے میں معاف کر دیں۔لیکن انھوں نے کہا: میں تمہیں تاکیداً کہتا ہوں کہ تم جاؤ۔ چنانچہ میں اور وہ دونوں سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات ان کو بتلائی، وہ کہنے لگے: (اس کا مطلب ہے کہ) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں زیادہ جانتی ہے۔

تَحْذِيْرُ الصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَالْغِيْبَةِ وَاَنَّ ذَالِكَ مُبْطِلٌ لِثَوَابِ الصَّوْمِ

روزے دار کو لغو، فحش کلامی اور غیبت سے متنبہ کرنے اور ان امور کا روزے کے ثواب کو ضائع کر دینے کا بیان

[3802/1849]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ اَحَدٌ فَلْيَقُلْ إِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1904، صحيح مسلم: 1151. (مسند احمد: 26069)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی روزے سے ہو تو وہ اس دن نہ فحش گوئی کرے اور نہ شور مچائے، اگر کوئی آدمی اسے گالی دے یا اس سے لڑے ہے تو وہ اسے جواباً اتنا کہے کہ میں روزے دار ہوں۔''

[3803/1850]...... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((رُبَّ صَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ صِيَامِهِ الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ وَرُبَّ قَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ قِيَامِهِ السَّهَرُ.))

تخریج الحدیث اسناده جيّد: سنن ابن ماجه: 1690. (مسند احمد: 8856)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بھی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت سے روزے دار ایسے ہیں کہ جن کو روزے کے عوض صرف بھوک پیاس نصیب ہوتی ہے اور قیام کرنے والے بھی کئی لوگ ایسے ہیں، جن کو قیام کے عوض صرف بیداری ملتی ہے۔''

[3804/1851]...... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَ لَا جَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1903، 6057. (مسند احمد: 9839)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی جھوٹی بات، اس پر عمل اور جہالت کو نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔''

اَلنَّهْیُ عَنِ الْوِصَالِ لِلصَّائِمِ وَإِبَاحَتِهِ لِلنَّبِیِّ ﷺ خُصُوْصِيَّةً لَهُ

وصال سے منع کرنے اور نبی کریم ﷺ کے لیے اس کا بطور خصوصیت جائز ہونے کا بیان

[3814/1852]...... عَنْ لَيْلٰى اِمْرَاَةِ بَشِيْرٍ، قَالَتْ: اَرَدْتُّ اَنْ اَصُوْمَ يَوْمَيْنِ مُوَاصَلَةً فَمَنَعَنِیْ بَشِيْرٌ

وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ، وَقَالَ: ((يَفْعَلُ ذَالِكَ النَّصَارٰى وَلٰكِنْ صُوْمُوْا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى الَّيْلِ، فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ فَاَفْطِرُوْا.))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابوداؤد الطیالسی: 1125، المعجم الکبیر للطبرانی: 1231. (مسند احمد: 21955)

ترجمة الحدیث سیدہ لیلیٰ زوجہ بشیر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے دو دن کا بلا افطار متواتر روزہ رکھنا چاہا، لیکن میرے شوہر بشیر نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کر دیا ہے، نیز آپ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اس طرح تو عیسائی کرتے ہیں، تم اسی طرح روزے رکھا کرو، جیسے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے، یعنی رات تک روزہ مکمل کیا کرو، جب رات ہو جائے تو افطاری کر لیا کرو۔''

كَفَّارَةُ مَنْ جَامَعَ فِيْ نَهَارِ رَمَضَانَ

رمضان کے دن میں مجامعت کرنے والے کے کفارہ کا بیان

[3819/1853]...... عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ يَلْطِمُ وَجْهَهُ وَيَنْتِفُ شَعْرَهُ، وَيَقُوْلُ: مَا اُرَانِي إِلَّا قَدْ هَلَكْتُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا اَهْلَكَكَ؟)) قَالَ: اَصَبْتُ اَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: ((اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟)) قَالَ: لَا، وَذَكَرَ الْحَاجَةَ، قَالَ: فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِزِنْبِيْلٍ، وَهُوَ الْمِكْتَلُ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَحْسَبُهُ تَمْرًا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ: ((اَيْنَ الرَّجُلُ؟)) قَالَ: ((اَطْعِمْ هٰذَا.)) قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا اَحَدٌ اَحْوَجُ مِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ، قَالَ: ((اَطْعِمْ اَهْلَكَ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6709، 6711، صحیح مسلم: 1111. (مسند احمد: 10688)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چہرے پر ہاتھ مارتے ہوئے اور بالوں کو نوچتے ہوئے ایک بدّو نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور یہ کہنے لگا: میرا خیال تو یہی ہے کہ میں ہلاک ہو گیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''کس چیز نے تجھے ہلاک کر دیا ہے؟'' اس نے کہا: میں ماہِ رمضان میں (روزے کی حالت میں) اپنی بیوی سے ہم بستری کر بیٹھا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم ایک گردن (غلام یا لونڈی) آزاد

کرنے کی استطاعت رکھتے ہو؟'' اس نے کہا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم دو ماہ مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟'' اس نے کہا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟'' اس نے کہا: جی نہیں، پھر اس نے اپنے فقر و فاقہ کا بھی ذکر کیا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ٹوکرا لایا گیا، جس میں پندرہ صاع کھجور تھی۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: ''وہ آدمی کہاں ہے؟'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کھجوریں (مسکینوں کو) کھلا دو۔'' آگے سے اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مدینہ کے دو حرّوں (سیاہ پتھروں والے میدان) کے درمیان کوئی بھی گھر والے مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ہیں۔ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں دکھائی دینے لگیں اور پھر فرمایا: ''تو پھر اپنے اہل خانہ کو کھلا دو۔''

جَوَازُ الْفِطْرِ وَالصَّوْمِ فِی السَّفَرِ

سفر میں روزہ چھوڑنے اور روزہ رکھنے کے جواز کا بیان

[3825/1854]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: جَاءَ حَمْزَةُ (بْنُ عَمْرٍو) الْاَسْلَمِیُّ رضی اللہ عنہ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّی رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ، اَفَاَصُوْمُ فِی السَّفَرِ؟ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1942، 1943، صحیح مسلم: 1121. (مسند احمد: 25665)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیّدنا حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں لگاتار روزے رکھتا ہوں، آیا میں سفر میں روزہ رکھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور چاہو تو چھوڑ دو۔''

[3826/1855]...... عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی سَفَرٍ، وَإِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلٰی رَاْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا صَائِمٌ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1945، صحیح مسلم: 1122. (مسند احمد: 21696)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، اس قدر شدید گرمی تھی کہ ہم میں سے بعض اپنے سروں پر ہاتھ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اور سیّدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں کوئی بھی روزے دار نہیں تھا۔

[3828/1856]...... عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمِنَّا

الـصَّـائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ، يُرَوْنَ اَنَّهُ يَعْنِى اَنَّهُ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَإِنَّ ذَالِكَ حَسَنٌ ، وَيَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَافْطَرَ فَإِنَّ ذَالِكَ حَسَنٌ .

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1116 . (مسند احمد: 11083)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ کرتے تھے، ہم میں سے کوئی روزہ رکھ لیتا تھا اور کوئی نہیں رکھتا تھا، روزہ دار، روزہ نہ رکھنے والوں پر اور روزہ نہ رکھنے والے، روزہ دار پر کوئی ناراضگی کا اظہار نہیں کرتا تھا، ان کا یہ خیال تھا کہ جو شخص سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اور وہ روزہ رکھ لے تو یہ اچھا ہے اور جو کمزوری محسوس کرتا ہو اور وہ روزہ نہ رکھے تو یہ اس کے لیے اچھا ہے۔

[3829/1857]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لا تَعِبْ عَلَى مَنْ صَامَ فِى السَّفَرِ وَلا عَلَى مَنْ اَفْطَرَ ، قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِى السَّفَرِ وَاَفْطَرَ .

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1113 . (مسند احمد: 2057)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نہ تو سفر میں روزہ رکھنے والے پر کوئی عیب لگا اور نہ روزہ چھوڑنے والے پر، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا بھی ہے اور ترک بھی کیا ہے۔

مَنْ شَرَعَ فِى الصَّوْمِ ثُمَّ اَفْطَرَ فِى يَوْمِهِ ذَالِكَ فِى السَّفَرِ

جو آدمی روزہ تو رکھ لے، لیکن پھر اسی دن اس کو سفر کی وجہ سے توڑ دے، اس کا بیان

[3844/1858]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْمَدِيْنَةِ يُرِيْدُ مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى اَتٰى عُسْفَانَ ، قَالَ: فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ اَفْطَرَ ، قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ .

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 4279، صحيح مسلم: 1113 . (مسند احمد: 2350)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور اسے اپنے ہاتھ پر رکھا، یہاں تک کہ سب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دیکھ لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑ دیا۔ اسی لیے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ (سفر میں) جو چاہے روزہ رکھ لے اور جو چاہے افطار کرلے۔

[3846/1859]...... عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی نَھَرٍ مِنَ السَّمَاءِ، وَالنَّاسُ صِیَامٌ فِی یَوْمٍ صَائِفٍ مُشَاۃً وَنَبِیُّ اللّٰہُ ﷺ عَلٰی بَغْلَۃٍ لَہُ فَقَالَ: ((اِشْرَبُوْا اَیُّھَا النَّاسُ!)) قَالَ: فَاَبَوْا، قَالَ: ((اِنِّی لَسْتُ مِثْلَکُمْ اِنِّی اَیْسَرُکُمْ، اِنِّی رَاکِبٌ.)) فَاَبَوْا، قَالَ: فَثَنٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَخِذَہُ فَنَزَلَ فَشَرِبَ وَشَرِبَ النَّاسُ وَمَا کَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَشْرَبَ.

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 1080، صحیح ابن حبان: 3556. (مسند احمد: 11423)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ (سفر کے دوران) بارانی پانی کی ایک نہر پر پہنچے، گرمی سخت تھی اور لوگ روزے سے تھے اور پیدل سفر کر رہے تھے، البتہ آپ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! پانی پی لو۔'' لیکن لوگوں نے پانی نہ پیا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میں تم میں سب سے زیادہ آسانی والا ہوں، میں تو سوار ہوں۔'' لیکن لوگ (روزہ نہ توڑنے پر) اڑے رہے، آپ ﷺ نے اپنی ران موڑی، نیچے اترے اور پانی پی لیا اور (یہ منظر دیکھ کر) لوگوں نے بھی پانی پی لیا، دراصل آپ ﷺ کا ارادہ پانی پینے کا نہیں تھا۔

مَتٰی یُفْطِرُ الْمُسَافِرُ اِذَا خَرَجَ وَمِقْدَارُ الْمَسَافَةِ الَّتِیْ تُبِیْحُ لَهُ الْفِطْرَ

جب مسافر (اپنے علاقے سے) باہر نکل جائے تو کب روزہ چھوڑ سکتا ہے، نیز افطار کو جائز قرار دینے والی مسافت کی مقدار کا بیان

[3849/1860]...... عَنْ مَنْصُوْرٍ الْکَلْبِیِّ عَنْ دِحْیَةَ بْنِ خَلِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّهُ خَرَجَ مِنْ قَرْیَتِهِ اِلٰی قَرِیْبٍ مِنْ قَرْیَةِ عُقْبَةَ فِی رَمَضَانَ ثُمَّ اِنَّهُ اَفْطَرَ وَاَفْطَرَ مَعَهُ النَّاسُ، وَکَرِهَ آخَرُوْنَ اَنْ یُفْطِرُوْا، قَالَ: فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰی قَرْیَتِهِ قَالَ: وَاللّٰہِ لَقَدْ رَاَیْتُ الْیَوْمَ اَمْرًا مَا کُنْتُ اَظُنُّ اَنْ اَرَاہُ، اِنَّ قَوْمًا رَغِبُوْا عَنْ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَصْحَابِهِ، یَقُوْلُ ذَالِکَ لِلَّذِیْنَ صَامُوْا، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَالِکَ: اَللّٰھُمَّ اقْبِضْنِی اِلَیْکَ.

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن ابوداؤد: 2413. (مسند احمد: 27231)

ترجمۃ الحدیث منصور کلبی کہتے ہیں: سیّدنا دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ ماہ رمضان میں اپنی بستی سے عقبہ بستی کے نواح میں جانے کے لیے روانہ ہوئے، انہوں نے بھی روزہ رکھنا ترک کر دیا اور ان کے ساتھ والے بعض لوگوں نے بھی، جبکہ بعض نے روزہ چھوڑنے کو پسند نہ کیا، جب وہ اپنی بستی میں واپس پہنچے تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج ایسی چیز دیکھی ہے کہ مجھے جس کو دیکھنے کی توقع نہ تھی، لوگوں نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے عمل سے اعراض کیا ہے۔

دراصل وہ یہ بات ان لوگوں کے متعلق کہہ رہے تھے جنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا، پھر یہ دعا کرنے لگے: اے اللہ! مجھے اپنی طرف اٹھالے۔

حُكْمُ الصِّيَامِ لِلْمَرِيْضِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ

مریض، بوڑھے، حاملہ اور مرضعہ کے روزے کے حکم کا بیان

[3850/1861]...... عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ (زَا دَ فِیْ رِوَایَةٍ: وَلَیْسَ بِالْاَنْصَارِیِّ) قَالَ: اَغَارَتْ عَلَیْنَا خَیْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (وَفِی لَفْظٍ: اَتَیتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِی إِبِلٍ لِجَارِیْ أُخِذَتْ) فَاَتَیْتُهُ وَهُوَ یَتَغَدّٰی، فَقَالَ: ((اُدْنُ فَكُلْ .)) قُلْتُ: إِنِّی صَائِمٌ، قَالَ: ((اجْلِسْ اُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ اَوِ الصِّیَامِ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْمُسَافِرِ وَالْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِ الصِّیَامَ .)) وَاللّٰهِ! لَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كِلَاهُمَا اَوْ اَحَدَهُمَا، فَیَالَهَفَ نَفْسِی، هَلَّا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 715، سنن ابن ماجه: 1667، 3299، سنن النسائی: 5/ 190 . (مسند احمد: 19047)

ترجمة الحدیث بنوعبداللہ بن کعب کے ایک آدمی سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ، (جو کہ انصاری نہیں ہیں)، کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گھڑ سواروں نے ہمارے قبیلے پر چڑھائی کر دی، ایک روایت میں ہے: میرے ہمسائے کا اونٹ لوٹ لیا گیا تھا، میں اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''قریب آجاؤ اور کھانا کھاؤ۔'' میں نے عرض کیا: میں تو روزے سے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ، میں تمہیں روزے کے متعلق بتاتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدھی نماز کی اور مسافر، حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزوں کی رخصت دی ہے۔'' اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے حاملہ اور مرضعہ دونوں کا یا کسی ایک کا ذکر کیا تھا، ہائے افسوس! میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھایا تھا۔

قَضَاءُ الصَّوْمِ عَنْ رَمَضَانَ وَوَقْتُهُ

رمضان کے روزوں کی قضاء اور اس کے وقت کا بیان

[3853/1862]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَا كُنْتُ اَقْضِیْ مَا یَكُوْنُ عَلَیَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِی شَعْبَانَ حَتّٰی تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1950، صحیح مسلم: 1146. (مسند احمد: 24999)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میرا معمول یہ تھا کہ میں ماہ رمضان کے روزوں کی قضا شعبان میں دیا کرتی تھی، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔

قَضَاءُ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

فوت شدہ کی طرف سے روزوں کی قضاء دینے کا بیان

[3854/1863]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((اَيُّمَا مَيِّتٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ فَلْيَصُمْهُ عَنْهُ وَلِيُّهُ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1952، صحیح مسلم: 1147. (مسند احمد: 24402)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی اس حال میں فوت ہو جائے کہ اس کے ذمہ میں روزے ہوں تو اس کا رشتہ دار اس کی طرف سے روزے رکھے۔''

[3855/1864]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِمْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، اَفَاَقْضِيْ عَنْهَا؟ قَالَ: فَقَالَ: ((اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى أُمِّكِ دِيْنٌ اَمَا كُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟)) قَالَ: بَلٰى، قَالَ: ((فَدِيْنُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَحَقُّ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1148، صحیح البخاری: 1953. (مسند احمد: 1970)

ترجمة الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک خاتون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری امی فوت ہوگئی ہے، جبکہ اس کے ذمہ میں ایک مہینہ کے روزے تھے، کیا اب میں اس کی طرف سے روزوں کی قضائی دے سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تمہاری والدہ پر قرضہ ہوتا تو کیا تم نے وہ ادا کرنا تھا؟'' اس نے کہا: جی کیوں نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرض اس امر کا زیادہ حق دار ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔''

اَلنَّهْيُ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيِ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کے دو دنوں کا روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

[3857/1865]...... عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ (بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ) فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ

فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ، وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوا مِنْ نُسُكِكُمْ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1990، 5571، صحیح مسلم: 1137. (مسند احمد: 163)

ترجمة الحدیث ابوعبید کہتے ہیں: عید کے موقع پر میں سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں موجود تھا، انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، (اس کی وجہ یہ ہے کہ) عید الفطر (ایک ماہ کے) روزوں سے تمہاری افطاری کا دن ہوتا ہے اور عید الاضحی ویسے قربانی کا دن ہے، اس لیے اس میں قربانی کا گوشت کھایا کرو۔

[3858/1866]...... عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ الاَضْحٰى.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1197، 1864، 1995، صحیح مسلم: 827. (مسند احمد: 11804)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

[3859/1867]...... عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَمْشِي بِمِنًى، فَقَالَ: نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ كُلَّ يَوْمِ ثُلَاثَاءَ اَوْ اَرْبِعَاءَ، فَوَافَقَتْ هٰذَا الْيَوْمَ، يَوْمَ النَّحْرِ، فَمَا تَرٰى؟ قَالَ: اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَوْ قَالَ: نُهِيْنَا اَنْ نَصُوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: فَظَنَّ الرَّجُلُ اَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ كُلَّ يَوْمِ ثُلَاثَاءَ اَوْ اَرْبِعَاءَ، فَوَافَقَتْ هٰذَا الْيَوْمَ، يَوْمَ النَّحْرِ. فَقَالَ: اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ قَالَ: نُهِيْنَا اَنْ نَصُوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: فَمَا زَادَهُ عَلٰى ذَالِكَ حَتّٰى اَسْنَدَ فِي الْجَبَلِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6705، 6706، صحیح مسلم: 1139. (مسند احمد: 6235)

ترجمة الحدیث زیاد بن جبیر کہتے ہیں کہ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ منی میں چل رہے تھے کہ ایک آدمی نے ان سے ایک سوال کرتے ہوئے کہا: میں نے نذر مانی ہوئی ہے کہ ہر منگل یا بدھ کو روزہ رکھا کروں گا، لیکن اب یہ دن عید الاضحیٰ کے دن آ رہا ہے، اس کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ کا کیا خیال ہے؟ انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تو نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرما دیا ہے۔ اس آدمی کو یہ خیال آیا کہ شاید انھوں نے اس کا سوال نہیں سنا تھا، اس لیے اس نے دوبارہ کہا: میں نے ہر منگل یا بدھ کو روزہ رکھنے کی

نذر مانی ہوئی ہے، لیکن اس دفعہ یہ دن عید الاضحیٰ کے دن آ رہا ہے۔ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرما دیا ہے، انہوں نے اس سے زیادہ کچھ نہ کہا حتی کہ پہاڑ پر چڑھ گئے۔

اَلنَّهْیُ عَنْ صَوْمِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ

ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت

[3860/1868]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: بَيْنَمَا نَحْنُ بِمِنًى إِذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِى طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ، فَلَا يَصُوْمُهَا اَحَدٌ.)) وَاتَّبَعَ النَّاسَ عَلٰى جَمَلِهِ يَصْرُخُ بِذَالِكَ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الکبریٰ للنسائی: 2890. (مسند احمد: 567)

ترجمۃ الحدیث ام عمرو کہتی ہیں: ہم منیٰ میں تھے، اچانک سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''یہ کھانے پینے کے دن ہیں، لہٰذا کوئی آدمی ان دنوں کا روزہ نہ رکھے۔'' وہ اونٹ پر سوار تھے، لوگوں کو اپنے پیچھے لگا رکھا تھا اور بآواز بلند یہ اعلان کرتے جا رہے تھے۔

[3861/1869]...... عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُنَادِىَ اَيَامَ مِنًى (وَفِى لَفْظٍ: ((يَا سَعْدُ! قُمْ فَاَذِّنْ بِمِنًى) اَنَّهَا اَيَامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ فَلَا صَوْمَ فِيْهَا.)) يَعْنِىْ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند البزار: 1067. (مسند احمد: 1456)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: منیٰ کے دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سعد! اٹھو اور منی میں یہ اعلان کرو کہ یہ کھانے کے پینے کے دن ہیں، اس لیے ان دنوں میں کوئی روزہ نہیں ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ایام تشریق تھے۔

[3865/1870]...... عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ (الزُّرَقِىِّ) الْاَنْصَارِىِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ السَّهْمِىَّ اَنْ يَرْكَبَ رَاحِلَتَهُ اَيَّامَ مِنًى فَيَصِيْحُ فِى النَّاسِ: ((لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدٌ فَإِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ.)) قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ يُنَادِى بِذَالِكَ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الکبریٰ للنسائی : 2880، الطحاوی: 2/ 246، مؤطا امام مالک : 1/ 376، سنن الدار قطنی: 2/ 212. (مسند احمد: 21950)

ترجمة الحديث ایک صحابی رسول کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ منی والے دنوں میں اپنی سواری پر سوار ہوکر بآواز بلند یہ اعلان کریں کہ ''کوئی آدمی بھی ان دنوں میں روزہ نہ رکھے کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔'' پھر میں نے ان کو دیکھا کہ وہ سواری پر سوار ہوکر یہ اعلان کر رہے تھے۔

[3866/1871]...... عَنْ اَبِی مُرَّةَ مَوْلٰی اُمِّ هَانِیءٍ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَلٰی اَبِیْهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ فَقَرَّبَ إِلَيْهِمَا طَعَامًا فَقَالَ: كُلْ، فَقَالَ: إِنِّی صَائِمٌ، قَالَ: عَمْرٌو: كُلْ فَهٰذِهِ الْاَيَّامُ الَّتِی كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا بِفِطْرِهَا وَيَنْهٰی عَنْ صِيَامِهَا . قَالَ: مَالِكٌ: وَهِیَ اَيَّامُ التَّشْرِيقِ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2418. (مسند احمد: 17768)

ترجمة الحديث مولائے ام ہانی ابومُرّہ کہتے ہیں: میں سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے والد سیّدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے، انہوں نے ان کی خدمت میں کھانا پیش کیا اور کہا: کھاؤ۔ اس نے کہا: میں تو روزے سے ہوں۔ سیّدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: کھاؤ، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان دنوں میں افطار کرنے کا حکم دیا اور ان کا روزہ رکھنے سے منع کر دیا۔ امام مالک امام مالک نے کہا: یہ ایامِ تشریق تھے۔

اَلنَّهْیُ عَنْ اِفْرَادِ يَوْمَیِ الْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ بِالصِّيَامِ

صرف جمعہ اور ہفتہ کو روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

[3869/1872]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيْدٍ، فَلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ عِيْدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ إِلَّا اَنْ تَصُومُوْا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ .))

تخریج الحدیث حسن: المستدرك الحاكم: 1/ 437، صحيح ابن خزيمة: 2161. (مسند احمد: 8025)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جمعہ کا دن، عید کا دن ہے، پس تم اِس عید کے دن روزہ نہ رکھو کرو، الّا یہ کہ اس سے پہلے ایک دن روزہ رکھ لو یا بعد والے دن۔''

[3873/1873]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰی

جُوَیْرِیَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہا ، وَهِیَ صَائِمَةٌ فِی یَوْمِ جُمُعَةٍ ، فَقَالَ لَهَا: ((اَصُمْتِ اَمْسِ؟)) فَقَالَتْ: لَا ، قَالَ: ((اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تَصُوْمِیْ غَدًا؟)) فَقَالَتْ: لَا ، قَالَ: ((فَاَفْطِرِیْ إِذًا .))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 3/ 43، صحیح ابن خزیمة: 2162، صحیح ابن حبان: 3611، سنن الکبریٰ للنسائی : 2753. (مسند احمد: 6771)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے، انھوں نے روزہ رکھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟'' انہوں نے کہا: جی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا: ''کیا کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا: جی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر روزہ توڑ دو۔''

[3878/1874]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أُخْتِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا تَصُوْمُوْا یَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِیْمَا افْتُرِضَ عَلَیْكُمْ ، فَإِنْ لَمْ یَجِدْ اَحَدُكُمْ إِلَّا عُوْدَ عِنَبٍ اَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْیَمْضَغْهَا .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2421. (مسند احمد: 27075)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی بہن سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''ہفتہ کا روزہ نہ رکھا کرو، الّا یہ کہ یہ ان دنوں میں آ جائے کہ جن کے روزے تم پر فرض ہیں، اگر اس دن کو کسی کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہ ہو، ماسوائے انگور کی لکڑی یا درخت کے چھلکے کے، تو اسی کو چبا لے۔''

اَلنَّهْیُ عَنْ صَوْمِ الْاَبَدِ یَعْنِیَ الدَّهْرَ

ہمیشہ کے روزے رکھنے سے ممانعت کا بیان

[3880/1875]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1979، صحیح مسلم: 1159. (مسند احمد: 6527)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ہمیشہ کے روزے رکھے، اس نے حقیقت میں کوئی روزہ نہیں رکھا۔''

[3881/1876]...... عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أُتِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِشَرَابٍ فَدَارَ عَلَی الْقَوْمِ

وَفِيهِمْ رَجُلٌ صَائِمٌ، فَلَمَّا بَلَغَهُ، لَهُ: اِشْرَبْ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّهُ لَيْسَ يُفْطِرُ الدَّهْرَ، فَقَالَ يَعْنِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ.))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: المعجم الکبیر للطبرانی: 24/ 453. (مسند احمد: 27576)

ترجمة الحديث سیدہ اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک مشروب لایا گیا، آپ ﷺ نے اس کو لوگوں کو پلانے کے لیے پیش کیا، ان میں ایک آدمی روزے دار تھا، جب وہ مشروب اس کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''پیو۔'' لیکن کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو روزہ ترک ہی نہیں کرتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمیشہ روزے رکھے، اس نے کوئی روزہ نہیں رکھا۔''

جَامِعٌ لِبَعْضِ مَا يُسْتَحَبُّ صَوْمُهُ وَمَا يُكْرَهُ

ان ایام کا بیان کہ جن میں روزہ رکھنا مستحب یا مکروہ ہے

[3886/1877]...... عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَوْمِهِ فَغَضِبَ، فَقَالَ: عُمَرُ رضی اللہ عنہ: رَضِيتُ اَوْ قَالَ: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ قَالَ: وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلاً وَبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً، قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ اَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجُلٌ صَامَ الْاَبَدَ، قَالَ: ((لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ مَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ.)) قَالَ: صَوْمُ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((وَمَنْ يُطِيقُ ذَالِكَ؟)) قَالَ: لَيْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَوَّانَا لِذَالِكَ، قَالَ: صَوْمُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ؟ قَالَ: ذَاكَ صَوْمُ اَخِي دَاوُدَ، قَالَ: صَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ؟ قَالَ: ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُّ فِيهِ، وَاُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ، قَالَ: صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ؟ قَالَ: ((صَوْمُ الدَّهْرِ وَإِفْطَارُهُ.)) قَالَ: صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ قَالَ: ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ.)) قَالَ: صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ؟ قَالَ: ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1162. (مسند احمد: 22537)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کے روزوں کے بارے میں سوال کیا، اس پر آپ ﷺ کو غصہ آ گیا، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہم اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر، محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اپنی بیعت کے حق ہونے پر راضی ہیں، پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ یا کوئی دوسرا آدمی اٹھا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایک آدمی ہمیشہ کے روزے رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''وہ نہ روزہ رکھتا ہے اور نہ افطار کرتا ہے۔'' اس نے پوچھا: دو دن روزہ اور ایک دن ناغہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی استطاعت کون رکھتا ہے؟ کاش کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اتنی طاقت دے دیتا۔'' اس نے پوچھا: ایک دن روزہ اور ایک دن ناغہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ اسی طرح ہوتا تھا۔'' اس نے پوچھا: سوموار اور جمعرات کے روزے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس دن کو میری ولادت ہوئی اور اسی میں مجھ پر قرآن کا نزول شروع ہوا۔'' اس نے پوچھا: ہر مہینہ میں تین روزے اور رمضان کے روزے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ہمیشہ کے روزے بھی ہیں اور ہمیشہ کا افطار بھی ہے۔'' اس نے پوچھا: عرفہ کے دن کا روزہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ روزہ گزشتہ اور آئندہ دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔'' اس نے پوچھا: یوم عاشوراء (دس محرم) کا روزہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ روزہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔''

صَوْمُ التَّطَوُّعِ فِيْ السَّفَرِ

سفر میں نفلی روزہ رکھنا

[3890/1878]...... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذَالِكَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 4/ 172، سنن ابن ماجہ: 8690، سنن الترمذی: 1622.
(مسند احمد: 7990)

ترجمة الحديث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے عوض اسے جہنم سے ستر برس کی مسافت دور کر دیتا ہے۔''

[3892/1879]...... عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِطَعَامٍ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَقَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ: ((اُدْنُيَا فَكُلَا .)) قَالَا: اِنَّا صَائِمَانِ، قَالَ: ((اَرْحِلُوْا لِصَاحِبَيْكُمْ، اِعْمَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن نسائی: 2264۔ سنن النسائی: 4/ 177. (مسند احمد: 8436)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''مَرُّ الظَّهْرَان'' کے مقام پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ۔'' انہوں نے کہا: ہم تو روزے دار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! اپنے اِن ساتھیوں کو سواریاں دو اور ان کے حصے کا کام بھی کرو۔''

اِنَّ صَوْمَ التَّطَوُّعِ لَا یَلْزَمُ بِالشُّرُوْعِ فِیْهِ

نفلی روزہ شروع کردینے سے اس کے واجب نہ ہو جانے کا بیان

[3896/1880]...... عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ (بِنْتِ اَبِی طَالِبٍ) رَضِیَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ شَرَابًا فَنَاوَلَهَا لِتَشْرَبَ، فَقَالَتْ: اِنِّی صَائِمَةٌ وَلٰكِنِّیْ كَرِهْتُ اَنْ اَرُدَّ سُؤْرَكَ، فَقَالَ: یَعْنِی ((اِنْ كَانَ قَضَاءً مِنْ رَمَضَانَ فَاقْضِی یَوْمًا مَكَانَهُ، وَاِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَاِنْ شِئْتِ فَاقْضِی وَاِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِی.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 731، سلسلة الصحیحة 2802. (مسند احمد: 26910)

ترجمة الحدیث سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک مشروب پیا اور مجھے بھی دیا۔ میں نے بعد میں کہا: میں تو روزے سے تھی، لیکن آپ کے جوٹھے کو چھوڑنا گوارا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ روزہ ماہِ رمضان کی قضاء کا تھا تو اس کے عوض ایک روزہ رکھ لینا اور اگر یہ نفلی تھا تو تمہاری مرضی ہے کہ قضائی دو یا نہ دو۔''

صَوْمُ شَهْرِ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ وَفَضْلُهٗ

اللہ کے مہینے محرم کے روزے اور ان کی فضیلت

[3901/1881]...... عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ؟ قَالَ: ((اَلصَّلَاةُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ.)) قِیْلَ: اَیُّ الصِّیَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ قَالَ: ((شَهْرُ اللّٰهِ الَّذِی تَدْعُوْنَهُ الْمُحَرَّمَ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1163. (مسند احمد: 8026)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''رات کے کسی بھی وقت میں نماز۔'' پھر کسی نے کہا: رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے اس مہینے کے، جسے تم محرم کہتے ہو۔''

فَضْلُ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَتَاْكِیْدُ صَوْمِهٖ قَبْلَ نُزُوْلِ رَمَضَانَ

یوم عاشوراء کی فضیلت اور فرضیتِ رمضان سے قبل اس کے روزے کی تاکید کا بیان

[3902/1882]...... عَنْ اَبِی قَتَادَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَوْمُ یَوْمِ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ

سَنَتَيْنِ ، سَنَةٍ مَاضِيَةٍ وَسَنَةٍ مُسْتَقْبِلَةٍ ، وَيَوْمُ عَاشُوْرَاءَ كَفَّارَةُ سَنَةٍ))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1162 . (مسند احمد: 22588)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرفہ کے دن کا روزہ گزشتہ اور آئندہ دو سالوں کا کفارہ ہے اور عاشوراء کا روزہ گزشتہ ایک سال کا کفارہ ہے۔''

[3905/1883]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَى الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَ؟)) قَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ ، هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ ، فَصَامَهُ مُوْسٰى علیہ السلام . قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ .)) قَالَ: فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَمَرَ بِصَوْمِهِ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2004، صحیح مسلم: 1130 . (مسند احمد: 2831)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور دیکھا کہ یہودی دس محرم کو روزہ رکھتے ہیں، آپ نے ان سے پوچھا: ''یہ دن کون سا ہے، جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: یہ بڑا مبارک دن ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دن بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دلائی تھی اور موسیٰ علیہ السلام نے اس کا روزہ رکھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہاری بہ نسبت موسی علیہ السلام کا زیادہ حقدار ہوں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی صادر فرمایا۔

عَدْمُ تَأَكُّدِ صَوْمِهِ بَعْدَ نُزُوْلِ رَمَضَانَ

ماہِ رمضان کے روزوں کی فرضیت کے بعد یوم عاشوراء کے روزے کے غیر مؤکّد ہو جانے کا بیان

[3922/1884]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا يَصُوْمُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ سُئِلَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((هُوَ يَوْمٌ مِنْ اَيَّامِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4501، صحیح مسلم: 1126 . (مسند احمد: 5203)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: دورِ جاہلیت والے لوگ یومِ عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے، لیکن جب ماہِ رمضان کی فرضیت کا حکم نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روزے کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے، جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو

چاہے چھوڑ دے۔‘‘

[3925/1885]...... عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ (بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ) يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ، يَقُوْلُ: يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ، وَلَمْ يُفْرَضْ عَلَيْنَا صِيَامُهُ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ فَإِنِّي صَائِمٌ.)) فَصَامَ النَّاسُ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2003، صحيح مسلم: 1129 (مسند احمد: 16992)

ترجمۃ الحدیث حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں خطبہ دیا اور کہا: مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ’’یہ یومِ عاشوراء ہے، اس دن کا روزہ ہم پر فرض نہیں کیا گیا، اس لیے تم میں سے جو آدمی اس کا رکھنا چاہتا ہو، وہ رکھے، البتہ میں تو روزے سے ہوں۔‘‘ پھر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔

مَنْ قَالَ: إِنَّ عَاشُوْرَاءَ الْيَوْمُ التَّاسِعُ وَمَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمٍ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ

محرم کی (9) تاریخ کو یوم عاشوراء قرار دینے والوں اور اس سے پہلے یا بعد میں روزہ رکھنے کا بیان

[3926/1886]...... عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عِنْدَ زَمْزَمَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ. قَالَ: عَنْ أَيِّ بَالِهِ تَسْأَلُ؟ قُلْتُ: عَنْ صَوْمِهِ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ، فَإِذَا أَصْبَحْتَ مِنْ تَاسِعِهِ فَأَصْبِحْ مِنْهَا صَائِمًا، قُلْتُ: أَكَذَاكَ كَانَ يَصُوْمُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1133. (مسند احمد: 2135)

ترجمۃ الحدیث حکم بن اعرج کہتے ہیں: میں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، جبکہ وہ زمزم کے کنویں کے قریب ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا، وہ بہترین ہم نشین تھے۔ میں نے پوچھا: آپ مجھے یومِ عاشورہ کے بارے میں بتائیں۔ انھوں نے کہا: اس کی کون سی حالت کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: اس دن کے روزے کے بارے میں، انھوں نے کہا: جب ماہ محرم کا چاند دیکھو، تو تاریخ کو شمار کرتے رہو، جب 9 محرم کی صبح ہو جائے تو اس دن روزہ رکھو۔ میں نے پوچھا: ’کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھا کرتے تھے؟ انھوں

نے کہا: جی ہاں۔

[3928/1887]...... وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَئِنْ بَقِيْتُ إِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ الْيَوْمَ التَّاسِعَ .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1134 . (مسند احمد: 1971)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نومحرم کو ضرور روزہ رکھوں گا۔''

اَلصَّوْمُ فِيْ رَجَبٍ وَالْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

رجب اور حرمت والے باقی مہینوں کے روزوں کا بیان

[3930/1888]...... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ كَيْفَ تَرٰى فِيْهِ؟ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1971، صحيح مسلم: 1157 . (مسند احمد: 3009)

ترجمة الحديث عثمان بن حکیم کہتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے ماہِ رجب کے روزوں کے بارے میں پوچھا کہ اس بارے میں ان کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کسی وقت اس قدر کثرت سے روزے رکھنا شروع کر دیتے کہ ہم سمجھتے کہ اب آپ ﷺ کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے، لیکن پھر آپ ﷺ اتنے عرصے کے لیے روزے ترک کرنا شروع کر دیتے کہ ہم یہ سمجھتے اب آپ ﷺ کبھی بھی روزہ نہیں رکھیں گے۔

صِيَامُ النَّبِيِّ ﷺ وَاِكْثَارُهُ الصَّوْمَ فِيْ شَعْبَانَ وَفَضْلُ الصِّيَامِ فِيْهِ

نبی کریم ﷺ کے ماہِ شعبان میں بکثرت روزے رکھنے اور اس مہینے میں روزوں کی فضیلت

[3933/1889]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ، وَمَا اسْتَكْمَلَ شَهْرًا قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَاَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ قَطُّ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1969، صحيح مسلم: 1156 . (مسند احمد: 25195)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: بعض اوقات رسول اللہ ﷺ اس قدر کثرت سے روزے رکھنا شروع کر دیتے کہ ہم کہتے کہ اب آپ ﷺ روزہ نہیں چھوڑیں گے، لیکن پھر اس قدر طویل عرصہ تک روزہ چھوڑ دیتے کہ ہم سمجھتے کہ اب آپ ﷺ نفلی روزے نہیں رکھیں گے، آپ ﷺ نے ماہِ رمضان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے تھے اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے شعبان کی بہ نسبت کسی دوسرے مہینے میں زیادہ روزے رکھے ہوں۔

[3937/1890]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی قَیْسٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ: كَانَ اَحَبَّ الشُّهُوْرِ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یَّصُوْمَهُ شَعْبَانُ، ثُمَّ یَصِلُهُ بِرَمَضَانَ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2431، سنن النسائی: 4/ 199. (مسند احمد: 25548)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو نفلی روزے رکھنے کے لیے سب سے زیادہ پسندیدہ شعبان کا مہینہ تھا، آپ ﷺ اس ماہ میں روزے رکھ کر اسے ماہِ رمضان کے ساتھ ملا دیتے۔

[3938/1891]...... عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا سُئِلَتْ عَنْ صَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ وَیَتَحَرَّی الإِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسَ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 745، سنن النسائی: 4/ 203. (مسند احمد: 24508)

ترجمۃ الحدیث خالد بن معدان کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے نفلی روزوں کے متعلق پوچھا گیا، انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ ماہِ شعبان میں روزے رکھتے تھے اور سوموار اور جمعرات کے دنوں کے روزے کا خصوصی اہتمام کرتے تھے۔

اَلنَّهْیُ عَنِ الصَّوْمِ فِی النِّصْفِ الثَّانِیْ مِنْ شَعْبَانَ وَالرُّخْصَةُ فِیْ ذَالِكَ

شعبان کے دوسرے نصف میں روزہ رکھنے کی ممانعت اور اس کی رخصت کا بیان

[3943/1892]...... عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْقُوْبَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ، فَاَمْسِكُوْا عَنِ الصَّوْمِ حَتّٰی یَكُوْنَ رَمَضَانُ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2337، سنن ابن ماجه: 6151، سنن الترمذی: 738. (مسند احمد: 9707)

﴿ترجمة الحدیث﴾ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب شعبان کا مہینہ آدھا گزر جائے تو روزہ رکھنے سے رک جایا کرو، یہاں تک کہ ماہِ رمضان آجائے۔

صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ غَيْرِ مُعَيَّنَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

ماہِ صبر یعنی (رمضان) اور باقی مہینوں میں ہر ماہ کے غیر متعین تین روزے رکھنے کا بیان

[3945/1893]...... عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا نَزَلُوْا أَرْسَلُوْا إِلَيْهِ، وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَلَمَّا وَضَعُوْا الطَّعَامَ وَكَادُوا أَنْ يَفْرُغُوْا جَاءَ، فَقَالُوْا: هَلُمَّ فَكُلْ فَأَكَلَ، فَنَظَرَ الْقَوْمُ إِلَى الرَّسُوْلِ فَقَالَ: مَا تَنْظُرُوْنَ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: صَدَقَ، وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: ((صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ، وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ.)) فَقَدْ صُمْتُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ فَأَنَا مُفْطِرٌ فِي تَخْفِيفِ اللّٰهِ، صَائِمٌ فِي تَضْعِيفِ اللّٰهِ.

﴿تخریج الحدیث﴾ صحیح: مسند ابوداؤد الطیالسی: 2393، سنن البیھقی: 4/ 293. (مسند احمد: 10663)

﴿ترجمة الحدیث﴾ ابوعثمان سے روایت ہے کہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تھے، جب وہ ایک مقام پر ٹھہرے تو لوگوں نے ان کی طرف کھانا کھانے کا پیغام بھیجا، جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے کہا: میں تو روزے سے ہوں۔ لوگوں نے کھانا لگایا اور جب وہ فارغ ہونے کے قریب تھے تو سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے، لوگوں نے دوبارہ کھانے کی دعوت دی، تو اس بار انھوں نے کھانا شروع کر دیا، یہ صورتحال دیکھ کر لوگوں نے پہلے والے قاصد کی طرف از راہِ تعجب دیکھنا شروع کر دیا، کیونکہ اسی نے روزے کا پیغام دیا تھا، لیکن اس نے کہا: تم کیا دیکھ رہے ہو؟ اللہ کی قسم! انہوں نے کہا تھا کہ وہ روزے سے ہیں۔ اس وقت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سچ کہہ رہا ہے، بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: ''ماہِ رمضان کے روزے اور پھر ہر ماہ کے تین روزے سال بھر کے روزوں کے برابر ہیں.)) میں نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس مہینے کے آغاز میں تین روزے رکھ لیے تھے، اب میں اللہ تعالیٰ کی رعایت کی بنیاد پر روزہ افطار کر رہا ہوں، جبکہ میں نے اللہ سے کئی گنا اجر پانے کے لیے روزہ رکھا تھا۔

[3946/1894]...... عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ بَابِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ وَفِيْنَا أَبُوْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ

كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ ، وَيُذْهِبُ مَغَلَّةَ الصَّدْرِ)) قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مَغَلَّةُ الصَّدْرِ؟ قَالَ: ((رِجْسُ الشَّيْطَانِ .))

تخريج الحديث صحيح لغيره: مسند ابوداؤد الطيالسي: 482. (مسند احمد: 21364)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ماہِ صبر یعنی رمضان کے روزے اور پھر ہر ماہ کے تین روزے سال بھر کے روزوں کے برابر ہیں، ان سے سینہ کی کدورت زائل ہو جاتی ہے۔'' میں نے پوچھا: سینے کی کدورت سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: شیطان کی پلیدی۔

[3952/1895]...... عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّهِ كَانَ؟ فَقَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ كَانَ .

تخريج الحديث صحيح مسلم: 1160. (مسند احمد: 25127)

ترجمة الحديث سیدہ معاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے تھے، سیدہ معاذہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: وہ مہینے کے کون سے تین دن تھے؟ انھوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کی کوئی پروانہیں کرتے تھے کہ کون سے دن ہیں۔

صَوْمُ أَيَّامِ الْبِيْضِ

ایامِ بیض کے روزوں کا بیان

[3953/1896]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى أَعْرَابِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِأَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا وَمَعَهَا صِنَابُهَا وَأُدْمُهَا ، فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَأْكُلْ ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَأْكُلُوا فَأَمْسَكَ الْأَعْرَابِيُّ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْكُلَ؟)) قَالَ: إِنِّي أَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ ، قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْأَيَّامَ الْغُرَّ .))

تخريج الحديث صحيح: سنن النسائي: 4/ 222. (مسند احمد: 8434)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدّو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خرگوش بھون کر لایا اور اس کے ساتھ رائی اور کشمش کی چٹنی اور سالن بھی تھا، اس نے لا کر آپ کے سامنے رکھ دیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تو نہ کھایا، البتہ اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ کھائیں، بدّو نے کھانے سے ہاتھ روکے رکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تم کیوں نہیں کھا رہے؟ اس نے کہا: میں ہر ماہ تین دن روزے رکھتا ہوں، (ایک روزہ

آج رکھا ہوا ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم نے روزے رکھنے ہوں تو ایام بیض کے روزے رکھا کرو۔“

[3954/1897]...... عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِطَعَامٍ فَدَعَا إِلَيْهِ رَجُلاً، فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: وَأَيُّ الصِّيَامِ تَصُوْمُ؟ لَوْلَا كَرَاهِيَةُ أَنْ أَزِيْدَ أَوْ أَنْقُصَ لَحَدَّثْتُكُمْ بِحَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ جَاءَهُ الْأَعْرَابِيُّ بِالْأَرْنَبِ، وَلٰكِنْ أَرْسِلُوْا إِلٰى عَمَّارٍ، فَلَمَّا جَاءَهُ عَمَّارٌ، قَالَ: أَشَاهِدٌ أَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَاءَهُ الْأَعْرَابِيُّ بِالْأَرْنَبِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ بِهَا دَمًا. فَقَالَ: ((كُلُوْهَا.)) قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: ((وَأَيُّ الصِّيَامِ تَصُوْمُ؟)) قَالَ: أَوَّلَ الشَّهْرِ وَآخِرَهُ، قَالَ: ((إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الثَّلَاثَ عَشْرَةَ وَالْأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَالْخَمْسَ عَشْرَةَ.))

تخریج الحدیث حسن: مسند ابوداؤد الطیالسی: 44، سنن الکبریٰ للنسائی: 4823، مصنف عبد الرزاق: 7874، صحیح ابن خزیمۃ: 2127. (مسند احمد: 210)

ترجمة الحديث ابن حوتکیہ کہتے ہیں کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا، انھوں نے ایک آدمی کو کھانے کی دعوت دی، لیکن اس نے کہا: میں تو روزے سے ہوں۔ انہوں نے کہا: تم کن دنوں میں روزے رکھتے ہو؟ اگر کمی بیشی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث سناتا، جس کے مطابق ایک بدّو آپ کی خدمت میں ایک خرگوش لے کر حاضر ہوا تھا، البتہ تم سیّدنا عمار رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ جب وہ آئے تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ اس روز موجود تھے، جس دن ایک بدّو ایک خرگوش لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اس بدّو نے کہا تھا: میں نے دیکھا کہ اسے خون آتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس کو کھالو۔“ اس بدّو نے کہا: میں تو روزے سے ہوں۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”تم مہینے کے کون سے دنوں میں روزے رکھتے ہو؟“ اس نے کہا: مہینے کے شروع اور آخر میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم نے روزے رکھنے ہوں تو چاند کی 13، 14 اور 15 تاریخوں کا رکھا کرو۔“

صَوْمُ سِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ

ماہِ شوال کے چھ روزوں کا بیان

[3963/1898]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، فَكَأَنَّمَا صَامَ السَّنَةَ كُلَّهَا))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن البیھقی: 4/ 292. (مسند احمد: 14477)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ماہِ رمضان کے اور پھر شوال کے چھ روزے رکھے، اس نے گویا سال بھر روزے رکھے۔''

[3965/1899]...... عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، فَشَهْرٌ بِعَشَرَةِ اَشْهُرٍ، وَصِيَامُ سِتَّةِ اَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ، فَذَالِكَ تَمَامُ صِيَامِ السَّنَةِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 1715. (مسند احمد: 22412)

ترجمۃ الحدیث مولائے رسول سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے، تو یہ ایک مہینہ ثواب میں دس مہینوں کے برابر ہو جائے گا اور پھر افطاری یعنی عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھ لیے تو یہ ثواب کے لحاظ سے پورے سال کے روزے ہو جائیں گے۔''

صِيَامُ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ

ہفتہ اور اتوار کے روزوں کا بیان

[3968/1900]...... عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ سَلَمَةَ (زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ) رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مِمَّا يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ: ((إِنَّهُمَا عِيْدَا الْمُشْرِكِيْنَ، فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن الکبریٰ للنسائی: 2776، صحیح ابن حبان: 3646، صحیح ابن خزیمة: 2167، المستدرك الحاكم: 1/ 436، سنن البيهقی: 4/ 303. (مسند احمد: 26750)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روزے والے دوسرے دنوں کی بہ نسبت ہفتہ اور اتوار کا بکثرت روزہ رکھتے تھے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: ''یہ مشرکوں یعنی یہود و نصاریٰ کی عیدوں کے دن ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں۔''

اِسْتِحْبَابُ صِيَامِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

سوموار اور جمعرات کے روزوں کے مستحب ہونے کا بیان

[3969/1901]...... عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ الْاَيَّامَ يَسْرُدُ، حَتّٰى يُقَالَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ الْاَيَّامَ حَتّٰى لَا يَكَادَ اَنْ يَصُوْمَ إِلَّا يَوْمَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَا فِی

صِيَامِهِ، وَإِلَّا صَامَهُمَا، وَلَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ مَا يَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ تَصُوْمُ لَا تَكَادُ اَنْ تُفْطِرَ وَتُفْطِرُ حَتّٰى لَاتَكَادُ اَنْ تَصُوْمَ إِلَّا يَوْمَيْنِ، إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا، قَالَ: ((اَيُّ يَوْمَيْنِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، قَالَ: ((ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيْهِمَا الْاَعْمَالُ عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَاُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَاَنَا صَائِمٌ.)) قَالَ: قُلْتُ: وَلَمْ اَرَكَ تَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ، قَالَ: ((ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ، وَهُوَ شَهْرٌ يُرْفَعُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاُحِبُّ اَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَاَنَا صَائِمٌ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 2436. (مسند احمد: 21753)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کثرت اور تسلسل کے ساتھ اس قدر روزے رکھتے کہ کہا جاتا کہ اب آپ ﷺ کسی روزے کا ناغہ نہیں کریں گے، لیکن پھر جب آپ ﷺ ناغے شروع کرتے تو اس قدر کثرت سے کرتے کہ ایسے لگتا کہ اب آپ ﷺ روزہ نہیں رکھیں گے، ما سوائے ہفتہ کے دو دنوں کے کہ اگر آپ ﷺ مسلسل روزوں میں ان کے روزے رکھ چکے ہوتے تو ٹھیک، وگرنہ افطاری والے دنوں میں ان کا روزہ رکھ لیتے تھے، اور آپ ﷺ باقی مہینوں کی بہ نسبت شعبان کے زیادہ روزے رکھتے تھے۔ ایک دن میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! بسا اوقات آپ اس انداز میں لگاتار روزے شروع کر دیتے ہیں کہ لگتا ہے کہ اب آپ ناغہ نہیں کریں گے، لیکن پھر آپ یوں روزے ترک کرنا شروع کرتے ہیں کہ لگتا ہے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے، ما سوائے دو دنوں کے کہ اگر وہ آپ کے روزے میں داخل ہو چکے ہوں تو ٹھیک، وگرنہ صرف ان کے روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے پوچھا: ''کونسے دو دن؟'' میں نے کہا: سوموار اور جمعرات کے دن، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان دنوں میں لوگوں کے اعمال جہاں کے پروردگار کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور اس حال میں پیش کیے جائیں کہ میں روزہ کی حالت میں ہوں۔'' میں نے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ باقی مہینوں کی بہ نسبت شعبان میں زیادہ روزے رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ مہینہ، جو رجب اور رمضان کے درمیان آتا ہے، لوگ اس سے غافل ہیں، حالانکہ اس میں لوگوں کے اعمال ربّ العالمین کے حضور پیش کیے جاتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ کے سامنے اس حال میں پیش کیے جائیں کہ میں اس وقت روزے کی حالت میں ہوں۔''

[3971/1902]...... عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ، قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ، قَالَ: فَقَالَ: ((إِنَّ الْاَعْمَالَ تُعْرَضُ كُلَّ اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ اَوْ كُلَّ يَوْمِ

اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ اَوْ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ، فَيَقُوْلُ: اَخِّرْهُمَا .))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 2565 . (مسند احمد: 8361)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسانوں کے اعمال سوموار اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ پر پیش کیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان یا ہر مومن کو بخش دیتا ہے، ما سوائے ان دو آدمیوں کے کہ جن کے درمیان قطع تعلقی ہوتی ہے، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے: ان کے معاملے کو مؤخر کردو۔''

صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

داود علیہ السلام کے روزوں یعنی ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے کا بیان

[3974/1903]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَاَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَهُ، وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا .

تخريج الحديث صحيح البخاري: 1131، صحيح مسلم: 1159 . (مسند احمد: 6491)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''داود علیہ السلام کے روزے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں اور اسی طرح ان کی رات کی نماز اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے، وہ نصف رات سونے کے بعد ایک تہائی رات قیام کرتے اور پھر رات کا چھٹا حصہ سو جاتے، رہا مسئلہ روزوں کا تو وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے۔''

[3975/1904]...... عَنْ اَبِى سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَقَدْ اُخْبِرْتُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَعَمْ، قَالَ: ((فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ بِحَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ .)) قَالَ: فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدَ عَلَيَّ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّى اَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: ((فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ .)) قَالَ: فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدَ عَلَيَّ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّى اَجِدُ قُوَّةً، قَالَ:

((صُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ.)) قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا كَانَ صِيَامُ دَاوُدَ (عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ) قَالَ: ((كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1975، 5199، صحيح مسلم: 1159. (مسند احمد: 6867)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم ساری رات قیام کرتے ہو اور ہر روز روزہ رکھتے ہو۔'' میں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ رکھا کرو اور ناغہ بھی کیا کرو اور رات کو قیام بھی کیا کر اور سویا بھی کر، کیونکہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے، تیری اہلیہ کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے، مہینہ میں تین روزے رکھ لیا کر، اتنے ہی تیرے لیے کافی ہیں۔'' لیکن ہوا یوں کہ میں نے سختی کی، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھ پر سختی فرمائی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے اندر اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر تو ہر ہفتہ میں تین دن روزے رکھ لیا کر۔'' لیکن میں نے سختی کی اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھ پر سختی کی اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے اندر اس سے زیادہ روزے رکھنے کی قوت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر تو اللہ کے نبی داوٗد علیہ السلام کی طرح روزے رکھ لیا کر اور ان پر اضافہ نہ کر۔'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! داوٗد علیہ السلام کیسے روزے رکھتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے۔''

صَوْمُ تِسْعِ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ لِغَيْرِ الْحَاجِّ

حاجیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے ذوالحجہ کے نو دنوں کے اور یومِ عرفہ کے روزوں کا بیان

[3979/1905]...... عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ سَنَتَيْنِ مَاضِيَةً وَمُسْتَقْبَلَةً، وَصَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يُكَفِّرُ سَنَةً مَاضِيَةً.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1977. (مسند احمد: 22535)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یوم عرفہ یعنی (9) ذوالحجہ کا روزہ گزشتہ اور آئندہ دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے اور یومِ عاشوراء کا روزہ ایک گزشتہ سال کے گناہوں کا۔''

كَرَاهَةُ ذَالِكَ لِلْحَاجِّ

حجاج کرام کے لیے نو ذوالحجہ کے روزے کی کراہت کا بیان

[3981/1906]...... عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي بَيْتِهِ

فَسَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ .

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 2440، سنن النسائی: 2830، سنن ابن ماجہ: 1732 . (مسند احمد: 9760)

ترجمۃ الحدیث مولائے ابن عباس جناب عکرمہ کہتے ہیں: میں سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے گھر پر حاضر ہوا اور ان سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عرفات کے میدان میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

[3982/1907]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُهُ بِعَرَفَةَ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ رُمَّانًا، فَقَالَ: ادْنُ فَكُلْ، لَعَلَّكَ صَائِمٌ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَصُوْمُهُ، وَقَالَ مَرَّةً: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَصُمْ هٰذَا الْيَوْمَ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن البیہقی: 4/ 283، سنن الکبریٰ للنسائی : 2814 . (مسند احمد: 3266)

ترجمۃ الحدیث سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں عرفہ مقام میں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، جبکہ وہ انار کھا رہے تھے، انھوں نے مجھے کہا: قریب آ جاؤ اور کھاؤ، لیکن لگتا ہے کہ تم نے روزہ رکھا ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ تو اس دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ اور ایک دفعہ انھوں نے یوں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن کا روزہ نہیں رکھا۔

[3983/1908]...... عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ: لَمْ يَصُمْهُ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ يَوْمَ عَرَفَةَ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 751، سنن الکبریٰ للنسائی: 2825، 2827 . (مسند احمد: 5411)

ترجمۃ الحدیث نافع کا بیان ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یومِ عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے (دورانِ حج) عرفہ کے دن کا روزہ نہیں رکھا۔

اَلْاِعْتِكَافُ وَفَضْلُ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ
اعتکاف اور ماہ رمضان کے آخری عشرے کی فضیلت

فَضْلُ الْاِعْتِكَافِ وَبَيَانُ زَمَانِهِ وَمَكَانِهِ
اعتکاف کی فضیلت اور اس کے زمان و مکان کا بیان

[3991/1909]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا، اَلْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ، إِنْ غَابُوْا يَفْتَقِدُوْهُمْ، وَإِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ، وَإِنْ كَانُوْا فِي حَاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ.))

تخریج الحدیث صحیح: سلسلة الصحيحه: 3401. (مسند احمد: 9424)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک بعض لوگ مسجد نشیں ہوتے ہیں کہ فرشتے ان کے ہم نشیں ہوتے ہیں' اگر وہ غائب ہو جائیں تو وہ انھیں تلاش کرتے ہیں' اگر وہ بیمار پڑ جائیں تو وہ ان کی تیمارداری کرتے ہیں اور اگر انھیں کوئی ضرورت ہو تو وہ ان کی اعانت کرتے ہیں۔''

[3992/1910]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: اِعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَاتُّخِذَ لَهُ بَيْتٌ مِنْ سَعَفٍ، قَالَ: فَاَخْرَجَ رَاْسَهُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ بِمَا يُنَاجِي رَبَّهُ، وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقِرَاءَةِ.))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 2/ 448، مسند البزار: 726، صحیح ابن خزیمة: 2237. (مسند احمد: 5349)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا، اس لیے آپ ﷺ کے لیے کھجور کی شاخوں کا ایک حجرہ بنایا گیا، ایک دن آپ ﷺ نے حجرے سے سر نکالا اور فرمایا: ''بے شک نمازی اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے، تم میں سے ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے رب سے کس قسم کی مناجات کر رہا ہے اور کوئی آدمی دوسرے کے پاس بلند آواز میں

قراءت نہ کرے۔''

[3995/1911]...... عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَيَقُوْلُ: ((اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ .)) يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2019، صحيح مسلم: 1172. (مسند احمد: 24233)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے، نیز آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''تم شب قدر کو آخری دس راتوں میں تلاش کیا کرو۔''

وَقْتُ الدُّخُوْلِ فِي الْمُعْتَكَفِ وَاسْتِحْبَابُ قَضَاءِ الْاِعْتِكَافِ اِذَا فَاتَ مَنِ اعْتَادَهُ لِمَانِعٍ

جائے اعتکاف میں داخل ہونے کے وقت کا بیان، نیز جو شخص اس کا عادی ہو اور اس سے بوجہ عذر رہ جائے تو اس کی قضائی کے مستحب ہونے کا بیان

[3997/1912]...... عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَسَافَرَ سَنَةً فَلَمْ يَعْتَكِفْ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا .

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 2463، سنن ابن ماجه: 1770. (مسند احمد: 21277)

ترجمة الحديث سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ماہِ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کیا کرتے تھے، لیکن ایک سال آپ ﷺ کو ایک سفر کرنا پڑ گیا، جس کی وجہ سے آپ ﷺ اعتکاف نہ کر سکے، پھر آپ ﷺ نے اگلے سال کو بیس دن کا اعتکاف کیا تھا۔

[3999/1913]...... عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ وَالْعَشْرَ الْاَوْسَطَ، فَمَاتَ حِيْنَ مَاتَ يَعْتَكِفُ عِشْرِيْنَ يَوْمًا .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2044، 4998. (مسند احمد: 9212)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ماہِ رمضان کے آخری اور درمیانی دو عشروں کا اعتکاف کرتے تھے، جب آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ بیس دنوں کا اعتکاف کرتے تھے۔

مَا يَجُوْزُ فِعْلُهُ لِلْمُعْتَكِفِ وَمَا لَا يَجُوْزُ

معتکف کے لیے جائز اور ناجائز امور کا بیان

[4002/1914]...... عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُعْتَكِفًا وَكَانَ لَا

يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الإِنْسَانِ ، قُلْتُ: فَغَسَلْتُ رَأْسَهُ وَإِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ عَتَبَةَ الْبَابِ .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 295، 2028، 5925، صحيح مسلم: 297. (مسند احمد: 25984)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسانی ضرورت کے علاوہ گھر میں نہیں آتے تھے، اور جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھوتی تو میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان دروازے کی دہلیز ہوتی تھی۔

[4004/1915]...... عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: وَإِنْ كُنْتُ لَأَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ ، وَالْمَرِيْضُ فِيْهِ فَمَا أَسْأَلُ عَنْهُ إِلَّا وَأَنَا مَارَّةٌ ، وَإِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ قَالَ: يُوْنُسُ ، إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2029، صحيح مسلم: 297. (مسند احمد: 24521)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: جب میں اعتکاف کے دوران بوجۂ ضرورت گھر جاتی اور وہاں کوئی مریض ہوتا تو میں چلتے چلتے ہی اس کا حال دریافت کر لیتی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں اپنا سر میری طرف کرتے اور میں کنگھی کر دیا کرتی اور ایسی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف انسانی ضرورت کی خاطر گھر تشریف لاتے تھے۔

[4005/1916]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ (زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَرضی اللہ عنہا) قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ ، فَقَامَ مَعِي يَقْلِبُنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَسْرَعَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((عَلٰى رِسْلِكُمَا ، إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ .)) فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ الإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ ، وَإِنِّي خَشِيْتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوْبِكُمَا شَرًّا ، أَوْ ، قَالَ: شَيْئًا .))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 3281، صحيح مسلم: 2175. (مسند احمد: 26863)

ترجمة الحديث زوجۂ رسول سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے، میں رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے لیے آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیں، پھر جب میں اٹھ کر واپس جانے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے واپس پہنچانے کے لیے میرے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے، ان کی رہائش گاہ اس

مقام میں تھی، جو بعد میں سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا گھر بن گیا تھا، اتنے میں دو انصاری آدمیوں کا وہاں سے گزر ہوا، جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ جلدی سے گزرنے لگے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''ٹھہر جاؤ (اور پہلے والی چال ہی چلو)، یہ خاتون میری اہلیہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا ہے۔'' انہوں نے کہا: سبحان اللہ، (بڑا تعجب ہے) اے اللہ کے رسول! (اس وضاحت کی کیا ضرورت ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے، اس لیے مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی برا خیال ڈال دے۔''

جَوَازُ اعْتِكَافِ النِّسَاءِ حَتَّى الْمُسْتَحَاضَةِ

استحاضہ والی خاتون سمیت عورتوں کے اعتکاف کے جواز کا بیان

[4008/1917]...... عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَجُهُ مِنْ بَعْدِهِ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2026، صحیح مسلم: 1171. (مسند احمد: 24613)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے اعتکاف کیا۔

اَلْاِجْتِهَادُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں بھرپور کوشش کے ساتھ عبادت کرنے کا بیان

[4009/1918]...... عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوْقِظُ اَهْلَهُ (وَفِي لَفْظٍ: نِسَاءَهُ) فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ .

تخریج الحدیث **حسن**: سنن الترمذی: 795. (مسند احمد: 762)

ترجمة الحديث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل وعیال کو عبادت کے لیے بیدار رکھتے تھے۔

[4011/1919]...... عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها تَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْيَا اللَّيْلَ، وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2024، صحیح مسلم: 1174. (مسند احمد: 24131)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ماہِ رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ رات کو خود بھی بیدار رہتے اور اپنے اہل وعیال کو بھی جگا کر رکھتے اور چادر کس لیتے تھے۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهَا وَفِيْ أَيِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ تَكُوْنُ فَضْلُهَا وَمَا يَقُوْلُ مَنْ رَآهَا

شب قدر اور اس کی فضیلت کا بیان، نیز اس امر کا بیان کہ وہ ماہِ رمضان کی کونسی رات ہوتی ہے شب قدر کی فضیلت اور اس رات کی خصوصی دعاء کا بیان

[4014/1920]...... عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 2014. (مسند احمد: 7280)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے بحالت ایمان اور اجر وثواب کے حصول کی خاطر ماہِ رمضان کا قیام کیا، اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

[4016/1921]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: ((تَقُوْلِيْنَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي.))

تخريج الحديث صحيح: سنن الترمذي: 3513. (مسند احمد: 25384)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: اے اللہ کے رسول! اگر میں شب قدر کو پالوں تو کونسی دعا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ دعا کرنا: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي۔ (اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، لہٰذا مجھے معاف کر دے۔)''

اِنَّهَا الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ فِي الْوِتْرِ مِنْهَا اَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ وَذِكْرُ اَمَارَاتِهَا

شب قدر کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہونے یا ماہِ رمضان کی آخری رات ہونے اور اس کی علامتوں کا بیان

[4023/1922]...... عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ للّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: ((هِيَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَإِنَّهَا فِي وِتْرِ لَيْلَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ اَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ اَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ اَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، مَنْ قَامَهَا

احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَمَا تَأَخَّرَ) .))

تخریج الحدیث حسن: مسند الشاشی : 1288 . (مسند احمد: 22763)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شب قدر کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ رات ماہِ رمضان میں ہوتی ہے، پس تم اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو اور اس عشرے کی بھی طاق راتوں میں، یعنی اکیسویں یا تیئسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا رمضان کی آخری رات میں، جس نے اجروثواب کے حصول کے لیے اس رات قیام کیا، اس کی اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

اِنَّهَا فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

ماہِ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر کے ہونے کا بیان

[4026/1923]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((اِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِي وِتْرٍ ، فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُهَا فَنُسِّيْتُهَا وَهِيَ لَيْلَةُ مَطَرٍ وَرِيْحٍ اَوْ قَالَ: قَطْرٍ وَرِيْحٍ .))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند البزار: 1031، المعجم الکبیر الطبرانی: 1962 . (مسند احمد: 20930)

ترجمة الحدیث سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم شب قدر کو ماہِ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، میں نے اس رات کو دیکھا تو تھا، لیکن پھر مجھے بھلا دیا گیا، (اس دفعہ) یہ بارش اور ہوا والی رات ہوگی۔''

اِنَّهَا لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ

رمضان کی اکیسویں رات کے شب قدر ہونے کا بیان

[4033/1924]...... عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ: تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: إِنَّهَا تَدُوْرُ مِنَ السَّنَةِ فَمَشَيْنَا اِلٰى اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ! سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، اِعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعَشْرَ الْوَسَطَ مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ رَجَعَ وَرَجَعْنَا مَعَهُ ، وَاُرِيَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِيَهَا ، فَقَالَ: ((إِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا فَأَرَانِي اَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِيْنٍ ، فَمَنِ اعْتَكَفَ مَعِيَ

فَلْيَرْجِعْ إِلٰى مُعْتَكَفِهِ، اِبْتَغُوْهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِى الْوِتْرِ مِنْهَا وَهَاجَتْ عَلَيْنَا السَّمَاءُ آخِرَ تِلْكَ الْعَشِيَّةِ، وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ عَرِيْشًا مِنْ جَرِيْدٍ، فَوَكَفَ، فَوَالَّذِى هُوَ اَكْرَمَهُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَرَاَيْتُهُ يُصَلِّىْ بِنَا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَإِنَّ جَبْهَتَهُ وَاَرْنَبَةَ اَنْفِهِ فِى الْمَاءِ وَالطِّيْنِ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 2018، 2027، صحيح مسلم: 1167. (مسند احمد: 11186)

ترجمة الحديث ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں شب قدر کا تذکرہ ہوا۔ تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ سارے سال میں گھومتی ہے۔ یعنی کبھی کسی مہینہ میں آتی ہے اور کبھی کسی مہینہ میں۔ تو ہم سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے۔ میں نے کہا: ابوسعید رضی اللہ عنہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق کچھ سنا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے درمیانی عشرہ کا اعتکاف کیا۔ اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اعتکاف کیا۔ جب بیس کی صبح ہوئی تو آپ اور ہم سب اعتکاف سے باہر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر کے متعلق حتمی طور پر بتلا دیا گیا تھا لیکن بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ علم بھلوا دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب قدر کو دیکھا پھر مجھے وہ بھلوا دی گئی۔ اس رات میں نے خود کو دیکھا کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ جن لوگوں نے میرے ساتھ اعتکاف کیا وہ واپس آ جائیں۔ اب اس رات کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کریں۔ اس دن کے آخری حصہ میں ہم پر آسمان خوب برسا۔ مسجد کی چھت شاخوں کی تھی۔ وہ بہہ پڑی۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت سے نوازا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل کی میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک پر کیچڑ لگی ہوئی تھی۔

اِنَّهَا لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ

رمضان کی تیئسویں رات کے شب قدر ہونے کا بیان

[4034/1925]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهُمْ وَسَاَلُوْهُ عَنْ لَيْلَةٍ يَتَرَاءَوْنَهَا فِى رَمَضَانَ، قَالَ: ((لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1379. (مسند احمد: 16044)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کے بارے میں شب قدر کے بارے میں سوال کیا، تا کہ وہ اسے تلاش کریں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ

تئیسویں رات ہے۔''

[4035/1926]...... وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((رَاَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا وَاَرَانِى صَبِيْحَتَهَا اَسْجُدُ فِى مَاءٍ وَطِيْنٍ.)) فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَانْصَرَفَ وَإِنَّ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ عَلٰى جَبْهَتِهِ وَاَنْفِهِ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1168. (مسند احمد: 16045)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے شب قدر کو دیکھا تو تھا، لیکن پھر وہ مجھے بھلوا دی گئی، اب میں دیکھتا ہوں کہ میں اس رات کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔'' پس تئیسویں رات کو بارش ہوئی اور آپ ﷺ نے ہمیں (صبح) کی نماز پڑھائی، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا نشان تھا۔

[4039/1927]...... عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: أُتِيْتُ وَأَنَا نَائِمٌ فِى رَمَضَانَ، فَقِيْلَ لِى: إِنَّ اللَّيْلَةَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، قَالَ: فَقُمْتُ وَاَنَا نَاعِسٌ فَتَعَلَّقْتُ بِبَعْضِ اَطْنَابِ فُسْطَاطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّى، قَالَ: فَنَظَرْتُ فِيْتِلْكَ اللَّيْلَةِ فَإِذَا هِىَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ.

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: المعجم الکبیر الطبرانی: 11777. (مسند احمد: 2302)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ماہِ رمضان میں سویا ہوا تھا، مجھے خواب میں کہا گیا کہ آج شب قدر ہے، میں اونگھتا ہوا اٹھ پڑا اور رسول اللہ ﷺ کے خیمے کی رسیوں کے ساتھ لٹکا، پھر جب میں آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، یہ تئیسویں رات تھی۔

اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَذِكْرُ اَمَارَاتِهَا

رمضان کی ستائیسویں رات کے شب قدر ہونے اور اس کی علامتوں کا بیان

[4042/1928]...... عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَذَاكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ أُبَىٌّ: اَنَا وَالَّذِىلَا اِلٰهَ غَيْرُهُ! اَعْلَمُ اَىَّ لَيْلَةٍ هِىَ، هِىَ اللَّيْلَةُ الَّتِى اَخْبَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ تَمْضِى مِنْ رَمَضَانَ وَآيَةُ ذَالِكَ اَنَّ الشَّمْسَ تُصْبِحُ الْغَدَ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ تَرَقْرَقُ، لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ، فَزَعَمَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ اَنَّ زِرًّا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَصَدَهَا ثَلَاثَ

سِنِيْنَ مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ يَدْخُلُ رَمَضَانُ إِلٰى آخِرِهِ، فَرَآهَا تَطْلُعُ صَبِيْحَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ، تَرَقْرَقُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ (وَفِي رِوَايَةٍ: بَيْضَاءَ تَرَقْرَقُ).

تخريج الحديث صحيح مسلم: 762. (مسند احمد: 21190)

ترجمة الحديث زر بن جیش بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے شب قدر کے بارے میں آپس میں بحث کی، سیّدنا ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: معبودِ برحق کی قسم! میں جانتا ہوں کہ وہ کونسی رات ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے بارے میں بتلایا تھا، یہ ماہِ رمضان کی ستائیس تاریخ کی رات ہے، اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کی صبح کو جب سورج بلند ہو رہا ہوتا ہے تو اس کی شعائیں نہیں ہوتیں۔ سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ زرّ نے اسے بتلایا کہ اس نے مسلسل تین برس تک پورا ماہِ رمضان طلوع آفتاب کا مشاہدہ کیا اور دیکھا کہ واقعی ستائیس کی صبح کو سورج طلوع کے بعد جب بلند ہو رہا ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی، جبکہ اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

[4043/1929]...... عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ: ((لَا اَحْسَبُ مَا تَطْلُبُوْنَ إِلَّا وَرَاءَكُمْ.)) ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: ((لَا اَحْسَبُ مَا تَطْلُبُوْنَ إِلَّا وَرَاءَكُمْ.)) فَقُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ حَتّٰى اَصْبَحَ وَسَكَتَ.

تخريج الحديث صحيح: صحيح ابن خزيمة: 2205. (مسند احمد: 21566)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے ماہِ رمضان کی تئیسویں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے پہلے ایک تہائی تک قیام کیا، لیکن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ تم جس چیز کو تلاش کر رہے ہو، وہ بعد میں آئے گی۔'' پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پچیسویں رات کو نصف رات تک قیام کیا، لیکن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ تم جس رات کے متلاشی ہو وہ اس کے بعد ہوگی۔'' سو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ستائیسویں شب کو صبح تک قیام کیا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔

[4047/1930]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنِّي شَيْخٌ عَلِيْلٌ، يَشُقُّ عَلَيَّ الْقِيَامُ فَاْمُرْنِي بِلَيْلَةٍ لَعَلَّ اللّٰهَ يُوَفِّقُنِي فِيْهَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالسَّابِعَةِ.))

تخريج الحديث صحيح: المعجم الكبير للطبراني: 11836، سنن البيهقي: 4/ 312. (مسند احمد: 2149)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اوراس نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں بوڑھا اور بیمار آدمی ہوں، میرے لیے قیام کرنا مشکل ہے، لہٰذا آپ میرے لیے کسی ایک رات کا تعین کر دیں، شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس میں شب ِ قدر کی سعادت سے نواز دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ساتویں یعنی ستائیسویں رات کا اہتمام کرو۔''

[4049/1931]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى اَبِى هٰذَا الْحَدِيْثَ وَسَمِعْتُهُ سَمَاعًا، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ: اَخْبَرَنِى، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِى لَيْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ: ((مَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِى لَيْلَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ)) قَالَ: شُعْبَةُ وَذَكَرَ لِى رَجُلٌ ثِقَةٌ عَنْ سُفْيَانَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: إِنَّمَا قَالَ: ((مَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِى السَّبْعِ الْبَوَاقِى.)) قَالَ شُعْبَةُ: فَلَا اَدْرِىْ قَالَ ذَا اَوْ ذَا، شُعْبَةُ شَكَّ، قَالَ اَبِى: الرَّجُلُ الثِّقَةُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ.

تخريج الحديث صحيح البخارى: 2015، صحيح مسلم: 1165. (مسند احمد: 7464)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شب ِ قدر کے بارے میں فرمایا: ''جو آدمی اس رات کا متلاشی ہو تو وہ اسے ستائیسویں شب میں تلاش کرے۔'' امام شعبہ نے کہا: ایک ثقہ آدمی نے مجھے بیان کیا کہ امام سفیان تو یہ کہا کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے تو اس طرح فرمایا تھا کہ ''جو آدمی اس رات کا متلاشی ہو تو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔'' امام شعبہ نے کہا: اب میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا یا دوسرا، امام شعبہ کو شک ہو گیا، امام احمد نے کہا: ثقہ آدمی سے مراد امام یحییٰ بن سعید قطان ہیں۔

كِتَابُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ کے ابواب

فَضْلُ الْحَجِّ وَوُجُوْبُهُ

حج اور عمرہ کی فضیلت کا بیان

[4051/1932]...... عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ عِنْدَ اللّٰهِ إِیْمَانٌ لَا شَكَّ فِیْهِ، وَغَزْوٌ لَا غُلُوْلَ فِیْهِ، وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ.)) قَالَ أَبُوْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ: حَجٌّ مَبْرُوْرٌ یُكَفِّرُ خَطَایَا تِلْكَ السَّنَةِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 26، 1519، صحیح مسلم: 83. (مسند احمد: 5711)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالی کے ہاں سب سے زیادہ فضیلت والے اعمال یہ ہیں: ایسا ایمان جس میں کوئی شک نہ ہو، ایسا جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور۔'' سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حج مبرور تو اس سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔

[4052/1933]...... وَعَنْهُ أَیْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَجَّ (وَفِیْ رِوَایَةٍ: مَنْ أَمَّ هٰذَا الْبَیْتَ) فَلَمْ یَرْفُثْ، وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ كَهَیْئَتِهِ یَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1819، صحیح مسلم: 1350. (مسند احمد: 10409)

ترجمة الحديث: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے حج کے لیے اس گھر کا قصد کیا اور اس دوران نہ فحش کلامی کی اور نہ کوئی گناہ کیا تو وہ اس دن کی طرح یوں (معصوم) واپس لوٹے گا، جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔''

[4055/1934]...... عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّ مُتَابَعَةً بَيْنَهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ الْخَبَثَ.))

تخريج الحديث: صحيح لغيره: سنن ابن ماجه: 2887. (مسند احمد: 167)

ترجمة الحديث: سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یکے بعد دیگرے حج اور عمرہ ادا کرتے رہو، کیونکہ ان دونوں کو پے در پے ادا کرنے سے فقر وفاقہ اور گناہ یوں ختم ہو جاتے ہیں جیسے بھٹی میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے۔''

[4057/1935]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ دُوْنَ الْجَنَّةِ))

تخريج الحديث: صحيح لغيره: سنن الترمذى: 810، سنن النسائى: 5/ 115. (مسند احمد: 3669)

ترجمة الحديث: سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج اور عمرہ کی عبادات ایک دوسرے کے بعد ادا کرتے رہو، کیونکہ یہ دونوں فقر وفاقہ اور گناہوں کو یوں ختم کرتے ہیں، جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت سے کم تو ہے ہی نہیں۔''

[4058/1936]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ، وَالْعُمْرَتَانِ تُكَفِّرَانِ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الذُّنُوْبِ.))

تخريج الحديث: صحيح مسلم: 1349. (مسند احمد: 9941)

ترجمة الحديث: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج مبرور کا ثواب تو جنت ہی ہے اور دو عمرے اپنے درمیانی عرصے کے گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں۔''

[4060/1937]...... عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ يَأْجُوْجَ وَمَا جُوْجَ.))

تخريج الحديث: صحيح البخارى: 1593. (مسند احمد: 11219)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یاجوج اور ماجوج کے خروج کے بعد بھی بیت اللہ کا حج وعمرہ کیا جائے گا۔''

[4061/1938]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((النَّفَقَةُ فِي الْحَجِّ كَالنَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ.))

تخريج الحديث **حسن لغيره**: سنن البيهقي: 4/ 332. (مسند احمد: 23000)

ترجمۃ الحدیث سیدنا بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج کے دوران خرچ کرنا، اللہ تعالیٰ کی راہ یعنی جہاد میں خرچ کرنے کی طرح سات سو گنا تک بڑھ جاتا ہے۔''

وُجُوْبُ الْحَجِّ

حج کی فرضیت کا بیان

[4065/1939]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ.)) قَالَ: فَقَامَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ: فِيْ كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ قَالَ: ((لَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا أَوْ لَمْ تَسْتَطِيْعُوْا أَنْ تَعْمَلُوْا بِهَا، فَمَنْ زَادَ، فَهُوَ تَطَوُّعٌ.))

تخريج الحديث **صحيح**: سنن ابوداؤد: 1721، سنن ابن ماجه: 2886، سنن النسائي: 5/ 111. (مسند احمد: 2304)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے خطاب کیا اور فرمایا: ''لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے۔'' سیدنا اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا حج ہر سال فرض ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ ہر سال ہی واجب ہو جاتا اور اگر حج ہر سال فرض کر دیا گیا تو تم اس پر عمل نہیں کرو گے، یا اس پر عمل کرنے کی تم میں طاقت ہی نہیں ہو گی، ہاں جو آدمی ایک سے زائد مرتبہ حج کرے گا تو یہ نفلی عبادت ہوگی۔''

[4067/1940]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ، اَوْ أَحَدِهِمَا عَنِ الْآخَرِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ، فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيْضُ وَتَضِلُّ الضَّالَّةُ وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ.))

تخريج الحديث حسن: سنن ابن ماجه: 2883. (مسند احمد: 1834)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عباس، سیّدنا فضل رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں یا (راوی کو شک ہے) ان میں سے کوئی ایک دوسرے سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی حج کرنا چاہتا ہو وہ جلدی کرے، کیونکہ وہ بیمار ہوسکتا ہے، سواری گم ہوسکتی ہے یا کوئی اور مجبوری پیش آسکتی ہے۔''

[4068/1941]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ حَجَّةٌ، وَلَوْ قُلْتُ كُلَّ عَامٍ لَكَانَ))

تخريج الحديث صحيح: سنن الدارمی: 1789، مسند ابو داؤد الطيالسی: 2669. (مسند احمد: 2663)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ایک دفعہ حج کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور اگر میں کہہ دیتا کہ یہ ہر سال فرض ہے تو یہ ہو جاتا۔''

وُجُوْبُ الْحَجِّ عَلَى النِّسَاءِ وَفِيْ اُمُوْرٍ تَتَعَلَّقُ بِهِنَّ

خواتین پر حج کے فرض ہونے اور ان سے متعلقہ بعض مسائل کا بیان

[4070/1942]...... عَنْ وَاقِدِ بْنِ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِنِسَائِهِ فِيْ حَجَّتِهِ: ((هٰذِهِ ثُمَّ ظُهُوْرَ الْحُصْرِ.))

تخريج الحديث حسن لغيره: سنن ابو داؤد: 1722. (مسند احمد: 21905)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج کے موقع پر اپنی بیویوں سے فرمایا تھا کہ ''یہ حج ہو گیا ہے، اس کے بعد (گھروں میں) اپنی چٹائیوں پر (بیٹھ جانا ہے)۔''

[4071/1943]...... عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ: أَلَا نُجَاهِدُ مَعَكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَكِ أَحْسَنُ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ، الْحَجُّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ.)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَا أَدَعُ الْحَجَّ أَبَدًا بَعْدَ أَنْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

تخريج الحديث صحيح البخاری: 1861. (مسند احمد: 24497)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا: کیا ہم آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کے لیے نہیں جاسکتیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے لیے ایک انتہائی حسین وجمیل

جہاد ہے اور وہ ہے حج مبرور۔‘‘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: یہ حدیث سننے کے بعد میں کبھی بھی حج نہیں چھوڑوں گی۔

[4072/1944]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ السَّدُوْسِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَعَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ. قَالَ: ((اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ هُوَ جِهَادُ النِّسَاءِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 2901 . (مسند احمد: 24463)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ’’حج اور عمرہ عورتوں کا جہاد ہیں۔‘‘

وُجُوْبُ الْحَجِّ عَلَى الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ وَالزَّمِنِ اِذَا اَمْكَنَهُمَا الْاِسْتِنَابَةُ وَجَوَازُهُ عَنِ الْمَيِّتِ اِذَا كَانَ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ

عمر رسیدہ اور مستقل بیمار پر حج کے فرض ہونے کا بیان، بشرطیکہ ان کی طرف سے نیابت ممکن ہو اور میت کی طرف سے حج کے جواز کا بیان، جبکہ اس پر واجب ہو

[4078/1945]...... عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَنَّ أُمِّي قَدْ مَاتَتْ وَلَمْ يَحُجَّ فَيُجْزِئُهَا أَنْ أَحُجَّ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ .)) قَالَتْ: فَإِنَّ أُمِّي كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَيُجْزِئُهَا أَنْ أَصُوْمَ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ .))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1149 . (مسند احمد: 22956)

ترجمة الحديث سیّدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میری والدہ حج کئے بغیر فوت ہوگئی ہے، تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جی ہاں۔‘‘ اس عورت نے مزید پوچھا: میری والدہ کے ذمہ ایک ماہ کے روزے بھی تھے، تو کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھ سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جی ہاں۔‘‘

صِحَّةُ حَجِّ الصَّبِيِّ وَالْعَبْدِ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ لَهُ عَلَيْهِمَا

نابالغ بچے اور غلام کے حج کا صحیح ہونا، جبکہ یہ ان پر واجب نہیں ہوتا

[4079/1946]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِالرَّوْحَاءِ، فَلَقِيَ رَكْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: ((مَنِ الْقَوْمُ؟)) قَالُوْا: اَلْمُسْلِمُوْنَ، قَالُوْا: فَمَنْ أَنْتُمْ؟ قَالَ: ((رَسُوْلُ اللّٰهِ .))

فَفَزِعَتِ امْرَأَةٌ، فَأَخَذَتْ بِعَضُدِ صَبِيٍّ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ مِحَفَّتِهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ.))

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1336. (مسند احمد: 1898)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (مکہ سے مدینہ کی طرف واپسی کے دوران) روحاء کے مقام پر تھے کہ آپ ﷺ کی ایک قافلے سے ملاقات ہوگئی، آپ ﷺ نے انہیں سلام کہا اور پوچھا: ''تم کون لوگ ہو؟'' انہوں نے کہا: جی ہم مسلمان ہیں، پھر انہوں نے پوچھا: ''اور آپ کون ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں۔'' یہ سن کر ایک خاتون نے گھبراہٹ کے عالم میں اپنے بچے کو بازو سے پکڑا اور اس کو پالکی سے نکالا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس کا بھی حج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں اور اجر تیرے لیے ہوگا۔''

[4081/1947]...... عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رضی اللہ عنہ قَالَ: حُجَّ بِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1858. (مسند احمد: 15718)

ترجمة الحديث سیّدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے بھی حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرایا گیا تھا جبکہ میری عمر سات برس تھی۔

اِعْتِبَارُ الزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ مِنَ الْاِسْتِطَاعَةِ وَكَذٰلِكَ سَلَامَةُ الطَّرِيْقِ وَوُجُوْدُ مَحْرَمٍ لِلْمَرْأَةِ

زادِ راہ اور سواری کی دستیابی کے ساتھ ساتھ راستے کا پرامن ہونا اور عورت کے ساتھ محرم کا ہونا حج کی استطاعت میں سے ہے

[4082/1948]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِيْ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَا عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا،: ((مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّيْ مَعَنَا الْعَامَ.)) قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّمَا كَانَ لَنَا نَاضِحَانِ، فَرَكِبَ أَبُوْ فُلَانٍ وَابْنُهُ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا، نَاضِحًا وَتَرَكَ نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فِيْهِ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1782، 1863، صحيح مسلم: 1256. (مسند احمد: 2025)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت، جس کا انھوں نے نام بھی لیا تھا لیکن مجھے بھول گیا، سے فرمایا: ''کیا بات ہے کہ تم ہمارے ساتھ اس سال حج کے لیے نہیں جا رہیں؟ اس نے عرض کیا: اللہ کے نبی کریم! ہمارے پاس دو اونٹنیاں تھیں، میرا شوہر اور بیٹا ایک اونٹنی لے کر سفر پر روانہ ہو رہے ہیں اور ایک اونٹنی پیچھے چھوڑ رہے ہیں، اس پر ہم پانی لاتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چلو جب ماہِ رمضان آئے تو عمرہ کر لینا، کیونکہ اس ماہ میں کیا گیا عمرہ، حج کے برابر ہوتا ہے۔''

[4083/1949]...... عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أُمِّ مَعْقِلٍ عَنْ أُمِّ مَعْقِلٍ الْأَسَدِيَّةِ قَالَ: أَرَادَتْ أُمِّي الْحَجَّ وَكَانَ جَمَلُهَا أَعْجَفَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((اِعْتَمِرِيْ فِيْ رَمَضَانَ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ.))

تخريج الحديث صحيح لغيره: سنن ابوداؤد: 1988، 1989، 1990، سنن الترمذی: 861. (مسند احمد: 27106)

ترجمة الحديث معقل کہتے ہیں: میری ماں سیّدنا ام معقل اسدیہ رضی اللہ عنہا نے حج کا ارادہ کیا، لیکن ان کا اونٹ لاغر تھا، جب انہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ماہِ رمضان میں عمرہ کر لینا، کیونکہ ماہِ رمضان میں ادا کیا گیا عمرہ، حج کی مانند ہے۔''

[4089/1950]...... عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَغَزَوْنَا نَحْوَ فَارِسَ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ بَاتَ فَوْقَ بَيْتٍ لَيْسَ لَهُ إِجَّارٌ، فَوَقَعَ فَمَاتَ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَمَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ عِنْدَ ارْتِجَاجِهِ فَمَاتَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ.))

تخريج الحديث صحيح: شعب الإيمان بيهقى: 4725، سلسلة الصحيحة: 828. (مسند احمد: 20748)

ترجمة الحديث ابوعمران جونی کہتے ہیں: ہم فارس کی طرف جہاد کے لیے گئے ہوئے تھے، اس وقت ایک صحابی نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جو آدمی ایسے چھت پر رات گزارے، جس پر کوئی پردہ یا رکاوٹ نہ ہو اور وہ گر کر مر جائے تو اس سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اٹھ جاتی ہے، اسی طرح جو آدمی اس حال میں سمندری سفر کرے کہ وہ متلاطم خیز ہو اور پھر وہ مر جائے تو اس سے بھی اللہ کی حفاظت اٹھ جاتی ہے۔''

[4091/1951]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ، وَجَاءَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنِّي أُكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَّةٌ، قَالَ:

((فَارْجِعْ فَحُجَّ مَعَهَا .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3006، 3061، 5233، صحیح مسلم: 1341 . (مسند احمد:3231)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی خاتون محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔'' ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: فلاں غزوے میں میرا نام لکھا گیا ہے، جبکہ میری اہلیہ حج کے لیے جانا چاہتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو لوٹ جا اور اس کے ساتھ حج کر۔''

[4092/1952]...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ يَوْمًا وَلَيْلَةً (وَفِی رِوَايَةٍ: تُسَافِرُ لَيْلَةً ، وَفِی رِوَايَةٍ: ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، وَفِی رِوَايَةٍ: يَوْمًا تَامًّا) إِلَّا مَعَ ذِی مَحْرَمٍ مِنْ أَهْلِهَا .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1088، صحیح مسلم: 1339 . (مسند احمد: 7222)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک دن رات کا سفر محرم کے بغیر کرے۔'' ایک روایت میں صرف ایک رات کا، ایک روایت میں تین دنوں کا اور ایک روایت میں ایک مکمل دن کے سفر کا ذکر ہے۔

اَلْعُمْرَةُ
عمرہ کے ابواب

فَضْلُ الْعُمْرَةِ خُصُوْصًا فِیْ رَمَضَانَ
عمرہ کی اور بالخصوص ماہِ رمضان کے عمرہ کی فضیلت کا بیان

[4094/1953]...... عَنْ هَرِمِ بْنِ خَنْبَشٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فِیْ أَيِّ الشُّهُوْرِ أَعْتَمِرُ؟ قَالَ: ((اِعْتَمِرِیْ فِیْ رَمَضَانَ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 2992. (مسند احمد: 17600)

ترجمة الحدیث سیّدنا ہرم بن خنبش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں کس مہینہ میں عمرہ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ماہِ رمضان میں عمرہ کرو، کیونکہ ماہِ رمضان میں ادا کیا ہوا عمرہ حج کے برابر ہے۔''

[4095/1954]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عُمْرَةٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1782، صحیح مسلم: 1256. (مسند احمد: 2809)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ماہِ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔''

جَوَازُ الْعُمْرَةِ فِیْ جَمِيْعِ اَشْهُرِ السَّنَةِ قَبْلَ الْحَجِّ وَبَعْدَهُ وَمَعَهُ
حج سے پہلے، اس کے بعد اور اس کے ساتھ، غرضیکہ سال کے تمام مہینوں میں عمرہ کے جواز کا بیان

[4099/1955]...... عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ

الْحَجِّ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا بَأْسَ عَلَى أَحَدٍ يَعْتَمِرُ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ . قَالَ عِكْرِمَةُ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ .

تخريج الحديث صحيح البخاري: 1774 . (مسند احمد: 5069)

ترجمة الحديث عکرمہ بن خالد کہتے ہیں: میں نے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے قبل از حج عمرہ کرنے کے بارے میں پوچھا، انہوں نے کہا: حج سے پہلے عمرہ کرنے والے پر کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ نبی کریم ﷺ نے خود حج سے پہلے عمرہ کیا تھا۔

[4103/1956]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ ، فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتَنْطَلِقُوْنَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ ، فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيْمِ ، فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ .

تخريج الحديث صحيح البخاري: 1651، 1785، 7230، صحيح مسلم: 1213 . (مسند احمد: 14279)

ترجمة الحديث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (حج کے موقع پر) حائضہ ہوگئیں، لیکن انھوں نے بیت اللہ کے طواف کے علاوہ سارے مناسکِ حج ادا کیے، پھر انھوں نے پاک ہونے کے بعد طواف کر لیا، جب لوگ واپس جانے لگے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ لوگ تو حج اور عمرہ ادا کر کے جا رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے واپس جاؤں؟ چنانچہ آپ ﷺ نے سیّدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ تنعیم کی طرف جائیں، (تاکہ یہ عمرہ کر سکیں)، پھر انھوں نے ذوالحجہ میں ہی حج کے بعد عمرہ کیا تھا۔

حُكْمُ الْعُمْرَةِ وَصِفَتُهَا

عمرے کے حکم اور اس کے طریقہ کا بیان

[4109/1957]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ذَكَرُوْا الرَّجُلَ يُهِلُّ بِعُمْرَةٍ فَيَحِلُّ ، هَلْ لَهُ أَنْ يَأْتِيَ يَعْنِيْ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَقَالَ: لَا حَتّٰى يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَسَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ، فَقَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ،

ثُمَّ قَالَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ . ﴾

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 395، 396، 1623، 1624 . (مسند احمد: 3641)

ترجمة الحديث عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ لوگوں نے یہ بات ذکر کی کہ ایک آدمی عمرے کا احرام باندھتا ہے، پھر وہ احرام کھول دیتا ہے تو کیا صفا مروہ کی سعی کرنے سے پہلے وہ اپنی بیوی سے ہم بستری کرسکتا ہے، پھر ہم نے سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا: نہیں، جب تک وہ صفا مروہ کی سعی نہ کر لے، اس وقت تک یہ کام نہیں کرسکتا، پھر ہم نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے، پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا کیں اور پھر صفا مروہ کی سعی کی۔ اس کے بعد سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ......''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔'' (سورۂ احزاب: 21)

كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ وَاعْتَمَرَ

اس چیز کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج اور کتنے عمرے کیے؟

[4110/1958]...... عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً، حَجَّةَ الْوَدَاعِ، قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: وَبِمَكَّةَ أُخْرٰى .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1254 . (مسند احمد: 19298)

ترجمة الحديث سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوے کیے اور ہجرت کے بعد صرف ایک حج کیا، جو کہ حجۃ الوداع تھا۔ ابو اسحاق نے کہا: ایک حج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبل از ہجرت) مکہ میں کیا تھا۔

[4111/1959]...... عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا: كَمْ اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ: أَرْبَعًا، عُمْرَتُهُ الَّتِي صَدَّهُ عَنْهَا الْمُشْرِكُوْنَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَتُهُ أَيْضاً فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَتُهُ حِيْنَ قَسَمَ غَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَتُهُ مَعَ حَجَّتِهِ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1778، 1779، 1780، صحیح مسلم: 1253 . (مسند احمد: 13565)

ترجمة الحديث قتادہ کہتے ہیں: میں نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے؟ انہوں نے کہا: چار، پہلا وہ عمرہ جس سے مشرکوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک دیا تھا، یہ ذی قعدہ میں تھا، دوسرا جو

اگلے سال کیا تھا، یہ بھی ذی قعدہ میں تھا، تیسرا جو غزوۂ حنین کی غنیمت کی تقسیم کے وقت جعرانہ سے کیا تھا اور یہ بھی ذی قعدہ میں تھا، اور چوتھا جو آپ نے حجۃ الوداع کے ساتھ کیا تھا۔

[4112/1960]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ، عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَعُمْرَةَ الْقَضَاءِ وَالثَّالِثَةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ، وَالرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1993، سنن ابن ماجہ: 3003، سنن الترمذی: 816. (مسند احمد: 2954)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چار عمرے کئے، ایک عمرۂ حدیبیہ، دوسرا عمرۂ قضا، تیسرا جعرانہ مقام سے اور چوتھا حج کے ساتھ۔

عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ

عمرۂ حدیبیہ کا بیان

[4116/1961]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مُعْتَمِرًا، فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ، وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَصَالَحَهُمْ عَلٰى أَنْ يَعْتَمِرُوْا الْعَامَ الْمُقْبِلَ، وَلَا يَحْمِلُ السِّلَاحَ عَلَيْهِمْ (وَفِيْ لَفْظٍ: وَلَا يَحْمِلُ سِلَاحًا) إِلَّا سُيُوْفًا وَلَا يُقِيْمُ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوْا، فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ، فَلَمَّا أَنْ أَقَامَ ثَلَاثًا أَمَرُوْهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: صحیح البخاری: 2701، 4252. (مسند احمد: 6067)

ترجمة الحديث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ کے ارادے سے روانہ ہوئے، لیکن کفارِ قریش آپ ﷺ اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے، اس لیے آپ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر ہی ہدی کا جانور ذبح کر دیا اور اپنا سر منڈوا لیا، اور ان کے ساتھ یہ معاہدہ ہوا کہ مسلمان آئندہ سال عمرہ کے لیے آ سکیں گے اور ان میں سے کوئی مسلح نہ ہوگا، البتہ ان کے پاس صرف تلواریں ہوں گی اور وہ اس وقت تک ٹھہر سکیں گے، جب تک کفار چاہیں گے، چنانچہ آپ ﷺ نے آئندہ سال آ کر عمرہ کیا، معاہدہ کے مطابق آپ ﷺ تشریف لائے، جب آپ ﷺ نے تین دن قیام کر لیا تو انہوں نے کہا کہ اب آپ ﷺ چلے جائیں، پس آپ ﷺ چلے آئے۔

[4117/1962]...... عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا: قَلَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِالْعُمْرَةِ، وَحَلَقَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ فِي عُمْرَتِهِ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَالِكَ، وَنَحَرَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ.

تخريج الحديث صحيح البخاری: 1811، 2731، 2732. (مسند احمد: 18920)

ترجمة الحديث سیّدنا مسور بن مخرمہ اور سیّدنا مروان بن حکم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کے جانوروں کو قلادے ڈالے، ذوالحلیفہ کے مقام پر ان کے پہلوؤں پر علامتی چیرا دیا اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے، لیکن حدیبیہ کے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوا دیا اور اپنے صحابہ کو بھی یہی کچھ کرنے کا حکم دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے سے پہلے ہدی کو نحر کیا تھا اور صحابہ کو بھی یہی حکم دیا۔

عُمْرَةُ الْقَضَاءِ

عمرۂ قضاء کا بیان

[4118/1963]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ اعْتَمَرَ، فَطَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ، وَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُصِيْبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ.

تخريج الحديث صحيح البخاری: 4188. (مسند احمد: 19129)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا تو ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طواف کیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا مروہ کی سعی کی، ہم نے اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرے میں لیے رکھا تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مکہ والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان پہنچا دیں۔

عُمْرَةُ الْجِعْرَانَةِ

عمرۂ جعرانہ کا بیان

[4120/1964]...... عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ لَيْلًا مِنَ الْجِعْرَانَةِ، حِيْنَ أَمْسٰى مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضٰى عُمْرَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ حَتّٰى إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فِيْ بَطْنِ سَرِفَ، حَتّٰى جَامَعَ الطَّرِيْقَ طَرِيْقَ الْمَدِيْنَةِ بِسَرِفَ، قَالَ مُحَرِّشٌ: فَلِذٰلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهُ عَلٰى كَثِيْرٍ مِنَ النَّاسِ (زَادَ

فِیْ رِوَایَةٍ:) فَنَظَرْتُ إِلٰی ظَهْرِهِ كَأَنَّهُ سَبِیْكَةُ فِضَّةٍ .

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1996، سنن الترمذی: 935، سنن النسائی: 5/ 200. (مسند احمد: 15519)

ترجمة الحدیث سیّدنا محرش کعبی خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کرنے کے لیے رات کو جعرانہ سے روانہ ہوئے اور رات کو مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ ادا کیا، پھر اسی رات کو وہاں سے نکل آئے اور صبح کے وقت جعرانہ میں تھے، ایسے لگ رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ میں ہی رات گزاری ہے، پھر جب سورج ڈھل گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ سے وادیٔ سرف کی طرف نکلے اور سرف سے نکلنے والے مدینہ منورہ والے راستے پر آ گئے۔ سیّدنا محرش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمرہ کی اطلاع نہ ہو سکی، ایک روایت میں ہے: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک کی طرف دیکھا گویا وہ (صفائی ستھرائی میں) چاندی کی لڑی تھی۔

اَلْعُمْرَةُ فِیْ رَجَبٍ

ماہِ رجب میں عمرہ کرنے کا بیان

[4121/1965]...... عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا نَحْنُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَجَالَسْنَاهُ قَالَ: فَإِذَا رِجَالٌ يُصَلُّوْنَ الضُّحٰى، فَقُلْنَا: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ: بِدْعَةٌ، فَقُلْنَا لَهُ: كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قَالَ: أَرْبَعًا، إِحْدَاهُنَّ فِیْ رَجَبٍ، قَالَ: فَاسْتَحْيَيْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ، قَالَ: فَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، فَقَالَ لَهَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! أَلَا تَسْمَعِيْ مَا يَقُوْلُ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ؟ يَقُوْلُ: اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَرْبَعًا إِحْدَاهُنَّ فِیْ رَجَبٍ، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَعْتَمِرْ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهَا، وَمَا اعْتَمَرَ شَيْئًا فِیْ رَجَبٍ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1774، 1776، 4253، صحیح مسلم: 1255. (مسند احمد: 6126)

ترجمة الحدیث مجاہد کہتے ہیں: میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے، وہاں سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، ہم ان کے ساتھ بیٹھ گئے، وہاں کچھ لوگ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ہم نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! یہ کون سی نماز ہے؟ انھوں نے کہا: یہ بدعت ہے۔ ہم نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ انھوں نے کہا: چار اور ان میں سے ایک رجب میں تھا۔ یہ سن کر ہم اس سے شرما گئے کہ ان کی غلطی کی نشاندہی کر سکیں، اتنے

میں ہم نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی، عروہ بن زبیر نے ان سے کہا: ام المؤمنین! کیا آپ سن نہیں رہیں کہ ابو عبد الرحمن کیا کہہ رہے ہیں، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے اور ان میں سے ایک رجب میں تھا۔ یہ سن کر سیدہ نے کہا: اللہ ابو عبد الرحمن پر رحم کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی عمرہ کیا، وہ اس موقع پر حاضر ہوتے تھے، بہرحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

صِفَةُ حَجِّ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی کیفیت کا بیان

[4123/1966]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِی أَبِیْ حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنِی أَبِی قَالَ: أَتَیْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما وَهُوَ فِیْ بَنِی سَلِمَةَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِیِّ ﷺ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ بِالْمَدِیْنَةِ تِسْعَ سِنِیْنَ لَمْ یَحُجَّ ثُمَّ أُذِّنَ فِی النَّاسِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَاجٌّ هٰذَا الْعَامَ، قَالَ: فَنَزَلَ الْمَدِیْنَةَ بَشَرٌ كَثِیْرٌ كُلُّهُمْ یَلْتَمِسُ أَنْ یَحُجَّ وَیَأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَیَفْعَلَ مِثْلَ مَا یَفْعَلُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَشْرٍ بَقِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰی أَتٰی ذَا الْحُلَیْفَةِ نَفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِی بَكْرٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: كَیْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: ((اِغْتَسِلِیْ، ثُمَّ اسْتَذْفِرِی بِثَوْبٍ ثُمَّ أَهِلِّی.)) فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَی الْبَیْدَاءِ أَهَلَّ بِالتَّوْحِیْدِ ((لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ، لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ)) وَلَبَّی النَّاسُ، وَالنَّاسُ یَزِیْدُوْنَ ذَا الْمَعَارِجِ، وَنَحْوَهُ مِنَ الْكَلَامِ وَالنَّبِیُّ ﷺ یَسْمَعُ فَلَمْ یَقُلْ لَهُمْ شَیْئًا، فَنَظَرْتُ مَدَّ بَصَرِی، وَبَیْنَ یَدَی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ، وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَالِكَ، وَعَنْ یَمِیْنِهِ مِثْلُ ذَالِكَ وَعَنْ شِمَالِهِ مِثْلُ ذَالِكَ، قَالَ جَابِرٌ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ أَظْهُرِنَا عَلَیْهِ یَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَهُوَ یَعْرِفُ تَأْوِیْلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَیْءٍ عَمِلْنَا بِهِ، فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِی إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰی أَتَیْنَا الْكَعْبَةَ فَاسْتَلَمَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ، ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثَةً وَمَشٰی أَرْبَعَةً حَتّٰی إِذَا فَرَغَ عَمَدَ إِلٰی مَقَامِ إِبْرَاهِیْمَ فَصَلّٰی خَلْفَهُ رَكْعَتَیْنِ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی﴾ قَالَ أَبِی: قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ یَعْنِی جَعْفَرًا، فَقَرَأَ فِیْهِمَا بِالتَّوْحِیْدِ، وَ ﴿قُلْ یَآ أَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ ثُمَّ اسْتَلَمَ الْحَجَرَ، وَخَرَجَ إِلَی الصَّفَا ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ ثُمَّ قَالَ: ((نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ.)) فَرَقِی

عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَصَدَّقَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.)) ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى هٰذَا الْكَلَامِ، ثُمَّ نَزَلَ حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِي رَمَلَ، حَتّٰى إِذَا صَعِدَ مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ عَلَيْهَا كَمَا قَالَ عَلَى الصَّفَا، فَلَمَّا كَانَ السَّابِعُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ، قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُهُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ، وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ، وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً.)) فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ وَهُوَ فِي أَسْفَلِ الْمَرْوَةِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ؟ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فَقَالَ: ((لِلْأَبَدِ.)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: ((دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) قَالَ: وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ فَقَدِمَ بِهَدْيٍ، وَسَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ هَدْيًا، فَإِذَا فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا قَدْ حَلَّتْ وَلَبِسَتْ ثِيَابَهَا صَبِيْغًا، وَاكْتَحَلَتْ فَأَنْكَرَ ذَالِكَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: أَمَرَنِي بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ بِالْكُوْفَةِ، قَالَ جَعْفَرٌ قَالَ أَبِي هٰذَا الْحَرْفُ لَمْ يَذْكُرْهُ جَابِرٌ، فَذَهَبْتُ مُحَرِّشًا، أَسْتَفْتِي بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الَّذِي ذَكَرَتْ فَاطِمَةُ، قُلْتُ إِنَّ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ ثِيَابَهَا صَبِيْغًا وَ اكْتَحَلَتْ وَقَالَتْ: أَمَرَنِي بِهِ أَبِي، قَالَ: ((صَدَقَتْ صَدَقَتْ أَنَا أَمَرْتُهَا بِهِ.)) قَالَ جَابِرٌ: وَقَالَ لِعَلِيٍّ: ((بِمَ أَهْلَلْتَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ ﷺ قَالَ: وَمَعِيَ الْهَدْيُ، قَالَ: ((فَلَا تَحِلَّ.)) قَالَ: فَكَانَتْ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي أَتٰى بِهِ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةً فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ ثَلَاثَةً وَسِتِّيْنَ، ثُمَّ أَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ، وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ، ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ، فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ أَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا، ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ: ((قَدْ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ.)) وَوَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ: ((وَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ.)) وَوَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، فَقَالَ: ((وَقَفْتُ هٰهُنَا، وَالْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1218. (مسند احمد: 14440)

ترجمة الحدیث جعفر کے والد کہتے ہیں: ہم سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کیا پاس گئے، جبکہ وہ ان دنوں بنو

سلمہ محلے میں مقیم تھے، ہم نے ان سے نبی کریم ﷺ کے حج کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں نو سال بسر کئے اور اس عرصہ میں آپ ﷺ نے حج نہیں کیا، اس کے بعد لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ اس سال رسول اللہ ﷺ حج کے لیے تشریف لے جا رہے ہیں، یہ اعلان سن کر بے شمار لوگ مدینہ منورہ میں جمع ہو گئے، ہر آدمی چاہتا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کرے اور وہی افعال کرے جو آپ ﷺ سرانجام دیں، چنانچہ ذی قعدہ کے دس روز باقی تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر شروع کر دیا، ہم بھی آپ ﷺ کی معیت میں روانہ ہو گئے۔ جب ہم ذوالحلیفہ مقام پر پہنچے تو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ اب وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''غسل کر کے لنگوٹ کس لے اور احرام باندھ لے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ وہاں سے آگے بڑھے، جب آپ ﷺ کی سواری ''بیداء'' پر سیدھی ہوئی تو آپ ﷺ نے یہ کلمۂ توحید پڑھا: "لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ" (میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور بادشاہت بھی تیرے لیے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں)، آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی تلبیہ پڑھا، لوگ اپنے تلبیہ میں "ذَا الْمَعَارِجِ" (اے بلندیوں والے) وغیرہ کے الفاظ بھی بڑھا رہے تھے اور نبی کریم ﷺ نے ان کے یہ الفاظ سنے، مگر آپ ﷺ نے ان کو کچھ نہ کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھا، تاحدِ نظر انسان ہی انسان تھے، کوئی سوار تھا اور کوئی پیدل۔ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے، آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور آپ ﷺ ہی اس کی بہترین تفسیر جانتے تھے، جیسے جیسے آپ ﷺ نے عمل کئے، ہم بھی اسی کے مطابق کرتے گئے، ہم حج کی نیت سے روانہ ہوئے تھے، جب ہم کعبہ پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر تین چکروں میں ذرا تیز اور چار چکروں میں ذرا آہستہ چال چل کر بیت اللہ کا طواف کیا، اس سے فارغ ہو کر آپ ﷺ مقام ابراہیم کے پاس آئے اور اس کے پیچھے آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی اور پھر یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ ...... (تم مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کرو۔) ((سورۂ بقرہ: 125)) رسول اللہ ﷺ نے طواف کی دو رکعتوں میں سورۂ اخلاص اور سورۂ کافرون کی تلاوت کی، اس کے بعد آپ ﷺ نے حجر اسود کا بوسہ لیا اور صفا کی طرف چلے گئے اور یہ آیت تلاوت کی: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ ...... (بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں) (سورۂ بقرہ: 158) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے اللہ نے ابتدا کی، ہم بھی اسی سے آغاز کریں گے، پھر آپ ﷺ صفا کے اوپر اس قدر چڑھ گئے کہ بیت اللہ دکھائی دینے لگا، وہاں آپ ﷺ نے "اللہ اکبر" کہا اور یہ دعا پڑھی: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَصَدَّقَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ۔(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اس نے اپنے بندے یعنی محمد ﷺ کو سچا کر دکھایا اور وہ اکیلا تمام جماعتوں اور گروہوں پر غالب رہا)اس کے بعد آپ ﷺ نے وہاں دعائیں کیں۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ صفا سے نیچے تشریف لائے، جب آپ ﷺ وادی کے درمیان پہنچے تو آپ ﷺ دوڑے، جب بلندی شروع ہوئی تو آپ ﷺ آہستہ آہستہ چلنے لگے تا آنکہ مروہ پر پہنچ گئے، آپ ﷺ مروہ کے اوپر چلے گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو بیت اللہ دکھائی دینے لگا، وہاں بھی آپ ﷺ نے اسی طرح دعائیں کیں جیسے صفا پر کی تھیں۔ جب مروہ کے پاس آپ ﷺ کا ساتواں چکر تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگو! جو بات مجھے اب پتہ چلی ہے، اگر یہ مجھے پہلے پتہ ہوتی تو میں قربانی کا جانور ساتھ لے کر نہ آتا اور اس عمل کو عمرہ بنا دیتا، اب جن لوگوں کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے، وہ اپنے اس عمل کو عمرہ بنا لیں اور احرام کھول دیں، چنانچہ سب لوگ (جن کے پاس قربانی نہیں تھی) حلال ہو گئے۔سیّدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ ، جو اس وقت مروہ سے نیچے تھے، نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان دنوں میں عمرہ کی یہ اجازت اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کیلیے؟ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر تین مرتبہ فرمایا: ''ہمیشہ کے لیے ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔'' اُدھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے قربانی کے جانور ساتھ لے کر آئے تھے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ سے یہ جانور لے کر آئے تھے۔سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ کے بعد احرام کھول دیا تھا اور رنگین لباس پہن لیا تھا اور سرمہ بھی ڈال لیا تھا، لیکن ان کا یہ عمل سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو اچھا نہ لگا، جب انہوں نے اس پر انکار کیا تو انہوں نے کہا: مجھے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے۔سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں یہ بات بیان کی تھی کہ وہ غصے کی حالت میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گیا اور کہا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رنگ دار کپڑے پہن لیے ہیں اور سرمہ بھی ڈال لیا ہے اور کہتی ہے کہ اس کو اس کے والد (ﷺ) نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ٹھیک کہتی ہے، (تین بار فرمایا) میں نے ہی اسے یہ حکم دیا تھا۔'' سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''تم نے تلبیہ پڑھتے وقت کیا کہا تھا؟'' انہوں نے کہا: میں نے کہا تھا کہ جس طرح کی نیت رسول اللہ ﷺ کی ہے، میری بھی وہی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر میرے پاس تو قربانی کا جانور ہے، لہٰذا تم بھی احرام کی حالت میں ہی ٹھہرو۔'' رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ سے اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے جو جانور لے کر آئے تھے، ان کی مجموعی تعداد (100) تھی، رسول اللہ ﷺ نے (63) اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر

کئے اور باقی اونٹ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے نحر کئے، آپ ﷺ نے انہیں قربانی میں شریک کیا تھا، پھر آپ ﷺ نے ہر اونٹ کا ایک ایک ٹکڑا لے کر پکانے کا حکم دیا، چنانچہ وہ گوشت ایک ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا، آپ ﷺ اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے وہ گوشت کھایا اور اس کا شوربہ نوش کیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تو یہاں جانور ذبح کئے ہیں، تاہم پورا منی قربان گاہ ہے۔'' آپ ﷺ نے عرفہ میں ایک مقام پر قیام کیا اور فرمایا: ''میں نے تو یہاں وقوف کیا ہے، تاہم پورا عرفہ وقوف کی جگہ ہے۔'' آپ ﷺ نے مزدلفہ میں ایک مقام پر وقوف کیا اور فرمایا: ''میں نے تو یہاں ٹھہرا ہوا ہوں، تاہم پورا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔''

ذِكْرُ الْأَمْكِنَةِ الَّتِيْ نَزَلَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ وَالْمَسَاجِدِ الَّتِيْ صَلّٰى فِيْهَا فِيْ طَرِيْقِهِ بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ان مقامات اور مساجد کا تذکرہ، جہاں جہاں رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے سفر کے دوران قیام کیا اور نمازیں ادا کیں

[4130/1967]...... قَالَ مُوْسٰى (وَأَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ) أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ فِيْ مُعَرَّسِهِ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّكَ فِيْ بَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ.

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 1535، 2336، صحيح مسلم: 1346. (مسند احمد: 5595)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بطحاء میں رات بسر کی اور آپ ﷺ کو خواب میں بتلایا گیا کہ آپ بابرکت وادیٔ بطحاء میں ہیں۔

[4131/1968]...... قَالَ: وَقَالَ: (حَدَّثَنَا نَافِعٌ) أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عِنْدَ الْمَسْجِدِ الصَّغِيْرِ الَّذِيْ دُوْنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُشْرِفُ عَلَى الرَّوْحَاءِ.

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 485. (مسند احمد: 5596)

ترجمۃ الحدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روحاء سے اوپر والی مسجد سے ہٹ کر چھوٹی مسجد کی جگہ پر نماز ادا کی تھی۔

[4132/1969]...... قَالَ: (وَقَالَ: نَافِعٌ) إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُوْنَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ فِيْ مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَيْثُ يُفْضِيْ مِنَ الْأَكَمَةِ دُوْنَ بَرِيْدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيْلَيْنِ، وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 487. (مسند احمد: 5597)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ راستہ کی دائیں جانب رویثہ سے دو میل ہٹ کر کنکروں والی کشادہ اور نرم وادی یا میدان میں اس بڑے درخت کے نیچے تشریف رکھا کرتے تھے، جس کا اوپر کا حصہ ٹوٹ گیا ہے اور اب صرف تنا باقی رہ گیا ہے۔

[4133/1970]...... (وَقَالَ نَافِعٌ) إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ عَلٰى رَأْسِ خَمْسَةِ أَمْيَالٍ مِنَ الْعَرْجِ فِيْ مَسْجِدٍ إِلٰى هَضْبَةٍ، عِنْدَ ذَالِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ، عَلَى الْقُبُوْرِ رَضْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ عَلٰى يَمِيْنِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيْقِ، بَيْنَ أُوْلٰئِكَ السَّلِمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرُوْحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيْلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ، فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذَالِكَ الْمَسْجِد.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 488. (مسند احمد: 5598)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرج سے آگے نماز پڑھی تھی، اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب تم عرج سے پانچ میل چلو تو ٹیلہ والی مسجد آئے گی، اس مسجد کے پاس دو تین قبریں بھی ہیں، ان قبروں پر بڑے بڑے پتھر پڑے ہیں، وہاں راستہ کی دائیں جانب کچھ چٹانیں ہیں، سیّدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان چٹانوں کے بیچ میں سے عرج سے سورج ڈھلنے کے بعد روانہ ہوتے تھے، اور اس مسجد کی جگہ پر نمازِ ظہر ادا کرتے تھے۔

[4135/1971]...... (وَقَالَ نَافِعٌ) إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى، يَبِيْتُ بِهِ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلَاةَ الصُّبْحِ حِيْنَ قَدِمَ إِلٰى مَكَّةَ، وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَالِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَالِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ خَشِنَةٍ غَلِيْظَةٍ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 491، 1767، صحیح مسلم: 1259. (مسند احمد: 5600)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو ذی طوی میں رات بسر کرتے اور وہیں نمازِ فجر ادا کرتے، جس مقام پر اس وقت مسجد تعمیر کی گئی، آپ ﷺ نے یہاں نہیں، بلکہ اس سے ذرا ہٹ کر نیچے کی طرف پکے ٹیلہ پر نماز ادا کی تھی۔

اَلْإِحْرَامُ وَمَوَاقِيْتُهُ وَصِفَتُهُ وَأَحْكَامُهُ

احرام، اس کے مواقیت، طریقے اور اس سے متعلقہ دوسرے احکام

مَوَاقِيْتُ الْإِحْرَامِ الْمَكَانِيَّةُ

مواقیتِ احرام کے مقامات کا بیان

[4138/1972]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَقَالَ: ((وَهُنَّ وَقْتٌ لِأَهْلِهِنَّ، وَلِمَنْ مَرَّ بِهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ، يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ مَنْزِلُهُ مِنْ وَرَاءِ الْمِيْقَاتِ، فَإِهْلَالُهُ مِنْ حَيْثُ يُنْشِيءُ وَكَذٰلِكَ، حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ إِهْلَالُهُمْ مِنْ حَيْثُ يُنْشِئُوْنَ.))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 1526، 1529، صحيح مسلم: 1181. (مسند احمد: 2128)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل کو بطور میقات مقرر کیا اور فرمایا: ''یہ مواقیت ان مقامات کے لوگوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے ہیں جو ان مواقیت سے گزر کر حج یا عمرہ کے لیے آئیں اور جس آدمی کی قیام گاہ ان حدود کے اندر ہے، وہ جہاں سے روانہ ہوگا وہی اس کا میقات ہوگا، یہاں تک کہ مکہ والے لوگ مکہ ہی سے احرام باندھیں گے۔''

اِخْتِلَافُ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ أَهَلَّ مِنْهُ النَّبِيُّ ﷺ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بارے میں اختلاف کہ نبی کریم ﷺ نے کس جگہ سے تلبیہ پڑھا تھا

[4151/1973]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: يَا أَبَا الْعَبَّاسِ عَجَبًا لِإِخْتِلَافِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ إِهْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ أَوْجَبَ، فَقَالَ: إِنِّيْ لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِذٰلِكَ، إِنَّهَا إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ فَمِنْ هُنَالِكَ اخْتَلَفُوْا،

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَاجًّا ، فَلَمَّا صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْهِ أَوْجَبَ فِيْ مَجْلِسِهِ ، فَأَهَلَّ بِالْحَجِّ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ ، فَسَمِعَ ذَالِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَحَفِظُوْا عَنْهُ ثُمَّ رَكِبَ فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ أَهَلَّ وَأَدْرَكَ ذَالِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ ، وَذَالِكَ أَنَّ النَّاسَ إِنَّمَا كَانُوْنَ يَأْتُوْنَ أَرْسَالًا ، فَسَمِعُوْهُ حِيْنَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ يُهِلُّ ، فَقَالُوْا: إِنَّمَا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ ، ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا عَلَا عَلٰى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ ، أَهَلَّ وَأَدْرَكَ ذَالِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ ، فَقَالُوْا: إِنَّمَا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ عَلَا عَلٰى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ ، وَأَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ أَوْجَبَ فِيْ مُصَلَّاهُ ، وَأَهَلَّ حِيْنَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ ، وَأَهَلَّ حِيْنَ عَلَا عَلٰى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ فَمَنْ أَخَذَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَهَلَّ فِيْ مُصَلَّاهُ إِذَا فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ .

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ:** سنن ابوداؤد: 1770 . (مسند احمد: 2358)

ترجمۃ الحدیث سعید بن جبیر ہیں: میں نے سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: ابوالعباس! مجھے تعجب ہے کہ صحابہ کا اس جگہ کے بارے میں بھی اختلاف ہے کہ آپ ﷺ نے تلبیہ کہاں سے پڑھا تھا؟ سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بارے میں میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے چونکہ ایک ہی حج کیا تھا، اس لیے یہ اختلاف ہوا ہے، تفصیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے، جب آپ ﷺ ذوالحلیفہ میں اپنی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے وہیں سے تلبیہ پڑھا تھا اور حج کا احرام باندھا تھا، جن لوگوں نے یہ تلبیہ آپ سے سنا، انہوں نے اس کو یاد کر لیا، پھر جب آپ ﷺ سواری پر سوار ہوئے اور اونٹنی سیدھی ہوئی تو آپ ﷺ نے دوبارہ تلبیہ پڑھا، کچھ لوگوں نے پہلی بار یہ تلبیہ سنا، بات یہ ہے کہ لوگ مختلف گروہوں اور قافلوں کی صورت میں آ رہے تھے، بہرحال جب اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی تو اس وقت کچھ لوگوں نے آپ ﷺ سے تلبیہ سنا اور انہوں نے یہ کہہ دیا کہ آپ ﷺ نے اونٹنی کے کھڑے ہونے کے بعد تلبیہ پڑھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ آگے روانہ ہوئے اور جب بیداء کے ٹیلے پر پہنچے تو آپ ﷺ نے پھر تلبیہ پڑھا، جن لوگوں نے آپ ﷺ سے وہاں تلبیہ سنا انہوں نے کہہ دیا کہ آپ ﷺ نے بیداء کے ٹیلہ پر جا کر تلبیہ پڑھا تھا، اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے جہاں نماز پڑھی تھی وہیں سے تلبیہ شروع کیا تھا، اس کے بعد جب آپ ﷺ کی اونٹنی سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے پھر تلبیہ پڑھا تھا اور جب آپ ﷺ بیداء کے ٹیلہ پر پہنچے تب بھی آپ ﷺ نے تلبیہ پڑھا تھا۔ پس جن لوگوں نے سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کیا ہے وہ دو رکعت نماز سے فارغ ہو کر تلبیہ پڑھتے ہیں۔

مَايَصْنَعُ مَنْ اَرَادَ الْإِحْرَامَ مِنَ الْغُسْلِ وَالطِّيْبِ

احرام کا ارادہ کرنے والے کا غسل کرنا اور خوشبو لگانا

[4157/1974]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ (وَفِيْ لَفْظٍ: بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ) بِذَرِيْرَةٍ لِحَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ حِيْنَ أَحْرَمَ وَحِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ (وَفِيْ لَفْظٍ: قَبْلَ أَنْ يُفِيْضَ) .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5930، صحیح مسلم: 1189 . (مسند احمد: 26078)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے اپنے ان ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت اور احرام کھولتے وقت مختلف اشیاء سے بنی ہوئی خوشبو لگائی تھی، یعنی جب آپ ﷺ احرام باندھنے لگے تو اس وقت لگائی اور جب آپ ﷺ نے دس ذوالحجہ کو طوافِ افاضہ سے پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں تو اس وقت خوشبو لگائی تھی۔

[4158/1975]...... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطِّيْبِ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1189 . (مسند احمد: 24105)

ترجمة الحدیث عروہ کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کونسی خوشبو لگائی تھی؟ انہوں نے کہا: سب سے عمدہ خوشبو (یعنی کستوری)۔

[4159/1976]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ الْمِسْكِ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1190 . (مسند احمد: 24107)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کے سر پر لگی ہو کستوری کی چمک دیکھ رہی ہوں، جبکہ آپ ﷺ احرام کی حالت میں ہوتے۔

[4161/1977]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّهُنَّ كُنَّ يَخْرُجْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِنَّ الضِّمَادُ، قَدْ أَضْمَدْنَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمْنَ ثُمَّ يَغْتَسِلْنَ، وَهُوَ عَلَيْهِنَّ، يَعْرَقْنَ وَيَغْتَسِلْنَ لَا يَنْهَاهُنَّ عَنْهُ .

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1830 . (مسند احمد: 24502)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج وعمرہ کے لیے روانہ ہوتیں تو ان پر خوشبو ملی ہوئی ہوتی تھی، وہ احرام سے پہلے خوشبو ملتی تھیں، پھر غسل کرتی تھیں اور وہ ان پر ہوتی تھی، ان کو پسینہ آتا تھا اور وہ غسل کرتی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو منع نہیں کرتے تھے۔

مَا تَفْعَلُ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ قَبْلَ الْإِحْرَامِ وَبَعْدَهُ

حیض اور نفاس والی عورتیں احرام سے پہلے اور اس کے بعد کیا کریں، ان امور کا بیان

[4164/1978]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النُّفَسَاءَ وَالْحَائِضَ تَغْتَسِلُ، وَتُحْرِمُ، وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرَ.

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن ابوداؤد: 1744، سنن الترمذی: 945. (مسند احمد: 3435)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نفاس اور حیض والی عورت غسل کر کے احرام باندھ لے گی، پھر وہ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ باقی تمام مناسک ادا کرے گی، جب وہ پاک ہو جائے گی تو تب بیت اللہ کا طواف کرے گی۔''

[4165/1979]...... عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بِالْبَيْدَاءِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتُهِلَّ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1209. (مسند احمد: 27084)

ترجمۃ الحدیث سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انہوں نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) بیداء کے مقام پر محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کو حکم دو کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لیں۔''

[4166/1980]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا سَرِفَ، طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِيْ، فَقَالَ: ((مَا يُبْكِيْكِ؟)) قُلْتُ: وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَخْرُجِ الْعَامَ، قَالَ: ((لَعَلَّكِ نَفِسْتِ، يَعْنِي حِضْتِ؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوْفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ...... .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 305، صحیح مسلم: 1211. (مسند احمد: 26344)

ترجمة الحديث قاسم بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا، جب ہم سرف مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیوں رو رہی ہو؟'' میں نے کہا: کاش کہ میں اس سال حج کے لیے نہ آئی ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شاید تمہیں حیض آ گیا ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو بناتِ آدم پر مقرر کیا ہے، اب تم وہ تمام امور سرانجام دو جو دوسرے حجاج کریں گے، البتہ بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو، جب تک پاک نہ ہو جاؤ، ......'' الحدیث

اَلْإِشْتِرَاطُ فِيْ الْإِحْرَامِ

احرام میں شرط لگانے کا بیان

[4169/1981]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ تْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّیْ امْرَأَةٌ ثَقِيْلَةٌ، وَإِنِّی أُرِيْدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِی كَيْفَ أُهِلُّ؟ قَالَ: ((أَهِلِّیْ وَاشْتَرِطِیْ أَنَّ مَحِلِّیْ حَيْثُ حَبَسْتَنِیْ.)) قَالَ: فَأَدْرَكَتْ.

تخريج الحديث صحيح مسلم: 1208. (مسند احمد: 3117)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور کہا: میں بھاری جسم والی خاتون ہوں اور میں حج کے لیے جانے کا ارادہ رکھتی ہوں، اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا حکم دیتے ہیں کہ میں کیسے احرام باندھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احرام باندھ لو اور اللہ سے یہ شرط لگا لو کہ اے اللہ! تو نے مجھے جہاں روک دیا، میں وہیں حلال ہو جاؤں گی۔'' پھر اس نے حج کر لیا تھا۔

[4171/1982]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهِیَ شَاكِيَةٌ، فَقَالَ: ((أَلَا تَخْرُجِيْنَ مَعَنَا فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا؟)) وَهُوَ يُرِيْدُ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّی شَاكِيَةٌ، وَأَخْشٰی أَنْ تَحْبِسَنِی شَكْوَایَ، قَالَ: ((فَأَهِلِّی بِالْحَجِّ وَقُوْلِی اَللّٰهُمَّ مَحِلِّی حَيْثُ تَحْبِسُنِی.))

تخريج الحديث صحيح لغيره: معجم الكبير الطبرانی: 23/ 894. (مسند احمد: 26590)

ترجمة الحديث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ سیدہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، جبکہ وہ بیمار تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''کیا تم اس سفر میں ہمارے ساتھ نہیں چلو گی؟'' جبکہ

آپ ﷺ کا ارادہ حجۃ الوداع کا تھا، سیدہ ضباعہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں تو بیماری ہوں اور مجھے یہ خطرہ ہے کہ میری بیماری مجھے روک دے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم حج کا احرام باندھ لو اور یوں کہو: اے اللہ! تو مجھے جہاں روک دے گا، وہی میرے حلال ہونے کی جگہ ہو گی۔''

مَنْ اَحْرَمَ مُطْلَقًا اَوْ قَالَ: اَحْرَمْتُ بِمَا اَحْرَمَ بِهٖ فُلَانٌ

مطلق طور پر احرام باندھنے والے یا اس شخص کا بیان جو یہ کہے: میں نے وہ احرام باندھا جو فلاں نے باندھا

[4175/1983]...... عَنْ أَبِی مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰی أَرْضِ قَوْمِی، فَلَمَّا حَضَرَ الْحَجُّ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحَجَجْتُ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْأَبْطَحِ، فَقَالَ لِی: ((بِمَ أَهْلَلْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ؟)) قَالَ: قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِحَجٍّ كَحَجِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((أَحْسَنْتَ.)) ثُمَّ قَالَ: ((هَلْ سُقْتَ هَدْيًا؟)) فَقُلْتُ: مَا فَعَلْتُ، فَقَالَ لِی: ((اِذْهَبْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ احْلِلْ.)) فَانْطَلَقْتُ فَفَعَلْتُ مَا أَمَرَنِی، وَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِی، فَغَسَلَتْ رَأْسِی بِالْخِطْمِيِّ وَفَلَتْهُ ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، فَمَا زِلْتُ أُفْتِی النَّاسَ بِالَّذِیْ أَمَرَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰی تُوُفِّیَ، ثُمَّ زَمَنَ أَبِی بَكْرٍ رضی اللہ عنہ، ثُمَّ زَمَنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، فَبَيْنَا أَنَا قَائِمٌ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ أَوِ الْمَقَامِ، أُفْتِی النَّاسَ بِالَّذِی أَمَرَنِی بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذْ أَتَانِی رَجُلٌ فَسَارَّنِی فَقَالَ: لَا تَعْجَلْ بِفُتْيَاكَ، فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ أَحْدَثَ فِی الْمَنَاسِكِ شَيْئًا، فَقُلْتُ: أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فِی الْمَنَاسِكِ شَيْئًا، فَلْيَتَّئِدْ، فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ فِيْهِ فَأْتَمُّوْا، قَالَ: فَقَدِمَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! هَلْ أَحْدَثْتَ فِی الْمَنَاسِكِ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ (وَفِی لَفْظٍ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾) وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا ﷺ فَإِنَّهُ لَمْ يَحْلِلْ حَتّٰی نَحَرَ الْهَدْیَ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1559، 4346، صحیح مسلم: 1221، 1222. (مسند احمد: 19505)

ترجمة الحديث سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میری قوم کی طرف (یمن کے علاقہ میں) عامل بنا کر روانہ کیا، جب حج کا موسم آیا اور رسول اللہ ﷺ حج کے لیے روانہ ہوئے تو میں بھی

حج کا ارادہ کر کے آیا، آپ ﷺ سے میری ملاقات ابطح وادی میں ہوئی، آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''اے عبداللہ بن قیس! تم نے کیسے احرام باندھا ہے؟'' یعنی کن الفاظ کے ساتھ نیت کی ہے؟ میں نے کہا: میں نے کہا تھا کہ میں اس حج کے لیے حاضر ہوں، جو رسول اللہ ﷺ کا حج ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے بہت اچھا کیا۔'' پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم قربانی کا جانور ہمراہ لائے ہو؟'' میں نے کہا: جی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر جاؤ اور بیت اللہ کا طواف کر کے صفا مروہ کی سعی کرو اور احرام کھول دو۔'' پس میں گیا اور آپ ﷺ کے حکم کے مطابق عمل کیا، اس کے بعد میں اپنی قوم کی ایک خاتون کے پاس گیا، انہوں خطمی بوٹی کے ساتھ میرا سر دھویا اور اس سے جوئیں تلاش کیں، اس کے بعد آٹھ ذوالحجہ کو میں نے حج کا احرام باندھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جو کچھ فرمایا تھا، میں آپ ﷺ کی وفات تک اسی طرح لوگوں کو فتوے دیتا رہا، بعد ازاں عہد صدیقی اور عہد فاروقی میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا، اچانک ایک دن میں حجر اسود یا مقام ابراہیم کے پاس کھڑا ایسی بات بیان کر رہا تھا کہ ایک آدمی میرے قریب آیا اور اس نے آہستہ سے مجھے کہا: تم فتویٰ دینے میں جلدی نہ کرو، امیر المومنین سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مناسکِ حج کے متعلق ایک نیا حکم جاری کیا ہے، میں نے بآواز بلند کہا: لوگو! ہم نے مناسک کے بارے میں جس کسی کو فتویٰ دیا ہے وہ ذرا رک جائے، امیر المومنین تشریف لانے والے ہیں، تم ان کی اقتدا کرنا، وہ جیسے کہیں گے، ویسے کرنا، جب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو میں نے ان سے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ نے مناسکِ حج کے متعلق کوئی نیا حکم جاری کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، بات یہ ہے کہ اگر ہم کتاب اللہ پر عمل کریں تو وہ ہمیں حج وعمرہ کو مکمل کرنے کا حکم دیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ (تم حج وعمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو) (سورۂ بقرۃ: 196) اور اگر ہم نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کریں تو آپ ﷺ نے بھی جانور ذبح کرنے کے بعد احرام کھولا تھا۔

[4176/1984]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ رضي الله عنه: ((بِمَ أَهْلَلْتَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ، قَالَ: ((وَمَعِي الْهَدْيُ.)) قَالَ: ((فَلَا تَحِلَّ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1218. (مسند احمد: 14440)

ترجمة الحديث سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''تم نے تلبیہ کس طرح پڑھا تھا؟'' انہوں نے کہا: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں وہی احرام باندھ رہا ہوں، جو تیرے رسول نے باندھا ہے۔ پھر انھوں نے کہا: میرے پاس ہدی کا جانور بھی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر تم حلال نہیں ہو سکتے۔''

اَلتَّخْيِيْرُ فِي الْإِحْرَامِ بَيْنَ التَّمَتُّعِ وَالْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ

حج تمتع، حج افراد اور حج قران میں سے کوئی ایک ادا کر لینے کا اختیار دینے کا بیان

[4177/1985]...... عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ ؓ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ.)) قَالَتْ: فَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مِنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَحِضْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ ذَالِكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ.)) فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ، أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيْمِ، فَأَرْدَفَهَا فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا، فَقَضَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَالِكَ هَدْيٌ وَلَا صَوْمٌ، وَلَا صَدَقَةٌ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 317، 1783، صحيح مسلم: 1211. (مسند احمد: 25587)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ ؓ سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: ذوالحجہ کا چاند طلوع ہونے والا تھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کے لیے روانہ ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی عمرہ کرنا چاہتا ہو، وہ عمرہ کا احرام باندھ لے اور جو آدمی حج کا احرام باندھنا چاہتا ہو وہ حج کا احرام باندھ لے، رہا مسئلہ میرا تو اگر میں قربانی کا جانور ہمراہ نہ لایا ہوتا تو میں بھی صرف عمرہ کا احرام باندھتا۔'' سیدہ ؓ کہتی ہیں: چنانچہ بعض صحابہ نے عمرے کا اور بعض نے حج کا احرام باندھا، میں نے بھی عمرے کا احرام باندھا تھا، لیکن ہوا یوں کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے مجھے حیض آ گیا اور اسی حالت میں عرفہ کا دن آنے والا ہو گیا، میں نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے شکوہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم عمرے کو چھوڑ دو، اپنا سر کھول کر کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔'' چنانچہ میں نے اسی طرح کیا، جب وادیٔ محصب والی رات تھی، تو آپ ﷺ نے میرے بھائی عبد الرحمٰن کو میرے ہمراہ تنعیم کی طرف بھیجا، انہوں نے مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا، میں نے عمرے کا احرام باندھا، یہ عمرہ دراصل پہلے والے عمرے کے عوض میں تھا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرا حج اور عمرہ دونوں کرا دیئے، جبکہ اس صورت میں نہ تو ہدی تھی، نہ روزہ اور نہ صدقہ۔

اَلْإِفْرَادُ

حج افراد کا بیان

[4181/1986]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِـالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْـنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ الْهَدْيِ، وَأَمَرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَطُوْفَ وَأَنْ يَسْعٰى وَيُقَصِّرَ أَوْ يَحْلِقَ ثُمَّ يَحِلَّ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1792. (مسند احمد: 3128)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج کا احرام باندھا تھا، جب آپ ﷺ مکہ میں آئے تو بیت اللہ کا طواف کیا، صفا مروہ کی سعی کی، اس کے بعد آپ ﷺ نے بال نہ کٹوائے اور قربانی کا جانور ہمراہ ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ حلال نہ ہوئے اور جن لوگوں کے ہمراہ قربانی کے جانور نہیں تھے، آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ طواف اور سعی کے بعد بال منڈا کر یا کٹوا کر حلال ہو جائیں۔

[4182/1987]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ النَّاسَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَبْدَءَ مِنْكُمْ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ الْحَجِّ فَلْيَفْعَلْ وَأَفْرَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1211. (مسند احمد: 24615)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کو حکم دیا اور فرمایا: ''تم میں سے جو آدمی حج سے قبل عمرہ کرنا پسند کرتا ہو وہ عمرہ کر سکتا ہے، خود رسول اللہ ﷺ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا، عمرہ نہیں کیا تھا۔

[4184/1988]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّتِهِ بِالْحَجِّ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1651، 1785، 7230. (مسند احمد: 14380)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کا احرام باندھا تھا۔

اَلْقِرَانُ

حج قران کا بیان

[4186/1989]...... عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ

عَلِیٍّ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ فَأَتَیْنَا ذَا الْحُلَیْفَةِ فَقَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ: إِنِّی أُرِیْدُ أَنْ أَجْمَعَ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَمَنْ أَرَادَ ذٰلِكَ فَلْیَقُلْ كَمَا أَقُوْلُ، ثُمَّ لَبّٰی قَالَ: لَبَّیْكَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ مَعًا، قَالَ: وَقَالَ سَالِمٌ وَقَدْ أَخْبَرَنِی أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَاللّٰهِ إِنَّ رِجْلِی لَتَمَسُّ رِجْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّهُ لَیُهِلُّ بِهِمَا جَمِیْعًا.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1251. (مسند احمد: 13984)

ترجمة الحدیث سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں: ہم سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں حج کے لیے روانہ ہوئے، جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو حج اور عمرہ کو اکٹھا ادا کرنا چاہتا ہوں، لہٰذا جو آدمی اس طرح کرنا چاہتا ہو، وہ اسی طرح کہے جیسے میں کہوں، پھر انہوں نے یوں تلبیہ پڑھا: "لَبَّیْكَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ مَعًا" (میں حاضر ہوں، حج اور عمرے دونوں کے ساتھ)۔ سالم کہتے ہیں کہ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتلائی: اللہ کی قسم! دورانِ سفر میری ٹانگ رسول اللہ ﷺ کی ٹانگ کو لگ رہی تھی اور آپ ﷺ حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا تلبیہ پڑھ رہے تھے۔

[4187/1990]...... عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ: قَالَ لِی عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ: إِنِّی أُحَدِّثُكَ حَدِیْثًا عَسَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ یَنْفَعَكَ بِهِ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَیْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ یَنْهَ عَنْهُ حَتّٰی مَاتَ وَلَمْ یَنْزِلْ قُرْآنٌ فِیْهِ یُحَرِّمُهُ، وَإِنَّهُ كَانَ یُسَلَّمُ عَلَیَّ فَلَمَّا اكْتَوَیْتُ أُمْسِكَ عَنِّی، فَلَمَّا تَرَكْتُهُ عَادَ إِلَیَّ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1226. (مسند احمد: 19833)

ترجمة الحدیث مطرف کہتے ہیں: سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے نفع پہنچائے گا، بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کو جمع کر کے ادا کیا تھا، پھر نہ تو آپ ﷺ نے دنیا سے رخصت ہونے تک اس سے منع فرمایا اور نہ کوئی قرآن مجید کا ایسا حصہ نازل ہوا، جس نے اسے حرام کر دیا ہو۔ نیز میں عمران کہتا ہوں: اللہ کے فرشتے مجھے سلام کہا کرتے تھے، لیکن جب میں نے (بواسیر کے زخم کا علاج کرنے کے لیے اس کو) داغا تو انھوں نے سلام کہنا بند کر دیا، پھر جب میں نے داغنے کا یہ عمل ترک کر دیا تو وہ مجھے دوبارہ سلام کہنے لگ گئے۔

[4188/1991]...... عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْهِرْمَاسِ بْنِ زِیَادٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ أَبِی فَرَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی بَعِیْرٍ وَهُوَ یَقُوْلُ: ((لَبَّیْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا.))

تخریج الحدیث حسن: معجم الکبیر للطبرانی : 22/ 534، معجم الاوسط : 4323. (مسند احمد: 15971)

ترجمة الحديث ہرماس بن زیاد کہتے ہیں: میں اپنے والد کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا، میں نے اس حال میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اونٹ پر سوار تھے اور یوں تلبیہ پکار رہے تھے: ”لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا۔“ (میں حج اور عمرہ دونوں کے لیے حاضر ہوں)۔

[4189/1992]...... عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِى وَائِلٍ أَنَّ الصُّبَىَّ بْنَ مَعْبَدٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا تَغْلِبِيًّا أَعْرَابِيًّا (وَفِى رِوَايَةٍ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ نَصْرَانِيًّا يُقَالُ لَهُ الصُّبَىُّ بْنُ مَعْبَدٍ) فَأَسْلَمَ فَسَأَلَ: أَىُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقِيلَ لَهُ: الْجِهَادُ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ، فَأَرَادَ أَنْ يُجَاهِدَ، فَقِيلَ لَهُ: حَجَجْتَ؟ فَقَالَ: لَا، فَقِيلَ: حُجَّ وَاعْتَمِرْ ثُمَّ جَاهِدْ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْحَوَابِطِ، أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا، فَرَآهُ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ فَقَالَا: لَهُوَ أَضَلُّ مِنْ جَمَلِهِ أَوْ مَا هُوَ بِأَهْدٰى مِنْ نَاقَتِهِ، فَانْطَلَقَ إِلٰى عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ: هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ ﷺ، قَالَ الْحَكَمُ: فَقُلْتُ لِأَبِى وَائِلٍ: حَدَّثَكَ الصُّبَىُّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1798، 1799، سنن النسائی: 5/ 146، سنن ابن ماجه: 2970. (مسند احمد: 83)

ترجمة الحديث سیّدنا ابو وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صبی بن معبد بنو تغلب کا ایک بدّو آدمی تھا، وہ مذہباً عیسائی تھا، پھر اس نے اسلام قبول کرلیا، اس کے بعد اس نے پوچھا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ اسے بتلایا گیا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، جب اس نے جہاد کا ارادہ کیا تو اس سے پوچھا گیا: کیا تم نے حج کیا ہے؟ اس نے بتلایا: جی نہیں۔ اس سے کہا گیا: تم پہلے حج اور عمرہ کرلو، پھر جہاد کرنا، پس وہ اس مقصد کے لیے روانہ ہوگیا اور جب وہ حوابط مقام پر پہنچا تو اس نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا،، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ نے اسے اس طرح دیکھ کر کہا: یہ تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے، یا یہ تو اپنی اونٹنی سے زیادہ ہدایت والا نہیں، یہ سن کر وہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان دونوں کی بات کا ان سے ذکر کیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ حکم کہتے ہیں: میں نے ابووائل سے پوچھا: کیا صبی نے تم کو یہ حدیث بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[4190/1993]...... عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِى الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) قَالَ: وَقَرَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِى حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجہ: 2977. (مسند احمد: 17583)

ترجمة الحديث سیّدنا سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔'' نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حجۃ الوداع کے موقع پر ان دونوں کو ایک احرام میں جمع کیا تھا۔

[4191/1994]...... عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ، يَقُوْلُ: ((أَتَانِيَ اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّيْ، فَقَالَ: صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِيْ الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ.)) قَالَ الْوَلِيْدُ، يَعْنِي ذَا الْحُلَيْفَةِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2337. (مسند احمد: 161)

ترجمة الحديث سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے وادیٔ عقیق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ''آج رات میرے ربّ کی طرف سے ایک آنے والے (فرشتے یعنی جبریل علیہ السلام) نے آ کر کہا: آپ اس مبارک وادی میں نماز ادا کریں اور یوں کہیں کہ یہ عمرہ حج کے ساتھ ہی ہے۔'' ولید راوی کہتے ہیں: وادی سے مراد ''ذوالحلیفہ'' ہے۔

[4192/1995]...... عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: شَهِدْتُّ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہما بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، وَعُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ، وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ أَهَلَّ بِهِمَا فَقَالَ: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ مَعًا، فَقَالَ عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ: تَرَانِي أَنْهَى النَّاسَ عَنْهُ وَأَنْتَ تَفْعَلُهُ؟ قَالَ: لَمْ أَكُنْ أَدَعُ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِقَوْلِ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1563. (مسند احمد: 1139)

ترجمة الحديث مروان بن حکم کہتے ہیں: میں سیّدنا علی اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان حاضر ہوا، سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے اور حج اور عمرے کو ایک احرام میں جمع کرنے سے منع کر رہے تھے۔ لیکن جب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو انہوں نے ان دونوں کا اکٹھا تلبیہ پڑھا اور یوں کہا: ''لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ مَعًا'' (میں حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھتا ہوں)، یہ سن کر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم دیکھ رہے ہو کہ میں لوگوں کو ایسا کرنے سے روک رہا ہوں اور تم پھر وہی کام کر رہے ہو؟ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: میں کسی آدمی کے قول کی بنیاد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت چھوڑنے والا نہیں ہوں۔

اَلتَّمَتُّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ

حج تمتع کا بیان

[4198/1996]...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعَمِلْنَا بِهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُهَا، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى مَاتَ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 4518، صحيح مسلم: 1226. (مسند احمد: 19907)

ترجمة الحديث سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حج تمتع کی آیت قرآن کریم میں نازل ہوئی اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اس پر عمل کیا، اب اس کے بعد تو کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جس نے اس حکم کو منسوخ کر دیا ہو اور نہ نبی کریم ﷺ نے دنیا سے رخصت ہونے تک اس سے منع کیا۔

[4199/1997]...... عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ، الضُّبَعِيَّ قَالَ: تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذَالِكَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَالِكَ فَأَمَرَنِيْ بِهَا، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ فَأَتَانِي آتٍ فِيْ مَنَامِي فَقَالَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ، قَالَ: فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ رَأَيْتُ فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ وَقَالَ فِي الْهَدْيِ: جَزُوْرٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شِرْكٌ فِيْ دَمٍ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1567، 1688، صحيح مسلم: 1242. (مسند احمد: 2158)

ترجمة الحديث ابو جمرہ ضبعی کہتے تھے: میں نے حج تمتع کرنا چاہا لیکن لوگوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع کر دیا، پس میں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا اور ان سے اس بارے میں پوچھا، انہوں نے مجھے حج تمتع کرنے کا حکم دیا، سو میں بیت اللہ کی طرف روانہ ہوا اور وہاں جا کر سو گیا، میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی میرے پاس آیا اور اس نے کہا: یہ تو عمرۂ مقبولہ اور حج مبرور ہے۔ میں نے سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنا خواب بیان کیا، تو انہوں نے تعجب کرتے ہوئے بار بار کہا: "اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ" یہ عمل تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے، پھر سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہدی کے بارے میں کہا کہ وہ ایک اونٹ یا ایک گائے یا ایک بکری یا بھیڑ ہو سکتی ہے یا ایک جانور میں حصہ بھی ڈالا جا سکتا ہے۔

[4203/1998]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ مُتْعَتَانِ كَانَتَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

فَنَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَانْتَهَيْنَا .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1249 . (مسند احمد: 14834)

ترجمة الحدیث سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نکاح متعہ اور حج تمتع دونوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اجازت تھی، لیکن جب سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ان سے منع کیا تو ہم رک گئے۔

[4211/1999]...... عَنْ مُسْلِمِ نِ الْقُرِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيْهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهٰى عَنْهَا، فَقَالَ: هٰذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ تُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيْهَا فَادْخُلُوْا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوْهَا، قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَإِذَا أَمْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ فَقَالَتْ: قَدْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1238 . (مسند احمد: 26946)

ترجمة الحدیث مسلم قری کہتے ہیں: میں نے سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کی بابت پوچھا، انہوں نے اس میں رخصت دے دی، لیکن سیّدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کر دیا، یہ دیکھ کر سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن زبیر رضی اللہ عنہ تو حج تمتع سے منع کرتے ہیں، جبکہ ان کی والدہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے، تم جا کر ان سے پوچھ لو۔ مسلم قری کہتے ہیں: چنانچہ ہم ان کے ہاں گئے، وہ ایک بھاری بھرکم خاتون تھیں اور نابینا ہو چکی تھیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعی اس کی اجازت دی ہے۔

[4214/2000]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ النَّاسَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَبْدَأَ مِنْكُمْ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ الْحَجِّ فَلْيَفْعَلْ .)) وَأَفْرَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1211 . (مسند احمد: 24615)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کو حکم دیتے ہوئے فرمایا: ”تم میں سے جو کوئی حج سے قبل عمرہ کرنا چاہتا ہو، وہ کر سکتا ہے، بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ نہیں کیا تھا۔

[4215/2001]...... وَعَنْهَا أَيْضًا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا .)) قَالَتْ: فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا

وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذَالِكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((اُنْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ.)) قَالَتْ: فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ: ((هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ.)) قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَحَلُّوْا، ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا الْحَجَّ فَطَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1556، 1638، 4395، صحیح مسلم: 1211. (مسند احمد: 25441)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے، ہم نے عمرہ کا تلبیہ پکارا، بعدازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جن لوگوں کے ساتھ قربانی کا جانور ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا تلبیہ پکاریں، وہ ان دونوں سے اکٹھے حلال ہوں گے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب میں مکہ پہنچی تو مجھے حیض آ گیا، لہٰذا میں بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی نہ کرسکی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا شکوہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سر کھول دو اور کنگھی کر کے حج کا احرام باندھ لو اور عمرے کو ترک کردو۔'' پس میں نے اسی طرح کیا، جب ہم حج سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے میرے بھائی عبد الرحمٰن کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا، تاکہ میں عمرہ کر آؤں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارے عمرے کا متبادل ہے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا، وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے حلال ہو گئے، اس کے بعد انہوں نے منیٰ سے آ کر حج کا طواف کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا یعنی حج قران کیا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

جَوَازُ اِدْخَالِ الْحَجِّ عَلَى الْعُمْرَةِ وَالتَّحَلُّلِ بِالْإِحْصَارِ

حج کے مہینوں میں عمرہ کی ادائیگی کے جائز ہونے اور کسی رکاوٹ کی بنا پر احرام کھول دینے کا بیان

[4217/2002]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما) حِيْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَا: لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ هٰذَا الْعَامَ، فَإِنَّا نَخْشٰى أَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ، وَأَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، قَالَ: إِنْ حِيْلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

وَأَنَا مَعَهُ حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَإِنْ خُلِّيَ سَبِيْلِيْ قَضَيْتُ عُمْرَتِي، وَإِنْ حِيْلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبّٰى بِعُمْرَةٍ ثُمَّ تَلَا ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ، قَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، إِنْ حِيْلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيْلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْحَجِّ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي، فَانْطَلَقَ حَتّٰى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ كَذَالِكَ إِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ.

تخريج الحديث صحيح البخاري مختصرا: 4183، صحيح مسلم: 1230. (مسند احمد: 5165)

ترجمة الحديث نافع کرتے ہیں کہ جس سال حجاج، سیّدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑائی کرنے کے لیے مکہ مکرمہ آیا ہوا تھا، اس سال سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں عبد اللہ اور سالم نے اپنے باپ سے کہا: اس سال جنگ کا خطرہ ہے، اس لیے بہتر یہ ہے کہ آپ حج کے لیے نہ جائیں، کیونکہ یہ اندیشہ ہے کہ لڑائی کی وجہ سے آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے، انہوں نے کہا: اگر بیت اللہ تک جانے میں کوئی رکاوٹ آ گئی تو میں اسی طرح کروں گا، جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر کیا تھا، جب کفارِ قریش نے آپ ﷺ کو بیت اللہ کی طرف جانے سے روک دیا تھا۔ اب میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں عمرہ کا ارادہ کر چکا ہوں، اگر مجھے نہ روکا گیا تو عمرہ ادا کرلوں گا اور اگر بیت اللہ تک پہنچنے میں مجھے رکاوٹ پیش آ گئی تو میں اسی طرح کروں گا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، جبکہ اُس موقع پر میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا، اس کے بعد سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سفر شروع کر دیا، جب وہ ذوالحلیفہ پہنچے تو انہوں نے عمرے کا احرام باندھا اور تلبیہ پڑھا۔ اور یہ آیت تلاوت کی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: 21) ''تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔'' اس کے بعد آگے کو روانہ ہوئے اور جب بیداء کے اوپر پہنچے تو کہا: حج اور عمرے کے احکام تو ایک جیسے ہی ہیں، اگر میرے عمرے کے سامنے کوئی رکاوٹ آ گئی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میرے حج کے سامنے بھی رکاوٹ آ جائے گی، لہٰذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھ رہا ہوں، اس کے بعد وہ آگے کو روانہ ہوئے اور قدید کے مقام پر جا کر قربانی کا جانور خریدا۔ پھر مکہ پہنچ کر حج اور عمرہ دونوں کے لیے بیت اللہ کا ایک طواف اور صفا مروہ کی ایک سعی کی، اس کے بعد یوم النحر یعنی دس ذوالحجہ تک اسی طرح رہے۔

اَلتَّلْبِيَّةُ وَصِفَتُهَا وَاَحْكَامُهَا

تلبیہ اوراس کی کیفیت اوراس کے احکام

اَلفَاظُهَا وَفَضْلُهَا

تلبیہ کے الفاظ اوراس کی فضیلت کا بیان

[4220/2003]...... عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما كَانَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ.)) قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عَمَرَ يَقُوْلُ: وَزِدْتُ أَنَا لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1540، 1549، 5915، صحيح مسلم: 1184. (مسند احمد: 5071)

ترجمۃ الحدیث نافع سے روایت ہے کہ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ان الفاظ کے ساتھ تلبیہ پکارتے ہوئے سنا: ((لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ......)) (میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور بادشاہت بھی تیرے لیے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں)۔ نافع کہتے ہیں: سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس تلبیہ میں میں ان الفاظ کا اضافہ بھی کرتا ہوں: ((لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ)) (میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں اور میں حاضر ہوں، اور بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے اور رغبت اور عمل بھی تیری طرف ہے۔)

[4225/2004]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ.))

تخریج الحدیث صحيح: سنن النسائي: 5/ 161، سنن ابن ماجه: 2920. (مسند احمد: 8629)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تلبیہ میں یہ الفاظ بھی تھے:

((لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ))

حُكْمُ التَّلْبِيَةِ وَالْجَهْرُ بِهَا

تلبیہ کا حکم اور اسے بآواز بلند پکارنا

[4229/2005]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((يَا آلَ مُحَمَّدٍ! مَنْ حَجَّ مِنْكُمْ فَلْيُهِلَّ فِي حَجِّهِ أَوْ حَجَّتِهِ.)) شَكَّ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

تخریج الحدیث صحیح: صحیح ابن حبان: 3920، مسند ابویعلی: 7011، المعجم الکبیر للطبرانی: 23/ 791. (مسند احمد: 26693)

ترجمة الحديث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اے آل محمد! تم میں سے جو کوئی حج کرے تو اسے چاہیے کہ وہ تلبیہ کہے۔''

[4230/2006]...... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: أَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما بِعَرَفَةَ وَهُوَ يَأْكُلُ رُمَّانًا، فَقَالَ: أَفْطَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَةَ وَقَدْ بَعَثَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ، وَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ فُلَانًا، عَمَدُوْا إِلٰى أَعْظَمِ أَيَّامِ الْحَجِّ، فَمَحَوْا زِيْنَتَهُ، وَإِنَّمَا زِيْنَةُ الْحَجِّ التَّلْبِيَةُ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الکبریٰ للنسائی: 2815. (مسند احمد: 1870)

ترجمة الحديث سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں عرفہ میں سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ انار کھا رہے تھے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ میں روزہ نہیں رکھا تھا، سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا تھا، جسے آپ ﷺ نے نوش فرما لیا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''اللہ تعالی فلاں آدمی پر لعنت کرے، انہوں نے ایام حج میں سے سب سے زیادہ عظمت والے دن کی طرف قصد کیا اور اس کی زینت کو مٹا ڈالا، حج کی زینت تلبیہ ہے۔''

[4234/2007]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ علیہ السلام فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ أَصْحَابَكَ فَلْيَرْفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ، فَإِنَّهَا مِنْ شَعَائِرِ الدِّيْنِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 2923. (مسند احمد: 21678)

ترجمة الحديث سیّدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس

جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! آپ اپنے صحابہ کو حکم دیں کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ پکاریں، کیونکہ یہ دین کے شعائر اور علامات میں سے ہے۔''

مُدَّةُ التَّلْبِيَةِ وَفِعْلُهَا عَقْبَ الصَّلَاةِ

تلبیہ کے دورانیہ اور نمازوں کے بعد تلبیہ پکارنے کا بیان

[4237/2008]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبّٰى دُبُرَ الصَّلَاةِ.

تخریج الحدیث **حسن لغیره:** سنن ابوداؤد: 1770، سنن الترمذی: 819، سنن النسائی: 5/ 162. (مسند احمد: 2579)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے بعد تلبیہ پکارا۔

[4238/2009]...... عَنِ ابْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ: غَدَوْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَاتٍ، فَكَانَ يُلَبِّى، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا آدَمَ، لَهُ ضَفْرَانِ عَلَيْهِ مَسْحَةُ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ غَوْغَاءُ مِنْ غَوْغَاءِ النَّاسِ، قَالُوْا: يَا أَعْرَابِيُّ! إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَيْسَ يَوْمَ تَلْبِيَةٍ إِنَّمَا هُوَ يَوْمُ تَكْبِيْرٍ، قَالَ: فَعِنْدَ ذَالِكَ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: أَجَهِلَ النَّاسُ أَمْ نَسُوْا؟ وَالَّذِىْ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ لَقَدْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا تَرَكَ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ إِلَّا أَنْ يُخْلِطَهَا بِتَكْبِيْرٍ أَوْ تَهْلِيْلٍ.

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 1683، صحيح مسلم: 1283. (مسند احمد: 3961)

ترجمة الحديث ابن سخبرہ کہتے ہیں: ہم سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ سے عرفات کو گئے، وہ تلبیہ پکارتے جا رہے تھے، سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا رنگ گندمی تھا، ان کے سر پر دو لٹیں تھیں اور ان کا حلیہ دیہاتیوں کا سا تھا، ان کے تلبیہ کی آواز سن کر عام سادہ سے لوگوں نے شور مچا دیا اور کہنے لگے: ارے دیہاتی! آج تلبیہ کا دن نہیں ہے، تکبیرات کا دن ہے۔ یہ سن کر سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا اور کہا: لوگوں کو سرے سے علم نہیں تھا یا یہ بھول گئے ہیں؟ اس ذات کی قسم، جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، میں خود رسول ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا، آپ ﷺ نے جمرۂ عقبہ کی رمی تک تلبیہ ترک نہیں کیا تھا، البتہ آپ ﷺ اس دوران ''اللہ اکبر'' اور ''لا الہ الا اللہ'' بھی کہہ لیتے۔

[4240/2010]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَرِدْفُهُ أُسَامَةُ، وَأَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ، وَرِدْفُهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَلَبّٰى حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1543، 1686، صحیح مسلم: 1286. (مسند احمد: 1860)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات کو جا رہے تھے، تو ہم میں سے کوئی تکبیر کہہ رہا تھا اور کوئی تلبیہ پکار رہا تھا۔

[4242/2011]...... (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ: أَفَضْتُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ فَلَمْ أَزَلْ أَسْمَعُهُ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: أَفَضْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْمَعُهُ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

تخریج الحدیث **حسن**: مسند ابویعلی: 321، سنن البیهقی: 5/ 138، مسند البزار: 500. (مسند احمد: 1334)

ترجمة الحديث عکرمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ وقوف کیا اور میں نے سنا کہ وہ جمرۂ عقبہ کی رمی تک تلبیہ پکارتے رہے، میں نے عرض کیا: ابو عبداللہ! یہ تلبیہ کیسا؟ انہوں نے کہا: میں نے سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو سنا تھا کہ وہ جمرۂ عقبہ کی رمی تک تلبیہ پکارتے رہے، نیز سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرۃ العقبہ تک تلبیہ پکارا تھا۔

مَا يَجُوْزُ فِعْلُهٗ لِلْمُحْرِمِ وَمَا لَا يَجُوْزُ لَهٗ

محرم کے لیے جائز اور ناجائز امور کا بیان

نَزْعُ الْمَخِيْطِ لِلْمُحْرِمِ وَمَا لَا يَجُوْزُ لَهٗ مِنَ الثِّيَابِ وَالطِّيْبِ

محرم کا سلے ہوئے کپڑے اتار دینے کا بیان اور اس امر کی وضاحت کہ کون سے کپڑے اور خوشبو اس کے لیے ناجائز ہے

[4244/2012]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ أَوْ قَالَ: مَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ، فَقَالَ: ((لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْهُمَا، أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1838، 5794، 5805، 5806، صحیح مسلم: 1177. (مسند احمد: 4482)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! محرم کس قسم کا لباس پہن سکتا ہے؟ یا اس نے کہا کہ محرم کس قسم کا لباس نہیں پہن سکتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ قمیص، شلوار، پگڑی اور موزے نہیں پہن سکتا، ہاں اگر اسے جوتے دستیاب نہ ہوں تو موزوں کو ٹخنوں سے نیچے تک (کاٹ کر) پہن سکتا ہے، اسی طرح کوٹ یا برانڈی نہیں پہن سکتا اور وہ کپڑے بھی نہیں پہن سکتا، جس کو ورس اور زعفران کی خوشبو لگی ہوئی ہو۔''

[4250/2013]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 5/ 135. (مسند احمد: 4454)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب محرم کو جوتے دستیاب نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے، لیکن ٹخنوں کے نیچے سے ان کو کاٹ دے۔''

[4251/2014]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: ((إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ، وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ.))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 1841، 1843، صحيح مسلم: 1178. (مسند احمد: 1848)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ''جب محرم کو چادر دستیاب نہ ہو تو وہ شلوار پہن سکتا ہے اور اسی طرح جب جوتے دستیاب نہ ہوں تو وہ موزے پہن سکتا ہے۔''

[4255/2015]...... عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُوْلُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ: لَيْتَنِي أَرَى النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ، مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، مِنْهُمْ عُمَرُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخًا بِطِيْبٍ (وَفِي لَفْظٍ: وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوْقٍ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ) قَالَ: فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى أَنْ تَعَالَ. فَجَاءَهُ يَعْلَى فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ (وَفِي لَفْظٍ قَالَ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُمْ فِي السِّتْرِ) فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ كَذَالِكَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: ((أَيْنَ الَّذِيْ سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا؟)) فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ، فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِكَ.))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 1536، 4329، صحيح مسلم: 1180. (مسند احمد: 17948)

ترجمة الحديث صفوان بن یعلی بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا یعلی، سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے کہ میری خواہش ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہو تو میں اس کیفیت میں آپ ﷺ کو دیکھوں۔ بعد میں ایک دن جب آپ ﷺ جعرانہ مقام میں تھے، آپ ﷺ کے اوپر ایک کپڑے سے سایہ کیا گیا تھا، صحابہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، اسی دوران ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، جبکہ اس نے ایک جبہ پہنا ہوا تھا اور اس سے خوشبو آ رہی تھی، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس آدمی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جس نے اچھی طرح خوشبو ملنے کے بعد جبہ میں عمرہ کا احرام باندھا ہو؟ نبی کریم ﷺ نے

کچھ دیر اس کی طرف دیکھا اور پھر خاموش ہو گئے۔ آپ ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیّدنا یعلی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ ادھر آؤ، چنانچہ سیّدنا یعلی رضی اللہ عنہ آئے اور اپنا سر کپڑے کے اندر داخل کر لیا، انھوں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کا چہرۂ مبارک سرخ ہو رہا تھا اور آپ ﷺ خراٹے لے رہے تھے، کچھ دیر یہی کیفیت رہی، بعد ازاں یہ زائل ہو گئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی ابھی عمرہ کے بارے میں پوچھ رہا تھا، وہ کہاں ہے؟'' جب اس شخص کو تلاش کر کے لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر جو خوشبو لگی ہوئی ہے، اسے تین دفعہ اچھی طرح دھو ڈالو، اور یہ جبہ اتار دو اور عمرہ کے لیے باقی سارے کام اسی طرح کرو جیسے حج میں کرتے ہو۔''

[4257/2016]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلاً كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُمِسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.))

تخريج الحديث صحيح البخاري: 1851، صحيح مسلم: 1206. (مسند احمد: 1850)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (حج کے سفر میں) نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا، اسے اس کی اونٹنی نے گرایا اور وہ اس وجہ سے احرام کی حالت میں ہی فوت ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر اس کے انہی دو کپڑوں میں کفن دے دو اور اسے خوشبو لگاؤ نہ اس کا سر ڈھانپو، کیونکہ اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ یہ تلبیہ پکار رہا ہوگا۔''

اَلْحِجَامَةُ وَالْاِكْتِحَالُ وَغَسْلُ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کے لیے سینگی لگوانے، سرمہ لگانے اور سر دھونے کا بیان

[4259/2017]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ صُدَاعٍ وَجَدَهُ.

تخريج الحديث صحيح البخاري: 5700. (مسند احمد: 3523)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے سر درد محسوس کرنے کی وجہ سے سر میں سینگی لگوائی، جبکہ آپ ﷺ احرام کی حالت میں تھے۔

[4260/2018]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ عَلٰى وَسَطِ رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1836، 5698، صحيح مسلم: 1203. (مسند احمد: 22924)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے راستہ میں لحی جمل کے مقام پر احرام کی حالت میں سر پر سینگی لگوائی تھی۔

[4261/2019]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجْعٍ كَانَ بِهِ.

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 1837، سنن النسائي: 5/ 194. (مسند احمد: 12682)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پاؤں کی پشت پر سینگی لگوائی تھی، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر تکلیف تھی۔

تَظَلُّلُ الْمُحْرِمِ مِنَ الْحَرِّ اَوْ غَيْرِهِ وَمَا جَاءَ فِي تَغْطِيَةِ الرَّأْسِ لِلرَّجُلِ وَالْوَجْهِ لِلْمَرْأَةِ وَفِي ضَرْبِ الْمُحْرِمِ خَادِمَهُ

احرام کی حالت میں گرمی وغیرہ سے بچنے کے لیے سایہ کرنے، مرد کا سر کو اور عورت کا چہرہ کو ڈھانپنے اور محرم کا اپنے خادم کو مارنے کا بیان

[4267/2020]...... عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَبِلَالًا وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1298. (مسند احمد: 27259)

ترجمة الحديث سیدہ ام حصین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا، میں نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا، ان میں سے ایک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑی ہوئی تھی اور دوسرا اپنا کپڑا اٹھا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرمی سے بچانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کر رہا تھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

[4269/2021]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما فِي الرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1851، صحيح مسلم: 1206. (مسند احمد: 1850)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس آدمی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں، جسے اس کی اونٹنی نے گرا دیا تھا اور وہ فوت ہو گیا تھا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا تھا: ''اس کا سر نہ ڈھانپنا، کیونکہ اس کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔''

حَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَتَعَدُّدُ طُرُقِهِ فِيْ الرُّخْصَةِ فِيْ حَلْقِ رَأْسِ الْمُحْرِمِ لِعُذْرٍ وَبَيَانُ فِدْيَتِهِ

سیّدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث اور اس کے متعدد طرق کا بیان

[4272/2022]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِی لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَّةِ، وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُوْنَ وَكَانَتْ لِی وَفْرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰى وَجْهِی، فَمَرَّ بِیَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ، قَالَ: وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهٖٓ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾.

تخريج الحديث صحيح البخاری: 1814، 1816، 4517، 6708، صحيح مسلم: 1201. (مسند احمد: 18101)

ترجمة الحديث سیّدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر احرام کی حالت میں تھے، مشرکین مکہ نے ہمیں آگے جانے سے روک دیا، میرے لمبے لمبے بال تھے اور جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس سے گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سر منڈانے کا حکم دیا اور یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَمَنْ كَانَ ..... أَوْصَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ (تم میں سے جو آدمی مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو، تو وہ بال منڈوالے اور روزوں کا، یا صدقہ کا یا قربانی کا فدیہ دے)۔

نِكَاحُ الْمُحْرِمِ وَإِنْكَاحُهُ وَخِطْبَتُهُ

احرام کی حالت میں نکاح کرنے یا کروانے یا نکاح کا پیغام بھیجنے کا بیان

[4282/2023]...... عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ امْرَأَةٍ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ وَهُوَ خَارِجٌ مِنْ مَكَّةَ، فَأَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَوْ يَحُجَّ، فَقَالَ: لَا تَتَزَوَّجْهَا وَأَنْتَ مُحْرِمٌ، نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الدارقطنی: 3/ 260. (مسند احمد: 5958)

ترجمۃ الحدیث عکرمہ بن خالد کہتے ہیں: میں نے سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ، جبکہ وہ مکہ سے باہر تھے، سے پوچھا کہ ایک آدمی، ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے، اب اس کا ارادہ یہ ہے کہ وہ عمرہ اور حج بھی کر لے (اور پھر احرام کی حالت میں شادی بھی کرے) سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تم احرام کی حالت میں اس سے شادی نہیں کر سکتے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

[4286/2024]...... عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا، وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرِفَ فَدَفَنَّاهَا فِي الظُّلَّةِ الَّتِي بَنٰى بِهَا فِيْهَا، فَنَزَلْنَا فِي قَبْرِهَا أَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1411. (مسند احمد: 26828)

ترجمۃ الحدیث یزید بن اصم سے روایت ہے کہ زوجۂ رسول سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا یہ بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حلال تھے، اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خلوت اختیار کی تو اس وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں نہیں تھے۔ بعد میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی سرف کے مقام پر ہوا تھا، ہم نے انہیں اسی سائے میں دفن کیا تھا، جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شب باشی کی تھی، میں اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کی قبر میں اترے تھے۔

[4287/2025]...... عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ حَلَالًا وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا وَكُنْتُ الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا.

تخریج الحدیث حسن: سنن الترمذی: 841. (مسند احمد: 27197)

ترجمۃ الحدیث مولائے رسول سیّدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور جب ان کے ساتھ خلوت اختیار کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حلال تھے یعنی احرام کی حالت میں نہ تھے اور میں ان دونوں کے درمیان قاصد تھا۔

تَحْرِيْمُ صَيْدِ الْبَرِّ عَلَى الْمُحْرِمِ وَاَكْلِهٖ

محرم کے لیے خشکی کا شکار کرنے اور اس کو کھانے کے حرام ہونے کا بیان

[4288/2026]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ الْأَسَدِيَّ رضی اللہ عنہ أَهْدٰى إِلٰى رَسُوْلِ

اللّٰهِ ﷺ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ، وَقَالَ: ((إِنَّا مُحْرِمُوْنَ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1194. (مسند احمد: 1856)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا صعب بن جثامہ اسدی رضی اللہ عنہ نے وحشی گدھے کی ایک ٹانگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطورِ ہدیہ پیش کی، لیکن آپ ﷺ نے اسے قبول نہ کیا اور فرمایا: ''ہم احرام کی حالت میں ہیں۔''

[4293/2027]...... عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَشِيْقَةُ ظَبْيٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهَا، (وَفِيْ لَفْظٍ: فَلَمْ يَأْكُلْهُ) قَالَ سُفْيَانُ: الْوَشِيْقَةُ مَا طُبِخَ وَقُدِّدَ.

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابو یعلی: 4616، مصنف عبد الرزاق: 8325. (مسند احمد: 24129)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ہرن کا کم ابلا ہوا گوشت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، چونکہ آپ ﷺ احرام کی حالت میں تھے اس لیے آپ ﷺ نے وہ واپس کر دیا اور نہیں کھایا۔ سفیان نے کہا: ''وَشِيْقَه'' وہ ہوتا ہے، جس کو پکایا جائے اور پارچے بنا کر خشک کر لیا جائے۔

[4294/2028]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيُّ قَالَ: كَانَ أَبِي الْحَارِثُ عَلَى أَمْرٍ مِنْ أَمْرِ مَكَّةَ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ فَأَقْبَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ: فَاسْتَقْبَلْتُ عُثْمَانَ بِالنُّزُلِ بِقُدَيْدٍ فَاصْطَادَ أَهْلُ الْمَاءِ حَجَلًا، فَطَبَخْنَاهُ بِمَاءٍ وَمِلْحٍ، فَجَعَلْنَاهُ عُرَاقًا لِلثَّرِيْدِ، فَقَدَّمْنَاهُ إِلَى عُثْمَانَ وَأَصْحَابِهِ فَأَمْسَكُوْا، فَقَالَ عُثْمَانُ: صَيْدٌ لَمْ أَصْطَدْهُ وَلَمْ نَأْمُرْ بِصَيْدِهِ، اصْطَادَهُ قَوْمٌ حِلٌّ، فَأَطْعَمُوْنَا فَمَا بَأْسٌ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: مَنْ يَقُوْلُ فِي هٰذَا؟ فَقَالُوْا: عَلِيٌّ، فَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَاءَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَلِيٍّ حِيْنَ جَاءَ وَهُوَ يَحُتُّ الْخَبَطَ عَنْ كَفَّيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: صَيْدٌ لَمْ نَصْطَدْهُ وَلَمْ نَأْمُرْ بِصَيْدِهِ، قَوْمٌ حِلٌّ فَأَطْعَمُوْنَا فَمَا بَأْسٌ؟ قَالَ: فَغَضِبَ عَلِيٌّ وَقَالَ: أَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ أُتِيَ بِقَائِمَةِ حِمَارِ وَحْشٍ (وَفِيْ لَفْظٍ: بِعَجُزِ حِمَارٍ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّا قَوْمٌ حُرُمٌ فَأَطْعِمُوْهُ أَهْلَ الْحِلِّ.)) قَالَ: فَشَهِدَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: أُشْهِدُ اللّٰهَ رَجُلًا شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ أُتِيَ بِبَيْضِ

النَّعامِ، (وَفِیْ لَفْظٍ: بِخَمْسِ بَیْضَاتِ نَعَامٍ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((إِنَّا قَوْمٌ حُرُمٌ، أَطْعِمُوْہُ أَہْلَ الْحِلِّ.)) قَالَ: فَشَہِدَ دُوْنَہُمْ مِنَ الْعِدَّۃِ مِنَ الْاِثْنَی عَشَرَ، قَالَ: فَثَنٰی عُثْمَانُ وَرِکَہُ عَنِ الطَّعَامِ فَدَخَلَ رَحْلَہُ (وَفِیْ لَفْظٍ: فُسْطَاطَہُ) وَأَکَلَ ذَالِکَ الطَّعَامَ أَہْلُ الْمَاءِ.

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: مسند البزار: 914، سنن ابوداؤد: 1849. (مسند احمد: 783)

ترجمة الحديث عبداللہ بن حارث بن نوفل ہاشمی کا بیان ہے، وہ کہتے ہیں: سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں میرے والد حارث بن نوفل مکہ کے مسئول تھے، جب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے تو میں عبداللہ بن حارث نے قدید کے قریب نزل کے مقام پر ان کا استقبال کیا، وہاں کے لوگوں نے چکور پرندے کا شکار کیا ہوا تھا، ہم نے اسے پانی اور نمک میں پکایا اور ثرید کے لیے اس کا شوربا بنایا، پھر ہم نے اسے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کی خدمت میں پیش کیا، لیکن وہ اسے کھانے سے باز رہے، سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے نہ تو یہ شکار کیا ہے اور نہ اس کے بارے میں کوئی حکم دیا ہے اور جو لوگ احرام میں نہیں ہیں، انہوں نے یہ شکار کر کے ہمارے سامنے پیش کیا ہے، اب اس میں کیا حرج ہے؟ پھر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اس مسئلہ کے بارے میں کون بیان کرے گا؟ لوگوں نے کہا: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ، پس سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلوا بھیجا، سو وہ تشریف لائے۔ عبداللہ بن حارث کہتے ہیں: میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور وہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے، وہ اپنی ہتھیلیوں سے پتے جھاڑ رہے تھے، سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: نہ تو ہم نے یہ شکار کیا اور نہ ہم نے اس کو شکار کرنے کے بارے میں کوئی حکم دیا، جو لوگ احرام میں نہیں ہیں، انہوں نے شکار کر کے اس کو ہمارے سامنے پیش کر دیا، اب اس میں کیا حرج ہے؟ یہ سن کر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ غضبناک ہو گئے اور کہنے لگے: میں اس آدمی کو اللہ تعالی کا واسطہ دے کر کہتا ہوں جو اس واقعہ میں موجود تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جنگلی گدھے کا ایک عضو پیش کیا گیا، جبکہ آپ ﷺ محرم تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہم احرام کی حالت میں ہیں، یہ ان لوگوں کو کھلاؤ جو احرام میں نہیں ہیں۔'' بارہ صحابہ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی اس بات کی تائید کی۔ اس کے بعد سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اس آدمی کو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت موجود تھا جب آپ ﷺ کی خدمت میں شترمرغ کے انڈے (اور ایک روایت کے مطابق) پانچ انڈے پیش کئے گئے تھے، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''ہم تو احرام کی حالت میں ہیں، یہ ان لوگوں کو کھلاؤ جو احرام میں نہیں ہیں۔'' اس دفعہ بارہ سے کم افراد نے گواہی دی، یہ سن کر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کھانے سے اپنے سرین موڑ لیے اور اٹھ کر اپنے خیمے میں چلے گئے اور اس پانی والوں نے وہ کھانا کھا لیا۔

جَوَازُ أَكْلِ صَيْدِ الْبَرِّ إِذَا لَمْ يَصِدْهُ أَوْ يُصَدْ لَهُ

اس امر کا بیان کہ اگر محرم نہ تو خود شکار کرے اور نہ اس کی خاطر کیا جائے تو اس کے لیے اس کا کھانا جائز ہوگا

[4295/2029]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (وَفِیْ لَفْظٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ): ((صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ، قَالَ سَعِيْدٌ، وَأَنْتُمْ حُرُمٌ مَالَمْ تَصِيْدُوْهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: سنن ابوداؤد: 1851، سنن الترمذی: 846، سنن النسائی: 5/ 187. (مسند احمد: 14894)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم احرام کی حالت میں ہو تو تمہارے لیے خشکی کا شکار اس صورت میں حلال ہوگا کہ نہ تو تم خود وہ شکار کرو اور نہ تمہاری خاطر کیا جائے۔''

[4296/2030]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی قَتَادَةَ قَالَ: أَحْرَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يُحْرِمْ أَبُوْ قَتَادَةَ، قَالَ: وَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ عَدُوًّا بِغَيْقَةَ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِی فَضَحِكَ بَعْضُهُمْ إِلٰی بَعْضٍ. فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِيْنُوْنِی، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَأَثْبَتُّهُ فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِيْنَا أَنْ نُقْتَطَعَ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ فَرَسِی شَأْواً وَأَسِيْرُ شَأْواً، وَلَقِيْتُ رَجُلاً مِنْ بَنِی غِفَارٍ فِیْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ وَهُوَ بِتِعْهِنَ، وَهُوَ مِمَّا يَلِی السُّقْيَا، فَأَدْرَكْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَصْحَابَكَ يُقْرِئُوْنَكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ، وَقَدْ خَشُوْا أَنْ يُقْتَطَعُوْا دُوْنَكَ فَانْتَظِرْهُمْ، قَالَ: فَانْتَظَرَهُمْ، قُلْتُ وَقَدْ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِی مِنْهُ فَاضِلَةٌ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: ((كُلُوْا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1821، 1822، 2570، 2854، 4149، 5406، صحیح مسلم: 1196. (مسند احمد: 22569)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبداللہ بن ابی قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے سال احرام باندھا اور ابوقتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا، رسول اللہ ﷺ کو بتلایا گیا کہ دشمن غیقہ کے مقام پر ہے، آپ ﷺ

روانہ ہوئے، میں اپنے دوستوں کے ساتھ تھا کہ وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے، جب میں بھی ادھر متوجہ ہوا تو میری نظر ایک جنگلی گدھے پر پڑی، میں نے ان سے مدد چاہی، لیکن انہوں نے شکار کرنے میں میری مدد کرنے سے انکار دیا، بہر حال میں نے اس کا پیچھا کیا اور اسے مار گرایا، ہم نے اس کا گوشت کھایا، لیکن ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو ہم اچک لیے جائیں (یعنی ہماری تعداد تھوڑی ہونے کی وجہ سے دشمن ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچا دے)، اس لیے میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں روانہ ہوا، میں اپنے گھوڑے کو کچھ دور تک دوڑاتا اور کچھ فاصلے تک آہستہ چلتا، رات کو میری ملاقات بنو غفار کے ایک آدمی سے ہوئی، میں نے اس سے پوچھا: آپ کی رسول اللہ ﷺ سے کس مقام پر ملاقات ہوئی تھی؟ اس نے بتایا کہ اس نے آپ ﷺ کو سقیا کے قریب "تَعْهِن" کے مقام پر چھوڑا تھا، میں نے آپ ﷺ کو اس مقام پر پالیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے رفقاء آپ کو سلام اور اللہ کی رحمت پیش کرتے تھے، انہیں اندیشہ تھا کہ دشمن ان پر حملہ نہ کر دے، لہٰذا آپ یہیں ان کا انتظار کریں، چنانچہ آپ ﷺ نے وہاں ان کا انتظار کیا اور میں نے عرض کیا: میں نے ایک جنگلی گدھے کا شکار کیا تھا، میرے پاس اس کا ایک عضو باقی بچا ہوا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھالو۔'' جبکہ وہ محرم تھے۔

[4300/231]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابِي وَلَمْ أُحْرِمْ، فَرَأَيْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُّهُ فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ وَإِنَّمَا اصْطَدْتُّهُ لَكَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوْا وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِيْنَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُّهُ لَهُ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 3093، صحیح البخاری: 1823، صحیح مسلم: 1196. (مسند احمد: 22590)

ترجمة الحديث سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حدیبیہ والے سال سفر میں روانہ ہوا، میرے رفقاء نے احرام باندھا ہوا تھا اور میں نے احرام نہیں باندھا تھا، میں نے دوران سفر ایک جنگلی گدھا دیکھ کر اس پر حملہ کر دیا اور اس کو شکار کر لیا۔ پھر میں نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا اور آپ ﷺ کو بتلایا کہ میں احرام کی حالت میں نہیں تھا اور میں نے اس کو آپ ﷺ کی خاطر شکار کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: ''تم کھالو۔'' پس صحابہ نے تو کھا لیا، مگر آپ ﷺ نے نہ کھایا، اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے آپ کو بتلا دیا تھا کہ میں نے یہ شکار آپ ﷺ کی خاطر کیا تھا۔

مَایَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ قَتْلُهُ مِنَ الدَّوَابِّ فِی الْحَرَمِ وَغَیْرِهِ

ان حیوانات کا بیان، جن کو حرم کی حدود کے اندر اور باہر قتل کرنا محرم کے لیے جائز ہے

[4306/2032]...... عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ وَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ، کُلُّهُنَّ فَاسِقٌ، یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ: الْکَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَیَّا وَالْفَأْرَةُ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1829، صحیح مسلم: 1198. (مسند احمد: 24569)

ترجمة الحدیث زوجۂ رسول سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ قسم کے جانور موذی اور فاسق ہیں، ان کو حرم کے اندر بھی قتل کر دیا جائے: کلبِ عقور، بچھو، کوا، چیل اور چوہا۔''

[4311/2033]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِی نُعْمٍ عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْأَفْعٰی، وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَاءَ، وَالْکَلْبَ الْعَقُوْرَ، وَالْفُوَیْسِقَةَ.)) قُلْتُ مَا الْفُوَیْسِقَةُ؟ قَالَ: ((الْفَأْرَةُ.)) قُلْتُ: وَمَا شَأْنُ الْفَأْرَةِ؟ قَالَ: إِنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِسْتَیْقَظَ وَقَدْ أَخَذَتِ الْفَتِیْلَةَ فَصَعِدَتْ بِهَا إِلَی السَّقْفِ لِتُحْرِقَ عَلَیْهِ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجه: 3089. (مسند احمد: 11755)

ترجمة الحدیث سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''محرم ازدہا، بچھو، چیل، باؤلا کتے اور چوہے کو قتل کر سکتا ہے۔'' میں نے کہا: ''فُوَیْسِقَة'' سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''چوہا۔'' میں نے پوچھا: چوہے کو قتل کرنے کی کیا وجہ ہے؟ انھوں نے کہا: ایک دفعہ یوں ہوا کہ آپ ﷺ بیدار ہوئے اور دیکھا کہ چوہا چراغ کی جلتی لو لے کر چھت کی طرف جا رہا تھا تاکہ چھت کو آگ لگا دے۔

[4314/2034]...... عَنْ وَبَرَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الذِّئْبِ لِلْمُحْرِمِ یَعْنِی وَالْفَأْرَةِ وَالْغُرَابِ وَالْحِدَاءِ)) فَقِیْلَ لَهُ: فَالْحَیَّةُ وَالْعَقْرَبُ. فَقَالَ: قَدْ کَانَ یُقَالُ ذَاکَ.

تخریج الحدیث حسن: سنن الدارقطنی: 2/ 232، سنن البیهقی: 5/ 210. (مسند احمد: 4737)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محرم کو حکم دیا کہ وہ بھیڑیئے، چوہے، کوے اور چیل کو مار قتل کرے۔'' ان سے کہا گیا: سانپ اور بچھو کا کیا حکم ہے؟ انھوں نے کہا ہاں: روایات میں ان کا ذکر بھی کیا جاتا ہے۔

دُخُوْلُ مَكَّةَ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے اور اس سے متعلقہ دوسرے مسائل

اَلْغُسْلُ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا

[4316/2035]...... عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما إِذَا دَخَلَ أَدْنَى الْحَرَمِ أَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ، فَإِذَا انْتَهَى إِلَى ذِي طُوًى بَاتَ فِيهِ حَتَّى يُصْبِحَ، ثُمَّ يُصَلِّي الْغَدَاةَ وَيَغْتَسِلُ، وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَفْعَلُهُ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ ضُحًى فَيَأْتِي الْبَيْتَ ضُحًى فَيَأْتِي الْبَيْتَ فَيَسْتَلِمُ الْحَجَرَ، وَيَقُوْلُ: بِاسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَرْمُلُ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ، يَمْشِي مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، فَإِذَا أَتَى عَلَى الْحَجَرِ اسْتَلَمَهُ وَكَبَّرَ، أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ مَشْيًا ثُمَّ يَأْتِي الْمَقَامَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْحَجَرِ فَيَسْتَلِمُهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الْأَعْظَمِ فَيَقُوْمُ عَلَيْهِ فَيُكَبِّرُ سَبْعَ مِرَارٍ، ثَلَاثًا يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

تخريج الحديث صحيح البخاري: 1573، 1274، صحيح مسلم: 1259. (مسند احمد: 4628)

ترجمة الحديث نافع بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب حرم کے قریب پہنچتے تو تلبیہ پکارنا بند کردیتے اور جب ذی طوی میں پہنچتے تو رات وہاں بسر کرتے، جب صبح ہو جاتی تو نمازِ فجر کے بعد غسل کرتے اور بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے، اس کے بعد چاشت کے وقت مکہ میں داخلہ ہوتے، بیت اللہ میں جا کر حجر اسود کو استلام کرتے اور کہتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، پھر طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرتے اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان عام رفتار سے چلتے، جب حجر اسود کے قریب آتے تو اس کا استلام کرتے اور ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہتے۔ باقی چار چکروں میں عام رفتار سے چلتے، بعد ازاں مقامِ ابراہیم کے پاس آکر دو رکعت ادا کرتے، اس کے بعد

پھر حجر اسود کے پاس آ کر اس کا استلام کرتے، پھر بڑے دروازے کے راستہ سے صفا کی طرف جاتے، اس کے اوپر کھڑے ہو کر سات دفعہ تکبیر کہتے، ان میں سے تین بار ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہتے اور یہ دعا پڑھتے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

مِنْ اَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ وَفِيْ أَيِّ وَقْتٍ

مکہ مکرمہ میں کس راستے سے اور کس وقت داخل ہوا جائے

[4319/2036]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ، وَدَخَلَ فِي الْعُمْرَةِ مِنْ كُدًى.

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 1577، 4291، صحيح مسلم: 1258. (مسند احمد: 24311)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ کی بالائی جہت ”کَدَاء“ کے راستے سے اس شہر میں داخل ہوئے اور عمرہ کے موقع پر ”کُدٰی“ کے راستے سے داخل ہوئے۔

[4321/2037]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا.

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابن ماجه: 2941، سنن الترمذى: 854. (مسند احمد: 5230)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں دن کے وقت داخل ہوئے تھے۔

اَلطَّهَارَةُ وَالسُّتْرَةُ لِلطَّوَافِ

طواف کے لیے طہارت اور سترہ کا بیان

[4323/2038]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ النُّفَسَاءَ وَالْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَتُحْرِمُ وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرَ.))

تخریج الحدیث حسن لغيره: سنن ابوداؤد: 1744، سنن الترمذى: 945. (مسند احمد: 3435)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”نفاس اور حیض والی خواتین غسل کر کے احرام باندھ لیں اور تمام مناسک ادا کریں، البتہ جب تک پاک نہ ہو جائیں، بیت اللہ کا طواف نہ کریں۔“

[4324/2039]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْحَائِضُ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا

الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 845 . (مسند احمد: 25055)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حائضہ عورت بیت اللہ کے طواف کے علاوہ باقی تمام حج کے افعال ادا کرے گی۔''

[4325/2040]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهَا، وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ: ((اِقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ...... .))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 294، 5548، 5559، صحیح مسلم: 1211 . (مسند احمد: 24109)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے سرف مقام پر حائضہ ہوگئیں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: ''تم وہ سارے امور ادا کرو، جو دوسرے حاجی لوگ ادا کریں گے، البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔''

طَوَافُ الْقُدُوْمِ وَالرَّمْلُ وَالْاِضْطِبَاعُ فِيْهِ

طوافِ قدوم اور اس میں رمل اور اضطباع کا بیان

[4327/2041]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَصْحَابُهُ، وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ قَالَ: فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمّٰى، قَالَ: فَأَطْلَعَ اللّٰهُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى ذٰلِكَ، فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَرْمُلُوْا، وَقَعَدَ الْمُشْرِكُوْنَ نَاحِيَةَ الْحِجْرِ، يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِمْ فَرَمَلُوْا وَمَشَوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، قَالَ: فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ الْحُمّٰى وَهَنَتْهُمْ، هٰؤُلَاءِ أَقْوٰى مِنْ كَذَا وَكَذَا، ذَكَرُوْا قَوْلَهُمْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوْا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا إِبْقَاءٌ عَلَيْهِمْ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1602، 4256، صحیح مسلم: 1266 . (مسند احمد: 2639)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ مکرمہ تشریف لائے، یثرب کے بخار کی وجہ سے یہ لوگ کمزور ہو چکے تھے، مشرکین آپس میں یہ باتیں کرنے لگے کہ ان

کے پاس ایسے لوگ آ رہے ہیں جن کو بخار نے لاغر اور کمزور کر دیا ہے، اُدھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ان کی اس بات سے آگاہ کر دیا، اس لیے آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ طواف میں رمل کریں، مشرکین حطیم کی طرف بیٹھے ان کو دیکھ رہے تھے، پس مسلمانوں نے طواف میں رمل کیا، البتہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان عام رفتار سے چلے، ان کو دیکھ کر مشرک لوگ کہنے لگے: یہ ہیں وہ لوگ جن کے متعلق تم کہتے تھے کہ انہیں بخار نے لاغر کر دیا ہے، یہ تو بڑے طاقت ور ہیں۔ سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ پر شفقت کرتے ہوئے تمام چکروں میں رمل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔

[4328/2042]...... عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ بِالْبَيْتِ إِذَا انْتَهٰى إِلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ مَشٰى حَتّٰى يَأْتِيَ الْحَجَرَ ثُمَّ يَرْمُلُ، وَمَشٰى أَرْبَعَةَ أَشْوَاطٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكَانَتْ سُنَّةً، (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) قَالَ أَبُوْ الطُّفَيْلِ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَ ذَالِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1264. (مسند احمد: 2220)

ترجمة الحديث ابو طفیل سے روایت ہے کہ سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا، جب آپ رکن یمانی کے پاس پہنچتے تو حجر اسود تک عام رفتار سے چلتے، اس کے بعد پھر رمل کرتے اور باقی چار چکروں میں آپ عام رفتار سے چلے۔ پھر سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس طرح یہ رمل سنت ہے اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ تھا۔

[4330/2043]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ وَفِي عُمَرِهِ كُلِّهَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَالْخُلَفَاءُ.

تخریج الحدیث صحيح: مسند ابو يعلى: 2492، مصنف ابن ابى شيبة: 407. (مسند احمد: 1972)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج اور تمام عمروں کے طواف میں اور سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہم اور باقی خلفاء نے رمل کیا۔

[4331/2044]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 1644، صحيح مسلم: 1261. (مسند احمد: 5737)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پہلا طواف (یعنی

طواف قدوم) کرتے تو ابتدائی تین چکروں میں رمل کرتے اور باقی چار چکروں میں عام رفتار سے چلتے اور صفا ومروہ کی سعی کرتے وقت وادی کے درمیان میں دوڑتے تھے۔

[4335/2045]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوْا مِنْ جِعْرَانَةَ فَاضْطَبَعُوْا أَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ (وَفِيْ لَفْظٍ) جَعَلُوْا أَرْدِيَتَهُمْ وَقَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى.

تخريج الحديث اسناده قوی: سنن ابوداؤد: 1884، 1890. (مسند احمد: 2792)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ نے جعرانہ سے عمرہ کیا تو انہوں نے اس طرح اضطباع کیا ہوا تھا کہ انھوں نے (دائیں کندھوں کی) بغلوں سے چادروں کو گزار کر بائیں کندھے پر ڈالا ہوا تھا۔

[4337/2046]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: فِيْمَا الرَّمَلَانُ الْآنَ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ أَطَّأَ اللّٰهُ الإِسْلَامَ وَنَفَى الْكُفْرَ وَأَهْلَهُ، وَمَعَ ذَالِكَ لَا نَدَعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

تخريج الحديث صحيح لغيره: سنن ابوداؤد: 1887، سنن ابن ماجه: 2952، صحيح البخاری: 1605. (مسند احمد: 317)

ترجمة الحديث سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اب دورانِ طواف رمل اور کندھوں کو ننگا کرنے کا کیا مقصد ہے؟ اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دے دیا ہے اور کفر اور اہل کفر کو ختم کر دیا ہے، لیکن اس کے باوجود ہم اس عمل کو ترک نہیں کریں گے جو ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کیا کرتے تھے۔

فَضْلُ الطَّوَافِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَمَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ

طواف، رکن یمانی، حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کی فضیلت

[4338/2047]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مَسْحَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَالرُّكْنِ الْأَسْوَدِ يَحُطُّ الْخَطَايَا حَطًّا.))

تخريج الحديث حسن: سنن الترمذی: 959، سنن النسائی: 5/ 221. (مسند احمد: 5621)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''رکن یمانی اور حجر

اسود کو چھونا غلطیوں کو مٹا دینا ہے۔''

[4340/2048]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَأْتِي هٰذَا الْحَجَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 2944، سنن الترمذی: 961. (مسند احمد: 2215)

ترجمة الحديث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن یہ پتھر (حجر اسود) ضرور اس حال میں حاضر ہوگا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا۔ اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا جس نے اسے حق کے ساتھ چوما ہوگا اس کے حق میں گواہی دے گا۔

[4341/2049]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اَلْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَكَانَ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ، حَتّٰى سَوَّدَتْهُ خَطَايَا أَهْلِ الشِّرْكِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 5/ 226، سنن الترمذی: 877. (مسند احمد: 3537)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''حجر اسود جنت سے ہے، (جب اس کو جنت سے اتارا گیا تھا تو) اس وقت یہ برف سے زیادہ سفید تھا، لیکن اب مشرکین کے گناہوں نے سیاہ کر دیا ہے۔''

[4343/2050]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَأْتِي الرُّكْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مِنْ أَبِي قُبَيْسٍ، لَهُ لِسَانٌ وَشَفَتَانِ))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: صحیح ابن خزیمة: 2737، المستدرك الحاكم: 1/ 457. (مسند احمد: 6978)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حجر اسود قیامت کے دن ابوقبیس پہاڑ سے بھی بڑا ہو کر آئے گا اور اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔''

اِسْتِلَامُ الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ وَالْيَمَانِيِّ وَعَدَمُ اِسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ

حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنے اور دوسرے دو کونوں کا استلام نہ کرنے کا بیان

[4345/2051]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَالْأَسْوَدَ كُلَّ طَوْفَةٍ وَلَا يَسْتَلِمُ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ.

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن ابوداؤد: 1876، سنن النسائی: 5/ 231. (مسند احمد: 5965)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے ہر چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام کیا کرتے تھے اور حطیم کی جانب والے دونوں کونوں کا استلام نہیں کرتے تھے۔

اِسْتِلَامُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَتَقْبِيلُهُ وَمَا يُقَالُ عِنْدَ ذَالِكَ وَمَا يَفْعَلُ مَنْ زُوْحِمَ

حجر اسود کا استلام کرنے، اس کو بوسہ دینے اور اس وقت کی دعا کا بیان، نیز ہجوم والا بندہ کیا کرے، اس چیز کا بیان

[4352/2052]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ فَلَا أَدَعُ اسْتِلَامَهُ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1606، صحیح مسلم: 1268. (مسند احمد: 4463)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے، اب ہجوم ہو یا نہ ہو، میں اس کا استلام نہیں چھوڑوں گا۔

[4353/2053]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَكَبَّ عَلَى الرُّكْنِ ، فَقَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْ لَمْ أَرَ حَبِيْبِي ﷺ قَبَّلَكَ وَاسْتَلَمَكَ ، مَا اسْتَلَمْتُكَ وَلَا قَبَّلْتُكَ ، ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ .﴾

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: مسند البزار: 191. (مسند احمد: 131)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حجر اسود کے اوپر جھکے اور کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، اگر میں نے اپنے حبیب ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے اور تیرا استلام کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ تیرا استلام کرتا اور نہ تجھے بوسہ دیتا۔ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ......''تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں بہترین نمونہ ہے۔''

[4355/2054]...... عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا عُمَرُ! إِنَّكَ رَجُلٌ قَوِيٌّ لَا تُزَاحِمْ عَلَى الْحَجَرِ فَتُؤْذِيَ الضَّعِيْفَ ، إِنْ وَجَدْتَ خَلْوَةً فَاسْتَلِمْهُ وَإِلَّا فَاسْتَقْبِلْهُ فَهَلِّلْ وَكَبِّرْ .))

تخریج الحدیث حسن: سنن البیہقی: 5/ 80. (مسند احمد: 190)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: ''عمر! تم قوی آدمی

ہو، اس لیے تم حجر اسود پر ہجوم کر کے کمزوروں کو تکلیف نہ پہنچانا، اگر جگہ مل جائے تو استلام کر لینا، وگرنہ اس کی طرف رخ کر کے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' اور ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہہ لینا۔''

اِسْتِلَامُ الْاَرْکَانِ کُلِّهَا

بیت اللہ کے تمام کونوں کا استلام کرنا

[4356/2055]...... عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ طَافَ مَعَ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ بِالْبَيْتِ، فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: لِمَ تَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَلِمُهُمَا؟ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.﴾ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: صَدَقْتَ.

تخریج الحدیث **حسن لغيره**: سنن الترمذی: 858، صحيح مسلم: 1269 صحيح البخاری: 1608. (مسند احمد: 1877)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا، ہوا یوں کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کے تمام کونوں کا استلام کیا، یہ دیکھ کر سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: آپ بیت اللہ کے تمام کونوں کا استلام کیوں کرتے ہیں، جبکہ اللہ کے رسول نے تو ان سب کا استلام نہیں کیا؟ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''بیت اللہ کے کسی حصے کو بھی نہیں چھوڑا جا سکتا، سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (البتہ تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے)۔ یہ سن کر سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔

جَوَازُ الطَّوَافِ عَلٰى بَعِيرٍ وَغَيْرِهِ وَاسْتِلَامُ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَنَحْوِهِ لِحَاجَةٍ

اس امر کا بیان کہ کسی عذر اور ضرورت کی بنا پر اونٹ وغیرہ پر طواف اور چھڑی وغیرہ کے ساتھ حجر اسود کا استلام کیا جا سکتا ہے

[4358/2056]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ قَدِ اشْتَكٰى، فَطَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيرٍ وَمَعَهُ مِحْجَنٌ، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اسْتَلَمَهُ بِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَنَاخَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

تخریج الحدیث **صحيح**: سنن ابوداؤد: 1881، صحيح البخاری: 1067، صحيح مسلم: 1272. (مسند احمد: 2773)

ترجمة الحديث: سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے، ان دنوں آپ کچھ بیمار تھے، اس لیے آپ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا تھا، آپ ﷺ کے پاس ایک لاٹھی تھی، جب آپ ﷺ حجراسود کے پاس سے گزرتے تو اس کے ساتھ حجراسود کا استلام کرتے، پھر جب آپ ﷺ طواف سے فارغ ہوئے تو آپ نے اونٹ کو بٹھا دیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔

[4361/2057]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى نَاقَةٍ، (وَفِي لَفْظٍ عَلٰى رَاحِلَتِهِ) يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

تخريج الحديث: صحيح البخاری: 1607، صحيح مسلم: 1272. (مسند احمد: 2118)

ترجمة الحديث: سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کیا اور آپ ﷺ نے اپنی لاٹھی کے ساتھ حجراسود کا استلام کیا، آپ ﷺ نے صفا و مروہ کی سعی بھی سواری پر کی تھی۔

[4362/2058]...... وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَعِيْرٍ فَكُلَّمَا أَتٰى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ.

تخريج الحديث: صحيح البخاری: 6299. (مسند احمد: 2378)

ترجمة الحديث: سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا، جب آپ ﷺ حجراسود کے سامنے آتے تو اس کی طرف اشارہ کر کے ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے۔

اَلطَّائِفُ يَخْرُجُ فِيْ طَوَافٍ عَنِ الْحِجْرِ لِيَكُوْنَ طَائِفًا بِالْبَيْتِ كُلِّهٖ مِنْ وَرَاءِ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اس امر کا بیان کہ طواف کرنے والا آدمی حطیم کے باہر سے طواف کرے، تاکہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے مطابق پورے بیت اللہ کا طواف ہو سکے

[4365/2059]...... عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَمْ تَرَيْ إِلٰى قَوْمِكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ، اِقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ علیہ السلام؟)) قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ لَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ.)) قَالَ:

عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: فَوَاللّٰهِ! لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا أُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ إِرَادَةَ أَنْ تَسْتَوْعِبَ النَّاسُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ كُلِّهِ مِنْ وَرَاءِ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ .

تخریج الحدیث صحيح البخاری: 1584، صحيح مسلم: 1333 . (مسند احمد: 24827)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ جب تمہاری قوم قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کی تو وہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر اس کی تعمیر کرنے سے عاجز رہ گئے تھے؟ میں نے عرض کیا: تو کیا آپ اسے ابراہیمی بنیادوں پر دوبارہ تعمیر نہیں کر دیتے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہاری قوم نئی نئی کفر کو چھوڑ کر نہ آئی ہوتی تو ایسا کر دینا تھا۔'' سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے تو میرا خیال ہے کہ چونکہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر نہیں ہوا تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے حطیم کی جانب والے بیت اللہ کے دو کونوں کا استلام نہیں کیا، اس سلسلے میں آپ ﷺ کا ارادہ یہ ہوگا کہ لوگ بیت اللہ کا طواف کرتے وقت ابراہیمی بنیادوں والے مکمل بیت اللہ کا چکر پورا کریں۔

[4366/2060]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيْهِ ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدِيْ فَأَدْخَلَنِيْ فِي الْحِجْرِ ، فَقَالَ لِيْ: ((صَلِّيْ فِي الْحِجْرِ إِذَا أَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْا حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ ، فَأَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَيْتِ .))

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 2028، سنن الترمذی: 876، سنن النسائی: 5/ 219 . (مسند احمد: 24616)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں چاہتی تھی کہ بیت اللہ کے اندر داخل ہو کر نماز پڑھوں، لیکن ہوا یوں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم کے اندر داخل کر کے مجھ سے فرمایا: ''اگر تم بیت اللہ کے اندر جانا چاہتی ہو تو یہاں نماز پڑھ لو، کیونکہ یہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے، لیکن چونکہ تمہاری قوم قریش کعبہ کی تعمیر کے وقت ابراہیمی بنیادوں پر تعمیر کرنے سے قاصر رہی، اس لیے انہوں نے اتنا حصہ بیت اللہ سے نکال دیا۔''

جَوَازُ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ فِي أَيِّ وَقْتٍ كَانَ وَمَنْ قَالَ بِكَرَاهَتِهِ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ

ہر وقت میں طواف کے جائز ہونے کا اور بعض اوقات میں اس کو مکروہ سمجھنے والوں کا بیان

[4368/2061]...... عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! لَا تَمْنَعُنَّ أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أَوْ صَلّٰى أَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1894، سنن ابن ماجه: 1254، سنن الترمذی: 868، سنن النسائی: 1/ 284. (مسند احمد: 16736)

ترجمة الحديث سیّدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے بنی عبدمناف! اگر کوئی آدمی دن اور رات کے کسی حصے میں بیت اللہ کا طواف کرنا چاہے یا نماز پڑھنا چاہے تو تم نے کسی کو کسی صورت میں نہیں روکنا۔''

طَوَافُ الْمُفْرِدِ

حج افراد کرنے والے کا طواف

[4370/2062]...... عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: أَتٰى رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: أَيَصْلُحُ أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَأَنَا مُحْرِمٌ؟ قَالَ: مَا يَمْنَعُكَ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: إِنَّ فُلَانًا يَنْهَانَا عَنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَرْجِعَ النَّاسُ مِنَ الْمَوْقِفِ، وَرَأَيْتُهُ كَأَنَّهُ مَالَتْ بِهِ الدُّنْيَا وَأَنْتَ أَعْجَبُ إِلَيْنَا مِنْهُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَسُنَّةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهِ أَحَقُّ أَنْ تُتَّبَعَ مِنْ سُنَّةِ ابْنِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1233. (مسند احمد: 5194)

ترجمة الحديث وبرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور ان سے پوچھا: کیا یہ جائز ہے کہ میں (حج افراد کے) احرام کی حالت میں بیت اللہ کا طواف کروں؟ انھوں نے کہا: تمہیں اس سے کونسی چیز مانع ہوسکتی ہے؟ اس نے کہا: فلاں آدمی ہمیں اس سے اس وقت تک منع کر رہا ہے، جب تک لوگ عرفات سے واپس نہ آ جائیں، نیز میں نے اسے دیکھا ہے کہ دنیا نے اس کو فتنے میں ڈال رکھا ہے، تاہم ہماری نظر میں آپ اس سے برتر ہیں۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے حج کیا تھا تو آپ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کی تھی، اگر تمہاری بات درست ہے کہ فلاں آدمی تمہیں احرام کی حالت میں طواف کرنے سے منع کرتا ہے

تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا طریقہ فلاں کے طریقے سے اولیٰ ہے۔

[4372/2063]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حُجَّاجًا حَتّٰى وَرَدُوْا مَكَّةَ فَدَخَلُوْا الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمُوْا الْحَجَرَ، ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ أُسْبُوعًا، ثُمَّ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا رَجُلٌ ضَخْمٌ فِيْ إِزَارٍ وَرِدَاءٍ يُصَوِّتُ بِنَا عِنْدَ الْحَوْضِ، فَقُمْنَا إِلَيْهِ وَسَأَلْتُ عَنْهُ، فَقَالُوْا: ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، فَلَمَّا أَتَيْنَاهُ قَالَ: مَنْ أَنْتُمْ؟ قُلْنَا: أَهْلُ الْمَشْرِقِ وَثَمَّ أَهْلُ الْيَمَامَةِ، قَالَ: فَحُجَّاجٌ أَمْ عُمَّارٌ؟ قُلْتُ: بَلٰى حُجَّاجٌ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ قَدْ نَقَضْتُمْ حَجَّكُمْ، قُلْتُ: قَدْ حَجَجْتُ مِرَارًا فَكُنْتُ أَفْعَلُ كَذَا، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا مَكَانَنَا، حَتّٰى يَأْتِيَ ابْنُ عُمَرَ، فَقُلْتُ: يَا ابْنَ عُمَرَ! إِنَّنَا قَدِمْنَا فَقَصَصْنَا عَلَيْهِ قِصَّتَنَا وَأَخْبَرْنَاهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ نَقَضْتُمْ حَجَّكُمْ، قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ أَخَرَجْتُمْ حُجَّاجًا؟ قُلْنَا: نَعَمْ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ كُلُّهُمْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُمْ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الکبری للنسائی: 3906. (مسند احمد: 5939)

ترجمۃ الحدیث عبداللہ بن بدر سے روایت ہے کہ وہ اپنے چند احباب کے ساتھ حج کو روانہ ہوئے، جب یہ لوگ مکہ مکرمہ پہنچے تو مسجد حرام میں داخل ہوئے اور حجر اسود کا استلام کیا، پھر ہم نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے، اس کے بعد ہم نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کی، اتنے میں ہم نے دیکھا کہ ایک بھاری بھرکم آدمی، جس نے ایک چادر باندھی ہوئی تھی اور ایک چادر اوپر اوڑھ رکھی تھی، وہ حوض کے پاس بیٹھا ہمیں بلا رہا تھا۔ ہم اس کی طرف چلے گئے، جب میں نے اس کے متعلق پوچھا کہ یہ کون آدمی ہے تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں، ہم ان کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ ہم نے کہا: ہم اہل یمامہ ہیں، جو مشرق کی طرف سے آئے ہیں، انہوں نے پوچھا: حج کے لیے آئے ہو یا عمرہ کرنے کے لیے؟ میں نے کہا: جی حج کے لیے آئے ہیں، انھوں نے کہا: تم لوگوں نے تو اپنا حج فاسد کر دیا ہے، میں نے عرض کیا: میں تو متعدد مرتبہ حج کر چکا ہوں اور ہر دفعہ ایسے ہی کرتا رہا ہوں۔ اس کے بعد ہم اپنی رہائش گاہ کی طرف چلے گئے، تاکہ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آئیں اور ہم ان سے یہ مسئلہ دریافت کریں۔ میں نے عرض کیا: اے عبداللہ بن عمر! ہم حج کرنے کے لیے آئے ہیں، پھر ہم نے سارا ماجرا ان کے گوش گزار کیا اور کہا کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے تو ہمیں کہا ہے کہ ہمارا حج فاسد ہو گیا ہے۔ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، بتاؤ کیا تم حج کرنے آئے ہو؟ ہم نے کہا: جی ہاں، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ، سیّدنا ابوبکر اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہما، ان سب نے حج کی اور سب نے اسی طرح کیا تھا جس طرح تم نے

کیا ہے، یعنی تمہارا عمل درست ہے۔

طَوَافُ الْقَارِنِ

حج قران کرنے والے کا طواف

[4373/2064]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَنَ بَيْنَ حَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ أَجْزَأَهُ لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 2975، سنن الترمذی: 948. (مسند احمد: 5350)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جوشخص حج قران کرے، اس کے لیے حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک طواف کافی ہے۔''

[4374/2065]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْأَوَّلَ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1215. (مسند احمد: 14414)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفا مروہ کی ایک ہی سعی کی تھی، جوکہ شروع میں کر لی تھی۔

[4375/2066]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ لَمْ نَقْرَبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الدارقطنی: 2/ 259. (مسند احمد: 15181)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ آئے اور ہم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کی، قربانی والے دن یعنی دس ذوالحجہ کو ہم صفا مروہ کے قریب تک نہیں گئے۔

[4376/2067]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا فِي حَدِيْثٍ لَهَا قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَحَلُّوْا، ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا الْحَجَّ، فَطَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1556، 1638، 4395، صحیح مسلم: 1211. (مسند احمد: 25441)

﴿ترجمۃ الحدیث﴾ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی طویل حدیث میں بیان کرتی ہیں کہ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا، وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے حلال ہوگئے، لیکن انھوں نے اس کے بعد منیٰ سے واپس آکر حج کے لیے الگ سے طواف کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ کو جمع کیا یعنی حج قران کا احرام باندھا ہوا تھا، انہوں نے ایک ہی طواف کیا تھا۔

طَوَافُ الْمُتَمَتِّعِ وَهُوَ الَّذِیْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَقَطْ

حج تمتع کرنے والے کے طواف کا بیان، یعنی وہ آدمی جو شروع میں صرف عمرے کا احرام باندھتا ہے

[4377/2068]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَیُصِیْبُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَن یَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ قَالَ: أَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَدِمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَیْنِ، ثُمَّ طَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ تَلَا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.﴾

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 395، 396، 1623، 1624، صحیح مسلم: 1234. (مسند احمد: 14317)

﴿ترجمۃ الحدیث﴾ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا کہ کیا کوئی آدمی صفا مروہ کی سعی کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے مجامعت کرسکتا ہے؟ سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب تشریف لائے تو آپ ﷺ نے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، بعد ازاں دو رکعت نماز ادا کی، اس کے بعد آپ ﷺ نے صفا مروہ کی سعی کی۔ پھر سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.﴾ (تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں بہترین نمونہ ہے۔)

[4378/2069]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِیْنَ أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ طَافُوْا بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ طَافُوْا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ، وَالَّذِیْنَ قَرَنُوْا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1556، 1638، 4395، صحیح مسلم: 1211. (مسند احمد: 25441)

﴿ترجمۃ الحدیث﴾ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے جن صحابہ نے عمرہ کا احرام

باندھا تھا، انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا تھا، اس کے بعد منیٰ سے واپسی پر انہوں نے حج کے لیے طواف کیا تھا اور جن لوگوں نے حج قران کا احرام باندھا تھا، انہوں نے ایک ہی طواف کیا تھا۔

مَا يُقَالُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الطَّوَافِ وَعِنْدَ الْإِسْتِلَامِ وَمَا كَانَ يَقُوْلُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فِي الطَّوَافِ وَاسْتِحْبَابُ تَرْكِ الْكَلَامِ

طواف اور استلام کے موقع پر کیا جانے والا ذکر، جاہلیت والے لوگ طواف میں کیا کہتے تھے اور دورانِ طواف کلام نہ کرنے کا مستحب ہونا، ان سب امور کا بیان

[4382/2070]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ: ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ .﴾

تخریج الحدیث محتمل للتحسین: سنن ابوداؤد: 1892 . (مسند احمد: 15399)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھ رہے تھے: ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی نصیب فرمانا اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما)۔ (البقرہ:201)

[4383/2071]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْتِي الْبَيْتَ فَيَسْتَلِمُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ .))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1573 ، صحيح مسلم: 1259 . (مسند احمد: 4628)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ میں تشریف لاتے اور حجر اسود کا استلام کرتے تو یہ الفاظ پڑھتے تھے: "بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ"

[4385/2072]...... عَنْ طَاوُوْسٍ عَنْ رَجُلٍ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا الطَّوَفُ صَلَاةٌ، فَإِذَا طُفْتُمْ فَأَقِلُّوْا الْكَلَامَ .))

تخریج الحدیث صحيح: سنن النسائي: 5/ 222 . (مسند احمد: 16612)

ترجمة الحديث ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''طواف نماز ہی ہے، اس لیے جب تم طواف کرو تو کم باتیں کیا کرو۔''

بَابُ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بَعْدَهُمَا

طواف کی دورکعتوں اوران کی قراءت اوران کے بعد حجر اسود کے استلام کا بیان

[4387/2073]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِسْتَلَمَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ، ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعَةً، حَتّٰى إِذَا فَرَغَ عَمَدَ إِلٰى مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ، فَصَلّٰى خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِالتَّوْحِيْدِ، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ ثُمَّ اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَخَرَجَ إِلَى الصَّفَا، ...... الْحَدِيْثَ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1218. (مسند احمد: 14440)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا، اس کے بعد طواف کے ابتدائی تین چکروں میں آپ ﷺ نے رمل کیا اور باقی چار چکروں میں عام رفتار سے چلے، طواف سے فراغت کے بعد آپ ﷺ مقام ابراہیم پر آئے اور اس کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کی اور یہ آیت پڑھی: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ (اورتم مقام ابراہیم کے قریب نماز پڑھو) (سورۂ بقرہ: 125) اور آپ ﷺ نے ان دورکعتوں میں سورۂ اخلاص اور سورۂ کافرون کی تلاوت کی تھی، نماز کے بعد آپ ﷺ دوبارہ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کا استلام کیا اور پھر آپ ﷺ صفا کی طرف تشریف لے گئے، ......۔

وُجُوْبُ الطَّوَافِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ......﴾

صفا مروہ کی سعی کے وجوب اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ....﴾ کی تفسیر کا بیان

[4390/2074]...... عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا.﴾ فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، قَالَتْ: بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي! إِنَّهَا لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا نَزَلَتْ إِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوْا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوْا يُهِلُّوْا لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ، الَّتِي كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ، وَكَانَ مَنْ أَهَلَّ لَهَا يَتَحَرَّجُ

أَنْ يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا.﴾ قَالَتْ: ثُمَّ قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الطَّوَافَ بِهِمَا فَلَيْسَ يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَدَعَ الطَّوَافَ بِهِمَا.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1643، 4861، صحيح مسلم: 1277. (مسند احمد: 25905)

ترجمة الحديث جنابِ عروہ کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ کیا آپ نے اس آیت پر غور نہیں کیا: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا.﴾ (بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان کا طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔) اللہ کی قسم! اس آیت سے تو ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی آدمی صفا مروہ کی سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ انھوں نے جواباً کہا: بھانجے! تم نے بڑی غلط بات کہی ہے، اگر بات اسی طرح ہوتی جیسے تم کہتے ہو تو اس آیت کی عبارت یوں ہوتی "فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا" (اس پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان کا طواف نہ کرنے)۔ حقیقتِ حال یہ ہے کہ یہ آیت تو اس لیے نازل ہوئی تھی کہ انصار کا یہ قبیلہ اسلام سے قبل مناۃ نامی بت کے لیے احرام باندھا کرتا تھا اور یہ لوگ مشلل کے قریب اس کی پوجا کیا کرتے تھے، اس مناۃ کے لیے احرام باندھنے والے لوگ صفا اور مروہ کی سعی کرنے کو گناہ سمجھتے تھے، جب ان لوگوں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا.﴾ (بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان کا طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔) (البقرہ: 158) اب تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان کی سعی کو مشروع قرار دیا ہے، لہٰذا کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اس سعی کو ترک کرے۔

[4391/2075]...... عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِيْ تَجْزِئَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلْنَا عَلٰى دَارِ أَبِيْ حُسَيْنٍ فِيْ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَ: هُوَ يَسْعٰى يَدُوْرُ بِهِ إِزَارُهُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَهُوَ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهِ: ((اِسْعَوْا، إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ.))

تخریج الحدیث حسن: المعجم الكبير للطبرانی: 24/ 573، سنن الدارقطنی: 2/ 256، سنن البيهقی: 5/ 98. (مسند احمد: ٢٧٣٦٧)

ترجمة الحديث سیدہ حبیبہ بنت ابو تجزءہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: ہم کچھ قریشی خواتین دارِ ابی حسین میں گئیں اور دیکھا کہ نبی کریم ﷺ صفا مروہ کی سعی کر رہے تھے، آپ ﷺ اس قدر دوڑ رہے تھے کہ آپ

ﷺ کی چادر اڑ رہی تھی اور آپ ﷺ صحابہ سے فرما رہے تھے: ''دوڑو، دوڑو، بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کو فرض کر دیا ہے۔''

اَلْبَدْءُ بِالصَّفَا فِیْ الطَّوَافِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَحُکْمُ الْمَشْیِ وَالرَّمَلِ فِیْهِ

صفا مروہ کی سعی میں صفا سے ابتدا کرنے اور اس میں چلنے یا رمل کرنے کا بیان

[4393/2076]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَهُوَ یُرِیْدُ الصَّفَا وَهُوَ یَقُوْلُ: ((نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1218. (مسند احمد: 15170)

ترجمة الحدیث سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد حرام سے نکل کر یہ کہتے ہوئے صفا کی طرف جا رہے تھے: ''ہم بھی سعی میں اسی مقام سے ابتدا کریں گے، جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے ابتداء کی ہے۔''

[40942077]...... وَعَنْهُ أَیْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ إِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشٰی حَتّٰی إِذَا نْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِی بَطْنِ الْوَادِی سَعٰی حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْهُ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 5/ 243. (مسند احمد: 15172)

ترجمة الحدیث سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب صفا سے نیچے اتر کر وادی کے درمیان پہنچ جاتے تو آپ ﷺ دوڑتے، یہاں تک کہ وادی کو عبور کر جاتے۔

[4395/2078]...... عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأَی النَّبِیَّ ﷺ یَسْعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِی الْمَسْعٰی کَاشِفًا عَنْ ثَوْبِهِ قَدْ بَلَغَ إِلٰی رُکْبَتَیْهِ.

تخریج الحدیث اسنادہ حسن: مسند البزار: 637. (مسند احمد: 198)

ترجمة الحدیث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے والی جگہ میں یوں سعی کرتے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنی چادر کو گھٹنوں تک اوپر کیا ہوا تھا۔

جَوَازُ الرُّکُوْبِ فِیْ الطَّوَافِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِحَاجَةٍ

کسی حاجت کے پیش نظر سوار ہو کر صفا مروہ کی سعی کرنے کا بیان

[4400/2079]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

عَلٰی رَاحِلَتِهِ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِیَرَاهُ النَّاسُ وَلِیُشْرِفَ وَلِیَسْأَلُوْهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1273 . (مسند احمد: 14415)

ترجمة الحدیث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر بیت اللہ کا طواف اورصفا مروہ کی سعی سواری پر سوار ہوکر کی تھی تا کہ لوگ اچھی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ سکیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سب لوگوں کی اچھی طرح رہنمائی کر سکیں، اور تا کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چھائے ہوئے تھے۔

اَلْوُقُوْفُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالذِّكْرُ عِنْدَ ذَالِكَ

صفااور مروہ کے اوپر وقوف کرنے اور اس دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا بیان

[4402/2080]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا ، يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ:((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .)) يَصْنَعُ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُوْ وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1218 . (مسند احمد: 15171)

ترجمة الحدیث سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا کے اوپر جا کر کھڑے ہوتے تو تین دفعہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہتے، پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھتے: " لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، ...... وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . " اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین دفعہ کرتے تھے اور ہر دفعہ دعا بھی کرتے تھے، پھر مروہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی عمل دوہراتے تھے۔

[4404/2081]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ إِلَى الصَّفَا ثُمَّ قَرَأَ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ ثُمَّ قَالَ: ((نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ .)) فَرَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ ، وَصَدَقَ عَبْدَهُ ، وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ .)) ثُمَّ دَعَا ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى هٰذَا الْكَلَامِ ، ثُمَّ نَزَلَ حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِيْ رَمَلَ ، حَتّٰى إِذَا صَعِدَ مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ ، فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ عَلَيْهَا كَمَا قَالَ عَلَى الصَّفَا .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1218 . (مسند احمد: 14440)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صفا کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ (صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں) (البقرہ: 158) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم بھی اسی مقام سے ابتدا کریں گے کہ اللہ تعالی نے جس کا ذکر پہلے کیا ہے''۔ اس کے بعد آپ ﷺ صفا پر چڑھ گئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کو بیت اللہ دکھائی دینے لگا، وہاں آپ ﷺ نے ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہا، اور یہ دعا پڑھی: ''لَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، ...... وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔'' اس کے بعد آپ ﷺ نے وہاں دعائیں کیں، پھر آپ ﷺ نیچے اتر آئے، اور جب آپ ﷺ وادی کے درمیان میں پہنچے تو آپ ﷺ نے دوڑنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ جب وادی کو عبور کر کے مروہ کے اوپر چڑھنے لگے تو عام رفتار سے چلنا شروع کر دیا اور جب مروہ کے اوپر پہنچ گئے اور بیت اللہ آپ ﷺ کو دکھائی دینے لگا تو آپ ﷺ نے وہاں بھی وہی عمل کیا، جو صفا پر کیا تھا۔

اَمْرُ الْمُتَمَتِّعِ بِالتَّحَلُّلِ بَعْدَ السَّعْيِ وَالْحَلْقِ اَوِ التَّقْصِيْرِ اِلَّا مَنْ سَاقَ هَدْيًا

حج تمتع کرنے والے کو سعی اور بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد احرام کھول دینے کا حکم دینے کا بیان، الّا یہ کہ وہ قربانی لے کر آیا ہو

[4405/2082]...... عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَهْدٰى، فَقَالَ: ((مَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحِلَّ، وَمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَهْدٰى فَلَا يَحِلَّ، وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ.)) قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1562، 4408، 7229، صحیح مسلم: 1211. (مسند احمد: 24876)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: ہم حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کو روانہ ہوئے، ہم میں سے بعض افراد نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا اور بعض افراد نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا، لیکن ان کے پاس قربانی کے جانور تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور ان کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے تو وہ عمرہ کر کے احرام کھول دیں اور جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا ہے، لیکن قربانی کا جانور ان کے ساتھ ہے تو وہ احرام نہیں کھولیں گے اور جن لوگوں نے حج کا احرام باندھا ہے، وہ

اپنا حج پورا کریں۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

[4410/2083]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَبَّدَ رَأْسَهُ وَأَهْدٰى، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَمَرَ نِسَاءَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ، قُلْنَ: مَالَكَ أَنْتَ لَاتَحِلُّ؟ قَالَ: ((إِنِّي قَلَّدْتُ هَدْيِي وَلَبَّدْتُ رَأْسِي، فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَحِلَّ مِنْ حَجَّتِي وَأَحْلِقَ رَأْسِي.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1566، 4398، صحيح مسلم: 1229. (مسند احمد: 6068)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کو لیپ دیا تھا اور قربانی کا جانور بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، مکہ مکرمہ پہنچ کر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو احرام کھولنے کا حکم دیا تو انھوں نے کہا: کیا بات ہے کہ آپ خود تو احرام نہیں کھول رہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تو قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈال چکا ہوں اور سر کو لیپ کر رکھا ہے، لہٰذا میں جب تک حج اور سر منڈوانے سے فارغ نہ ہو جاؤں، اس وقت تک حلال نہیں ہوں گا۔''

فَسْخُ الْحَجِّ بِالْعُمْرَةِ
حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا لینا

[4414/2084]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانُوْا يَرَوْنَ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُوْلُوْنَ: إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ، وَعَفَا الْأَثَرْ، وَانْسَلَخَ صَفَرْ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ. فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَصْحَابُهُ لِصَبِيْحَةِ (وَفِي رِوَايَةٍ لِصُبْحٍ) رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً، فَتَعَاظَمَ ذَالِكَ عِنْدَهُمْ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: ((اَلْحِلُّ كُلُّهُ.))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1564، 3832، صحيح مسلم: 1240. (مسند احمد: 2274)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو روئے زمین پر سب سے بڑا گناہ سمجھتے تھے، اس لیے وہ لوگ مہینوں میں تقدیم وتاخیر کرتے اور محرم کو صفر قرار دیتے اور وہ کہا کرتے تھے: جب سفر کی وجہ سے اونٹوں کو آئے ہوئے زخم درست ہو جائیں، راستوں سے قافلوں کی آمد ورفت کے نشانات مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ گزر جائے تو عمرہ کرنے والوں کے لیے عمرہ کرنا حلال ہوگا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ چار ذوالحجہ کو حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ اسے حج کی بجائے عمرہ کا احرام

قرار دیں اور عمرہ کر کے احرام کھول دیں۔ لیکن انھوں نے تو اس بات کو بہت بڑا خیال کیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کون سا حلال ہونا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مکمل طور پر حلال ہونا۔''

[4418/2085]...... عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا الْعَبَّاسِ! أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ مَاحَجَّ رَجُلٌ لَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ مَعَهُ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ إِلَّا حَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمَا طَافَ بِهَا حَاجٌّ قَدْ سَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ إِلَّا اجْتَمَعَتْ لَهُ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ، وَالنَّاسُ لَا يَقُولُونَ هٰذَا؟ فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ وَمَنْ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ لَا يَذْكُرُونَ إِلَّا الْحَجَّ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَيَحِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّمَا هُوَ الْحَجُّ، فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهُ لَيْسَ بِالْحَجِّ وَلٰكِنَّهَا عُمْرَةٌ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1564، 3832، صحیح مسلم: 1239، 1240. (مسند احمد: 2360)

ترجمة الحديث جناب کریب مولائے ابن عباس سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوالعباس! آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ جو آدمی حج کی نیت سے آئے اور قربانی کا جانور اس کے ہمراہ نہ ہو، تو وہ بیت اللہ کا طواف کر کے عمرہ مکمل کر کے حلال ہو جائے اور جس کے ہمراہ قربانی کا جانور ہو اس کا حج اور عمرہ جمع ہو جائے گا، جبکہ دوسرے لوگوں کی رائے اس طرح نہیں ہے؟ انھوں نے کہا: تجھ پر افسوس! بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ تشریف لائے اور صحابہ حج کا تلبیہ پکار رہے تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں یہ حکم دیا کہ جن لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں ہیں، وہ بیت اللہ کا طواف کر کے عمرہ کے بعد حلال ہو جائیں، بعض لوگ کہنے لگے: اللہ کے رسول! ہم نے تو حج کا ارادہ کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حج نہیں ہے، بلکہ یہ تو عمرہ ہے۔''

[4419/2086]...... عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِي تَفَشَّتْ بِالنَّاسِ، أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ، فَقَدْ حَلَّ؟ فَقَالَ: سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ وَإِنْ رَغِمْتُمْ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ بَعْدَ قَوْلِهِ: وَإِنْ رَغِمْتُمْ) قَالَ: هَمَّامٌ: يَعْنِي مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1244. (مسند احمد: 2513)

ترجمة الحديث بنوہجیم کے ایک آدمی نے سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: ابوالعباس! یہ آپ کا کیسا

فتویٰ لوگوں میں مشہور ہوا ہے کہ جو آدمی بیت اللہ کا طواف کرتا ہے، وہ حلال ہو جاتا ہے؟ انھوں نے کہا: تمہارے نبی کی یہی سنت ہے، خواہ تم لوگ اسے پسند نہ کرو۔ ہمام نے کہا: اس کا مطلب ہے کہ جس کے ہمراہ قربانی کا جانور نہ ہو تو وہ (عمرہ کر کے) حلال ہو جائے۔

[4421/2087]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَقَالَ: ((لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً وَلٰكِنِّي سُقْتُ الْهُدْيَ وَقَرَنْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ.))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 4345، المعجم الاوسط للطبرانی: 1073. (مسند احمد: 13813)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے روانہ ہوئے، لیکن جب مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے عمرہ قرار دیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو خیال مجھے بعد میں آیا ہے، اگر پہلے آ جاتا تو میں بھی اس کو عمرہ بنا دیتا، لیکن میں اپنے ہمراہ قربانی کا جانور لایا ہوں اور میں نے حج وعمرہ کو جمع کر رکھا ہے۔

مَتٰى يُحْرِمُ الْمُتَمَتِّعُ بِالْحَجِّ وَمَتٰى يَتَوَجَّهُ النَّاسُ إِلٰى مِنًى وَمِقْدَارُ مُكْثِهِمْ بِهَا وَ أَوَّلُ صَلَاةٍ صُلِّيَتْ بِهَا

اس امر کا بیان کہ حج تمتع کرنے والا کس وقت احرام باندھے، لوگ کس وقت منیٰ کو روانہ ہوں، وہاں کتنا عرصہ ٹھہریں اور منیٰ میں جا کر پہلے کونسی نماز پڑھی جائے؟

[4430/2088]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَلَا فَخُذُوْا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ)) قَالَ: فَقَامَ الْقَوْمُ بِحِلِّهِمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَأَرَادُوْا التَّوَجُّهَ إِلٰى مِنًى أَهَلُّوْا بِالْحَجِّ.

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابوداؤد الطیالسی: 1676. (مسند احمد: 14943)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! مجھ سے مناسک کی تعلیم حاصل کرو۔'' پس لوگ حلال ہو گئے، یہاں تک کہ جب ترویہ والا دن آ گیا اور انھوں نے منی کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو حج کا تلبیہ کہا۔

[4433/2089]...... عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى، وَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْأَبْطَحِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1653، 1763، صحیح مسلم: 1309. (مسند احمد: 11975)

ترجمۃ الحدیث عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں: میں نے سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر آپ کو یاد ہے تو مجھے بتلائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آٹھ ذوالحجہ کو ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے کہا: منیٰ میں۔ میں نے پھر کہا: آپ ﷺ نے حج کے بعد واپس جاتے ہوئے عصر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے کہا: ابطح وادی میں۔ اس کے بعد سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: تم اسی طرح کیا کرو، جیسے تمہارے حکمران کرتے ہیں۔

[4434/2090]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِمِنًى خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن الدارمی: 1871، صحیح ابن خزیمة: 2799، المعجم الطبرانی: 12126. (مسند احمد: 2700)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کی تھیں۔

[4435/2091]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ بِمِنًى وَصَلَّى الْغَدَاةَ يَوْمَ عَرَفَةَ بِهَا.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداود: 1911، سنن الترمذی: 880، سنن ابن ماجه: 3004. (مسند احمد: 2701)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آٹھ ذوالحجہ کی نمازِ ظہر اور عرفہ والے دن (یعنی نو ذوالحجہ) کو نمازِ فجر منیٰ میں ادا کی۔

وَقْتُ الْمَسِيرِ مِنْ مِنًى وَالنُّزُولُ بِوَادِي نَمِرَةَ وَوَقْتُ الْقِيَامِ إِلَى الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ

منیٰ سے روانگی کا وقت، وادیٔ نمرہ میں نزول اور عرفہ میں وقوف کے وقت کا بیان

[4436/2092]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: غَدَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مِنًى حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِ عَرَفَةَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِنَمِرَةَ وَهِيَ مَنْزِلُ الْإِمَامِ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ بِهِ بِعَرَفَةَ حَتَّى

إِذَ كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ، رَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُهَـجِّرًا فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ عَلَى الْمَوْقِفِ مِنْ عَرَفَةَ.

تخريج الحديث حسن: سنن ابوداؤد: 1913. (مسند احمد: 6130)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن یعنی نو ذوالحجہ کو صبح کی نماز منیٰ میں ادا کی، اس کے بعد آپ عرفہ کو تشریف لے گئے اور وہاں جا کر وادیٔ نمرہ میں ٹھہرے، یہی وہ جگہ ہے جہاں عرفہ میں آ کر امام ٹھہرتے ہیں، جب ظہر کا وقت ہوا تو آپ ﷺ دوپہر کے وقت آئے اور ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں، اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا، بعد ازاں آپ ﷺ نے عرفہ میں وقوف کی جگہ پر وقوف کیا۔

اَلتَّلْبِيَةُ وَالتَّكْبِيْرُ فِي الْمَسِيْرِ إِلٰى عَرَفَةَ

عرفہ کی طرف جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنے کا بیان

[4438/2093]...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ وَهُمَا غَادِيَانِ إِلٰى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ يَعْنِي يَوْمَ عَرَفَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: كُنَّا يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا، فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا وَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

تخريج الحديث صحيح البخاری: 970، 1659، صحيح مسلم: 1285. (مسند احمد: 13521)

ترجمة الحديث محمد بن ابی بکر ثقفی نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے اس وقت یہ سوال کیا، جب وہ دونوں عرفہ کی طرف جا رہے تھے: تم لوگ عرفہ والے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس دن کو کیا کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: ہم میں سے کوئی تلبیہ پکارتا جاتا، اس پر بھی کوئی انکار نہ کیا جاتا اور کوئی تکبیر پکارتا جاتا، اس پر بھی کوئی انکار نہ کیا جاتا تھا۔

[4439/2094]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَدْ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى عَرَفَاتٍ، مِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُلَبِّي.

تخريج الحديث صحيح مسلم: 1284. (مسند احمد: 4458)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات کو روانہ ہوئے تو ہم میں سے کوئی تکبیر کہنے والا ہوتا تھا اور کوئی تلبیہ پکارنے والا۔

وُجُوْبُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ وَوَقْتُهُ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ

وقوفِ عرفہ کے واجب ہونے اور اس کے وقت اور عرفہ کے سارے مقام کا جائے وقوف ہونے کا بیان

[4441/2095]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ الْحَجُّ؟ فَقَالَ: ((اَلْحَجُّ عَرَفَةُ، فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ، فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ، وَأَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا خَلْفَهُ فَصَارَ يُنَادِي بِهِنَّ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 5/ 256، سنن ابن ماجه: 3015، سنن الترمذی: 889، 890. (مسند احمد: 18774)

ترجمة الحديث سیّدنا عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ عرفہ میں وقوف کیے ہوئے تھے، میں بھی وہاں موجود تھا، اسی دوران نجد کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! حج کیسے ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حج عرفہ کا نام ہے، جو آدمی مزدلفہ والی رات کو نمازِ فجر سے پہلے پہلے عرفہ پہنچ جائے، اس کا حج مکمل ہے اور حج کے بعد منیٰ میں تین دن گزارنے ہوتے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (جو آدمی جلدی کرتے ہوئے دو دنوں کے بعد چلا جائے، اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو کوئی ٹھہرا رہے (اور تین دن پورے کرے) اس پر بھی کوئی حرج نہیں)۔'' اس کے بعد آپ نے ایک آدمی کو سواری پر اپنے پیچھے سوار کیا، وہ ان مسائل کو پکار پکار کر بیان کرتا جا رہا تھا۔

[4442/2096]...... عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ حَجَّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يُدْرِكِ النَّاسَ إِلَّا لَيْلًا وَهُوَ بِجَمْعٍ، فَانْطَلَقَ إِلٰى عَرَفَاتٍ فَأَفَاضَ مِنْهَا، ثُمَّ رَجَعَ فَأَتٰى جَمْعًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتْعَبْتُ نَفْسِي وَأَنْصَبْتُ رَاحِلَتِي، فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ: ((مَنْ صَلّٰى مَعَنَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِجَمْعٍ، وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نُفِيضَ وَقَدْ أَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ، وَقَضٰى تَفَثَهُ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 891، سنن النسائی: 5/ 263، سنن ابن ماجه: 3016. (مسند احمد: 16209)

ترجمة الحديث سیّدنا عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں حج

کیا، وہ رات کو پہنچا تھا، اس وقت لوگ مزدلفہ میں تھے، وہ عرفات چلا گیا، پھر وہاں سے واپس مزدلفہ آ گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے آپ کو اور اپنی سواری کو خوب مشقت میں ڈالا ہے، کیا میرا حج ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں نماز فجر پڑھی اور پھر ہماری روانگی تک یہیں وقوف کیا اور اس سے قبل وہ دن یا رات کے کسی حصہ میں عرفات سے ہو آیا ہو تو اس کا حج مکمل ہے اور اس نے اپنی میل کچیل دور کر لی ہے۔''

[4444/2097]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ بِعَرْفَةَ وَهُوَ مُرْدِفٌ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ: ((هٰذَا الْمَوْقِفُ، وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ))

تخریج الحدیث **حسن**: سنن ابوداؤد: 1922، 1935، سنن الترمذی: 885. (مسند احمد: 613)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ میں وقوف کیا اور اس وقت سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جائے وقوف ہے اور سارا عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔''

[4445/2098]...... عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ عَرَفَاتٍ مَوْقِفٌ، وَارْفَعُوْا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ، وَكُلُّ مُزْدَلِفَةَ مَوْقِفٌ، وَارْفَعُوْا عَنْ مُحَسِّرٍ، وَكُلُّ فِجَاجِ مِنًى مَنْحَرٌ، وَكُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ذَبْحٌ.))

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ**: مسند البزار: 1126، صحیح ابن حبان: 3854، سنن البیہقی: 9/ 295. (مسند احمد: 16751)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سارا میدانِ عرفات وقوف کی جگہ ہے، البتہ تم وادیٔ عرنہ سے ہٹ کر رہو، اسی طرح سارا مزدلفہ جائے وقوف ہے اور تم وادیٔ محسر سے دور رہو اور منیٰ کے تمام راستے قربانی کی جگہ ہیں اور تشریق کے تمام ایام قربانی کے دن ہیں۔''

اَلْوُقُوْفُ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ وَالْخُطْبَةُ بِهَا وَالدُّعَاءُ

عرفہ میں سواری پر وقوف کرنے اور وہاں خطبہ دینے اور دعا کرنے کا بیان

[4448/2099]...... عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ لَوَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرٍ لَهُ بِعَرَفَاتٍ مَعَ النَّاسِ حَتّٰى يَدْفَعَ مَعَهُمْ مِنْهَا تَوْفِيقًا مِنَ اللّٰهِ لَهُ.

تخریج الحدیث **حسن**: صحیح ابن خزیمۃ: 3057، المستدرك الحاکم: 1/ 464، المعجم الکبیر

للطبرانی : 1577، 1578. (مسند احمد: 16757)

ترجمة الحديث سیّدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو قبل از بعثت لوگوں کے ساتھ عرفات میں دیکھا کہ آپ ﷺ وہاں وقوف کر رہے تھے، یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے لوگوں کے ساتھ ہی واپس ہوئے۔

[4450/3000]...... عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہ وَكَانَ قَدْ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُهُ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيْرِهِ (وَفِي لَفْظٍ:) رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ.

تخريج الحديث صحيح: سنن ابن ماجه: 1286، سنن النسائي: 5/ 253. (مسند احمد: 18721)

ترجمة الحديث سیّدنا نبیط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا تھا، وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفہ کے دن اونٹ پر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا تھا، ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفہ کے دن بعد از زوال ایک سرخ اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ دیتے دیکھا تھا۔

[4452/3001]...... عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّ أَبَاهُ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ رِدْفًا خَلْفَ أَبِيْهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ! أَرِنِيَ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: قُمْ فَخُذْ بِوَاسِطَةِ الرَّحْلِ، قَالَ: فَقُمْتُ، فَأَخَذْتُ بِوَاسِطَةِ الرَّحْلِ، فَقَالَ: انْظُرْ إِلَى صَاحِبِ الْأَحْمَرِ الَّذِي يُوْمِءُ بِيَدِهِ، فِي يَدِهِ الْقَضِيْبُ.

تخريج الحديث صحيح: سنن الدارمي: 1608. (مسند احمد: 18724)

ترجمة الحديث سلمہ بن نبیط اشجعی کہتے ہیں: میرے باپ نے نبی کریم ﷺ کو پایا تھا، وہ حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے باپ کے پیچھے سواری پر سوار تھے، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: ابا جان! آپ مجھے نبی کریم ﷺ تو دکھا دیں، انہوں نے کہا: پالان کا آسرا لے کر کھڑے ہو جاؤ۔ جب میں پالان کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا، تو میرے والد نے کہا: وہ سرخ اونٹ پر ہاتھ میں چھڑی لیے جو شخصیت اشارہ کر رہی ہے (اور لوگوں سے ہم کلام ہے)، اس کو دیکھو، وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔

[4454/3002]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

تخریج الحدیث **حسن لغیره**: سنن الترمذی: 3585 . (مسند احمد: 6961)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے زیادہ تر یہ دعا پڑھی: "لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . "

وَقْتُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ إِلٰى مُزْدَلِفَةَ وَالنُّزُوْلُ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

عرفہ سے مزدلفہ کی طرف روانگی کا وقت اور عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان اترنے کا بیان

[4455/3003]...... عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، قَالَ: فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ ، دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَلَمَّا سَمِعَ حَطْمَةَ النَّاسِ خَلْفَهُ ، قَالَ: ((رُوَيْدًا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ ، فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيْضَاعِ .)) قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا الْتَحَمَ عَلَيْهِ النَّاسُ أَعْنَقَ ، وَإِذَا وَجَدَ فُرْجَةً ، نَصَّ ، (وَفِيْ لَفْظٍ: وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ حَتّٰى مَرَّ بِالشِّعْبِ الَّذِيْ يَزْعُمُ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ صَلّٰى فِيْهِ)، (وَفِيْ لَفْظٍ: فَأَتَى النَّقْبَ الَّذِيْ يَنْزِلُ الْأَمَرَاءُ وَالْخُلَفَاءُ) فَنَزَلَ بِهِ فَبَالَ ، مَا يَقُوْلُ: أَهْرَاقَ الْمَاءَ كَمَا يَقُوْلُوْنَهُ ، ثُمَّ جِئْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ ، فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ قُلْتُ: الصَّلَاةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَقَالَ: ((اَلصَّلَاةُ أَمَامَكَ)) قَالَ: فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا صَلّٰى حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَنَزَلَ بِهَا ، فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1666 ، صحیح مسلم: 1286 . (مسند احمد: 21760)

ترجمة الحدیث سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں عرفہ کے دن پچھلے پہر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سواری پر سوار تھا، جب سورج غروب ہوا تو رسول اللہ ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے، جب آپ ﷺ نے لوگوں کا رش دیکھا اور شور سنا تو فرمایا: "لوگو! آرام سے چلو، سکون کو لازم پکڑو، تیز چلنا اور مشقت اٹھانا کوئی نیکی نہیں ۔" سیّدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب لوگوں کا ہجوم ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ آہستہ چلتے اور جب راستہ خالی ہوتا تو ذرا تیز چلتے، ("عَنَق" کی بہ نسبت "نَصّ" میں زیادہ تیزی ہوتی ہے،) یہاں تک کہ جب آپ اس گھاٹی سے گزرے جس کے متعلق اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس میں نماز ادا کی تھی، دوسری روایت میں ہے: جب آپ اس گھاٹی پر پہنچے جہاں امراء اور خلفاء اترتے ہیں تو آپ ﷺ نے وہاں اتر کر پیشاب کیا، راوی نے "أَهْـرَاقَ" کے

الفاظ نہیں کہے، پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں پانی کا برتن لے کر آیا، آپ ﷺ نے وضو کیا۔ پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! نماز۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز آگے جا کر ادا کریں گے۔'' سیّدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو گئے اور آپ ﷺ نے اس وقت نماز نہ پڑھی، یہاں تک کہ آپ ﷺ مزدلفہ جا کر اترے اور آپ نے وہاں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا کیا۔

أَمْرُ النَّبِيِّ ﷺ النَّاسَ بِالسَّكِيْنَةِ عِنْدَ الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَةَ

عرفہ سے مزدلفہ کو جاتے وقت نبی کریم ﷺ کا لوگوں کو سکون سے چلنے کا حکم دینے کا بیان

[4463/3004]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَفَعَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ وَجَعَلَ النَّاسُ يَضْرِبُوْنَ يَمِيْنًا وَشِمَالاً وَهُوَ يَلْتَفِتُ وَيَقُوْلُ: ((اَلسَّكِيْنَةَ أَيُّهَا النَّاسُ!)) حَتّٰى جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ وَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، ثُمَّ وَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَوَقَفَ عَلٰى قُزَحَ، وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ، وَقَالَ: ((هٰذَا الْمَوْقِفُ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ.))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1922، 1935، سنن الترمذی: 885. (مسند احمد: 613)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب رسول اللہ ﷺ عرفہ سے روانہ ہوئے تو کچھ تیز رفتاری سے چلے، لوگ دائیں بائیں نکلے جا رہے تھے، آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہو کر ان کو فرما رہے تھے: ''لوگو! آرام سے چلو۔'' آپ ﷺ مزدلفہ میں پہنچ گئے، وہاں آ کر دونوں نمازوں یعنی مغرب اور عشاء کو جمع کیا، اس کے بعد آپ ﷺ مزدلفہ میں ٹھہرے رہے اور آپ ﷺ نے قُزَح پہاڑ پر وقوف کیا اور روانہ ہوتے وقت سیّدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تو یہاں وقوف کیا ہوا ہے، لیکن سارا مزدلفہ جائے وقوف ہے۔''

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَالْمَبِيْتُ بِهَا

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کرنے اور وہاں رات بسر کرنے کا بیان

[4467/3005]...... عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1674، صحیح مسلم: 1287. (مسند احمد: 23549)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب

اورعشاء کی نمازوں کوجمع کیا تھا۔

[4469/3006]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1288. (مسند احمد: 4894)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اورعشاء کی نمازوں کو، جمع کرکے مغرب کی تین اورعشاء کی دو رکعتیں، ایک ہی اقامت کے ساتھ ادا کیا تھا۔

اَلْوُقُوْفُ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَآدَابِهِ وَوَقْتُ الدَّفْعِ مِنْهُ إِلٰى مِنًى، وَسَبَبُ الْإِيْضَاعِ فِي السَّيْرِ، وَاسْتِمْرَارُ التَّلْبِيَةِ مِنَ الْإِفَاضَةِ حَتّٰى يَرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

مزدلفہ میں وقوف، اس کے آداب، وہاں سے منی کی طرف روانگی کے وقت، جانوروں کو تیز چلانے کا سبب اور جمرۂ عقبہ کی رمی کرنے تک تلبیہ جاری رکھنے کا بیان

[4476/3007]...... عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى جَمْعًا فَصَلّٰى بِهِمُ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ بَاتَ حَتّٰى أَصْبَحَ، ثُمَّ أَتٰى قُزَحَ فَوَقَفَ عَلٰى قُزَحَ، فَقَالَ: ((هٰذَا الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ.)) ثُمَّ سَارَ حَتّٰى أَتٰى مُحَسِّرًا، فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَرَعَ نَاقَتَهُ، فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِيَ، ثُمَّ حَبَسَهَا ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ وَسَارَ حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ: ((هٰذَا الْمَنْحَرُ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ، ......)) اَلْحَدِيْثَ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1922، 1935، سنن الترمذی: 885. (مسند احمد: 562)

ترجمة الحديث سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ میں تشریف لائے، آپ نے وہاں مغرب اورعشاء کی نمازیں ادا کیں، پھر وہیں رات گزاری، یہاں تک کہ صبح ہوگئی، اس کے بعد آپ ﷺ قزح پر گئے اور وہاں وقوف کیا اور فرمایا: ''میں نے تو یہاں وقوف کیا ہے، تاہم سارا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔'' اس کے بعد آپ ﷺ وادیٔ محسر تک آئے، وہاں آکر رک گئے اور پھر اپنی اونٹنی کو ہانکا، وہ دوڑ پڑی اور دوڑتی گئی، یہاں تک کہ آپ ﷺ اس وادی کو عبور کرگئے، اس کے بعد آپ ﷺ نے اونٹنی کو روک کر سیّدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کرلیا اور چلتے چلتے جمرہ عقبہ پہنچ گئے، آپ ﷺ نے اس کی رمی کی اور اس کے بعد قربان گاہ میں تشریف لے گئے اور فرمایا: ''یہ قربان گاہ ہے (جہاں میں نے قربانیاں کی ہیں) اور منی سارے کا سارا ہی قربانی

کی جگہ ہے......۔‘‘

[4478/3008]...... عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنَّمَا كَانَ بَدْءُ الْإِيْضَاعِ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، كَانُوْا يَقِفُوْنَ حَافَتَيِ النَّاسِ حَتّٰى يُعَلِّقُوْا الْعِصِيَّ وَالْجِعَابَ وَالْقِعَابَ، فَإِذَا نَفَرُوْا تَقَعْقَعَتْ تِلْكَ، فَنَفَرُوْا بِالنَّاسِ، قَالَ: وَلَقَدْ رُؤِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّ ذِفْرَىْ نَاقَتِهِ لَيَمَسُّ حَارِكَهَا وَهُوَ يَقُوْلُ بِيَدِهِ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ.))

تخریج الحدیث حسن: صحیح ابن خزیمة: 2863، سنن البیهقی: 5/ 126. (مسند احمد: 2193)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سواریوں کو تیز دوڑانے کی ابتدا دیہاتی لوگوں نے کی تھی، وہ دوسرے لوگوں کی گزرگاہ کے دونوں طرف کھڑے ہو جاتے اور انھوں نے اپنی سواریوں کے ساتھ لاٹھیاں، ترکش اور بڑے پیالے لٹکائے ہوتے، پھر جب وہ چلتے تو ان اشیاء سے آوازیں پیدا ہوتیں اور جانور ان آوازوں کو سن کر تیز دوڑنا شروع کر دیتے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کو اس موقع پر یوں دیکھا گیا کہ آپ ﷺ اپنی اونٹنی کو روکنے کے لیے اس کی مہار کو اپنی طرف کھینچے ہوئے تھے اور اونٹنی کے کان اس کے کندھے کی ہڈی کو لگ رہے تھے اور آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرماتے جاتے تھے: ’’لوگو! آرام سے چلو، لوگو! سکینت کو لازم پکڑو۔‘‘

[4480/3009]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بِجَمْعٍ الصُّبْحَ، ثُمَّ وَقَفَ وَقَالَ: إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَالَفَهُمْ، ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1684. (مسند احمد: 84)

ترجمة الحدیث عمرو بن میمون کہتے ہیں: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں مزدلفہ میں نمازِ فجر پڑھائی اور اس کے بعد انہوں نے وقوف کیا اور کہا: مشرکین طلوعِ آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ نہیں ہوتے تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت کی، پھر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ طلوع سے قبل ہی وہاں سے چل پڑے۔

[4482/3010]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ لَبّٰى حِيْنَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ، فَقِيْلَ: أَعْرَابِيٌّ هٰذَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَنَسِيَ النَّاسُ أَمْ ضَلُّوْا؟ سَمِعْتُ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقْرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ: ((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ.))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1283. (مسند احمد: 3549)

ترجمة الحدیث عبد الرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب مزدلفہ سے روانہ

ہوئے تو تلبیہ پکارا، لیکن ان کے بارے میں یہ کہا گیا: کیا یہ بدّو ہے (کہ اب تلبیہ کہہ رہا ہے)؟ یہ سن کر سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ لوگ بھول گئے ہیں یا گمراہ ہوگئے ہیں؟ جس ہستی پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی، میں نے اس کو اس مقام پر "لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ" کہتے ہوئے سنا تھا۔

اَلْاَمْرُ بِالسَّكِيْنَةِ عِنْدَ الدَّفْعِ مِنْ مُزْدَلِفَةَ اِلٰى مِنًى وَالْاِيْضَاعُ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ

مزدلفہ سے منی کی طرف جاتے وقت سکینت کا حکم دینے اور وادیٔ محسر سے تیزی سے گزرنے کا بیان

[4484/3011]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ وَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، ثُمَّ وَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَوَقَفَ عَلٰى قُزَحَ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَقَالَ: ((هٰذَا الْمَوْقِفُ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ.)) ثُمَّ دَفَعَ وَجَعَلَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ وَالنَّاسُ يَضْرِبُوْنَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَهُوَ يَلْتَفِتُ وَيَقُوْلُ: ((اَلسَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ، أَيُّهَا النَّاسُ.)) حَتّٰى جَاءَ مُحَسِّرًا، فَقَرَعَ رَاحِلَتَهُ فَخَبَّتْ حَتّٰى خَرَجَ ثُمَّ عَادَ لِسَيْرِهِ الْأَوَّلِ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ، .... اَلْحَدِيْثَ.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1922، 1935، سنن الترمذی: 885. (مسند احمد: 564)

ترجمة الحديث سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں تشریف لائے اور مغرب اور عشاء کی دو نمازیں جمع کر کے ادا کیں اور وہیں وقوف کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزح پر وقوف کیا اور سیّدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور فرمایا: "یہ میری ٹھہرنے کی جگہ ہے، لیکن مزدلفہ سارے کا سارا ہی جائے وقوف ہے۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چل دیئے اور کچھ تیزی سے چلنا شروع کیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگ دائیں بائیں نکلے جارہے تھے، تو ان کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: "آرام سے، لوگو! آرام سے۔" یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادیٔ محسر تک آپہنچے پھر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو ہانکا، پس وہ دوڑ پڑی، یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی سے باہر آگئے اور اپنی پہلی رفتار کے ساتھ چلنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی۔"

[4485/3012]...... عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعْنَا، (وَفِيْ لَفْظٍ حِيْنَ دَفَعُوْا): ((عَلَيْكُمْ السَّكِيْنَةَ.)) وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ مِنًى حِيْنَ هَبَطَ مُحَسِّرًا، (وَفِيْ لَفْظٍ: حَتّٰى إِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى) قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ.)) وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُشِيْرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1282. (مسند احمد: 1794)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح کو جب ہم روانہ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سکون سے چلو۔'' اور آپ اپنی اونٹنی کو بھی تیز چلنے سے روک رہے تھے، یہاں تک کہ جب آپ وادیٔ محسر میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(چنے یا لوبیا وغیرہ کے دانے کے برابر) کنکریوں کا اہتمام کرو، جن سے جمرے کو مارا جائے۔'' اس کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کررہے تھے، جیسے انسان اس حجم کی کنکری پھینکتا ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْ تَقْدِيْمِ وَقْتِ الدَّفْعِ لِلضَّعَفَةِ مِنَ النِّسَاءِ اَوْغَيْرِهِنَّ قَبْلَ الزِّحَامِ

اس امر کا بیان کہ کمزور اور ضعیف خواتین کو رش سے پہلے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ کیا جاسکتا ہے

[4488/3013]...... عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا نَزَلَتْ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ، فَقَالَتْ: أَيْ بُنَيَّ! هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَهِيَ تُصَلِّيْ، قُلْتُ: لَا، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: أَيْ بُنَيَّ! هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قَالَ: وَقَدْ غَابَ الْقَمَرُ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَارْتَحِلُوْا، فَارْتَحَلْنَا ثُمَّ مَضَيْنَا بِهَا حَتّٰى رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِيْ مَنْزِلِهَا، فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ هَنْتَاهُ، لَقَدْ غَلَّسْنَا، قَالَتْ: كَلَّا يَا بُنَيَّ! إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَذِنَ لِلظُّعُنِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1679، صحیح مسلم: 1291. (مسند احمد: 26941)

ترجمۃ الحدیث مولائے اسماء عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا لوگوں کے ٹھہرنے والی جگہ کے پاس ٹھہری ہوئی تھیں، وہ یہ پوچھتی تھیں: چھوٹے بیٹے! کیا چاند غروب ہوگیا ہے؟ یہ مزدلفہ کی رات کا واقعہ تھا اور وہ نماز پڑھ رہی تھیں، میں نے کہا: جی نہیں، پھر انہوں نے کچھ دیر نماز پڑھی اور پوچھا: بیٹا! کیا چاند غروب ہوگیا ہے؟ اس وقت چاند غروب ہوچکا تھا، میں نے کہا: جی ہاں، یہ سن کر انھوں نے کہا: چلو چلیں، چنانچہ ہم چل پڑے اور جا کر جمرۂ عقبہ کی رمی کی، اس کے بعد انہوں نے واپس آکر اپنی منزل پر نمازِ فجر ادا کی، میں نے عرض کیا! محترمہ ہم نے تو بہت زیادہ جلدی کی ہے، وہ بولیں: بیٹے! بالکل نہیں، اللہ کے نبی نے کمزور خواتین کو اس کی اجازت دی ہے۔

[4489/3014]...... عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَعَفَةَ بَنِيْ هَاشِمٍ، أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَجَّلُوْا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 5/ 261. (مسند احمد: 1811)

ترجمة الحدیث سیّدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم کے کمزور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ رات ہی کو مزدلفہ سے جلدی روانہ ہو جائیں۔

[4491/3015]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1677، صحیح مسلم: 1293 . (مسند احمد: 2204)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات کو مجھے بھی کمزور اور بھاری بھرکم لوگوں کے ساتھ (منی کے لیے) بھیج دیا تھا۔

سَبَبُ مَشْرُوْعِيَّةِ رَمْيِ الْجِمَارِ وَحُكْمُهَا وَعَدَدُ حَصَى الرَّمْيِ وَصِفَتُهُ وَمِنْ اَيْنَ يَلْتَقِطُهُ

رمی جمار کی مشروعیت کا سبب اور ان کا حکم اور کنکریوں کی تعداد اور ان کے حجم کا بیان اور اس امر کی وضاحت کہ یہ کنکریاں کہاں سے اٹھائی جائیں

[4497/3016]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةَ جَمْعٍ: ((هَلُمَّ، اُلْقُطْ لِیْ .)) فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ، هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ، فَلَمَّا وَضَعَهُنَّ فِیْ يَدِهِ قَالَ: ((نَعَمْ، بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِی الدِّيْنِ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِیْ الدِّيْنِ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 3029، سنن النسائی: 5/ 269 . (مسند احمد: 1851)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مزدلفہ کی صبح کو فرمایا: ''ادھر آؤ، میرے لیے کنکریاں چن کر لاؤ۔'' پس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (چنے یا لوبیے کے دانے کے برابر) چھوٹی چھوٹی کنکریاں چن لایا، آپ نے ان کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا: ''جی ہاں! بالکل اسی قسم کی کنکریاں ہونی چاہئیں، دین میں حد سے تجاوز کرنے سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے والے لوگ دین میں غلو کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔''

[4498/3017]...... عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِیْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ وَلَا يُصِبْ بَعْضُكُمْ، (وَفِیْ لَفْظٍ: لَا تَقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ) وَإِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوْهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ .)) فَرَمٰى بِسَبْعٍ وَلَمْ يَقِفْ، وَخَلْفَهُ رَجُلٌ يَسْتُرُهُ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: اَلْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ .

تخریج الحدیث: **حسن لغیرہ:** سنن ابوداؤد: 1966، 1967، سنن ابن ماجہ: 3028، 3031. (مسند احمد: 16087)

ترجمة الحديث: سلیمان بن عمرو کی ماں (سیدہ ام جندب ازدیہ) رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دس ذوالحجہ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے وادی کے درمیان سے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں اور فرمایا: لوگو! ایک دوسرے کو قتل کرو نہ ایذا پہنچاؤ، جب تم جمرے کی رمی کرو تو (چنے یا لوبیے کے دانے کے برابر) چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے رمی کرو۔'' پھر آپ ﷺ نے سات کنکریاں ماریں اور اس کے بعد آپ وہاں نہ رکے، ایک آدمی آپ کے پیچھے سوار تھا، جو (لوگوں کی کنکریوں سے) آپ ﷺ کی حفاظت کر رہا تھا، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ سیّدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔

وَقْتُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

یوم نحر یعنی دس ذوالحجہ کو جمرۂ عقبہ کی رمی کے وقت کا بیان

[4500/3018]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ وَمِسْعَرٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَدَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ لَنَا مِنْ جَمْعٍ، قَالَ سُفْيَانُ: بِلَيْلٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ: ((أُبَيْنِيَّ! لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.)) وَزَادَ سُفْيَانُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا إِخَالُ أَحَدًا يَعْقِلُ يَرْمِي حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

تخریج الحدیث: صحيح: سنن ابوداؤد: 1940، سنن النسائی: 5/ 270، سنن ابن ماجه: 3025. (مسند احمد:2082)

ترجمة الحديث: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنوعبدالمطلب کے لڑکوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو گدھوں پر سوار کر کے روانہ کر دیا تھا، سفیان کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ ہماری رانوں پر تھپکی دیتے اور فرماتے: ''میرے پیارے بیٹو! سورج طلوع ہونے تک جمرہ کو کنکریاں نہ مارنا۔'' سفیان نے کہا: سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ کوئی عقلمند آدمی طلوع آفتاب سے پہلے رمی کرتا ہو۔

[4502/3019]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَمٰى جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَرَمٰى فِي سَائِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1299 . (مسند احمد: 15291)

ترجمة الحديث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس ذوالحجہ کو جمرۂ عقبہ کی رمی چاشت کے وقت کی تھی اور باقی ایام تشریق میں زوالِ آفتاب کے بعد کی تھی۔

رَمْيُ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَكَيْفِيَّةُ الرَّمْيِ وَمَا يُقَالُ عِنْدَهُ

وادی کے درمیان کھڑے ہو کر جمرۂ عقبہ کی رمی کرنے، رمی کی کیفیت اور اس وقت کی دعا کا بیان

[4507/3020]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ) حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ، فَقَالَ: نَاوِلْنِي أَحْجَارًا، قَالَ: فَنَاوَلْتُهُ سَبْعَةَ أَحْجَارٍ، فَقَالَ لِي: خُذْ بِزِمَامِ النَّاقَةِ قَالَ: ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَرَمٰى بِهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَهُوَ رَاكِبٌ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا، ثُمَّ قَالَ: هَاهُنَا كَانَ يَقُوْمُ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1296 . (مسند احمد: 4061)

ترجمة الحديث عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں: میں سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، جب وہ جمرۂ عقبہ کے پاس پہنچے تو کہا: مجھے پتھر لا کر دو، پس میں نے انہیں سات پتھر لا دیئے، پھر انہوں نے مجھ سے کہا: اونٹنی کی مہار پکڑلو، اس کے بعد وہ جمرہ کی طرف گئے اور وادی کے درمیان سے سات کنکریاں ماریں، جبکہ وہ سوار تھے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہہ رہے تھے، پھر انھوں نے یہ دعا کی: اے اللہ اس کو حج مبرور بنا دے اور گناہ معاف کر دے۔ اس کے بعد انھوں نے کہا: جس ہستی پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی، اس نے اس جگہ پر کھڑے ہو کر رمی کی تھی۔

[4509/3021]...... عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَرَمَى الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِيْنِهِ، وَقَالَ: هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1748، 1749، صحیح مسلم: 1296 . (مسند احمد: 4150)

ترجمة الحديث عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے جمرہ کبریٰ کو سات کنکریاں ماریں، اس وقت بیت اللہ ان کی بائیں جانب اور منیٰ دائیں جانب تھا، پھر انھوں نے کہا: جس شخصیت پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی، انہوں نے اسی مقام پر کھڑے ہو کر رمی کی تھی۔

اِسْتِحْبَابُ الرُّكُوْبِ لِرَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ وَالْمَشْيِ لِغَيْرِهَا

جمرۂ عقبہ کی رمی کے لیے سوار ہو کر جانے اور باقی دنوں میں پیدل چل کر جانے کے مستحب ہونے کا بیان

[4515/3022]...... عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ عَلٰى دَابَّتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَكَانَ لَا يَأْتِي سَائِرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ، إِلَّا مَاشِيًا ذَاهِبًا وَرَاجِعًا وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَأْتِيهَا إِلَّا مَاشِيًا ذَاهِبًا وَرَاجِعًا .

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الترمذی: 900، سنن ابوداود: 1969 . (مسند احمد: 6222)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یوم النحر یعنی دس ذوالحجہ کو جمرۂ عقبہ کی رمی کے لیے سوار ہو کر آتے تھے اور باقی دنوں میں پیدل آتے جاتے تھے، ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ بھی پیدل آتے جاتے تھے۔

[4513/3023]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا .

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن الترمذی: 899، سنن ابن ماجہ: 3034 . (مسند احمد: 2056)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یوم النحر یعنی دس ذوالحجہ کو سوار ہو کر جمرۂ عقبہ کی رمی کی تھی۔

[4514/3024]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي عَلٰى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِيَقُوْلُ: ((لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّيْ أَنْ لَا أَحُجَّ بَعْدَ حَجَّتِي هٰذِهِ .))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1297 . (مسند احمد: 15041)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ دس ذوالحجہ کو سواری پر رمی کرتے اور فرماتے تھے: ''اپنے مناسک سیکھ لو، کیونکہ میں نہیں جانتا، شاید میں اپنے اس حج کے بعد حج نہ کر سکوں۔''

[4516/3025]...... عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْكِلَابِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ لَهُ صَهْبَاءَ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ .

تخریج الحدیث حسن: سنن النسائی: 5/ 270، سنن ابن ماجہ: 3035 . (مسند احمد: 15412)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا قدامہ بن عبد اللہ کلابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر یعنی دس ذوالحجہ کو اپنی صہباء نامی اونٹنی پر سوار ہو کر وادی کے درمیان سے جمرۂ عقبہ کی رمی کی، اس وقت نہ تو مارنا تھا، نہ دھتکارنا تھا اور نہ یہ کہنا تھا کہ پرے ہٹ جاؤ، پرے ہٹ جاؤ۔''

مَا يَحِلُّ لِلْحَاجِّ وَمَا يَفْعَلُهُ بَعْدَ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ

جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد حاجی کے حلال ہو جانے اور اس کے بعد دوسرے افعال کا بیان

[4518/3026]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ ذَبَحَ ثُمَّ حَلَقَ.

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ:** مسند ابویعلی: 2568، المعجم الطبرانی: 12088. (مسند احمد: 2253)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی، پھر جانور ذبح کیے اور پھر سر منڈوایا۔

[4519/3027]...... عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ)) قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: وَالطِّيْبُ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَّا أَنَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُضَمِّخُ رَأْسَهُ بِالْمِسْكِ، أَفَطِيْبٌ ذَاكَ أَمْ لَا؟

تخریج الحدیث **صحیح لغیرہ:** سنن النسائی: 5/ 277. (مسند احمد: 2090)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم جمرۂ (عقبہ) کی رمی کر لو تو عورتوں کے علاوہ تمہارے لیے ہر چیز حلال ہو جائے گی۔'' ایک بندے نے کہا: اور خوشبو؟ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد) کستوری سے اپنے سر کو لت پت کر رکھا تھا، تو یہ خوشبو تھی یا نہیں؟

[4520/3028]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِي بِذَرِيْرَةٍ لِحَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ حَيْثُ أَحْرَمَ وَحَيْثُ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5930، صحیح مسلم: 1189. (مسند احمد: 26078)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذریرہ خوشبو اس وقت لگائی تھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمرۂ عقبہ کی رمی کر کے حلال ہوئے اور ابھی تک بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کا ارادہ کیا تھا۔

اَلنَّحْرُ وَالْحَلَاقُ وَالتَّقْصِيْرُ

قربانی کرنا اور بال منڈوانا یا کترنا

[4522/3029]...... حـدثـنـا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَبُوعَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا رَمَى النَّبِيُّ ﷺ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ، وَقَالَ: سُفْيَانُ مَرَّةً: وَأَعْطَى الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ حَلَقَ الْأَيْسَرَ فَأَعْطَاهُ النَّاسَ.

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1305. (مسند احمد: 12092)

ترجمة الحديث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ نے جمرۂ عقبہ کی رمی کی اور قربانی ذبح کی تو حجامت کروائی اور پہلے سر کی دائیں جانب کو حجام کی طرف کیا اور اس طرف کے مونڈے ہوئے بال سیّدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیئے، پھر اس کی طرف بائیں جانب کی اور یہ بال دوسرے لوگوں کو دے دیئے۔

[4523/3030]...... عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 4410، 4411، صحیح مسلم: 1304. (مسند احمد: 5614)

ترجمة الحديث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈوایا تھا۔

مَا وَرَدَ فِي فَضْلِ الْحَلَاقِ عَلَى التَّقْصِيْرِ

تراشنے کی بہ نسبت بالوں کو مونڈنے کی فضیلت کا بیان

[4529/3031]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: حَلَقَ رِجَالٌ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَصَّرَ آخَرُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالْمُقَصِّرِيْنَ؟ قَالَ: ((يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ.)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالْمُقَصِّرِيْنَ؟ قَالَ: ((يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالْمُقَصِّرِيْنَ؟ قَالَ: ((وَالْمُقَصِّرِيْنَ.)) قَالُوْا: فَمَا بَالُ الْمُحَلِّقِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ظَاهَرْتَ لَهُمُ الرَّحْمَةَ؟ قَالَ: ((لَمْ يَشُكُّوْا.)) قَالَ: فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: أخرجه ابن ماجه: 3045. (مسند احمد: 3311)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: حدیبیہ والے دن کچھ لوگوں نے سر منڈوا دیا اور کچھ نے تقصیر کروائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مونڈنے والوں پر رحم کرے۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور تقصیر کروانے والے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مونڈنے والوں پر رحم کرے۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور تقصیر کروانے والے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ مونڈنے والوں پر رحم کرے۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور تقصیر کروانے والے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بار فرمایا: ''اور تقصیر کروانے والوں پر بھی اللہ رحم کرے۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے والوں کے لیے رحمت کا بڑا اظہار کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انھوں نے تو کوئی شک نہیں کیا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے۔

[4537/3032]...... عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيْهِ مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَقُوْلُ: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ.)) قَالَ: يَقُوْلُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَالْمُقَصِّرِيْنَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ: ((وَالْمُقَصِّرِيْنَ)) ثُمَّ قَالَ: وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ، فَمَا يَسُرُّنِي بِحَلْقِ رَأْسِي حُمْرُ النَّعَمِ أَوْ خَطَرًا عَظِيْمًا.

تخریج الحدیث صحیح: المعجم الكبير للطبراني: 19/ 604، المعجم الاوسط: 2935. (مسند احمد: 17598)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے، اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔'' قوم میں سے ایک بندے نے کہا: اور تقصیر کرانے والے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا: ''اور تقصیر کرانے والوں کو بھی بخش دے۔'' میں (مالک) نے اس دن اپنا سر مونڈا ہوا تھا اور مجھے اس وجہ سے اتنی خوشی ہوئی کہ سرخ اونٹوں کے ملنے یا کوئی بڑا حصہ ملنے کی وجہ سے اتنی خوشی نہیں ہو سکتی تھی۔

اَلْإِفَاضَةُ مِنْ مِنًى لِلطَّوَافِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ الْمُسَمّٰى بِطَوَافِ الْإِفَاضَةِ اَوِ الزِّيَارَةِ وَحُكْمُ مَنْ اَمْسٰى وَلَمْ يَطُفْ

یوم النحر یعنی دس ذوالحجہ کو منیٰ سے طواف کے لیے لوٹنا اور اسی کو طوافِ افاضہ اور طوافِ زیارت کہنے اور شام تک یہ طواف نہ کر سکنے والے کے حکم کا بیان

[4540/3033]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى

الظُّهْرَ بِمِنًى .

تخریج الحدیث صحيح مسلم:1308، صحيح البخاري: 1732 . (مسند احمد: 4898)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کو طوافِ افاضہ کیا، پھر واپس لوٹ آئے اور نمازِ ظہر منی میں ادا کی۔

[4541/3034]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہم قَالَا: أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مِنًى لَيْلًا .

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 2000، سنن الترمذى: 920، سنن ابن ماجه: 3059. (مسند احمد: 2611)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عباس اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو منی سے آکر طوافِ افاضہ کیا تھا۔

جَوَازُ تَقْدِيْمِ النَّحْرِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالْإِفَاضَةِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ

دس ذوالحجہ کو قربانی، حجامت، رمی اور طواف افاضہ میں تقدیم وتاخیر کے جائز ہونے کا بیان

[4545/3035]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ ، قَالَ: فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ ، وَقَالَ: ((لَا حَرَجَ .)) وَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ ، قَالَ: فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ ، قَالَ: فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ مِنَ التَّقْدِيْمِ وَالتَّأْخِيْرِ إِلَّا أَوْمَأَ بِيَدِهِ وَقَالَ: ((لَا حَرَجَ .))

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 84، 1723، 1734، 1735، صحيح مسلم: 1307 . (مسند احمد: 2648)

ترجمة الحدیث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے قربانی سے قبل سر منڈوالیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' ایک اور آدمی نے کہا: میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اس میں کوئی حرج نہ ہونے کا اشارہ کیا۔ اس دن ان امور کی تقدیم وتاخیر کے متعلق جس نے جو بھی بات دریافت کی، اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا: ''کوئی حرج نہیں ہے۔''

[4549/3036]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا

عَلٰی رَاحِلَتِهٖ بِمِنًی، قَالَ: فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ كُنْتُ أُرٰى أَنَّ الْحَلْقَ قَبْلَ الذَّبْحِ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، فَقَالَ: ((اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ.)) قَالَ: ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ كُنْتُ أَرٰى أَنَّ الذَّبْحَ قَبْلَ الرَّمْيِ فَذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((فَارْمِ وَلَا حَرَجَ.)) قَالَ: فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَهُ رَجُلٌ قَبْلَ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: ((اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ.)) قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ كُنْتُ أَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ الرَّمْيِ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((اِرْمِ وَلَا حَرَجَ.))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 124، 1737، 6665، صحیح مسلم: 1306. (مسند احمد: 6887)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی میں اپنی سواری پر سوار تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں تو سمجھتا تھا کہ قربانی سے پہلے سر منڈانا ہے، اس لیے میں نے قربانی سے پہلے منڈوا لیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اب ذبح کرلو، اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔'' اتنے میں ایک اور آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا خیال تھا کہ ذبح کرنا رمی سے پہلے ہے، اس لیے میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اب رمی کرلو۔'' اس روز جس شخص نے ان امور کی تقدیم وتاخیر کے بارے میں جو سوال بھی کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''اب کرلو، کوئی حرج نہیں ہے۔'' عبدالرزاق راوی نے کہا: ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سمجھتا تھا کہ رمی سے پہلے سر منڈوانا ہے، اس لیے میں نے رمی سے پہلے سر منڈوالیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اب رمی کرلو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

اَلْخُطْبَةُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى

یوم النحر یعنی دس ذوالحجہ کو منیٰ میں خطبہ کا بیان

[4551/3037]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: ((أَيُّ يَوْمٍ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟)) فَقَالُوْا: يَوْمُنَا هٰذَا، قَالَ: ((فَأَيُّ شَهْرٍ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟)) قَالُوْا: شَهْرُنَا هٰذَا، قَالَ: ((أَيُّ بَلَدٍ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟)) قَالُوْا: بَلَدُنَا هٰذَا، قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، هَلْ بَلَّغْتُ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف ابن ابی شیبة: 15/ 27. (مسند احمد: 14990)

ترجمة الحدیث سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دس ذوالحجہ کو خطبہ دیا اور فرمایا: ''کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟'' صحابہ نے کہا: آج کا یعنی دس ذوالحجہ کا دن۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کس مہینہ کی حرمت سب سے زیادہ ہے؟'' صحابہ نے کہا: یہ ذوالحجہ کا مہینہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کون سا شہر سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟'' انھوں نے کہا: ہمارا یہ شہر یعنی مکہ مکرمہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے خون اور مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں، جیسے تمہارے اس شہر اور اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے، کیا میں نے تم لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا؟ صحابہ نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! گواہ ہو جاؤ۔''

اَلْمَبِیْتُ بِمِنًی لَیَالِیَ مِنًی وَرَمْیُ الْجِمَارِ فِیْ اَیَّامِهَا وَغَیْرُ ذَالِكَ

منیٰ کی راتیں منیٰ میں بسر کرنے، ان دنوں میں جمروں کی رمی کرنے اور کچھ دوسرے امور کا بیان

وَقْتُ رَمْیِ الْجِمَارِ فِیْ غَیْرِ یَوْمِ النَّحْرِ وَآدَابُهٗ

یوم النحر یعنی دس ذوالحجہ کے بعد والے دنوں میں کنکریاں مارنے کے وقت اور اس کے آداب کا بیان

[4556/3038]...... عَنْ مُرَّةَ الطَّیِّبِ قَالَ: حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فِی غُرْفَتِی هٰذِهِ حَسِبْتُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ النَّحْرِ عَلٰی نَاقَةٍ لَهُ حَمْرَاءَ مُخَضْرَمَةٍ، فَقَالَ: ((هٰذَا یَوْمُ النَّحْرِ وَهٰذَا یَوْمُ الْحَجِّ الْأَکْبَرِ.))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 3057، سنن الکبریٰ للنسائی: 4099. (مسند احمد: 15886)

ترجمة الحدیث مُرّۃ طیّب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ایک صحابی نے مجھے میرے اس کمرے میں حدیث بیان کی اور اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذوالحجہ کو سرخ رنگ والی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دیا، اس اونٹنی کا کان کٹا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں یہ بھی فرمایا تھا: ''آج قربانی کا دن ہے اور یہ حج اکبر کا دن ہے۔''

[4557/3039]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ آخِرِ یَوْمِهِ حِیْنَ صَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰی مِنًی فَمَکَثَ بِهَا لَیَالِیَ أَیَّامِ التَّشْرِیْقِ یَرْمِی الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ کُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ، یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ، وَیَقِفُ عِنْدَ الْأُوْلٰی وَعِنْدَ الثَّانِیَةِ فَیُطِیْلُ الْقِیَامَ وَیَتَضَرَّعُ وَیَرْمِی الثَّالِثَةَ لَا یَقِفُ عِنْدَهَا.

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 1973 . (مسند احمد: 24592)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دن کے آخر میں طواف افاضہ کیا، جب نمازِ ظہر پڑھی، پھر آپ ﷺ منیٰ کو واپس چلے گئے اور ایام تشریق منیٰ میں گزارے، زوال آفتاب کے بعد آپ ﷺ جمروں کی رمی کرتے تھے، ہر جمرہ کو سات سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر پکارتے، پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس کھڑے ہو کر طویل دعائیں کرتے اور گڑگڑاتے۔ پھر تیسرے جمرہ (جمرۂ عقبہ) کی رمی کر کے وہاں کھڑے نہ ہوتے تھے۔

[4560/3040]...... عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الْأُوْلٰى الَّتِی تَلِیْ الْمَسْجِدَ رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ ذَاتَ الْيَسَارِ إِلٰى بَطْنِ الْوَادِی فَيَقِفُ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْا، وَكَانَ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ، ثُمَّ يَرْمِی الثَّانِيَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ ذَاتَ الْيَسَارِ إِلٰى بَطْنِ الْوَادِی فَيَقِفُ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْا، ثُمَّ يَمْضِی حَتّٰى يَأْتِیَ الْجَمْرَةَ الَّتِی عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ، قَالَ: الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ مِثْلَ هٰذَا.

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1751، 1752، 1753 . (مسند احمد: 6404)

ترجمة الحدیث امام زہری کہتے ہیں: ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف والے پہلے جمرہ کی رمی کرتے تو اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے، اس کے بعد بائیں جانب مڑتے اور وادی میں قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے اور کافی دیر تک دعا کرتے رہتے، اس کے بعد آپ دوسرے جمرے کی رمی کرتے، اس کو بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے، پھر بائیں جانب ہٹ کر وادی میں قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے، بعد ازاں آگے بڑھتے اور جمرۂ عقبہ کے پاس پہنچ کر اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے اور وہاں سے واپس پلٹ آتے اور اس جمرہ کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔ امام زہری نے کہا: میں نے سالم سے سنا، وہ یہ حدیث سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے تھے، اور سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل بھی اسی طرح ہوتا تھا۔

اَلرُّخْصَةُ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِيْ جَمْعِ رَمْيِ يَوْمَيْنِ فِيْ يَوْمٍ وَفِيْ الْمَبِيْتِ بِمَكَّةَ اَيَّامَ مِنًى لِذَوِي الْحَاجَاتِ بِهَا

اس امر کا بیان کہ اونٹوں کے چرواہوں کے لیے دو دنوں کی رمی ایک دن میں کر لینا اور ضرورت مند لوگوں کا منی کی راتیں مکہ میں گزار لینا جائز ہے

[4562/3041]...... عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ (رضي الله عنه) قَالَ: أَرْخَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرِعَاءِ الإِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ أَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ، ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ النَّحْرِ فَيَرْمُوْنَهُ فِي أَحَدِهِمَا ، (قَالَ مَالِكٌ: ظَنَنْتُ أَنَّهُ فِي الْآخِرِ مِنْهُمَا) ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ .

تخریج الحدیث اسناده صحیح: سنن الترمذی: 955، سنن ابن ماجه: 3037 . (مسند احمد: 23776)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو یہ رخصت دے دی کہ وہ (منی سے باہر) راتیں گزار سکتے ہیں اور وہ دس ذوالحجہ کو رمی کر کے چلے جائیں، اس کے بعد آ کر دو دن کی رمی ایک دن میں کرلیں اور پھر روانگی والے دن رمی کریں۔ مالک راوی نے کہا: میرا خیال ہے کہ وہ (دس ذوالحجہ کے بعد) دوسرے دن (یعنی بارہ ذوالحجہ کو رمی کریں گے)۔

[4564/3042]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ (يَعْنِي ابْنَ عُمَر رضي الله عنهما) أَنَّ الْعَبَّاسَ رضي الله عنه اِسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي أَنْ يَبِيْتَ بِمَكَّةَ أَيَّامَ مِنًى مِنْ أَجْلِ السِّقَايَةِ ، فَرَخَّصَ لَهُ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1634، 1643، صحیح مسلم: 1315 . (مسند احمد: 4691)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے حجاج کرام کو زمزم کا پانی پلانے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ سے یہ اجازت طلب کی وہ ایام منیٰ والی راتیں مکہ میں گزار لیں، آپ ﷺ نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔

قَصْرُ الصَّلَاةِ بِمِنًى وَعَدَمُ جَوَازِ صِيَامِ اَيَّامِهَا

منیٰ میں نمازوں کو قصر کر کے ادا کرنے اور ان دنوں میں روزہ کے ناجائز ہونے کا بیان

[4565/3043]...... عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ، فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ

مُتَقَبَّلَتَانِ .

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1084 ، صحیح مسلم: 695 . (مسند احمد: 3953)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو دو رکعتیں یعنی قصر نمازیں ادا کیں، کاش ان چار رکعتوں کے بدلے میں میری دو رکعتیں قبول کر لی جائیں۔

[4566/3044]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ .

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن النسائی: 3/ 120 . (مسند احمد: 12464)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منی میں دو رکعتیں، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعتیں، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعتیں اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی خلافت کے شروع میں دو رکعتیں پڑھی تھیں۔

[4567/3045]...... عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ وَأَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ فَنَادَيَا: أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَأَيَّامُ التَّشْرِيْقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ .

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1142 . (مسند احمد: 15793)

ترجمۃ الحدیث سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور سیّدنا اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ کو ایام تشریق کے دوران یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ ''صرف مومن جنت میں جائے گا اور ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔

اَلْخُطْبَةُ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

ایام تشریق کے وسط میں خطبہ دینے کا بیان

[4569/3046]...... عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ (وَفِي لَفْظٍ: فِي أَيَّامِ الْحَجِّ) فَقَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ .))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجہ: 1720 . (مسند احمد: 15428)

ترجمة الحديث: سیّدنا بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایام حج کے دوران ایام تشریق میں خطبہ دیا اور فرمایا: ''جنت میں صرف وہ آدمی داخل ہوگا جو مسلمان ہوگا اور یہ (ایام تشریق کے) ایام کھانے پینے کے دن ہیں۔''

نُزُوْلُ الْمُحَصَّبِ إِذَا نَفَرَ مِنْ مِنًى

منیٰ سے واپسی پر وادیٔ محصّب میں ٹھہرنے کا بیان

[4571/3047]...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ یَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًی: ((نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ.)) یَعْنِی بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ، وَذٰلِكَ أَنَّ قُرَیْشًا وَکِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا یُنَاکِحُوْهُمْ وَلَا یُبَایِعُوْهُمْ حَتّٰی یُسْلِمُوْا إِلَیْهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ.

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 1590، صحیح مسلم: 1314. (مسند احمد: 7240)

ترجمة الحديث: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے دس ذوالحجہ کو دن کے شروع میں فرمایا، جبکہ آپ ﷺ منیٰ میں تھے: ''ہم کل خیفِ بنی کنانہ میں ٹھہریں گے، جہاں کفار نے مسلمانوں کے خلاف آپس میں قسمیں اٹھائی تھیں۔'' آپ ﷺ کی مراد وادیٔ محصّب تھی، اس کی تفصیل یہ ہے کہ قریش اور بنو کنانہ نے اس مقام پر بنو ہاشم اور بنو مطلب کے خلاف معاہدہ کیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ اس وقت تک نہ نکاح کریں گے اور نہ خرید و فروخت، جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کو ان کے حوالے نہیں کر دیں گے۔

[4573/3048]...... عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِنَّ نُزُوْلَ الْأَبْطَحِ لَیْسَ بِسُنَّةٍ، إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَنَّهُ کَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ.

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 1765، صحیح مسلم: 1311. (مسند احمد: 25926)

ترجمة الحديث: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وادیٔ ابطح میں ٹھہرنا سنت نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ تو صرف اس لیے وہاں ٹھہرے تھے کہ اس میں (مدینہ کی طرف روانگی کے لیے) آپ ﷺ کو سہولت تھی۔

[4574/3049]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَیْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَیْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

تخریج الحدیث: صحیح البخاری: 1766، صحیح مسلم: 1312. (مسند احمد: 1925)

﴿ترجمة الحدیث﴾ سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وادیٔ محصّب میں قیام کرنے کی شرعی حیثیت کوئی نہیں ہے، یہ تو محض ایک مقام ہے، جہاں اللہ کے رسول نے قیام کیا تھا۔

كَمْ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ

مکہ مکرمہ سے ہجرت کر جانے والا آدمی مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد کتنا عرصہ وہاں قیام کر سکتا ہے؟

[4579/3050]...... عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ، ثَلَاثًا.

﴿تخریج الحدیث﴾ صحيح البخاری: 3933، صحيح مسلم: 1352. (مسند احمد: 18985)

﴿ترجمة الحدیث﴾ سائب بن یزید سے روایت ہے وہ علاء بن خضرمی سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکہ سے ہجرت کر کے جانے والا آدمی مناسک حج کی ادائیگی کے بعد مکہ میں تین دن قیام کر سکتا ہے۔

مَشْرُوْعِيَّةُ طَوَافِ الْوَدَاعِ وَسُقُوْطُهُ عَنِ الْحَائِضِ وَالدُّعَاءُ عِنْدَ الْمُلْتَزَمِ

طوافِ وداع کی مشروعیت اور حائضہ سے اس کے ساقط ہونے اور ملتزم کے پاس دعا کرنے کا بیان

[4580/30351]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْفِرْ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ.))

﴿تخریج الحدیث﴾ صحيح البخاری: 1855، صحيح مسلم: 1327، 1328 (مسند احمد: 1936)

﴿ترجمة الحدیث﴾ سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مناسکِ حج کے بعد لوگ منیٰ سے ہی اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک اپنے گھر کو نہ جائے جب تک وہ بیت اللہ کا طواف نہ کر لے۔''

[4581/3052]...... عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ تَحِيْضُ؟ قَالَ: لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، قُلْتُ: كَذٰلِكَ أَفْتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ، سَأَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِكَيْ مَا أُخَالِفَ.

﴿تخریج الحدیث﴾ صحيح: سنن ابوداؤد: 2004، سنن الترمذی: 946. (مسند احمد: 15440)

ترجمة الحديث سیّدنا حارث بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر ایک عورت طواف افاضہ کر چکنے کے بعد حائضہ ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے کہا: اس کا آخری عمل تو بیت اللہ کا طواف (یعنی طواف وداع) ہی ہونا چاہیے۔ میں (حارث رضی اللہ عنہ) نے کہا: مجھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فتوی دیا تھا۔ یہ سن کر سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں، جو بات تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر چکا ہے، مجھ سے بھی پوچھتا ہے تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کروں۔

[4583/3053]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَخَّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَصْدُرَ قَبْلَ أَنْ تَطُوْفَ، إِنْ كَانَتْ قَدْ طَافَتْ فِي الْإِفَاضَةِ.

تخريج الحديث صحيح البخاري: 329، 1760. (مسند احمد: 3505)

ترجمة الحديث سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ کو طوافِ وداع کے بغیر ہی (اپنے وطن کو) واپس چلے جانے کی رخصت دی ہے، بشرطیکہ وہ پہلے طوافِ افاضہ کر چکی ہو۔

اَلْفَوَاتُ وَالْإِحْصَارُ
فوات اور احصار کا بیان

[4585/3054]...... عن عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ۔ قَالَ: حَدَّثَنِي (الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ) قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى)) قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَا: صَدَقَ۔ قَالَ إِسْمَاعِيْلُ: فَحَدَّثْتُ بِذَاكَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ أَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَا: صَدَقَ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1862، سنن ابن ماجہ: 30770، سنن النسائی: 198/5، سنن الترمذی: 940. (مسند احمد: 15731)

ترجمۃ الحدیث سیدنا حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ حلال ہو جائے گا، لیکن اگلے سال اس پر دوسرا حج ہوگا۔'' عکرمہ کہتے ہیں: جب میں نے یہ بات سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو بتائی تو انھوں نے کہا: جی اس نے سچ کہا ہے۔

تَحَلُّلُ الْمُحْصَرِ عَنِ الْعُمْرَةِ بِالنَّحْرِ ثُمَّ الْحَلْقِ حَيْثُ أُحْصِرَ مِنْ حِلٍّ أَوْ حَرَمٍ وَ أَنَّهُ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ

محصر کو حل وحرم کے جس مقام پر بھی روک دیا جائے گا، وہ قربانی اور پھر حلق کر کے عمرہ سے حلال ہو جائے گا اور اس پر کوئی قضاء نہیں ہوگی

[4586/3055]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مُعْتَمِرًا، فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَ حَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَصَالَحَهُمْ عَلٰى أَنْ يَعْتَمِرُوا الْعَامَ الْمُقْبِلَ، وَ لَا يَحْمِلَ السِّلَاحَ عَلَيْهِمْ، وَ قَالَ سُرَيْجٌ: وَ لَا يَحْمِلَ سِلَاحًا، إِلَّا سُيُوفًا، وَ لَا يُقِيْمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوا، فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ۔ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ، فَلَمَّا أَنْ

أَقَامَ ثَلاثًا أَمَرُوهُ أَنْ يَخْرُجَ ، فَخَرَجَ .

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 4252,2701 . (مسند احمد: 6067)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ کرنے کے لیے نکلے، قریش کے کافر آپ ﷺ اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے، پس آپ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر اپنی ہدی کو نحر کیا اور سر منڈوایا اور ان کافروں سے یہ طے پایا کہ آپ ﷺ اگلے سال عمرہ کریں گے، تلوار کے علاوہ اسلحہ اٹھا کر نہیں لائیں گے اور اتنی دیر مکہ میں قیام کریں گے، جتنا قریشی چاہیں گے، پس آپ ﷺ نے اگلے سال عمرہ کیا، کافروں سے کی گئی مصالحت کے مطابق داخل ہوئے، جب آپ ﷺ نے تین دن قیام کر لیا تو انھوں نے آپ ﷺ کو نکل جانے کا کہا اور آپ ﷺ نکل گئے۔

[4587/3056]...... عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَ مَرْوَانَ۔ قَالا : قَلَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْهَدْيَ وَ أَشْعَرَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَ أَحْرَمَ مِنْهَا بِالْعُمْرَةِ ، حَلَقَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي عُمْرَتِهِ ، وَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ ، وَ نَحَرَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ ، وَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ .

تخریج الحدیث صحيح: صحيح البخاري: 1811 مختصرا . (مسند احمد: 18920)

ترجمة الحديث سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہدی کو قلادہ ڈالا اور ذوالحلیفہ کے مقام پر اس کا شعار کیا اور عمرہ کا تلبیہ کہا، لیکن جب آپ ﷺ حدیبیہ کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ اپنا سر منڈوایا اور اپنے صحابہ کو بھی یہی حکم دیا، آپ ﷺ نے سر منڈوانے سے پہلے ہدی کو نحر کیا تھا اور اپنے صحابہ کو بھی یہی حکم دیا تھا۔

حُكْمُ مَنْ حَاضَتْ بَعْدَ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ

طوافِ افاضہ کے بعد حائضہ ہو جانے والی خاتون کا حکم

[4588/3057]...... عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَ ابْنَ عَبَّاسٍ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الزِّيَارَةِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ بَعْدَمَا طَافَتْ بِالْبَيْتِ ، فَقَالَ زَيْدٌ : يَكُونُ آخِرَ عَهْدِهَا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ، وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِذَا طَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ تَنْفِرُ إِنْ شَاءَ تْ ، فَقَالَ الأَنْصَارُ : لا نُتَابِعُكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَ أَنْتَ تُخَالِفُ زَيْدًا ، فَقَالَ : وَ اسْأَلُوا صَاحِبَتَكُمْ (أُمَّ سُلَيْمٍ) ، فَقَالَتْ: حِضْتُ بَعْدَمَا طُفْتُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ ، فَأَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَنْفِرَ۔ وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: الْخَيْبَةُ لَكِ إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((مُرُوهَا فَلْتَنْفِرْ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1759,1758 . (مسند احمد: 27432)

ترجمة الحديث عکرمہ کہتے ہیں: سیدنا زید بن ثابت اور سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اجمعین کا اس عورت کے بارے میں اختلاف ہوگیا، جو طوافِ زیارت کے بعد حائضہ ہو جاتی ہے، سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا: روانگی سے پہلے اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہی ہوگا، اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر اس نے نحر والے دن طواف کر لیا ہو تو جب چاہے روانہ ہو سکتی ہے، انصاریوں نے اس اختلاف کو دیکھ کر کہا: اے ابن عباس! ہم تیری پیروی نہیں کریں گے، کیونکہ تو زید کے مخالف ہے، انھوں نے کہا: تم لوگ اپنے خاندان کی خاتون سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے پوچھ لو، سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے بھی نحر والے دن بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد حیض آیا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (طواف وداع کے بغیر) روانہ ہو جانے کا حکم دیا تھا۔ اسی طرح جب سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: خسارہ ہو تیرے لیے، بے شک تو ہم کو روکنے والی ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتلائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کو حکم دو کہ وہ روانہ ہو جائے۔''

[4590/3058]...... عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : لَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَنْفِرَ رَأٰى صَفِيَّةَ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً۔ أَوْ حَزِيْنَةً۔ وحَاضَتْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((عَقْرٰى۔ أَوْ حَلْقٰى۔ إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ، أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟)) قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : ((فَانْفِرِي إِذًا۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6157,5329، صحیح مسلم: 1211 . (مسند احمد: 25428)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر) روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے خیمے کے دروازے پر غمزدہ ہو کر کھڑی ہیں، دراصل ان کو حیض آ گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یا بانجھ خاتون، سر منڈی اے! تو ہمیں روکنے والی ہے؟ اچھا کیا تو نے نحر والے دن طوافِ افاضہ کر لیا ہے؟'' انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر روانہ ہو جا۔''

[4592/3059]...... (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بَعْدَمَا أَفَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : ((أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟)) قُلْتُ : حَاضَتْ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ ، قَالَ : ((فَلْتَنْفِرْ إِذًا أَوْ قَالَ : فَلَا إِذًا۔))

تخریج الحدیث صحیح: مصنف عبد الرزاق: 9057، معجم الکبیر الطبرانی: 843/18، مسند ابویعلی: 6733 . (مسند احمد : 1819)

ترجمة الحديث (تیسری سند) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا طوافِ زیارت کرنے کے بعد

حائضہ ہو گئیں، جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی حیض کی بات بتلائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ ہم کو روکنے والی ہے؟'' میں نے کہا: جی وہ طوافِ افاضہ کر لینے کے بعد حائضہ ہوئی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر وہ جا سکتی ہیں، ایک روایت میں ہے: تو پھر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

دُخُوْلُ الْكَعْبَةِ وَ اخْتِلَافُ الصَّحَابَةِ فِي الصَّلَاةِ فِيْهَا

کعبہ میں داخل ہونا اور اس میں آپ ﷺ کے نماز پڑھنے کے بارے میں صحابہ کا اختلاف

[4593/3060]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُخْبِرُ ، أَنَّ (الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ) ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْبَيْتَ ، وَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُصَلِّ فِي الْبَيْتِ حِيْنَ دَخَلَهُ ، وَلٰكِنَّهُ لَمَّا خَرَجَ فَنَزَلَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ۔

تخریج الحدیث صحیح: مصنف عبد الرزاق: 9057، معجم الكبير الطبرانی: 743/18، مسند ابویعلی: 6733 (مسند احمد: 1819)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بتلایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوئے، جب آپ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے اس کے اندر نماز نہیں پڑھی، البتہ جب آپ ﷺ باہر تشریف لے آئے تو بیت اللہ کے دروازے کے پاس نماز ادا کی۔

[4594/3061]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَ عَنْ بِلَالٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِي الْبَيْتِ۔ قَالَ: وَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : لَمْ يُصَلِّ فِيْهِ ، وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ فِي نَوَاحِيْهِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1167,397، صحیح مسلم: 1329 . (مسند احمد: 23919)

ترجمة الحديث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ میں نماز پڑھی تھی، لیکن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے اس میں نماز نہیں پڑھی، البتہ اس کے کونوں میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کی۔

مَايَقُوْلُ أَوْيَفْعَلُهُ الْحَاجُّ عِنْدَ قُدُوْمِهِ وَاسْتِحْبَابُ السَّلَامِ عَلَيْهِ وَمُصَافَحَتِهِ وَطَلَبِ الدُّعَاءِ مِنْهُ

اس چیز کا بیان کہ حاجی واپس آتے وقت کیا کہے گا یا کیا کرے گا، اسی طرح اس پر سلام کہنے، اس کے ساتھ مصافحہ کرنے اور اس سے دعا کا مطالبہ کرنے کے مستحب ہونے کا بیان

[4599/3062]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ ، أَوْ حَجٍّ ، أَوْ

عُمْرَةٍ ، فَعَلا فَدْفَدًا مِنَ الأَرْضِ ، أَوْ شَرَفًا ، قَالَ : ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، آيِبُوْنَ تَائِبُونَ سَاجِدُوْنَ عَابِدُوْنَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ ، وَ نَصَرَ عَبْدَهُ ، وَ هَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6835، صحیح مسلم: 1344. (مسند احمد: 4636)

ترجمة الحديث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ یا حج یا عمرہ کے سفر سے لوٹتے اور زمین کے سخت اور بلند حصے یا کسی اونچی جگہ پر چڑھتے تو یہ دعا پڑھتے: "اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ...... وَ هَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ" (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، وہی معبودِ برحق ہے، اس حال میں کہ وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہت اسی کے لیے ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، ہم (اپنے وطن کی طرف) لوٹنے والے، (نافرمانی سے فرمانبرداری کی طرف) تائب ہو جانے والے، سجدہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے ربّ کی تعریف کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دے دی۔)

[4600/3063]...... عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى حِيْنَ أَقْبَلَ مِنْ حَجَّتِهِ قَافِلاً فِي تِلْكَ الْبَطْحَاءِ ، قَالَ : ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ ، فَأَنَاخَ عَلٰى بَابِ مَسْجِدِهِ ، ثُمَّ دَخَلَهُ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى بَيْتِهِ۔ قَالَ نَافِعٌ : فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ يَصْنَعُ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 2782. (مسند احمد: 6132)

ترجمة الحديث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج سے واپس تشریف لائے تو وادیٔ بطحاء میں نماز پڑھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے دروازے پر اونٹ بٹھایا اور مسجد میں داخل ہو کر نماز ادا کی، پھر اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے۔ امام نافع کہتے ہیں: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

كِتَابُ الْهَدَايَا وَالضَّحَايَا
ہدی اور قربانی کے جانوروں کے مسائل

إِشْعَارُ الْبُدْنِ وَ تَقْلِيدُ الْهَدْيِ كُلِّهِ

قربانی کے اونٹوں کو اشعار کرنا اور ہدی کے تمام جانوروں کو قلادے ڈالنا

[4603/3064]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ دَعَا بِبَدَنَتِهِ، أَوْ أُتِيَ بِبَدَنَتِهِ، فَأَشْعَرَ صَفْحَةَ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ، ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا۔ وَ قَلَّدَهَا بِنَعْلَيْنِ، ثُمَّ أُتِيَ بِرَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا قَعَدَ عَلَيْهَا وَاسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

تخریج الحدیث صحيح مسلم: 1243. (مسند احمد: 2296)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذوالحلیفہ مقام پر نمازِ ظہر ادا کی، پھر آپ ﷺ کے اونٹ لائے گئے، آپ ﷺ نے ان کی کوہان کے دائیں پہلو پر علامت لگائی اور پھر اس سے خون صاف کر دیا اور دو دو جوتوں کے قلادے ڈالے، پھر آپ ﷺ کی سواری لائی گئی، جب آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے اور وہ آپ ﷺ سمیت بیداء مقام پر کھڑی ہوگئی تو آپ ﷺ نے حج کا تلبیہ پکارا۔

[4605/3065]...... عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَهْدَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّةً غَنَمًا إِلَى الْبَيْتِ فَقَلَّدَهَا.

تخریج الحدیث صحيح البخاري: 1701،1702، صحيح مسلم: 1321. (مسند احمد: 24155)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ بکریوں کو بطورِ ہدی بیت اللہ کی طرف بھیجا تھا اور ان کو قلادے بھی ڈالے تھے۔

أَنَّ مَنْ بَعَثَ بِهَدْيٍ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِمَّا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ

ہدی بھیجنے والے پر وہ چیزیں حرام نہیں ہوں گی، جو حاجی پر حرام ہوتی ہیں

[4607/3066]...... عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ هَلْ يُمْسِكُ

عَمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ؟ قَالَ: فَسَمِعْتُ صَوْتَ (وَفِي رِوَايَةٍ تَصْفِيقَ) يَدَيْهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ ، ثُمَّ قَالَتْ : قَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يُرْسِلُ بِهِنَّ ، ثُمَّ لا يَحْرُمُ مِنْهُ شَيْءٌ۔ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ) فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِمَّا يَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِهِ ، حَتّٰى يَرْجِعَ النَّاسُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5566، صحیح مسلم: 1321 . (مسند احمد: 24956)

ترجمة الحديث مسروق کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو ہدی بھیجتا ہے، کیا وہ بھی ان امور سے اجتناب کرے گا، جن سے احرام والا آدمی بچتا ہے؟ میں نے جواباً پردے کے پیچھے سے ان کے ہاتھوں کی تالی کی آواز سنی، پھر انھوں نے کہا: میں خود رسول اللہ ﷺ کی ہدیوں کے قلادے بٹتی تھی، پھر آپ ﷺ ان کو بھیج دیتے اور کوئی چیز بھی آپ ﷺ پر حرام نہیں ہوتی تھی۔ ایک روایت میں ہے: آپ ﷺ پر کوئی ایسی چیز حرام نہیں ہوتی تھی جو احرام والے آدمی پر اپنی بیوی کے سلسلے میں حرام ہوتی ہے، یہاں تک کہ لوگ لوٹ آتے تھے۔

[4609/3067]...... عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ لا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَ لا يَتْرُكُهُ ، إِنَّا لا نَعْلَمُ الْحَرَامَ يُحِلُّهُ إِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5566، صحیح مسلم: 1321 . (مسند احمد: 24557)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے قلادے اپنے ہاتھوں سے بٹتی تھی، پھر آپ ﷺ نہ کسی چیز سے الگ ہوتے اور نہ اس کو چھوڑتے تھے، ہم تو یہی جانتے تھے کہ محرم کو حلال کرنے والی چیز بیت اللہ کا طواف ہے۔

اَلْإِشْتِرَاكُ فِي الْهَدْيِ وَ أَنَّ الْبُدْنَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ تُجْزِئُ عَنْ سَبْعَةٍ

ہدی میں اشتراک اور ہدی میں اونٹ اور گائے کا سات سات افراد سے کفایت کرنا

[4616/3068]...... عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَحَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1318 . (مسند احمد: 14229)

ترجمة الحديث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا اور اونٹ کو بھی سات افراد کی طرف سے اور گائے کو بھی سات افراد کی طرف سے ذبح کیا۔

[4617/3069]...... عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الإِبِلِ وَ الْبَقَرِ كُلُّ

سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2648,1213. (مسند احمد: 14116)

ترجمة الحديث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے سات سات افراد اونٹ اور گائے میں شریک ہو سکتے ہیں۔

[4618/3070]...... عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً ، قَالَ: فَنَحَرَ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1318، سنن أبوداؤد: 2809. (مسند احمد: 14398)

ترجمة الحديث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ والے سال ستر اونٹ لے کر گئے تھے، نیز انھوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر سات افراد کی طرف سے ایک اونٹ ذبح کروایا تھا۔

[4624/3071]...... عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحَرَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بَقَرَةً فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5559,5548,294، صحیح مسلم: 1211. (مسند احمد: 26109)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی بیویوں کی طرف سے گائے ذبح کی تھی۔

[4625/3072]...... عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1319. (مسند احمد: 15044)

ترجمة الحديث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے موقع پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے گائے ذبح کی تھی۔

رُكُوْبُ الْبُدْنِ الْمُهْدَاةِ

ہدی والے اونٹ پر سوار ہونے کا بیان

[4628/3073]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى رَجُلاً يَسُوْقُ بَدَنَةً ، قَالَ : ((اِرْكَبْهَا وَيْحَكَ۔)) قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، قَالَ: ((اِرْكَبْهَا وَيْحَكَ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1706، صحیح مسلم: 1322. (مسند احمد: 7454)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ ہدی والے اونٹ کو ہانک رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''تو ہلاک ہو جائے، اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے کہا: یہ تو ہدی کا جانور ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''او تو ہلاک ہو جائے، اس پر سوار ہو جا۔''

[4631/3074]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَ قَدْ سُئِل عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا۔))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 1324، وأبوداود!: 1761. (مسند احمد: 14473)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ہدی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تو مجبور ہو جائے تو معروف طریقے کے ساتھ اس پر سوار ہو جا، یہاں تک کہ تو کوئی اور سوار پا لے۔''

اَلْهَدْيُ يَعْطِبُ قَبْلَ الْمَحَلِّ

ہدی کا اپنے محل تک پہنچنے سے پہلے تھک جانا

[4632/3075]...... عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ: حَجَجْتُ أَنَا وَ سِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ ، وَ مَعَ سِنَان بَدَنَةٌ ، فَأَزْحَفَتْ عَلَيْهِ ، فَعَيَّ بِشَأْنِهَا ، فَقُلْتُ : لَئِنْ قَدِمْتُ مَكَّةَ لَاسْتَبْحِثَنَّ عَنْ هٰذَا ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ ، قُلْتُ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ ، وَ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ ، وَ كَانَ لِي حَاجَتَان ، وَ لِصَاحِبِيْ حَاجَةٌ ، فَقَالَ: أَلَا أُخْلِيكَ! قُلْتُ : لا ، فَقُلْتُ: كَانَتْ مَعِي بَدَنَةٌ فَأَزْحَفَتْ عَلَيْنَا ، فَقُلْتُ: لَئِنْ قَدِمْتُ مَكَّةَ ، لَأَسْتَبْحِثَنَّ عَنْ هٰذَا ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبُدْنِ مَعَ فُلَان ، وَ أَمَرَهُ فِيْهَا بِأَمْرِهِ ، فَلَمَّا قَفَّا ، رَجَعَ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَا أَصْنَعُ بِمَا أَزْحَفَ عَلَيَّ مِنْهَا! قَالَ: ((اِنْحَرْهَا وَاصْبُغْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ، وَاضْرِبْهُ عَلٰى صَفْحَتِهَا ، وَ لا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ ، وَ لا أَحَدٌ مِنْ رُفْقَتِكَ۔))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 1325. (مسند احمد: 2518)

ترجمة الحديث موسی بن سلمہ کہتے ہیں: میں نے اور سنان بن سلمہ نے حج کیا، سنان کے پاس ہدی کا اونٹ تھا، ہوا یوں کہ وہ اونٹ تھک کر کھڑا ہو گیا اور چلنے سے عاجز آ گیا، میں نے کہا: جب میں مکہ مکرمہ پہنچوں گا تو اس کے بارے میں تحقیق کروں گا، پس جب ہم مکہ میں آئے تو میں نے اس سے کہا: تم ہم کو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس

لے کر چلو، پس ہم ان کے پاس گئے، جبکہ ان کے پاس ایک لونڈی تھی، میری دو ضرورتیں تھیں اور میرے ساتھی کی ایک ضرورت تھی، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: کیا میں تجھے علیحدگی میں لے جاؤں؟ میں نے کہا: جی نہیں، بس ایک سوال کرنا ہے کہ میرے پاس ایک اونٹ تھا اور وہ تھک کر کھڑا ہو گیا، میں نے کہا: میں مکہ پہنچ کر اس کے بارے میں تحقیق کروں گا، انھوں نے جواباً کہا: رسول اللہ ﷺ نے فلاں آدمی کے ساتھ ہدی کے اونٹ بھیجے تھے اور اس کو ان کا امیر بنایا تھا، جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو واپس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! جو اونٹ تھک کر کھڑا ہو جائے (اور چلنے سے عاجز آ جائے)، میں اس کے ساتھ کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو نحر کر دینا اور اس کے جوتے کو اس کے خون میں رنگ کر اس کے پہلو پر رکھ دینا اور نہ تو نے اس سے کھانا ہے اور نہ تیری جماعت کے کسی فرد نے کھانا ہے۔''

[4634/3076]...... عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ (قَالَ: وَكَانَ صَاحِبَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ) قَالَ: قُلْتُ (وَفِيْ لَفْظٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!): كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ؟ قَالَ: ((اِنْحَرْهُ وَاغْمِسْ نَعْلَهُ فِيْ دَمِهِ وَاضْرِبْ صَفْحَتَهُ وَخَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهُ فَلْيَأْكُلُوْهُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1762، سنن ابن ماجه: 3106، سنن الترمذی: 910. (مسند احمد: 18943)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ، جو رسول اللہ ﷺ کے ہدی کے اونٹوں کے منتظم تھے، سے مروی ہے، انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو اونٹ چلنے سے عاجز آ جائے، میں اس کے ساتھ کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کو نحر کر دینا اور اس کے جوتے کو اس کے خون میں رنگ کر اس کے پہلو پر رکھ دینا اور پھر لوگوں اور اس کے درمیان سے ہٹ جانا، تاکہ وہ اس کو کھا لیں۔''

نَحْرُ الْإِبِلِ قَائِمَةً مُقَيَّدَةً وَ أَكْلُ الْمُهْدِي مِنْ هَدْيِهِ وَ التَّصَدُّقُ بِجِلْدِهِ وَ جِلَالِهِ وَ عَدَمُ إِعْطَاءِ شَيْءٍ مِنْهُ لِلْجَازِرِ فِيْ أُجْرَتِهِ

اونٹ کو کھڑا کر کے اور باندھ کر نحر کرنا، ہدی لے جانے والے کا اپنی ہدی کا گوشت کھانا اور اس کے چمڑے اور پالان وغیرہ کو صدقہ کر دینا اور اس میں کوئی چیز قصاب کو اجرت میں نہ دینا

[4638/3077]...... عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمِنًى فَمَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَةً، وَهِيَ بَارِكَةٌ، فَقَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً، سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1713، صحیح مسلم: 1320. (مسند احمد: 4459)

ترجمة الحدیث زیاد بن جبیر کہتے ہیں: میں منیٰ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، جب وہ ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو ہدی کو بٹھا کر نحر کر رہا تھا تو انھوں نے کہا: اس کو اٹھا اور (اس وقت ذبح کر) جب یہ کھڑی اور باندھی ہوئی ہو اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کر۔

[4639/3078]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ فِيْ صِفَةِ حَجِّ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ قَالَ: فَكَانَتْ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ أَتٰى بِهِ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ مِنَ الْيَمَنِ، وَ الَّذِيْ أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِئَةً، فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ ثَلَاثَةً وَ سِتِّيْنَ ثُمَّ أَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ، وَ أَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهِ، ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ، فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ، فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَ شَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1218. (مسند احمد: 14440)

ترجمة الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے حج کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: آپ ﷺ کے ہدی کے جانوروں کی کل تعداد سو (100) تھی، بعض جانور سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے اور کچھ جانور آپ ﷺ خود لے کر گئے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے تریسٹھ جانور ذبح کیے، پھر باقی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیئے اور انھوں نے ان کو ذبح کیا، آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے ہدیوں میں شریک کیا تھا، پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہر اونٹ سے ایک ٹکڑا لیا جائے اور ان کو ہنڈیاں میں پکایا جائے، پھر ان دونوں نے ان کا گوشت کھایا اور ان کا شوربا پیا۔

[4640/3079]...... عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لَهَا۔ وَ حَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ، قَالَ لَهَا: ((اِقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ۔)) قَالَتْ: فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ، قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: ضَحّٰى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5559,5548، صحیح مسلم: 1211. (مسند احمد: 24109)

ترجمة الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حج کے موقع پر مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے سرف مقام پر حائضہ ہو گئیں، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تو باقی حاجیوں کی طرح مناسکِ حج ادا کرتی رہ، البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کر۔'' وہ کہتی ہیں: جب میں منیٰ میں تھی تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف گائے قربان کی ہے۔

[4641/3080]...... عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مَعَهُ بِهَدْيِهِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِلُحُومِهَا وَجُلُوْدِهَا وَ أَجِلَّتِهَا۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 1717، صحیح مسلم: 1317. (مسند احمد: 894)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ اپنی ہدیاں بھیجیں اور ان کو یہ حکم دیا کہ وہ ان کے گوشت، چمڑوں اور پالانوں وغیرہ کو صدقہ کر دیں۔

[4646/3081]...... عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْهَدْيِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5424,2980، صحیح مسلم: 1972. (مسند احمد: 14319)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم عہد نبوی میں ہدیوں کا گوشت مدینہ منورہ تک زادِ راہ میں رکھتے تھے۔

اَلْأُضْحِيَةُ وَالْحَثُّ عَلَيْهَا وَ فَضْلُهَا وَ حُكْمُهَا

قربانی، اس پر ابھارنا اور اس کی فضیلت اور حکم

[4649/3082]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ أَبِي رَمْلَةَ حَدَّثَنَاهُ مِخْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَ نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ أَضْحَاةٌ وَعَتِيْرَةٌ۔)) قَالَ: ((تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ؟)) قَالَ ابن عون: فَلَا أَدْرِي مَا رَدُّوا ، قَالَ: ((هٰذِهِ الَّتِيْ يَقُوْلُ النَّاسُ الرَّجَبِيَّةُ .))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: سنن ابوداؤد: 2788، سنن ابن ماجہ: 3125، سنن الترمذی: 1518. (مسند احمد: 20731)

ترجمۃ الحدیث سیدنا مخنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، جبکہ آپ ﷺ نے عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! ہر سال میں ہر گھر والوں پر قربانی اور عتیرہ ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہوتا ہے؟'' ابن عون راوی کہتے ہیں: میں یہ نہیں جانتا کہ لوگوں نے اس سوال کا کیا جواب دیا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی جس کو لوگ رجبیہ کہتے ہیں۔''

أَضَاحِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَفْسِهٖ وَ أَهْلِ بَيْتِهٖ وَ فُقَرَاءِ أُمَّتِهٖ

رسول اللہ ﷺ کی اپنی ذات، اہل بیت اور اپنی امت کے فقراء کی طرف سے قربانیاں

[4653/3083]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَبَحَ يَوْمَ الْعِيْدِ كَبْشَيْنِ، ثُمَّ قَالَ حِيْنَ وَجَّهَهُمَا: ((إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ، وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ، بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهٖ.))

تخریج الحدیث محتمل للتحسین: سنن ابوداؤد: 2795، سنن ابن ماجه: 3121. (مسند احمد: 15022)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو دنبے ذبح کیے، جب آپ ﷺ نے ان کو قبلہ رخ لٹایا تو یہ دعا پڑھی: ''إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ .... بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهٖ.'' (بے شک میں نے اپنا چہرہ اس ہستی کی طرف متوجہ کیا ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اس حال میں کہ میں یک سو اور مسلمان ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، اس اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی چیز کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے پہلا ہوں، اللہ کے نام ساتھ اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، اے اللہ! یہ جانور تیری طرف سے تھا اور تیرے لیے ہے محمد (ﷺ) اور ان کی امت کی طرف سے)۔

[4655/3084]...... عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحّٰى بِكَبْشٍ أَقْرَنَ وَ قَالَ: ((هٰذَا عَنِّيْ وَ عَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ.))

تخریج الحدیث صحیح: مسند البزار: 1209، المستدرك للحاكم: 228/4، سنن الدارقطنی: 284/4. (مسند احمد: 11015)

ترجمة الحديث سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے ایک دنبے کی قربانی کی اور فرمایا: ''هٰذَا عَنِّيْ وَ عَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ'' (یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے ہے، جنھوں نے قربانی نہیں کی)۔

[4656/3085]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِيْدَ الْأَضْحٰى،

فَلَمَّا انْصَرَفَ أُتِیَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ، فَقَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا عَنِّي وَ عَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابوداؤد: 2810، سنن الترمذی: 1521 . (مسند احمد: 14837)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الاضحیٰ ادا کی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ذبح کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بِسْمِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا عَنِّي وَ عَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي" (اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! بے شک یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے، جنھوں نے قربانی نہیں کی)۔

[4657/3086]...... عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ، وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ، فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ۔)) ثُمَّ قَالَ: ((اِسْتَحِدِّيْهَا بِحَجَرٍ۔)) فَفَعَلَتْ، ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ، فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، وَقَالَ: ((بِسْمِ اللّٰه، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ۔)) ثُمَّ ضَحّٰى بِهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1967 . (مسند احمد: 24491)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے دنبے کا حکم دیا جو سینگوں والا ہو، اس کے پاؤں کالے ہوں، آنکھوں کے ارد گرد والی جگہ بھی کالی ہو اور پیٹ بھی کالا ہو، پس اس کو لایا گیا، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قربانی کریں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ! چھری لاؤ۔'' پھر فرمایا: ''اس کو پتھر کے ساتھ تیز کرو۔'' پس سیدہ نے ایسے ہی کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری لی اور دنبے کو پکڑا، اس کو ذبح کرنے کے لیے لٹایا اور فرمایا: "بِسْمِ اللّٰه، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ" (اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)، آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور امتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے قبول فرما)۔

[4659/3087]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَنْحَرُ يَوْمَ الْأَضْحٰى بِالْمَدِيْنَةِ، قَالَ: وَكَانَ إِذَا لَمْ يَنْحَرْ ذَبَحَ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن النسائی: 213/7، صحیح البخاری: 5552 . (مسند احمد: 6401)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں عید الاضحیٰ والے

دن نحر کرتے تھے، اگر نحر نہ کرتے تو ذبح کرتے تھے۔

مَا يَجْتَنِبُهُ فِي الْعَشْرِ مَنْ أَرَادَ التَّضْحِيَةَ وَ مَا يَقُوْمُ مَقَامَ الضَّحِيَّةِ لِلْفَقِيْرِ

ان امور کا بیان کہ قربانی کا ارادہ رکھنے والے ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں جن سے اجتناب کرے گا، نیز اس چیز کا بیان جو فقیر کے لیے قربانی کے قائم مقام ہوتی ہے

[4662/3088]...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ، فَأَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَ لا مِنْ بَشَرِهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1977 . (مسند احمد: 26474)

ترجمة الحديث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب ذوالحجہ کے پہلے دس دن شروع ہو جائیں تو قربانی کرنے کا ارادہ رکھنے والا آدمی نہ اپنے بالوں کو چھوئے اور نہ اپنے جسم کو۔''

[4665/3089]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: ((أُمِرْتُ بِيَوْمِ الأَضْحٰى، جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيدًا لِهٰذِهِ الأُمَّةِ۔)) فَقَالَ الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةَ ابْنِي أَفَأُضَحِّي بِهَا؟ قَالَ: ((لا، وَ لٰكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَ تُقَلِّمُ أَظْفَارَكَ، وَتَقُصُّ شَارِبَكَ، وَ تَحْلِقُ عَانَتَكَ، فَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ))

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 2789، سنن النسائی: 7/212 . (مسند احمد: 6575)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ''مجھے یومِ اضحیٰ کا حکم دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ اس دن کو اس امت کے لیے عید بنایا ہے۔'' اس آدمی نے کہا: اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میرے پاس صرف اپنے بیٹے کی ایک بکری ہو تو اس کی قربانی کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تم (قربانی والے دن) اپنے بالوں کو کاٹو، ناخنوں کو تراشو، مونچھوں کو کاٹو اور زیر ناف بال مونڈو، یہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری پوری قربانی ہو گی۔''

اَلسِّنُّ الَّذِيْ يُجْزِئُ فِي الْأُضْحِيَةِ

جانور کی اس عمر کا بیان جو قربانی میں کفایت کرتی ہے

[4666/3090]...... عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ تَعْسُرَ

عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 1963 . (مسند احمد: 14502)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم صرف دو دانتا جانور ہی ذبح کرو، ہاں اگر یہ جانور تم پر مشکل ہو جائے تو بھیڑ نسل کا جذعہ ذبح کر سکتے ہو۔''

[4668/3091]...... عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰه، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَأَصَابَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ جَذَعَةً، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْهَا؟ فَقَالَ: ((ضَحِّ بِهَا۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5547، صحیح مسلم: 1965 . (مسند احمد: 17304)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے ما بین قربانی کے جانور تقسیم کیے، سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ کو جذعہ جانور ملا، جب انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی قربانی کرلو۔''

[4670/3092]...... عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ فِيْ أَصْحَابِهِ غَنَمًا لِلضَّحَايَا، فَأَعْطَانِي عَتُودًا جَذَعًا مِنَ الْمَعْزِ، قَالَ: فَجِئْتُهُ بِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰه، إِنَّهُ جَذَعٌ، قَالَ: ((ضَحِّ بِهِ۔)) فَضَحَّيْتُ بِهِ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 2798 . (مسند احمد: 21690)

ترجمۃ الحدیث سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے لیے اپنے صحابہ کے درمیان بکریاں تقسیم کیں اور مجھے جذعہ بکری دی، میں اس کو لے کر آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو جذعہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی قربانی کرلو۔'' پس میں نے اس کی قربانی کی۔

[4671/3093]...... عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، أَوْ جُهَيْنَةَ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا كَانَ قَبْلَ الأَضْحَى بِيَوْمٍ، أَوْ بِيَوْمَيْنِ أَعْطَوْا جَذَعَيْنِ وَ أَخَذُوا ثَنِيًّا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ: ((إِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِئُ مِمَّا تُجْزِئُ مِنْهُ الثَّنِيَّةُ۔))

تخریج الحدیث اسنادہ قوی: سنن ابوداؤد: 2799، سنن ابن ماجہ: 3140، سنن النسائی: 219/7 . (مسند احمد: 23123)

ترجمۃ الحدیث مزینہ یا جہینہ قبیلے کا ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ عید الاضحیٰ سے

ایک دو دن پہلے دو دو جذعے دے کر ایک ایک دوندا جانور لے رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جذعہ بھی اس چیز سے کفایت کرتا ہے، جس سے دو دانتا کفایت کرتا ہے۔''

[4672/3094]...... عَنْ أُمِّ بِلَالٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((ضَحُّوا بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فَإِنَّهُ جَائِزٌ۔))

تخریج الحدیث حسن لغیرہ: سنن ابن ماجہ: 3139 . (مسند احمد: 27072)

ترجمۃ الحدیث سیدہ ام بلال رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھیڑ نسل کے جذعہ کی قربانی کرو، اس کی قربانی کرنا درست ہے۔''

مَا لَا يُضَحّٰى بِهٖ لِعَيْبِهٖ وَ مَا يُكْرَهُ وَ مَا يُسْتَحَبُّ

ان جانوروں کا بیان کہ عیب کی وجہ سے جن کی قربانی نہیں کی جا سکتی اور جن کی قربانی مکروہ ہے اور جن کی مستحب ہے

[4675/3095]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَ الأُذُنَ، وَ أَنْ لا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ، وَلا مُقَابَلَةٍ، وَلا مُدَابَرَةٍ وَلا شَرْقَاءَ، وَلا خَرْقَاءَ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَلا جَدْعَاءِ)، قَالَ زُهَيْرٌ: قُلْتُ لأَبِي إِسْحَاقَ: أَذَكَرَ عَضْبَاءَ؟ قَالَ: لا، قُلْتُ: مَا الْمُقَابَلَةُ؟ قَالَ: يُقْطَعُ طَرَفُ الأُذُنِ۔ قُلْتُ: مَا الْمُدَابَرَةُ؟ قَالَ: يُقْطَعُ مُؤَخَّرُ الأُذُنِ، قَالَ: تُخْرَقُ أُذُنُهَا لِلسِّمَةِ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 2804، سنن النسائی: 7/216، سنن الترمذی: 1498 . (مسند احمد: 851)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم آنکھ اور کان کو غور سے دیکھیں اوران جانوروں کی قربانی نہ کریں: بھینگا، سامنے سے کٹے ہوئے کان والا، پیچھے سے کٹے ہوئے کان والا، لمبائی میں پھٹے ہوئے کان والا، جس کے کان میں گول سوراخ ہو اور جس کا ناک کٹا ہوا ہو۔ زہیر کہتے ہیں: میں نے ابو اسحاق سے کہا: کیا انھوں نے ''عَضْبَاء'' کا ذکر کیا تھا؟ انھوں نے کہا: نہیں، میں نے کہا: ''مُقَابَلَة'' کون سا جانور ہوتا ہے؟ انھوں نے کہا: جس کے کان کا ایک کنارہ کٹا ہوا ہو، میں نے کہا: ''مُدَابَرَة'' کون سا جانور ہوتا ہے؟ انھوں نے کہا: جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو، پھر انھوں نے کہا: علامت کے طور پر جانور کا کان کاٹا جاتا تھا۔

[4677/3096]...... عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوزٍ مَوْلٰى بَنِي

شَيْبَانَ: أَنَّهُ سَأَلَ الْبَرَاءَ عَنِ الأَضَاحِيّ مَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ مَا كَرِهَ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: (أَوْ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ): ((أَرْبَعٌ لا تُجْزِئُ: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَ الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا، وَالْكَسِيْرُ الَّتِيْ لا تُنْقِيْ۔)) قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُوْنَ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ۔أَوْ قَالَ فِي الأُذُنِ نَقْصٌ۔ أَوْ فِي السِّنِّ نَقْصٌ؟ قَالَ: مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ وَلا تُحَرِّمْهُ عَلٰى أَحَدٍ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2802، سنن الترمذی: 1497، سنن النسائی: 7/214. (مسند احمد: 18510)

ترجمۃ الحدیث عبید بن فیروز نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے قربانیوں کے بارے میں سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کس قسم کے جانوروں سے منع فرمایا اور ان کو ناپسند کیا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، جبکہ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''چار قسم کے جانور قربانی میں کفایت نہیں کرتے: (1) بھینگا، جس کا بھینگا پن واضح ہو۔ (2) بیماری، جس کی بیماری واضح ہو۔ (3) لنگڑا، جس کا لنگڑا پن واضح ہو اور (4) ایسا لاغر جانور کہ جس کی ہڈی میں گودا نہ ہو۔'' میں نے کہا: میں سینگ یا کان یا دانت میں بھی نقص کو ناپسند کرتا ہوں، انھوں نے کہا: جس چیز کو تو ناپسند کرتا ہے، اس کو چھوڑ دے، لیکن اس کو دوسروں کے لیے حرام نہ قرار دے۔

اَلتَّضْحِيَةُ بِالْخَصِيِّ
خصی جانور کی قربانی کرنا

[4681/3097]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ضَحّٰى اشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ سَمِيْنَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ، قَالَ: فَيَذْبَحُ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ مِمَّنْ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيْدِ وَ شَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ، وَ يَذْبَحُ الآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجہ: 3122. (مسند احمد: 25843)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دو موٹے تازے، سینگوں والے، چتکبرے اور خصی دنبوں کی قربانی کرتے، ایک دنبہ اپنی امت میں سے توحید کا اور آپ ﷺ کے حق میں پیغام پہنچا دینے کی گواہی دینے والوں کی طرف سے اور ایک اپنی اور اپنی آل کی طرف سے کرتے۔

اَلتَّضْحِيَةُ بِالْبَعِيرِ عَنْ عَشْرَةٍ وَ بِالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ وَ بِالشَّاةِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ الْوَاحِدِ

اونٹ کا دس افراد کو، گائے کا سات افراد کو اور ایک بکری کا ایک گھر والوں کو بطورِ قربانی کفایت کرنا

[4684/3098]...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ النَّحْرُ، فَذَبَحْنَا الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَ الْبَعِيْرَ عَنْ عَشْرَةٍ.

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابن ماجه: 3131، سنن الترمذی: 1501,905 . (مسند احمد: 2484)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ کا موقع آ گیا، پس ہم نے سات افراد کی طرف سے گائے اور دس افراد کی طرف اونٹ ذبح کیا۔

[4685/3099]...... عَنْ أَبِي عَقِيْلٍ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ التَّيْمِيِّ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ۔ وَ كَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَ ذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بَايِعْهُ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هُوَ صَغِيْرٌ۔)) فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَ دَعَا لَهُ، وَ كَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيْعِ أَهْلِهِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 7210 . (مسند احمد: 18046)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ، جنھوں نے نبی کریم ﷺ کو پایا تھا اور وہ اس طرح کہ ان کی ماں سیدہ زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! اس سے بیعت لو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو چھوٹا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے حق میں دعا کی، یہ صحابی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام اہل کی طرف سے ایک بکری قربان کرتے تھے۔

وَقْتُ الذَّبْحِ

ذبح کے وقت کا بیان

[4690/3100]...... عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا يُحَدِّثُ: أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرٰى (قَالَ مَرَّةً أُخْرٰى: فَلْيَذْبَحْ) وَ مَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6674,5562,985، صحیح مسلم: 1960 . (مسند احمد: 18798)

ترجمة الحدیث اسود بن قیس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عید کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نمازِ عید ادا کی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: ''جس نے ادائیگی نماز سے پہلے جانور ذبح کر دیا ہے، وہ اس کی جگہ پر کوئی اور قربانی کرے، اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا، وہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ذبح کرے۔''

[4691/3101]...... عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ- مَوْلٰى بَنِي حَارِثَةَ- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ابْنِ نِيَارٍ- قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ قَالَ: فَخَالَفَتِ امْرَأَتِي حَيْثُ غَدَوْتُ إِلَى الصَّلاةِ إِلٰى أُضْحِيَّتِي فَذَبَحَتْهَا وَ صَنَعَتْ مِنْهَا طَعَامًا ، قَالَ: فَلَمَّا صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ وَانْصَرَفْتُ إِلَيْهَا ، جَاءَ تْنِي بِطَعَامٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ ، فَقُلْتُ: أَنّٰى هٰذَا؟ قَالَتْ: أُضْحِيَّتُكَ ذَبَحْنَاهَا وَ صَنَعْنَا لَكَ مِنْهَا طَعَامًا لِتَغَدّٰى إِذَا جِئْتَ قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: وَ اللّٰه لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا لا يَنْبَغِيْ ، قَالَ:فَجِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ؟ فَقَالَ: ((لَيْسَتْ بِشَيْءٍ ، مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نَفْرُغَ مِنْ نُسُكِنَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، فَضَحِّ)) قَالَ: فَالْتَمَسْتُ مُسِنَّةً فَلَمْ أَجِدْهَا ، قَالَ: فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ: وَاللّٰه! يَا رَسُوْلَ اللّٰه! لَقَدِ الْتَمَسْتُ مُسِنَّةً فَمَا وَجَدْتُهَا؟ قَالَ: ((فَالْتَمِسْ جَذَعًا مِنَ الضَّأْنِ فَضَحِّ بِهِ۔))قَالَ: فَرَخَّصَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فَضَحّٰى بِهِ حِيْنَ لَمْ يَجِدِ الْمُسِنَّةَ۔

تخریج الحدیث حسن: المعجم الکبیر للطبرانی : 508/22 . (مسند احمد: 16490)

ترجمة الحدیث سیدنا ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عید ادا کرنے کے لیے گیا، جب میں نماز کے لیے نکلا تو میرے بعد میری بیوی نے میری قربانی کو ذبح کر دیا اور کھانا تیار کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور میں فارغ ہو کر گھر پہنچا تو میری بیوی کھانا لے کر آ گئی، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تیری قربانی ہے، ہم نے اس کو ذبح کر دیا تھا اور آپ کے لیے کھانا تیار کیا تا کہ جب آپ گھر آئیں تو کھانا تناول کریں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے تو یہ ڈر لگ رہا ہے کہ یہ عمل جائز نہیں ہو گا، بہرحال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری بات بتلائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ کچھ بھی نہیں ہے، جس نے ہماری اس نماز سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی کر دی تو اس کی کوئی حقیقت نہیں ہو گی، تم دوبارہ قربانی کرو۔'' پس میں نے دو دانتا جانور تلاش کیا، لیکن وہ مجھے نہ مل سکا، میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا اور کہا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! میں نے دوندا جانور تلاش کیا ہے، لیکن وہ مجھے ملا نہیں ہے، اب میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بھیڑ نسل کر جذعہ تلاش کر کے اس کی قربانی کر لے۔'' راوی کہتا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کو اس وقت بھیڑ نسل کے

جذعے کی قربانی کرنے کی رخصت دی تھی، جب اسے دو دانتا نہیں ملا تھا۔

[4694/3102]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَجُلاً ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّبِيُّ ﷺ عَتُودًا جَذَعًا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا تُجْزِئُ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔)) وَ نَهٰى أَنْ يَذْبَحُوا حَتّٰى يُصَلُّوا۔

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 1779، صحیح ابن حبان: 6909. (مسند احمد: 14927)

ترجمۃ الحدیث سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے سے پہلے بکری کا کھیرا بچہ ذبح کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: ''تیرے بعد اس طرح کا عمل کسی سے کفایت نہیں کرے گا۔'' اور آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی کرنے سے منع کر دیا۔

[4698/3103]...... عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ذَبْحٌ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مسند البزار: 1126، صحیح ابن حبان: 3854، سنن البیهقی: 295/9. (مسند احمد: 16752)

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سارے ایام تشریق ذبح کے دن ہیں۔''

نَسْخُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ

تین ایام سے زائد تک قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت کے منسوخ ہو جانے کا بیان

[4702/3104]...... عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، وَ عَنِ الأَوْعِيَةِ، وَ أَنْ تُحْبَسَ لُحُوْمُ الأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الآخِرَةَ، وَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِيْهَا، وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مَا أَسْكَرَ، وَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ أَنْ تَحْبِسُوْهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَاحْبِسُوْا مَا بَدَا لَكُمْ۔))

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: مصنف ابن ابی شیبۃ: 111/8، مسند ابویعلی: 278. (مسند احمد: 1236)

ترجمۃ الحدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت سے، کچھ مخصوص برتنوں سے اور تین دنوں سے زیادہ عرصہ تک قربانیوں کا گوشت روکنے سے منع کیا تھا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، پس اب تم ان کی زیارت کیا کرو، کیونکہ وہ تم کو آخرت یاد دلاتی ہیں، اور میں نے تم کو کچھ برتنوں سے روکا تھا، پس اب تم ان میں پی سکتے ہو، البتہ ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرو، اور میں نے تم کو تین ایام سے زائد تک قربانیوں کے گوشت سے منع کیا تھا، پس اب جب تک مناسب سمجھو یہ گوشت روک سکتے ہو۔''

[4703/3105]...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلاثِ لَيَالٍ، ثُمَّ بَدَا لِي: أَنَّ النَّاسَ يُتْحِفُوْنَ ضَيْفَهُمْ، وَ يُخَبِّئُونَ لِغَائِبِهِمْ، فَأَمْسِكُوا مَا شِئْتُم۔))

تخریج الحدیث صحیح: مسند ابویعلی: 3707 . (مسند احمد: 13487)

ترجمة الحديث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم کو تین سے زیادہ دنوں تک قربانیوں کا گوشت روکنے سے منع کیا تھا، لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ لوگوں نے مہمانوں کی ضیافت کرنی ہوتی ہے اور غیر موجود لوگوں کے کچھ گوشت محفوظ کر کے رکھنا ہوتا ہے، سو جب تک چاہو، اس گوشت کو روک سکتے ہو۔''

[4705/3106]...... عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ: دَقَّتْ دَافَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الأَضْحٰى فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُوْا وَ ادَّخِرُوا لِثَلاثٍ۔)) فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ۔ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُوْنَ مِنْ أَضَاحِيِّهِمْ يَحْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ، وَ يَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الأَسْقِيَةَ؟ قَالَ: ((وَ مَا ذَاكَ؟)) قَالُوْا: الَّذِي نَهَيْتَ عَنْهُ مِنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ، قَالَ: ((إِنَّمَا نَهَيْتُ عَنْهُ لِلدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ، فَكُلُوْا وَ تَصَدَّقُوْا وَادَّخِرُوْا۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5570، صحیح مسلم: 1971 . (مسند احمد: 24249)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بدّو لوگوں کی ایک جماعت عید الاضحیٰ کے موقع پر آئی، ان کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ اور تین دنوں تک ذخیرہ کر سکتے ہو۔'' جب اس کے بعد اگلا سال آیا تو لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگ اپنی قربانیوں سے اس طرح فائدہ اٹھا لیتے تھے کہ چربی محفوظ کر لیتے اور مشکیزے بنا لیتے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم کیا بات کرنا چاہتے ہو؟'' انھوں نے کہا: آپ نے جو پچھلے سال قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے روک دیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تو بدّو لوگوں کے آجانے کی وجہ سے منع کیا تھا، اب تم کھاؤ، صدقہ کرو اور ذخیرہ کرو۔''

[4706/3107]...... عَنْ عَبَّاسِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ لُحُومَ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلاثٍ؟ قَالَتْ: لا، وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّيْ مِنْهُنْ إِلاَّ قَلِيلٌ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ لِيُطْعِمَ مَنْ ضَحّٰى مَنْ لَمْ يُضَحِّ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نُخَبِّئُ الْكُرَاعَ مِنْ أَضَاحِيِّنَا، ثُمَّ نَأْكُلُهَا بَعْدَ عَشْرٍ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 1511، سنن النسائی: 236/7 . (مسند احمد: 24707)

ترجمة الحديث عباس بن ربیعہ کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سے زائد دنوں تک قربانی کا گوشت حرام قرار دیا تھا؟ انھوں نے کہا: نہیں، دراصل بات یہ تھی کہ کم لوگ قربانی کیا کرتے تھے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا تاکہ قربانی کرنے والے نہ کرنے والوں کو گوشت کھلائیں، ہم نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم اپنی قربانیوں کا پنڈلی کا پتلا حصہ محفوظ کر لیتے اور پھر اس کو دس دنوں کے بعد کھاتے تھے۔

[4711/3108]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّـهُ قَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوهَا، وَ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَحْبِسُوا لُحُوْمَ الأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاحْبِسُوْا، وَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ فَانْبِذُوا فِيْهَا، وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ۔))

تخريج الحديث صحيح لغيره: ابویعلی: 5299، سنن ابن ماجه: 3388,1571. (مسند احمد: 4319)

ترجمة الحديث سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب تم زیارت کر سکتے ہو اور میں نے تم کو تین سے زائد دنوں تک قربانیوں کا گوشت روکنے سے منع کیا تھا، اب تم ذخیرہ کر سکتے ہو، اسی طرح میں نے تم کو کچھ مخصوص برتنوں سے منع کیا تھا، اب تم ان میں نبیذ بنا سکتے ہو، البتہ ہر نشہ آور چیز سے بچو۔''

[4713/3109]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَكُلُوْا وَ تَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوا۔))

تخريج الحديث صحيح مسلم: 977. (مسند احمد: 23005)

ترجمة الحديث سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تم کو تین سے زائد دنوں تک قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب میں یہ حکم دیتا ہوں کہ کھاؤ، زادِ راہ کے طور پر لے جاؤ اور ذخیرہ کرو۔''

اَلتَّضْحِيَةُ عَنِ الْمَيِّتِ بِوَصِيَّةٍ مِنْهُ وَ مَنْ أَذِنَ فِيْ اِنْتِهَابِ أُضْحِيَّتِهِ وَمَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِنْتِهَابِ

میت کی وصیت کی بناء پر اس کی طرف سے قربانی کرنا اور قربانی کا گوشت اچکنے کی اجازت دینے والوں کا اور اچک لینے کی ممانعت کا بیان

[4717/3110]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَعْظَمُ الأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ

النَّحْرِ ثُمَّ یَوْمُ النَّفْرِ۔)) وَ قُرِّبَ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ خَمْسُ بَدَنَاتٍ أَوْ سِتٌّ یَنْحَرُھُنَّ فَطَفِقْنَ یَزْدَلِفْنَ إِلَیْہِ أَیَّتُھُنَّ یَبْدَأُ بِھَا، فَلَمَّا وَ جَبَتْ جُنُوْبُھَا قَالَ کَلِمَۃً خَفِیَّۃً لَمْ أَفْھَمْھَا، فَسَأَلْتُ بَعْضَ مَنْ یَلِیْنِیْ مَا قَالَ؟ قَالُوْا: قَالَ: ((مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 1765 . (مسند احمد: 19075)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے عظیم قربانی والا دن ہے، اس کے بعد روانگی کا دن ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کی طرف پانچ چھ اونٹ قریب کیے گئے، وہ اونٹ خود آپ ﷺ کی طرف قریب ہونے لگے کہ آپ ﷺ کس سے شروع کریں گے، پس جب ان کے پہلو گر گئے تو آپ ﷺ نے آہستہ سے کوئی بات کی، میں اس کو نہ سمجھ سکا، پس میں نے اپنے قریب والے ایک آدمی سے سوال کیا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے کہا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو چاہتا ہے، گوشت کاٹ لے۔''

حَقِیْقَۃُ الْعَقِیْقَۃِ وَالْفَرَعِ وَالْعَتِیْرَۃِ

عقیقہ، فرع اور عتیرہ کی حقیقت کا بیان

[4719/3111]...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ أَبِیْہِ، عَنْ جَدِّہِ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْعَقِیْقَۃِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْعُقُوْقَ۔)) وَ کَأَنَّہُ کَرِہَ الاسْمَ۔ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! إِنَّمَا نَسْأَلُکَ عَنْ أَحَدِنَا یُوْلَدُ لَہُ؟ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ مِنْکُمْ أَنْ یَنْسُکَ عَنْ وَلَدِہِ فَلْیَفْعَلْ، عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُکَافَأَتَانِ، وَ عَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ۔)) قَالَ: وَ سُئِلَ عَنِ الْفَرَعِ؟ قَالَ: ((وَالْفَرَعُ حَقٌّ، وَ أَنْ تَتْرُکَہُ حَتّٰی یَکُوْنَ شُغْزُبًّا، أَوْ شُغْزُوبًّا، ابْنَ مَخَاضٍ، أَوِ ابْنَ لَبُوْنٍ، فَتَحْمِلَ عَلَیْہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، أَوْ تُعْطِیَہُ أَرْمَلَۃً خَیْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَہُ یَلْصَقُ لَحْمُہُ بِوَبَرِہِ، وَ تُکْفِیُٔ إِنَاءَ کَ وَ تُوَلِّہُ نَاقَتَکَ۔)) وَقَالَ: وَ سُئِلَ عَنِ الْعَتِیْرَۃِ؟ فَقَالَ: ((اَلْعَتِیْرَۃُ حَقٌّ۔)) قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لِعَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ: مَا الْعَتِیْرَۃُ؟ قَالَ: کَانُوْا یَذْبَحُوْنَ فِیْ رَجَبٍ شَاۃً، فَیَطْبُخُوْنَ وَ یَأْکُلُوْنَ وَ یُطْعِمُوْنَ۔

تخریج الحدیث حسن: سنن ابوداؤد: 2842، سنن النسائی: 162/7 . (مسند احمد: 6713)

ترجمۃ الحدیث سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا گیا اور آپ ﷺ جواباً فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ عقوق کو ناپسند کرتا ہے۔'' گویا کہ آپ ﷺ نے

یہ لفظ ناپسند کیا، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے یہ سوال کر رہے ہیں کہ جب کسی کا بچہ پیدا ہو تو (اس کی طرف سے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے)، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو وہ کرے، تفصیل یہ ہے کہ بچے کی طرف سے بکری یا بھیڑ کی نسل کے دو برابر برابر جانور ہوں اور بچی کی طرف سے ایک۔'' پھر جب آپ ﷺ سے فرع کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''فرع حق ہے، لیکن اگر تو اس جانور کو چھوڑ دے، یہاں تک کہ اس کا گوشت سخت ہو جائے، یعنی ابن مخاض بن جائے یا ابن لبون بن جائے، پھر تو اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں سواری کے لیے دے یا بیواؤں کو دے دے تو یہ عمل اس سے بہتر ہوگا کہ تو اس وقت اس کو ذبح کر دے، جب اس کا گوشت اس کے بالوں کے ساتھ چمٹا ہوا ہو، اس طرح تو اپنا برتن بھی انڈیل دے اور اپنی اونٹنی کو بھی تکلیف پہنچائے، پھر آپ ﷺ سے عتیرہ کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''عتیرہ حق ہے۔'' کسی آدمی نے عمرو بن شعیب سے سوال کیا کہ عتیرہ کیا ہوتا ہے، انھوں نے کہا: لوگ رجب میں ایک بکری ذبح کر کے اس کو پکاتے تھے، پھر خود بھی کھاتے اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے۔

[4720/3112]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ (وَفِيْ لَفْظٍ رَجَبٍ) فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((اِذْبَحُوْا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَّا كَانَ، وَبَرُّوا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَ أَطْعِمُوْا۔)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّا كُنَّا نُفَرِّعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَرَعًا فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوهُ مَاشِيَتُكَ، حَتّٰى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ فَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ۔)) قَالَ خَالِدٌ: أُرَاهُ قَالَ: ((عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ فَإِنَّ ذٰلِكَ هُوَ خَيْرٌ۔)) (الحديث) وَ فِيْ آخِرِهِ قَالَ خَالِدٌ: قُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ: كَمِ السائِمَةُ قَالَ: مِائَةٌ۔

تخریج الحديث صحيح: سنن ابن ماجه: 3167، سنن النسائى: 7/170. (مسند احمد: 20723)

ترجمة الحديث سیدنا نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم زمانۂ جاہلیت میں ماہِ رجب میں عتیرہ ذبح کرتے تھے، اب آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے: ''اللہ تعالیٰ کے لیے ذبح کیا کرو، کوئی بھی مہینہ ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے نیکی کرو اور لوگوں کو کھلاؤ۔'' لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں فرع ذبح کرتے تھے، اب آپ ہمیں اس کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر چرنے والے جانوروں میں فرع ہے، جس کو تیرے جانور دودھ پلاتے رہیں، یہاں تک کہ وہ سواری کے قابل ہو جائے تو تو اس کو ذبح کر دے اور مسافر پر اس کے گوشت کا صدقہ کر دے، کیونکہ یہ بہتر ہے۔'' ...... الحدیث۔ خالد

راوی نے کہا: میں نے ابوقلابہ سے کہا: وہ چرنے والے جانور کتنے ہوتے ہیں؟ انھوں نے کہا: ایک سو۔

اَلْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ مِنْ أَمْرٍ وَ نَهْيٍ

فرع اور عتیرہ کے حکم اور ان سے نہی کا بیان

[4722/3113]...... عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ بِنَحْوِهِ، فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ عَلَى أَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً وَ عَتِيرَةً، أَتَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ؟ هِيَ الَّتِي يُسَمِّيهَا النَّاسُ الرَّجَبِيَّةَ۔))

تخریج الحدیث **حسن لغیرہ**: سنن ابوداؤد: 2788، سنن ابن ماجہ: 3125، سنن الترمذی: 1518. (مسند احمد: 20731)

ترجمۃ الحدیث سیدنا مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے، البتہ اس میں ہے: ''اے لوگو! بے شک ہر سال ہر گھر والوں پر قربانی اور عتیرہ ہے، کیا تم جانتے ہو کہ عتیرہ ہوتا کیا ہے؟ یہی جس کو لوگ رجبیہ کہتے ہیں۔''

[4725/3114]...... عَنْ يَحْيَى بْنِ زُرَارَةَ السَّهْمِيِّ۔ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ جَدِّي (الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو): أَنَّهُ لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔ فَقُلْتُ: بِأَبِيْ أَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِسْتَغْفِرْ لِيْ۔ قَالَ: ((غَفَرَ اللّٰه لَكُمْ۔)) قَالَ: وَ هُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ۔ قَالَ: فَاسْتَدَرْتُ لَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ أَرْجُوْ أَنَّ يَخُصَّنِي دُوْنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: اِسْتَغْفِرْ لِيْ۔ قَالَ: ((غَفَرَ اللّٰه لَكُمْ۔)) قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الْفَرَائِعُ وَالْعَتَائِرُ؟ قَالَ: ((مَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَ مَنْ شَاءَ لَمْ يُفَرِّعْ، وَ مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَ مَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ، فِي الْغَنَمِ أُضْحِيَّةٌ۔)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا۔)) وَقَالَ عَفَّانُ مَرَّةً: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ زُرَارَةَ السُّهْمِيُّ۔ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ جَدِّهِ الْحَارِثِ۔

تخریج الحدیث **حسن**: سنن ابوداؤد: 1742، سنن النسائی: 169/7. (مسند احمد: 15972)

ترجمۃ الحدیث سیدنا حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ سے حجۃ الوداع کے موقع پر ملا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ میرے لیے بخشش طلب کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم سب کو معاف کر دے۔'' آپ ﷺ اس وقت اپنی عضباء اونٹنی پر تھے، میں گھوم کر دوسری طرف سے آیا، مجھے یہ امید تھی کہ آپ ﷺ میرے لیے مخصوص دعا کریں، اس لیے میں نے پھر کہا:

آپ میرے لیے بخشش طلب کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم سب لوگوں کو معاف کر دے۔'' پھر ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! فرع اور عتیرہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو چاہے وہ فرع ذبح کرے اور جو چاہے نہ کرے، اسی طرح جو چاہے عتیرہ ذبح کر لے اور جو چاہے نہ کرے اور بکریوں میں قربانی ہے۔'' آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: ''خبردار! بے شک تمہارے خون اور مال تم پر اس طرح حرام ہیں، جیسے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس دن کی حرمت ہے۔''

اَلْأَمْرُ بِالْعَقِيقَةِ لِلْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ

بچے اور بچی کی طرف سے عقیقہ کرنے کا حکم

[4728/3115]...... عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُعِقَّ عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً، وَعَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ، وَأَمَرَنَا بِالْفَرَعِ مِنْ كُلِّ خَمْسِ شِيَاهٍ شَاةٌ۔

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن ابن ماجہ: 3163۔ (مسند احمد: 25250)

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم عقیقہ میں بچی کی طرف سے ایک بکری اور بچے کی طرف سے دو بکریاں ذبح کریں، نیز آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ہر پانچ بکریوں میں سے ایک بکری بطورِ فرع ذبح کریں۔

[4729/3116]...... عَنْ أُمِّ بَنِي كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةِ: أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيْقَةِ؟ فَقَالَ: ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ۔)) قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا الْمُكَافَأَتَانِ؟ قَالَ: الْمِثْلَانِ۔

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2835، سنن ابن ماجہ: 3162، سنن النسائی: 7/164۔ (مسند احمد: 27372)

ترجمة الحديث سیدہ ام بنی کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بچے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری ہے۔'' راوی کہتا ہے: میں نے عطاء سے کہا: ''الْمُكَافَأَتَان'' سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا: ایک جیسی۔

[4731/3117]...... عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، سَمِعْتُ مِنْ (أُمِّ كُرْزِ الْكَعْبِيَّةِ) الَّتِي تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَّةِ، وَذَهَبْتُ أَطْلُبُ مِنَ اللَّحْمِ: ((عَنِ الْغُلَامِ

شَاتَان، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ، لا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا۔)) قَالَتْ: وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2835، سنن ابن ماجه: 3162، سنن النسائی: 7/164.
(مسند احمد: 27139)

ترجمۃ الحدیث سیدام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، جبکہ میں گوشت لینے کے لیے گئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ''بچے کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری، اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا کہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث۔'' اور میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: ''پرندے کو اس کی جگہ پر بیٹھنے دیا کرو۔''

[4732/3118]...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہما.

تخریج الحدیث صحیح لغیرہ: سنن النسائی: 7/164. (مسند احمد: 23058)

ترجمۃ الحدیث سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقہ کیا۔

[4733/3119]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَسَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔ قَالَ: ((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَتُهُ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ الدَّمَ، وَأَمِيْطُوْا عَنْهُ الأَذٰى۔)) قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ: إِنْ لَمْ تَكُنْ إِمَاطَةُ الأَذٰى حَلْقَ الرَّأْسِ فَلا أَدْرِي مَا هُوَ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 5472. (مسند احمد: 16240)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بچے کے ساتھ عقیقہ ہوتا ہے، پس تم اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے تکلیف کو دور کرو۔'' ابن سیرین نے کہا: اگر تکلیف کو دور کرنے سے مراد سر کو مونڈنا نہیں ہے تو پھر میں نہیں جانتا کہ اس کا معنی کیا ہے۔

وَقْتُ الْعَقِيْقَةِ وَتَسْمِيَةُ الْمَوْلُوْدِ وَحَلْقُ رَأْسِهِ وَالتَّصَدُّقُ بِوَزْنِ شَعْرِهِ مِنْ فِضَّةٍ

عقیقہ کا وقت، بچے کا نام رکھنا، اس کو سر مونڈنا اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی کا صدقہ کرنا

[4736/3120]...... عَنْ سَمُرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنٌ بِعَقِيْقَتِهِ، تُذْبَحُ عَنْهُ

يَوْمَ السَّابِعِ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَ يُسَمّٰى ـ))

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 2837، سنن ابن ماجہ: 3165، سنن الترمذی: 1522. (مسند احمد: 20139)

ترجمۃ الحدیث سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہوتا ہے، ساتویں دن اس کی طرف سے جانور کو ذبح کیا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔''

التَّأْذِيْنُ فِي أُذُنَي الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يُوْلَدُ وَ تَحْنِيكُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

ولادت کے بعد بچے کے دونوں کانوں میں اذان دینا اور پھر اس کے بعد گڑتی دینا

[4740/3121]...... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ وُلِدَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيْرًا لَهُ ، فَقَالَ لِي: ((أَمَعَكَ تَمْرٌ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ ، فَتَنَاوَلَ تَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيْهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ حَنَّكَهُ فَفَغَرَ الصَّبِيُّ فَاهُ فَأَوْجَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبَتِ الْأَنْصَارُ إِلَّا حُبَّ التَّمْرِ ـ)) وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ـ

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2144. (مسند احمد: 12795)

ترجمۃ الحدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب سیدنا عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں ان کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوغہ پہن رکھا تھا اور اپنے ایک اونٹ کو گندھک مل رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کھجور ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجوریں لی، ان کو اپنے منہ مبارک میں ڈال کر چبایا، پھر بچے کو اس طرح گڑتی دی کہ بچے نے منہ کھولا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ سے وہ مواد نکال کر بچے کے منہ میں ڈال دیا اور بچہ اس کو کھا کر اس کا ذائقہ لینے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انصار نے انکار کر دیا ہے، ماسوائے کھجور کی محبت کے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا۔

[4741/3122]...... عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ، وَقَالَ: ((هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ ، وَأَنْتِ أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ ـ))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3910، صحیح مسلم: 2148، سنن ابوداؤد: 4970. (مسند احمد: 24619)

ترجمة الحدیث: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ کہتی ہیں: میں زبیر کے بیٹے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھجور کی گڑتی دی اور فرمایا: ''یہ عبد اللہ ہے اور تم ام عبد اللہ ہو۔''

[4742/3123]...... عَنْ أَبِي مُوْسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِي غُلامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ وَ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ۔

تخریج الحدیث: صحيح البخاری: 6198,5467، صحيح مسلم: 2145. (مسند احمد: 19570)

ترجمة الحدیث: سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میرا ایک بچہ پیدا ہوا، جب میں اس کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کو کھجور کی گڑتی دی۔

مِنْ أَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ إِلَى رَسُوْلِهِ ﷺ

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک سب سے محبوب نام

[4743/3124]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الأَسْمَاءِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَبْدُاللّٰهِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

تخریج الحدیث: صحيح مسلم: 2132. (مسند احمد: 6122)

ترجمة الحدیث: سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب نام عبد اللہ اور عبد الرحمن تھے۔

[4746/3125]...... عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ: أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ذَهَبَ مَعَ جَدِّهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا اسْمُ ابْنِكَ؟)) قَالَ: عَزِيْزٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تُسَمِّهِ عَزِيْزًا، وَلٰكِنْ سَمِّهِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ خَيْرَ الأَسْمَاءِ (وَفِي لَفْظٍ إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَسْمَائِكُمْ) عَبْدُ اللّٰهِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَالْحَارِثُ۔))

تخریج الحدیث: صحيح: صحيح ابن حبان: 5828، المستدرك للحاكم: 276/4. (مسند احمد: 17606)

ترجمة الحدیث: خیثمہ بن عبد الرحمن بن ابی سبرہ سے مروی ہے کہ ان کے باپ سیدنا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ ان کے دادا کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''تیرے بیٹے کا نام کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: جی عزیز ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا نام عزیز نہ رکھو، بلکہ عبد الرحمن رکھو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک عبداللہ، عبدالرحمن اور حارث سب سے بہترین نام ہیں۔''

اَلتَّسْمِيَةُ بِمُحَمَّدٍ وَ كَرَاهَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اِسْمِهِ ﷺ وَ كُنْيَتِهِ

محمد نام رکھنا اور آپ ﷺ کے نام اور کنیت کو جمع کرنے کی ممانعت کا بیان

[4750/3126]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لا تَجْمَعُوْا بَيْنَ اسْمِي وَ كُنْيَتِي، فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ، اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِيْ، وَ أَنَا أَقْسِمُ۔))

تخریج الحدیث صحیح: سنن الترمذی: 2841. (مسند احمد: 9598)

ترجمة الحديث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میرے نام اور میری کنیت کو جمع نہ کرو، پس بے شک میں ابوالقاسم ہوں، اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔''

[4751/3127]...... عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ بِالْبَقِيْعِ، فَنَادٰى رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ: لَمْ أَعْنِكَ، قَالَ: ((تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 2121، صحیح مسلم: 2131. (مسند احمد: 12130)

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بقیع میں تھے کہ ایک آدمی نے یوں آواز دی: اے ابو القاسم! جب آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا: میری مراد آپ نہیں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرا نام رکھ لو، لیکن میری کنیت نہ رکھو۔''

[4752/3128]...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ وُلِدَ لَهُ غُلامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ؟ فَقَالَ: ((أَحْسَنَتِ الأَنْصَارُ، تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔))

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 3114، صحیح مسلم: 2133 (مسند احمد: 14183)

ترجمة الحديث سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا، پس وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''انصاریوں نے اچھا کیا ہے، میرا نام رکھو، لیکن میری کنیت نہ رکھو۔''

[4757/3129]...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: نَظَرَ عُمَرُ إِلٰى أَبِي عَبْدِ الْحَمِيدِ (أَوِ ابْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، شَكَّ أَبُو عَوَانَةَ) وَكَانَ اسْمُهُ مُحَمَّدًا، وَرَجُلٌ يَقُوْلُ لَهُ: يَا مُحَمَّدُ! فَعَلَ اللّٰهُ

بِكَ وَ فَعَلَ وَ فَعَلَ، قَالَ: وَجَعَلَ يَسُبُّهُ ، قَالَ: فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عِنْدَ ذٰلِكَ: يَا ابْنَ زَيْدٍ ادْنُ مِنِّي، قَالَ: أَلَا أَرٰى مُحَمَّدًا، يُسَبُّ بِكَ، لَا وَاللّٰهِ لَا تُدْعٰى مُحَمَّدًا مَا دُمْتُ حَيًّا، فَسَمَّاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى بَنِيْ طَلْحَةَ لِيُغَيِّرَ أَهْلُهُمْ أَسْمَاءَ هُمْ وَ هُمْ يَوْمَئِذٍ سَبْعَةٌ وَ سَيِّدُهُمْ وَ أَكْبَرُهُمْ مُحَمَّدٌ، قَالَ : فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! فَوَاللّٰهِ إِنْ سَمَّانِي مُحَمَّدًا يَعْنِيْ إِلَّا مُحَمَّدٌ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ: قُومُوْا لَا سَبِيْلَ لِيْ إِلٰى شَيْءٍ سَمَّاهُ مُحَمَّدٌ ﷺ۔

تخریج الحدیث رجاله ثقات: المعجم الكبير للطبراني : 544/19. (مسند احمد: 17896)

ترجمة الحديث عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کہتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابوعبدالحمید یا ابن عبدالحمید کی طرف دیکھا، اس کا نام محمد تھا، ایک آدمی اس کو گالی دے رہا تھا اور یوں کہہ رہا تھا: او محمد! اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ یوں کرے اور اس طرح کرے اور اس طرح کرے، امیر المؤمنین نے اس وقت کہا: اے ابن زید! ذرا میرے قریب ہو جاؤ، کیا میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری وجہ سے محمد ﷺ کو برا بھلا کہا جا رہا ہے، نہیں، اللہ کی قسم ہے جب تک تم زندہ رہو گے، تم کو محمد نہیں کہا جائے گا، پھر انھوں نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا، پھر امیر المؤمنین نے بنوطلحہ کی طرف پیغام بھیجا کہ ان میں سے جن کے نام محمد ہیں، وہ اس نام کو تبدیل کر دیں، ایسے کل سات افراد تھے، بلکہ اس کے سردار اور بڑے کا نام بھی محمد تھا، ان میں سیدنا محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ میرا نام تبدیل نہ کریں، کیونکہ میرا نام خود محمد ﷺ نے رکھا ہے، یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: چلے جاؤ، جس آدمی کا نام خود محمد ﷺ نے رکھا، اس کے بارے میں مجھے کوئی اختیار نہیں ہے۔

اَلتَّرْخِيْصُ فِيْ ذٰلِكَ

اس معاملے میں رخصت کا بیان

[4758/3130]...... عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ ، وَ أُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ۔)) فَكَانَتْ رُخْصَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ۔

تخریج الحدیث صحيح: سنن ابوداؤد: 4967، سنن الترمذی: 2843. (مسند احمد: 730)

ترجمة الحديث ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے مروی کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر آپ کے بعد میرا بیٹا ہو تو میں اس کا نام بھی آپ والا رکھوں اور کنیت بھی آپ والی رکھوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ٹھیک ہے۔'' راوی کہتا ہے: یہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو رخصت تھی۔

مَنْ سَمَّاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَغَيَّرَ أَسْمَاءَ هُمْ لِمَصْلِحَةٍ

وہ افراد جن کے نام نبی کریم ﷺ نے رکھے اور وہ افراد کہ آپ ﷺ نے کسی مصلحت کی وجہ سے جن کے نام تبدیل کیے

[4760/3131]...... عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَرُوْنِي اِبْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟)) قَالَ: قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: ((بَلْ هُوَ حَسَنٌ۔)) فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَرُوْنِي اِبْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟)) قَالَ: قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: ((بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ۔)) فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَرُوْنِي اِبْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟)) قُلْتُ: حَرْبًا۔ قَالَ: ((بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ۔)) ثُمَّ قَالَ: ((سَمَّيْتُهُمْ بِأَسْمَاءِ وَلَدِ هَارُوْنَ شَبَّرُ، وَ شَبِّيْرُ، وَ مُشَبِّرٌ۔))

تخریج الحدیث حسن: مسند البزار: 742، صحیح ابن حبان: 6958. (مسند احمد: 769)

ترجمة الحديث سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جب حسن پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام حرب رکھا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''میرا بیٹا مجھے دکھاؤ، تم لوگوں نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟'' میں نے کہا: حرب، آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ اس کا نام تو حسن ہے۔'' پھر جب حسین پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام حرب رکھا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''میرا بیٹا مجھے دکھاؤ، تم لوگوں نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟'' میں نے کہا: حرب، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ اس کا نام حسین ہے۔'' جب تیسرا بچہ پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام حرب رکھا، نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''میرا بیٹا مجھے دکھاؤ، تم لوگوں نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟'' میں نے کہا: حرب، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ یہ محسّن ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ان بچوں کے نام ہارون علیہ السلام کے بچوں کے ناموں پر رکھے ہیں، ان کے نام یہ تھے: شَبَّر ، شَبِّیر اور مُشَبِّر۔''

[4763/3132]...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ، قَالَ: ((أَنْتِ جَمِيْلَةُ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2139. (مسند احمد: 4682)

ترجمة الحديث سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ کا تبدیل کرتے ہوئے فرمایا: ''تو جمیلہ ہے۔''

[4764/3133]...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ اسْمُ زَيْنَبَ بَرَّةَ، فَسَمَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ زَيْنَبَ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2141. (مسند احمد: 9560)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ زینب کا نام برّہ تھا، آپ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھا۔

[4767/3134]...... عَنْ لَيْلَى امْرَأَةِ بَشِيْرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَّةِ، عَنْ بَشِيْرٍ قَالَ وَ كَانَ قَدْ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اسْمُهُ زَحْمٌ، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ بَشِيْرًا۔

تخریج الحدیث صحیح: الادب المفرد للبخاری: 830، المعجم الکبیر الطبرانی: 532/24. (مسند احمد: 21956)

ترجمۃ الحدیث سیدنا بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ لیلی رضی اللہ عنہا اپنے خاوند سے بیان کرتی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، جبکہ ان کا اصل نام زحم تھا، آپ ﷺ نے ان کا نام بشیر رکھا۔

[4768/3135]...... عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِجَدِّهِ۔ جَدِّ سَعِيْدٍ۔: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: حَزْنٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ۔)) فَقَالَ: لا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيْهِ أَبِي۔ قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: فَمَا زَالَتْ فِيْنَا حُزُوْنَةٌ بَعْدُ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6190. (مسند احمد: 23673)

ترجمۃ الحدیث ابن مسیّب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے دادے سے فرمایا: ''تیرا نام کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: حزن، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ تو سہل ہے۔'' اس نے کہا: لیکن میرے باپ نے میرا جو نام رکھا ہے، میں اس کو تبدیل نہیں کروں گا، ابن مسیّب نے کہا: پس ہمیشہ ہمارے خاندان میں سختی اور اکھڑ مزاجی رہی۔

[4770/3136]...... عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً يَقُوْلُ لِرَجُلٍ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: شِهَابٌ، فَقَالَ: ((أَنْتَ هِشَامٌ۔))

تخریج الحدیث حسن: المستدرك للحاكم: 276/4، الادب المفرد للبخاری: 825، المعجم الاوسط للطبرانی: 2408. (مسند احمد: 24465)

ترجمۃ الحدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سنا کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو کہا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: میرا نام شہاب ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو ہشام ہے۔''

اَللَّقَبُ وَ مَنْ كَنَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ

لقب اور ان افراد کا بیان جن کی نبی کریم ﷺ نے کنیتیں رکھیں

[4771/3137]...... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَيْنَا (وَفِيْ رِوَايَةٍ يُخَالِطُنَا)، وَكَانَ لِيْ أَخٌ صَغِيْرٌ (وَفِيْ لَفْظٍ كَانَ النَّبِي ﷺ يَضَاحِكُهُ) وَكَانَ لَهُ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهِ، فَمَاتَ نُغَرُهُ الَّذِيْ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَرَآهُ حَزِيْنًا فَقَالَ: ((مَا شَأْنُ أَبِي عُمَيْرٍ حَزِيْنًا؟)) فَقَالُوْا: مَاتَ نُغَرُهُ الَّذِيْ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ((أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟۔))

تخریج الحدیث صحيح البخارى: 5735,5664، صحيح مسلم: 4003. (مسند احمد: 14071)

ترجمة الحديث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے، میرا ایک چھوٹا بھائی تھا، آپ ﷺ اس کے ساتھ ہنستے تھے، اس کا ایک منّا سا چڑیا کا بچہ تھا، وہ اس کے ساتھ کھیلتا تھا، ایک دن اس کا وہ بچہ مر گیا، جس کے ساتھ وہ کھیلتا تھا، تو آپ ﷺ ایک دن تشریف لائے اور میرے بھائی کو غمزدہ دیکھ کر فرمایا: ''ابو عمیر کو کیا ہوا، غمزدہ نظر آ رہا ہے؟'' لوگوں نے بتایا کہ اس کا وہ چڑیا کا بچہ مر گیا ہے، جس کے ساتھ یہ کھیلتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوعمیر! چڑیا کے منّے سے بچے نے کیا کیا؟ اے ابوعمیر! چڑیا کے منّے سے بچے نے کیا کیا؟''

[4772/3138]...... عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ عَلِيٌّ رَفِيْقَيْنِ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ الْعُشَيْرَةِ، قَالَ: فَاضْطَجَعْنَا فِيْ صَوْرٍ مِنَ النَّخْلِ فِيْ دَقْعَاءَ مِنَ التُّرَابِ، فَنِمْنَا، فَوَ اللّٰهِ مَا أَهَبَّنَا إِلا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ وَ قَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ، فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: ((يَا أَبَا تُرَابٍ۔))

تخریج الحدیث حسن لغيره: المستدرك للحاكم: 3/140. (مسند احمد: 18321)

ترجمة الحديث سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ غزوۂ ذات العشیرہ میں ایک دوسرے کے رفیق تھے، پس ہم چند کھجور کے درختوں کے سائے میں مٹی پر لیٹے اور سو گئے، اللہ کی قسم! ہمیں نہیں جگایا، مگر رسول اللہ ﷺ نے، آپ ﷺ نے اپنے ٹانگ سے ہمیں حرکت دی، جبکہ ہم مٹی میں لت پت ہو چکے تھے، اس دن رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے ابو تراب! (مٹی والے)۔''

[4776/3139]...... عَنْ أَبِي جَبِيْرَةَ ابْنِ الضَّحَّاكِ الأَنْصَارِيْ، عَنْ عُمُوْمَةٍ لَهُ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَّا إِلَّا لَهُ لَقَبٌ أَوْ لَقَبَان، قَالَ: فَكَانَ إِذَا دَعَا رَجُلاً بِلَقَبِهِ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ هٰذَا يَكْرَهُ هٰذَا، قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿وَلا تَنَابَزُوا بِالأَلْقَابِ﴾ [الحجرات: 11]

تخریج الحدیث صحیح: سنن ابوداؤد: 4962، سنن الترمذی: 3268. (مسند احمد: 23227)

ترجمۃ الحدیث ابو جبیرہ بن ضحاک انصاری اپنے چچوں سے بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم میں سے ہر ایک کے ایک دو دو لقب تھے، پس جب آپ ﷺ کسی آدمی کو اس کے لقب کے ساتھ پکارتے تو ہم کہتے: اے اللہ کے رسول! وہ آدمی اس لقب کو ناپسند کرتا ہے، پھر اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلا تَنَابَزُوا بِالأَلْقَابِ﴾......''اور کسی کو برے لقب نہ دو'' (الحجرات:11)

مَا يَحْرُمُ مِنَ الْأَسْمَاءِ وَ مَا يُكْرَهُ مِنْهَا

حرام اور مکروہ نام

[4777/3140]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الأَمْلاكِ۔)) قَالَ أَبِي: سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنْ أَخْنَعِ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: أَوْضَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ۔

تخریج الحدیث صحیح البخاری: 6206، صحیح مسلم: 2143، سنن أبوداود: 4961. (مسند احمد: 7329)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سب سے برا نام، جس پر روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں شرمندگی ہوگی، یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو ''مَلِكُ الْاَمْلَاك'' (بادشاہوں کا بادشاہ) کہلوائے۔''

[4778/3141]...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَخْبَثُهُ وَ أَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الأَمْلاكِ، لا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔))

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2143. (مسند احمد: 8176)

ترجمۃ الحدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے مبغوض ترین اور خبیث ترین شخص وہ ہوگا، جو اپنے آپ کو ''مَلِكُ الأَمْلَاك'' کہلواتا ہے،

حالانکہ کوئی بادشاہ نہیں ہے، ماسوائے اللہ تعالیٰ کے۔''

[4779/3142]...... عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ زَجَرْتُ أَنْ يُسَمّٰى بَرَكَةُ وَيَسَارٌ وَنَافِعٌ۔)) قَالَ جَابِرٌ: لَا أَدْرِيْ ذَكَرَ رَافِعًا أَمْ لَا؟ إِنَّهُ يُقَالُ لَهُ: هَاهُنَا بَرَكَةُ، فَيُقَالُ: لَا، وَيُقَالُ: هَاهُنَا يَسَارٌ، فَيُقَالُ: لَا، قَالَ: فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَزْجُرْ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يَزْجُرَ عَنْهُ ثُمَّ تَرَكَهُ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2138. (مسند احمد: 14606)

ترجمة الحديث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں ان شاء اللہ زندہ رہا تو ان ناموں سے منع کر دوں گا، برکت، یسار اور نافع۔'' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس چیز کا مجھے علم نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے رافع نام کا ذکر کیا تھا یا نہیں، ان ناموں سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب پوچھا جاتا ہے کہ برکت ہے تو جواب دیا جاتا ہے کہ نہیں، اسی طرح جب پوچھا جاتا ہے کہ یسار ہے تو جواب دیا جاتا ہے کہ نہیں، لیکن آپ ﷺ ان ناموں سے منع کیے بغیر فوت ہو گئے، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے منع کرنے کا ارادہ کیا، لیکن بعد میں اس ارادے کو ترک کر دیا۔

[4780/3143]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْبَعٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ: أَثَمَّ هُوَ، أَوْ أَثَمَّ فُلَانٌ، قَالُوْا: لَا۔)) إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ لَا تَزِيْدُنَّ عَلَيَّ۔

تخریج الحدیث صحیح مسلم: 2137. (مسند احمد: 20244)

ترجمة الحديث سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ چار کلمات اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، تو جس کلمے سے مرضی شروع کر دے، اس سے کوئی نقص نہیں ہوگا، تو اپنے بچے کا نام افلح، نجیح، یسار اور رباح نہ رکھ، کیونکہ جب تو پوچھے گا کہ فلاں ہے، فلاں یہاں ہے تو اس کے موجود نہ ہونے کی صورت میں لوگ کہیں گے: نہیں۔'' سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ چار کلمات ہی ہیں، اس سے زیادہ مجھ سے بیان نہ کرنا۔

یادداشت